عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

وُہ غیب دان ہے اور اپنی غیب کی بات کسی پر ظاہر نہیں کرتا مگر جس
پیغمبر کو پسند فرماتے۔ الجن ۲۷

مِصْبَاحُ الْهُدٰی فِیْ عَظَمَۃِ الْمُصْطَفٰی

عَالِمُ الْغَیْبِ

مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم

مُؤلّف : جناب مولانا طالب حسین کرپالوی

الناشر : جعفریہ دار التبلیغ ○ افضال روڈ ○ سانده کلاں ◎ لاہور

262
Marfat.com

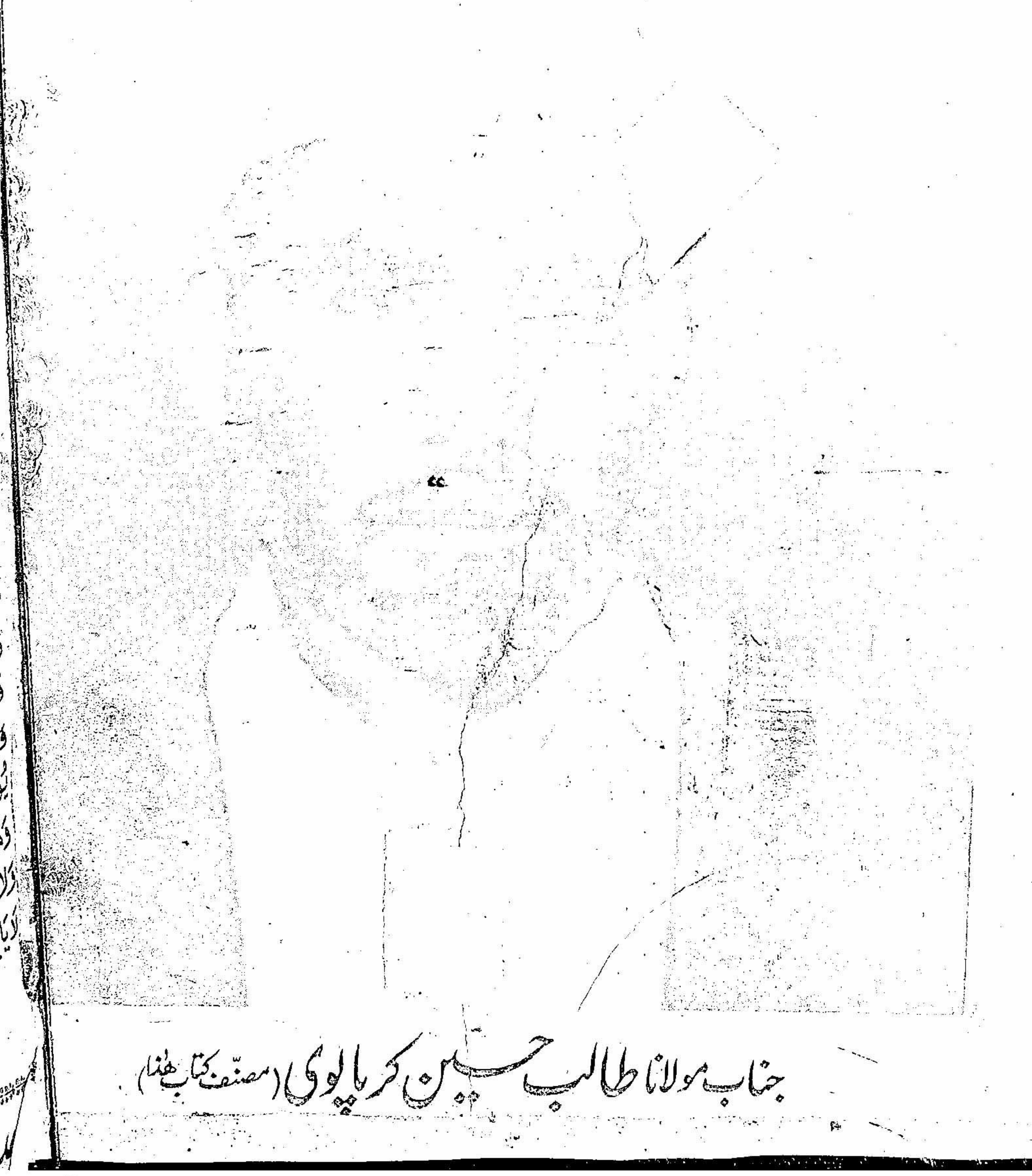

جناب مولانا طالب حسین کرہاپوی (مصنّف کتاب ھٰذا)

Marfat.com

فہرست (مختصر)

معنیٔ غیب	۳
علم غیب اور قرآن	۲۴۱
ازالۂ شبہات	۱۷۹
علم غیب اور کتب خاصہ	۲۴۹

فہرست (مفصّل)

معنیٔ غیب	۳
عبارات کتب تفاسیر	۷
وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ	۲۵
وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ	۳۰
وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا	۳۹
وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ	۴۲
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ	۴۵
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ	۴۹
وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا	۵۱
يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ	۵۵
وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ	
وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ	۶۹
لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ	۷۴
عبارات کتب لغات	۳۷
علم غیب اور قرآن	۲۴
اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ	۲۷
لِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا	۳۳
مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ	۴۱
مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ	۴۴
فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا	۴۵
وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ	۴۹
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ	۵۲
وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ	۵۶
وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ	۵۹
تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ	۷۴
مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ	۷۶
اقوال	۲۱
علم غیب اور احادیث	۷۷
حضرت علی بھی عالم الغیب ہیں	۲۲۱

ہدیہ پچاس روپے

معراج دین برادرز لاہور

Marfat.com

RED
DATE
29682
28001

علم غیب اور احادیث

پوچھنا ہے جو کچھ پوچھ لو۔ ۷۷
میری اُمت کی تباہی نوعمر لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی ۸۱
حسن صلح کرائے گا ۸۴
یاجوج ماجوج کی دیوار کھل جائے گی ۸۱
قریش کعبے میں پناہ لیں گے ۸۹
میری حکومت پھیل جائے گی ۹۲
فرات سے سونے کا پہاڑ نکلے گا ۹۴
دجال پانی کی طرح پگھل جائے گا ۹۵
تم اہل فارس و روم سے لڑو گے ۹۷
یہ لڑکا ایک قرن زندگی پائے گا ۱۰۱
بارہ منافق ہوں گے ۱۱۲
حضرت علی کے لئے جنت میں کیا کیا ہوگا؟ ۱۱۸
میرے بعد کچھ لوگ صراط مستقیم چھوڑ جائیں گے ۷۹
میرے بعد فتنے ہوں گے۔ ۸۲
تیس دجال ہوں گے۔ ۸۶
میرے بعد بعض ھادی جہنم کی طرف بلائیں گے۔ ۸۲
دو جماعتوں میں لڑائی ہوگی۔ ۹۱
رسول نے قیامت تک کی خبریں دیں ۹۳
عراق، مصر اور شام اپنے سکے روک لیں گے ۹۴
رومیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی۔ ۹۵
فلاں کل یہاں قتل ہوگا (بدر) ۱۰۰
عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا ۱۰۱
میرا حوض عدن کے فاصلہ جتنا وسیع ہوگا۔ ۱۱۴
میرے بعد مہدی آئے گا۔ ۱۷۵

ازالۂ شبہات

قُل لَا اَقُولُ لَكُم عِندِی خَزَائِنُ اللّٰه ۱۷۹
وَعِندَهٗ مَفَاتِحُ الغَیب ۱۸۹
یَومَ یَجمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ ۱۹۳
وَمَا اَدرِی مَا یُفعَلُ بِی وَلَا بِكُم ۱۹۶
اِنَّ اللّٰهَ عِندَهٗ عِلمُ السَّاعَةِ ۲۰۴
علم غیث ۲۱۲
عِلم بِاَیِّ اَرضٍ تَمُوتُ ۲۱۵
نبی اکرم کو تو کل زبانوں کا علم نہیں ۲۱۹
وَلَو كُنتُ اَعلَمُ الغَیبَ ۱۸۴
قُل لَا یَعلَمُ مَن فِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ ۱۹۱
مِنهُم مَن قَصَصنَا عَلَیكَ ۱۹۴
لَا تَعلَمُهُم نَحنُ نَعلَمُهُم ۱۹۸
علم قیامت ۲۰۶
عِلم مَا فِی الاَرحَام ۲۱۲
وَیَسئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ ۲۱۶
حضورؐ نے عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ کیوں پڑھائی؟ ۲۲۰

Marfat.com

حضرت علیؑ بھی عالم الغیب ہیں

حضرت علیؑ کا قرآنی علم ۲۲۲
انا مدینۃ العلم وعلی بابہا ۲۳۰
سلونی عن اسرار الغیوب ۱۱
ایک پستان والے خارجی کی خبر ۲۴۱
ابن ملجم میرا قاتل ہوگا۔ ۲۴۲
شہادت حجر بن عدی کی خبر ۲۴۳
مزرع کو سولی چڑھائی جائے گی۔ ۲۴۴
علم غیب اور روایات کتب خاصہ ۲۴۹
سلونی قبل ان تفقدونی ۲۲۹
عندی مفاتح الغیب ۲۴۰
کوفے سے بارہ ہزار افراد آئیں گے ۲۴۱
ابن عورت کو حیض نہیں آتا ۲۴۲
حسینؑ یہاں شہید ہوں گے۔ ۲۴۳
کمیل کو حجاج شہید کرائے گا۔ ۲۴۴
اسی طرح کی اور کافی خبریں دیں ۲۴۵

براہین الطالبین علی بن ابی طالب

انسائیکلوپیڈیا حضرت علیؑ سیٹ ۴۰ جلدیں

مؤلف: مولانا طالب حسین کرپالوی

اس کتاب میں حضرت علی علیہ السلام کی خلافت، امامت، ولایت، وزارت، وصایت اور افضلیت کو پانچ سو آیات قرآنی، دو ہزار مستند روایات اور تین ہزار عقلی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ اہل سنت کی معتبر کتب سے پچاس ہزار حوالہ جات پیش کر کے مولائے کائنات سے حسن عقیدت کا اظہار کیا گیا ہے۔ یہ کتاب محققین، مبلغین، معلمین، مقررین اور مناظرین کے لئے گراں قدر سرمایہ علمی ثابت ہوگی

اس کتاب کی کچھ جلدیں طبع ہو چکی ہیں اور بقایا جلدیں آپ کی دعا سے بہت جلدیں زیور طباعت سے آراستہ ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ۔ ھدیہ فی جلد ساٹھ روپے مع خصوصی رعایت

منیجر جعفریہ دارالتبلیغ، امامبارگاہ۔ سمن آباد کالاں۔ لاہور

Marfat.com

● بخاری، محمد بن اسماعیل صحیح جلد ۲ ص ۱۲۸ سطر ۲۱ رشیدیہ دہلی

حضرت شریک ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے ایک موقع پر فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک جماعت نکلے گی جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ لوگ دائرۂ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ ان کی خاص علامت سر منڈوانا ہوگی۔ وہ اسی طرح گروہ در گروہ نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری دستہ مسیح دجال کے ساتھ نکلے گا۔

عن شریک ابن شهاب (مرفوعاً الی ان قال) ثم قال یخرج فی آخر الزمان قوم کان هذا منهم یقرؤن القرآن لیجاوز تراقیهم یمرقون من الاسلام کما یمرق السهم من الرمیة سیماهم التحلیق لا یزالون یخرجون حتی یخرج آخرهم مع المسیح الدجال

توثیق علامت

● زینی، دحلان الفتوحات الاسلامیہ جلد ۲ ص ۲۶۸ مصر

آخری زمانے میں نکلنے والے شیطانی گروہ کی پہچان کے بارے میں نبی اکرمؐ کا یہ فرمانا کہ ان کی مخصوص علامت سر منڈانا ہوگی۔ نجدی گروہ کے بارے میں بالکل صراحت ہے۔ کیونکہ سر منڈانا انہی لوگوں کا جماعتی شعار ہے۔ اس سے قبل خوارج اور بے دین فرقوں میں سے کسی فرقے کے اندر یہ علامت موجود نہیں تھی۔

سیماهم التحلیق تصریح بهذه الطائفة النجدیه لانهم کانوا یامرون کل من اتبعهم ان یحلق راسه ولم یکن هذا الوصف لاحد من طوائف الخوارج والمبتدعة الذین کانوا قبل زمن هؤلاء

● بخاری، محمد بن اسماعیل صحیح جلد ۲ ص ۱۱۲۸ سطر ۲۱ رشیدیہ دہلی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور انور صلعم نے دعا فرمائی کہ خداوندا ہمارے لئے ملک شام اور یمن میں برکت نازل فرما۔ وہیں نجد کے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ اور ہمارے نجد میں بھی اس پر حضور نے دوبارہ

عن ابن عمر قال: قال النبی صلی الله علیه وسلم اللهم بارك لنا فی شامنا اللهم بارك لنا فی یمننا قالوا، یارسول الله فی نجد قال اللهم بارك لنا فی شامنا، اللهم بارك لنا فی یمننا قالوا یارسول الله وفی نجدنا فاظنه قال فی الثالثة هناك الزلازل والفتن وبها

Marfat.com

ارشاد فرمایا۔ خداوندا ہمارے لئے ملک شام یطلع قرن الشیطن
اور یمن میں برکت نازل فرما۔ پھر دوبارہ نجد کے لوگوں نے درخواست کی کہ ہمارے نجد میں بھی یارسول اللہ
ی کا بیان ہے کہ غالباً تیسری بار حضور نے فرمایا کہ وہ زلزلوں اور فتنوں کی جگہ ہے اور وہاں سے شیطان
سینگ نکلے گی۔

اس حدیث سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علاقہ
نجد کے لئے دعا نہ فرمائی بلکہ وہاں ... اور شیطانی گروہ کے نکلنے کی پیشین گوئی فرمائی۔

غالباً اسی لئے نجدی حضور اکرم صلعم کے عالم الغیب ہونے کا انکار کرتے ہیں کہ حضور نے علم
غیب سے نجد سے نکلنے والے شیطانی سینگ کو دیکھ لیا تھا۔ اگر حضور اکرم نجد کے لئے دعا مانگتے
اور نجدیوں کی تعریف فرماتے تو یہ کبھی بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم الغیب ہونے کا انکار
نہ کرتے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی جانتے تھے کہ نجد سے ایسا گروہ نکلے گا جو کہ آپ کا اور
اولیاء اللہ کا گستاخ ہوگا اسی لئے حضور اکرم نے بھی ان کے لئے دعا نہ فرمائی بلکہ اس خارجی گروہ کو
شیطانی ٹولہ قرار دیا۔

نورِ محمدؐ

مؤلف: جناب مولانا ... کرپالوی

یہ کتاب مصباح الھدیٰ فی عظمۃ المصطفیٰ کے سلسلے کی دوسری جلد ہے جس میں آیات قرآن
احادیث رسول اور اقوال اصحاب نبی وعلماء اسلام سے حضور اکرمؐ کا نور ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ اور
اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کی تفسیر وتشریح بھی کی گئی ہے۔ ... ھابیوں اور دیوبندیوں کے
سوالات کے جوابات بھی باحسن طریقہ تحریر کئے گئے ہیں۔

ہدیہ ساٹھ روپے مجلد سنہری جلد ڈاٹی دار

ملنے کا پتہ: جعفریہ دارالتبلیغ۔ امامبارگاہ ... کلاں لاہور

Marfat.com

پیش لفظ

حضرت علی علیہ السلام پر ہم نے جو انسائیکلو پیڈیا بعنوان "براہین الطالب فی مناقب علی بن ابیطالب" کا آغاز کیا تو اس کی تین جلدیں شائع ہوتے ہی ۔۔۔ مقبول ہوئیں ۔ یہ مقبولیت فضلِ الٰہی کا مظہر اور اہل بیت اطہار علیہم السلام کی نظرِ نوازش کا ۔۔۔ ہے کہ پروگرام کے مطابق انشاء اللہ یہ سلسلہ چالیس جلدوں میں پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔

چوتھی جلد کی ابھی کتابت ہی جاری تھی کہ اس اثنا میں ہمیں اپنے بریلوی سنی بھائیوں کے ملک بھر سے بہت سے مراسلے اور پیغامات موصول ہوئے جن میں تقاضا کیا گیا ہے کہ برادر رسول حضرت علی علیہ السلام کی طرح کا علمی و تحقیقی کام محبوب خدا خاتم الانبیاء حضرت نبی المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی شروع کیا جائے تاکہ نجدی وہابیوں نے پوری دنیا میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص حبیب رب جلیل کے مقام عظیم کو نہایت کم کر کے دکھانے کی جو سازشیں شروع کر رکھی ہیں ان کا دفاع کیا جا سکے اور بطریق احسن ان کور دل نجدیوں کے باطل عقائد کا جواب دیا جا سکے۔ بعض احباب نے تو یہ تک کہا ہے کہ اگر ایسا کیا گیا تو یہ عاشقانِ مصطفیٰ پر احسانِ عظیم ہوگا حالانکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سعادت و توفیق جس کے حصے میں بھی آئی اس پر پروردگار مصطفیٰ کا لطف عظیم ہوگا۔

نیز اس میں بھی شک نہیں کہ بقول پیغمبر اعظم "انا وعلی من نور واحد" کہ میں اور علی ایک ہی نور سے ہیں۔ اس لحاظ سے عرش الٰہی سے فرش زمین تک پھیلنے والے نور کے یہ دو حصے ہیں جن کے وجود ذی جود نے انسانیت کو مقام فخر ۔۔۔ کیا ہے۔

ظاہراً ہمارے لئے یہ مشکل تھا کہ چودہ صدیوں کے پہلے کے منصوبے پر کام کرنے کے دوران کسی اضافی موضوع کا رخ کرتے لیکن ایک تو اپنے برادرانِ اہل سنت کی دعوتِ پُرخلوص کا احترام پیش نظر تھا اور دوسرا دعوت کی نوعیت ۔۔۔ لہٰذا ہم نے بنام خدا کمر ہمت باندھی اور ارادہ کیا کہ "براھین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب" ہی کی طرح کا حضرت ختمی المرتبت باعث تخلیق کون و مکان فخر دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اور زندگی پر مصباح الھدیٰ فی عظمۃ المصطفیٰ کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ اس سلسلے کی پہلی جلد "عالم الغیب" پیش خدمت ہے۔

Marfat.com

اس میں قرآنی آیات، احادیث نبوی، روایات اصحاب رسولؐ اور اقوال علماء اسلام کے حوالے سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ رسول اکرمؐ عالم الغیب ہیں اس ضمن میں ابن عبدالوہاب نجدی کے مریدوں نے جو شبہات پیدا کرنے کی کوششیں کی ہیں انہی عقلی و نقلی دلائل سے باطل کر دیا گیا ہے

خدائے ذوالجلال کی بارگاہ میں التجا ہے کہ وہ انبیاء و آئمہ علیہم السلام کے صدقے میں ہمیں اس کوشش میں کامیاب فرمائے اور اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

آمین ثم آمین

طالب حسین کریالوی
خطیب مسجد حسینیہ
ساندہ کلاں، لاہور

۱۵ ذی الحجہ ۱۴۰۸ھ

خریدار بنیئے

خدائے ذوالجلال کے فضل، اور معصومین علیہم السلام کی نوازش سے ہم نے اس وقت

- **مصباح الھدیٰ فی عظمۃ المصطفیٰ** اور
- **براھین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب**

کے دو تحقیقی و علمی سلسلے شروع کر رکھے ہیں۔ ہم آپ سے کوئی عطیہ وغیرہ نہیں مانگتے۔ البتہ اتنی درخواست ضرور کرتے ہیں کہ آپ ان دونوں سلسلوں کے مستقل خریدار بنیئے۔ ہم آپ کو خصوصی رعایت بھی دیں گے۔ اگر پانچ سو حضرات ہمارے مستقل خریدار بن جائیں تو یہ سلسلہ بغیر کسی رکاوٹ کے پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے۔ انشاء اللہ

منیجر، جعفریہ دارالتبلیغ، امامبارگاہ ساندہ کلاں لاہور

Marfat.com

آغاز سخن

اعوذ باللّٰہ من الشّیطٰن الرّجیم ط بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم ط

الحمد للّٰہ مکوّن الاکوان، مدبّر الخلائق بلطف واحسان الّذی لا یحیط بکنھہ الاذھان او یکوبہ مکان او یمرّ علیہ زمان تعالیٰ عمّا یصفہ اھل البغی والطغیان من القول الزور والبھتان

والصلوٰۃ علی سیّد ولد عدنان محمد بن عبد اللّٰہ حقیقۃ الانسان فانزل علیہ القرآن ھدیً للنّاس و بیّنٰت من الھدیٰ والفرقان

وآلہ شموس العرفان الّذی استنارت بنور ھدایتھم الاکوان امّا بعد فقد قال اللّٰہ الرّحمان فی القرآن **عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ** ۔ الجن ۲۶

غیب کا جاننے والا وہی ہے پس اپنے غیب پر وہ کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اس شخص کے جس کو وہ رسول میں سے علم غیب کے لئے منتخب کرے۔

عِلم کسی چیز کو کما حقّہٗ جاننا۔ پہچاننا۔ حقیقت کا ادراک کرنا۔ یقین حاصل کرنا۔ محسوس کرنا۔ محکم طور پر معلوم کرنا۔ اس طرح ادراکِ حقیقت کرنے والے کو **عَالِم** کہتے ہیں جس کی جمع **عَالِمُوْن** آتی ہے اور **عَلِیمٌ** کی جمع **عُلَمَاء** یعنی گہرا اور پختہ علم رکھنے والے۔ اس مادہ کے بنیادی معنی کسی چیز پر ایسے نشان کے ہیں جس سے وہ شے دیگر اشیاء سے متمیز ہو سکے۔

عربوں کے نزدیک عِلم کا درجہ معرفت اور شعور سے زیادہ بلند ہے یہی وجہ ہے کہ وہ اللّٰہ کے لئے عِلم کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ معرفت یا شعور کا نہیں۔ چنانچہ خدا کو **عَالِمٌ** یا **عَلِیمٌ** کہہ سکتے ہیں **عَارِفٌ** یا **شَاعِرٌ** نہیں کہہ سکتے **عِلمٌ** اور **مَعرِفَۃٌ** میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ معرفت کسی چیز کے آثار و قرائن میں غور و فکر کر کے اس کا ادراک کرنے کو کہتے ہیں لیکن علم کے لئے یہ ضروری نہیں ثانیاً معرفت کا لفظ پیشتر اس موقع پر استعمال ہوتا ہے جب کوئی چیز ادراک کے بعد دھیان سے نکل جائے اور پھر دوبارہ اس کا ادراک ہو، لیکن عِلم میں یہ صورت نہیں ہوتی۔

Marfat.com

قرآن کریم[1] نے سمع، بصر اور قلب کو حصول علم کے ذرائع قرار دیا ہے دوسرے مقام پر قلب کی جگہ فُؤَادٌ بھی کہا ہے۔ اس میں علم بذریعہ حواس اور بذریعہ تصورات دونوں آجاتے ہیں۔ اور فُؤَادٌ کی نسبت سے اس میں احساسات بھی آجاتے ہیں۔ لیکن چونکہ علم اس وقت عِلمٌ کہلا سکتا ہے جب وہ یقین کے درجے تک پہنچ جائے اس لئے قرآن کریم نے وحی کو علم کہا ہے اور اس کی ضد کو اَھْوَاءٌ۔ یعنی انسان کے خود ساختہ تصورات یا جذباتی عقیدت مندیاں جن کے لئے اس کے پاس کوئی دلیل و برھان نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم خارجی کائنات کے متعلق عِلم حاصل کرنے پر بڑا زور دیتا ہے۔ جذباتی عقیدت مندی کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ وہ اپنے ہر دعوے کو دلیل و برھان کے زور پر پیش کرتا ہے اور ان دعاوی سے انکار کرنے والوں سے بھی دلائل و براہین طلب کرتا ہے۔ اسے اپنے دعاوی کی محکمیت پر اتنا یقین ہے کہ وہ ان دعاوی سے انکار کرنے والوں کے متعلق علانیہ کہہ دیتا ہے کہ وہ ان کی تردید میں کوئی برھان پیش نہیں کر سکتے اسی لئے قرآن کریم کی دعوت عَلٰی وَجہِ البصیرت دعوت ہے۔

علماء نے علم کی مختلف قسمیں بیان فرمائی ہیں، ان میں سے چند کا ذکر امام راغب نے المفردات میں یوں کیا ہے۔

العلم کسی چیز کی حقیقت کا ادراک کرنا اور یہ دو قسم پر ہے۔

اوّل: یہ کہ کسی چیز کی ذات کا ادراک کر لینا۔

دوم: ایک چیز پر کسی صفت کے ساتھ حکم لگانا جو (فی الواقع) اس کے لئے یا ایک چیز کی دوسری چیز سے نفی کرنا جو (فی الواقع) اس سے منفی ہو۔ پہلی صورت میں لفظ متعدی بیک مفعول ہوتا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے لَا تَعْلَمُوْنَھُمُ اللّٰہُ یَعْلَمُھُمْ تم نہیں جانتے اور خدا جانتا ہے۔

اور دوسری صورت میں دو مفعول کی طرف متعدی ہوتا ہے۔ جیسے فرمایا فَاِنْ عَلِمْتُمُوْھُنَّ مُؤْمِنٰتٍ اگر تم کو معلوم ہو کہ مومن ہیں۔

ایک دوسری حیثیت سے علم کی دو قسمیں ہیں (۱) نظری اور (۲) عملی

علم نظری: وہ ہے جو حاصل ہونے کے ساتھ ہی مکمل ہو جائے جیسے وہ علم جس کا تعلق موجودات عالم سے ہے

علم عملی: اور علم عملی وہ ہے جو عمل کے بغیر تکمیل نہ پائے جیسے عبادت کا علم ایک اور حیثیت سے بھی

---

[1] لغات القرآن

علم کی دو قسمیں ہیں (۱) عقلی (۲) سمعی

علم عقلی: یعنی وہ علم جو صرف عقل سے حاصل ہو سکے۔

علم سمعی: یعنی وہ علم جو محض عقل سے حاصل نہ ہو بلکہ بذریعہ نقل و سماعت کے حاصل کیا جائے[1]

منطقی حضرات نے علم کی تعریف اور تقسیم یوں فرمائی ہے۔

عِلم: کسی شے کی صورت کا تمہارے ذہن میں آنا۔

اور علم کی دو قسمیں ہیں۔ تصوّر اور تصدیق

تصدیق: جس میں اس بات کا علم ہو کہ فلاں شے فلاں شے سے ہے

تصوّر: جس میں اس بات کا علم نہ ہو۔

تصوّر کی بھی دو قسمیں ہیں اور تصدیق کی بھی

تصوّر بدیہی: جو بغیر تعریف کے سمجھ میں آجائے۔

تصوّر نظری: جو بغیر تعریف کے سمجھ میں نہ آئے۔

تصدیق بدیہی: جو بغیر غور و فکر کے حاصل ہو۔

تصدیق نظری: جو غور و فکر کے بعد حاصل ہو۔

قرآن مجید میں علم کی ایک اور تقسیم بھی پیش کی گئی ہے۔ کہ علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم غیب اور دوسری علم شہادۃ۔ غیب کے جاننے والے کو عالم الغیب اور شہادۃ کے جاننے والے کو عالم الشہادۃ کہتے ہیں (جس کا ذکر قرآن مجید کے سورہ انعام کی آیت ۷۳ میں یوں ہے

عالم الغیب والشہادۃ

اور اس کتاب میں عالم الغیب کے بارے میں بحث ہو گی کہ غیب کسے کہتے ہیں اور اس کا جاننے والا کون ہے۔

---

[1] المفردات ص ۶۳۵ کالم ۲ سطر ۳ - المکتبۃ القاسمیہ - لاہور

Marfat.com

مبحثِ غیب

کسی بھی لفظ کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اس کے لفظی اور اصطلاحی معانی سمجھے جائیں اور اس کے استعمالات سے آگاہی حاصل کی جائے۔ لہٰذا ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ پہلے ہم لفظ غیب کے لفظی اور اصطلاحی معانی کتب لغات عرب سے معلوم کر لیں۔ اس کے بعد اس کے عالم پر بحث کریں گے کہ کوئی غیب کا جاننے والا ہے یا نہیں اور اگر کوئی جانتا ہے تو کیسے؟

(۱) اصفہانی راغب ص۳۷۲ سطر آخر المطبعۃ المیمنۃ۔ مصطفیٰ البابی الحلبی واخویہ مصر

اَلْغَیْبُ ۔ غَابَتِ الشمس وغیرھا

کا مصدر ہے جس کے معنی کسی چیز کے نگاہوں سے اوجھل ہو جانے کے ہیں۔ چنانچہ محاورہ ہے غَابَ عَنِّی کَذَا۔ فلاں چیز میری نگاہ سے اوجھل ہو گئی۔ قرآن میں ہے اَمْ کَانَ مِنَ الْغَائِبِیْنَ کیا کہیں غائب ہو گیا ہے۔ اور ہر وہ چیز جو انسان کے علم اور حواس سے پوشیدہ ہو اس پر غیب کا لفظ بولا جاتا ہے۔ یعنی غیب بمعنی غائب ہے قرآن میں ہے۔ وَمَا مِنْ غَائِبَۃٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ اور آسمانوں اور زمین میں کوئی پوشیدہ چیز نہیں ہے مگر وہ کتاب روشن میں ہے۔ اور کسی چیز کو غیبٌ یا غَائِبٌ لوگوں کے لحاظ سے کہا جاتا ہے ورنہ باری تعالیٰ سے تو کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ جیسے فرمایا لَا یَعْزُبُ عَنْہُ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ ذرہ بھر چیز بھی اس سے پوشیدہ

الغَیْبُ مصدر

غابت الشمس وغیرھا اذا استترت عن العین یقول غاب عنی کذا۔ قال تعالیٰ ام کان من الغائبین واستعمل فی کل غائب عن الحاسۃ وعما یغیب عن علم الانسان یعنی الغائب قال: وما من غائبۃ فی السماء والارض الا فی کتاب مبین و یقال لشیٔ غیب وغائب باعتبار الناس لا بالله تعالیٰ فانہ لا یغیب عنہ شیٔ کما لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ فی السموات ولا فی الارض وقولہ عالم الغیب والشھادۃ ای ما یغیب عنکم وما تشھدونہ والغیب فی قولہ یؤمنون بالغیب ما لا یقع تحت الحواس ولا تقتضیہ بدایۃ العقول وانما

Marfat.com

نہیں۔ نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔ لہٰذا آیت
کریمہ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ۔ وہی
پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے میں الغیبُ والشَّہَادَۃُ
سے مراد وہ اشیاء ہیں جو انسان کے علم وحواس سے
پوشیدہ ہیں اور جو اس کے سامنے موجود ہیں۔ اور آیۃ
کریمہ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ۔ غیب پر ایمان لاتے ہیں
میں الغیب سے وہ تمام اشیاء اور حقائق مراد ہیں۔
جو انسانی حواس سے ماورا ہیں اور ہدایت عقل سے
ان کا علم نہیں ہوسکتا۔ بلکہ انبیاء علیہم السلام کے خبر
دینے سے ہی انکا علم ہوتا ہے۔ اور انہیں نہ ماننے
سے انسان ملحد ہوجاتا ہے اور جن لوگوں نے
غیب سے مراد قرآن یا تقدیر لی ہے تو انہوں نے
اس کے جزوی مفہوم کی طرف اشارہ کیا ہے اور
بعض نے يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ کے معنی یہ کہتے ہیں کہ تنہائی ہونے کی حالت میں بھی وہ ایمان لاتے
ہیں۔ یعنی وہ ان منافقون کی طرح نہیں ہیں جن کے متعلق ارشاد ہے کہ وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا
إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ۔ چ اور مندرجہ ذیل آیات اَلَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ
اور مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وغیرہا میں بھی غیب کے معنی خلوت اور تنہائی کے ہیں وَلِلَّهِ
غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اور اَطْلَعَ الْغَيْبَ اور فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا اور
لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ اور تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ یہ آیات من جملہ
غیب کی خبروں کے متعلق ہیں۔ اُردو ص ۶۸۱ کالم ۱ سطر ۱۳

(۲) لویس معلوف المنجد ص ۵۹۲ کالم ۲

غَابَ يَغِيبُ غَيْبًا وَغَيْبَةً وَغِيَابًا
وَغُيُوبًا وَمَغِيبًا۔ عَنْهُ۔ دور ہونا، جدا ہونا
غَابَتِ الشَّمْسُ غِيَابًا وَغُيُوبَةً۔ سورج کا ڈوبنا
چھپنا۔ الشئ عن فُلَانٍ پوشیدہ ہونا، غیر حاضر

سطر آخر المطبعة الكاثوليكية بيروت

(غَابَ يَغِيبُ غَيْبًا وَغَيْبَةً وَغِيَابًا
وَغُيُوبًا وَمَغِيبًا) عنه: بعد عنه وبانه
(غابت الشمس غيابا وغيوبة) غربت و
استترت عن العين۔ الشيئ عن فلان: استتر

Marfat.com

ہونا۔ عَن بِلَادِہٖ سفر کرنا۔ ضد حضر۔ عن بلادہ : سافر

(۳) ازہری، اعظمی، محمد حسین، معجم الاعظمی ص۱۴۵۳ سطر آخر کالم ۲ مکتبۂ غزالی کراچی

غَابَ یَغِیبُ غَیباً وغَیبَۃً وَغِیَاباً وغُیُوباً ومغیباً: عن : غائب ہونا۔ دور ہونا جدا ہونا۔ غیر حاضر ہونا۔ پوشیدہ ہونا کسی جگہ سے فاصلہ بعید پر ہونا۔

(۴) الدکتور خلیل البحر لاروس ص۸۸۸ کالم ۱ سطر ۱ مکتبہ لاروس فرانس ۱۹۷۳ء

الغیب: الشک ــ کل ما غاب عنک (سمعت صوتاً من وراء الغیب) ای من موضع لا اراہ ــ السر ــ ما اطمأن من الارض۔ ج : غیاب وغیوب

(۵) جبران مسعود الرائد ص۱۰۹۲ کالم ۱ سطر ۲۵ دار العلم للملایین بیروت

الغیب۔ ج: غیوب وغیاب ــ (۱) ــ ما خفی ــ غاب ــ (۲) ــ کل ما غاب عن الانسان (ھو عالم بالغیب) ــ (۳) السر ــ (۴) ــ الشک ــ (۵) ــ ما سھل وانخفض من الارض

(۶) ولیم ٹامسن ورٹے باٹ ص۷۱۶ کالم ۲ سطر ۳ پنجاب ایڈوائزری بورڈ۔ لاہور

غَابَ یَغِیبُ غَیبًا وَغِیَابًا وغُیُوبًا ومَغِیبًا ــ غیر حاضر ہونا۔ دور ہونا کسی جگہ سے فاصلہ بعیدہ پر ہونا۔ پوشیدہ ہونا۔

(۷) ابن خلف تبریزی برھان قاطع ص۸۰۵ کالم ۱ مؤسسۃ مطبوعاتی امیر کبیر۔ ایران

عبارت۔ فیروز اللغات

(۸) البستانی اللبنانی، الشیخ عبداللہ۔ البستان ص۱۷۱ کالم ۲ سطر ۶ المطبعۃ الامیر بیروت ۱۹۳۰ء

غاب عنہ۔ یغیب غیبًا وغَیبۃً وغِیابًا ومغیبًا ــ بعد عنہ وبانیہ الشمس وغیرھا من النجوم غیابا وغیبوبۃ غربت واستترت عن العین وغلان ضد حضر و۔ فلان عن بلادہ سافر

(۹) ابن منظور لسان العرب جلد ۲ ص۱۴۶ سطر آخر المطبعۃ المیریہ بولاق مصر ۱۳۰۰ھ

الغیب الشک وجمعہ غیاب وغیوب۔ قال

انت نبی تعلم الغیابا لا قائلا افکا ولا مرتابا

والغیب کل ما غاب عنک

(۱۰) طریحی، شیخ فخرالدین مجمع البحرین ص۱۱۱ طبع ایران

ہر وہ شئی غیب ہے جو آپ سے غائب الغیب صفۃ لما غاب عنک العالم بخلاف

ہو غائب کا لفظ حاضر کے خلاف استعمال ہوتا ہے۔ الحاضر

(۱۱) ابن اثیر النہایہ ص۱۷۷ جلد۳ المکتبۃ المیزیہ مصر

غیب وہ ہے جو آنکھوں سے غائب ہو الغیب ماغاب عن العیون وان کان
اگرچہ دلوں میں حاصل ہو یا نہ محصّلا فی القلوب او غیر محصل

(۱۲) پرویز، غلام محمد لغات القرآن جلد۳ ص۱۲۴۹ سطر۱۵ طلوع اسلام لاہور ۱۹۶۱ء

غ۔ی۔ب ۔ ہر وہ چیز جو نگاہوں سے اوجھل ہو، غیب کہلاتی ہے۔ اگر وہ چیز تصوّر میں موجود ہے لیکن نگاہوں سے پوشیدہ ہے تو پھر بھی غیب ہی کہلائے گی۔ غیبٌ نشیبی زمین کو بھی کہتے ہیں غَابَۃٌ ایسی نشیبی زمین جس سے پہلے اونچی زمین آجائے اور اس لئے وہ نگاہوں سے اوجھل ہو جائے۔ غَابَۃٌ گھنے جنگل کو بھی کہتے ہیں۔ جس میں درختوں کی وجہ سے زمین نظر نہیں آتی۔ گڑھے اور کنویں کی ترائی اور گہرائی، نیز ہر چیز جو کسی کو چھپالے، اسی لئے غَیَابَۃٌ کہلاتی ہے۔ غَیَابَاتُ الشَّجَرِ۔ درختوں کی ان جڑوں کو کہتے ہیں جو زمین کے اندر پھیلی ہوئی ہوں اور نظر نہ آئیں۔

قرآن کریم نے غَیبٌ کے مقابلے میں شَہَادَۃٌ کا لفظ لاکر اس کے معنی واضح کر دیئے ہیں۔ یعنی غَائِبٌ وہ ہے جو مشاھدہ میں نہ آیا ہو، یا مشہود نہ ہو۔

فَرَسٌ غَائِبٌ اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو دوڑ میں اپنی کچھ قوت چھپا کر (RESERVE) رکھ لے اور فَرَسٌ مُشَاھِدٌ وہ جو ساری قوت کو نمایاں طور پر سامنے لے آئے۔

غَیبٌ کے لئے ضروری ہے کہ وہ کہیں موجود ضرور ہو لیکن آنکھوں سے اوجھل ہو۔ جب غَیبٌ آنکھوں کے سامنے آجائے گا تو مَشْہُودٌ ہو جائے گا۔

(۱۳) عزیزی، ابوالفتح مفتاح اللغات ص۶۰۱ کالم ۱ سطر۱۹ محمد سعید کراچی

غیب ۔ گمان، پوشیدگی ۔ پوشیدہ چیز

(۱۴) مجلس علماء المعجم ص۴۸۴ کالم ۱ دارالاشاعت کراچی عبارت فیروز اللغات

(۱۵) فیروز دین فیروز اللغات ص۵۰۹ کالم ۱ سطر۱۰ فیروز سنز پاکستان ۱۹۷۹ء

غَابَ ۔ غَیبًا و غَیَابًا وَغَیبَۃً وَغُیُوبًا و مَغِیبًا (کسی شخص یا چیز سے) غائب ہونا۔ پوشیدہ ہونا

(۱۶) نسیم امروہوی و سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل نسیم اللغات ص۶۵۸ کالم ۲ سطر۱۴۔ شیخ غلام علی لاہور ۱۹۵۵ء

غیب ۔ غیر حاضری ۔ پوشیدگی ۔ پوشیدہ ۔ عالم الغیب ۔ غیب دان ۔ پوشیدہ حال جاننے والا خدا تعالیٰ ۔ غیب کی خبر ۔ آئندہ واقعات کی خبر

Marfat.com

(۱۷) بلیاوی، عبدالحفیظ مصباح اللغات ص۶۱۳ کالم ۱ سطر ۳۰ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

الغَیبُ ۔شک ۔ہر وہ چیز جو تم سے غائب ہو ۔بھید ۔پشت زمین

(۱۸) دہلوی، سید احمد فرہنگ آصفیہ ص۳۱۸ کالم ۱ سطر ۲۲ جلد ۳ مکتبہ حسن سہیل لاہور

غیب ۔ضد حضور ۔غیر موجودگی ۔غیر حاضری ۔غائب ۔پوشیدہ ۔پوشیدگی ۔

(۱۹) نعمانی، محمد عبدالرشید ۔ لغات القرآن ص۲۴ کالم ۲ سطر ۱ جلد ۵ دینی کتب خانہ لاہور

پوشیدہ ہونا ۔غیر حاضر ہونا ۔ انسان کے علم و احساس سے بالاتر ہونا ۔وہ چیزیں جو آدمی کی حسی اور عقلی رسائی سے خارج ہیں اور جن کا علم انبیاء کی اطلاع کے بغیر نہیں ہو سکتا ، انبیاء پر آنے والی وحی ، اندرون اور باطن غیب کا استعمال قرآن مجید میں ان تمام معانی میں ہوا ہے ۔ لفظ غیب پورے قرآن مجید میں بصورت نکرہ کہیں نہیں آیا ، مضموم بھی آیا ہے مفتوح بھی اور مکسور بھی مگر ہر جگہ معرفہ ہے ۔ کل ۴۹ مقامات پر لفظ غیب آیا ہے ۔ایک جگہ ضمیر کی طرف اضافت کی گئی ہے ۔یعنی غیبۃ فرمایا ہے باقی ۴۸ مقامات میں یا الف لام کے ساتھ آیا ہے یا اسم ظاہر کی طرف اضافت کی شکل میں ۔

(۲۰) رازی، فخر الدین ۶۰۶ھ تفسیر کبیر جلد ۲ ص۲۷ سطر ۱۴ المطبعۃ البہیۃ المصریۃ مصر

(المسئلۃ الرابعۃ) ۔قیل (الغیب) مصدر، اقیم مقام اسم الفاعل، کالصوم بمعنی الصائم، والزور بمعنی الزائر، ثم فی قولہ تعالیٰ (یؤمنون بالغیب) قولان (الاول) وھو اختیار ابی مسلم الاصفہانی ان قولہ (بالغیب) صفۃ المومنین معناہ انھم یومنون باللہ حال الغیب کما یؤمنون بہ حال الحضور، لا کالمنافقین الذین اذا لقوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمنا واذا خلوا الی شیطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزؤن ۔ ونظیرہ قولہ تعالیٰ (ذلک لیعلم انی لم اخنہ بالغیب) ویقول الرجل لغیرہ : نعم الصدیق

(چوتھا مسئلہ) ایک قول یہ ہے کہ "الغیب" مصدر ہے اور اسم فاعل کا قائم مقام ہے جس طرح "صوم" بمعنی "صائم" اور "الزور" بمعنی الزائر" ۔ پھر فرمان خداوندی "یؤمنون بالغیب" میں دو قول ہیں:

قول (اول) ابو مسلم اصفہانی کا مختار ہے کہ فرمان خداوندی "بالغیب" مومنین کی صفت ہے بایں معنی کہ وہ حالت غیب میں بھی اللہ تعالیٰ پر اسی طرح ایمان رکھتے ہیں جس طرح حالت حضور میں ایمان رکھتے ہیں ـــ مومنین کا ایمان منافقین کی طرح نہیں ہے جو مومنین سے مل کر کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیاطین سے "تنہائی" میں بیٹھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو مومنین سے" استہزا کرتے ہیں ۔اور اس کی مثال قرآن مجید میں یہ

بھی ہے کہ اسے معلوم ہو جائے کہ میں نے غیب میں اس سے خیانت نہیں کی"۔۔۔ اور جیسے ایک آدمی دوسرے سے کہتا ہے :۔ "کتنا اچھا ہے تیرا وہ دوست جو غیب میں تیری پشت پناہی کرتا ہے"۔ یہ مومنین کی مدح ہے کہ ان کا ظاہر اور باطن ایک ہے، منافقوں کی طرح نہیں ہے جو منہ سے کچھ کہتے ہیں اور ان کے دلوں میں کچھ پنہاں ہوتا ہے۔

لك فلان يظهر الغيب، وكل ذلك مدح للمومنين يكون ظاهرهم موافقا لباطنهم ومباينتهم لحال المنافقين الذين يقولون بافواههم مايس في قلوبهم (والثاني) وهو قول جمهور المفسرين ان الغيب هو الذي يكون غائبا عن الحاسة ثم هذا الغيب ينقسم الى ما عليه دليل والى ما ليس عليه دليل۔

(قول دوم) جمہور مفسرین کا قول ہے کہ "غیب" وہ ہے جو حواس سے غیب ہو ـــــ اور اس کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ کہ جس پر دلیل ہو اور دوسرا وہ جس پر دلیل نہ ہو۔

(۲۱) بیضاوی، عبداللہ بن عمر تفسیر انوار التنزیل جلد ۱ ص۵۵ سطر ۱۹ مصطفی البابی مصر

یُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں:۔

المراد به الخفي الذي لا يدركه الحس ولا تقتضيه بداهة العقل

غیب سے مراد وہ مخفی چیز ہے کہ جسے حواس نہ پا سکیں اور نہ بداھۃً اسے عقل چاہے۔

(۲۲) حقی، شیخ اسماعیل روح البیان جلد ۱ ص۳۲ سطر ۱۰ مطبعۂ عثمانیہ مصر ۱۳۳۰ھ

وهو ما غاب عن الحس والعقل غيبة كاملة بحيث لا يدرك بواحد منها ابتداء بطريق البداهة وهو قسمان قسم لا دليل عليه وهو الذي اريد بقوله عنده مفاتح الغيب وقسم نصب عليه دليل كالصانع وصفاته وهو المراد

غیب وہ ہے جو حس اور عقل سے تمام تر چھپا ہوا ہو ایسے کہ کسی بھی ذریعے سے بھی ابتداءً کھلم کھلا معلوم نہ ہو سکے۔ غیب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ کہ جس پر کوئی دلیل نہ ہو وہی اس آیت سے مراد ہے کہ خدا کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں دوسری وہ کہ جس پر کوئی دلیل قائم ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات۔ وہی اس جگہ مراد ہے۔

(۲۳) قرطبی، ابوعبداللہ محمد بن احمد۔ الجامع لاحکام القرآن جلد ۱ ص۱۶۳ سطر ۶ دارالکاتب العرب مصر ۱۹۶۷ء

قوله تعالى: (بِالْغَيْبِ) الغيب في كلام العرب: كل ما غاب عنك، وهو من ذوات الياء، يقال منه غابت الشمس تغيب، والغيبة وغياية، اى هبطة من الارض،

والغيابة الاجمة۔ وهی جماع الشجر يغاب فيها ويسمّى المطمئن من الارض : الغيب لانه غاب عن البصر۔ کلام عرب میں غیب ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو آپ سے غائب ہو۔ لفظ غیب یائی ہے واوی نہیں۔ کہا جاتا ہے" غابت الشمس تغیب" اور غیبہ مشہور ہے۔ عرب" اغابۃ المراۃ" اس عورت کے بارے میں کہتے ہیں جس کا شوہر اس سے غائب ہو اور وقعتا فی غیبۃ وغیابۃ سے مراد زمین کی پست جگہ ہے اور" غیابہ" سے مراد اجمہ ہے یعنی درختوں کا جھنڈ جس میں چھپا جائے۔ زمین کی جائے اطمینان کو بھی غیب کہتے ہیں کیونکہ وہ جگہ آنکھوں سے غیب ہوتی ہے۔

(۲۴) سیوطی۔ محلی جلالین ص۲ سطر۱۰ مصطفی البابی مصر

(بالغیب) بما غاب عنهم من البعث والجنة والنار

(۲۵) نسفی، عبداللہ بن احمد بن محمود تفسیر النسفی ص۱۳ سطر۱۲ جلد۱ عیسی البابی مصر

(بالغیب) بما غاب عنهم مما انباهم به النبی علیه السلام من امر البعث والنشور والحساب وغیر ذلك فهو بمعنی الغائب تسمیة بالمصدر من قولك غاب الشیء غیابا هذا ان جعلته صلة الایمان وان جعلته حالا کان بمعنی الغیبة والخفاء ای یومنون غائبین عن المؤمن به

یعنی وہ ان امور پر ایمان رکھتے ہیں جن سے حضرت محمد مصطفیٰ نے انہیں آگاہ کیا ہے اگرچہ وہ ان سے غائب ہیں مثلاً بعثت، یوم محشر وحساب وغیرہ لفظ" غائب" صیغہ اسم فاعل بمعنی مصدر ہے۔" غاب الشئ غیبا" اکثر مستعمل ہے۔ اگر" غیب" کو" ایمان" کا صلہ یا حال قرار دیا جائے تو معنی غیبت اور" خفاء" ہوگا یعنی مومنین ایمان رکھتے ہیں اگرچہ غائب ہیں اُن چیزوں سے جن پر ایمان رکھا جاتا ہے۔

(۲۶) طبری، ابوجعفر محمد بن جریر متوفی ۳۱۰ھ جامع البیان جلد۱ ص۱۰۲ سطر۱ مصطفی البابی الحلبی۔ مصر ۱۹۵۴ء

واصل الغیب: کل ما غاب عنك من شیء، وهو من قولك: غاب فلان یغیب غیبا

(۲۷) تفسیر مظہری اُردو مطبع ندوۃ المصنفین دہلی ص۲۹ سطر۱۲ جلد۱

(بِالغَیب) اگرچہ بظاہر ترکیباً جار مجرور واقع ہوا ہے لیکن حقیقت میں یُؤمِنُونَ کا مفعول بہ ہے اور بازائد ہے یا یوں کہو مصدر فاعل کے معنی میں ہے اور یُؤمِنُون کے فاعل سے حال واقع ہوا ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے یُؤمِنُونَ غائبین عَنکُم اس بنا پر جملے کے معنی یہ ہوں گے کہ متقی وہ صاف باطن لوگ ہیں جو اے مسلمانوں تم سے غائب ہونے کی حالت میں بھی ویسے ہی ایمان کا دلی اعتراف

Marfat.com

کرتے ہیں جیسے منہ در منہ اور سامنے وہ ان بدباطن اور دغا باز منافقوں جیسے نہیں ہیں جو مسلمانوں کے سامنے تو ان کی رضاجوئی کے لئے ایمان کا اقرار کرتے ہیں مگر پیٹھ پیچھے صاف انکار کر جاتے ہیں۔ یا یوں کہیئے کہ مومن بہ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غائب ہونے کی حالت مراد ہے۔ اس وقت مفعول بہ سے حال ہوگا۔ (طبع دہلی ص۲۹ سطر۱۲)

(۲۸) ص۲۹ سطر ۸

غیب مصدر ہے اور اس کا تعلق یُؤمِنُون کے ساتھ مبالغۃً ہوا ہے جیسے شہادت کے لفظ کا قال اللہ تعالیٰ عَالِمِ الغَیبِ وَالشہادَۃِ غیب سے مراد وہ چیزیں ہیں جو آدمیوں کی آنکھوں سے اوجھل ہیں۔ مثلاً خدا کی ذات وصفات، فرشتے، آدمیوں کا مرنے پیچھے زندہ اٹھ کھڑا ہونا جنت و دوزخ، پل صراط۔ میزان۔ عذاب قبر وغیرہ

(۲۹) پانی پتی، قاضی ثناء اللہ۔ تفسیر مظہری جلد ۱ ص۱۳ سطر۱۳ مطبع الغریب حصار (طبع قدیم)

والغیب مصدر وصف به للمبالغة كالشهادة قال الله تعالىٰ عَالِمِ الغَیبِ وَالشَّهَادَةِ والمراد به ما غاب عن ابصارهم من ذات الله وصفاته والملئكة والبعث والجنة والنار والصراط والميزان وعذاب القبر وغير ذلك فهو واقع موقع المفعول به للايمان والباء صلة او بمعنى الفاعل وقع حالا من فاعل يؤمنون يعنى يومنون غائبين عنكم لا كالمنافقين فى حضور المؤمنين خاصة دون الغيبة

(۳۰) الایجی، معین الدین محمد بن عبدالرحمٰن م ۸۹۴ھ جامع البیان جلد ۱ ص۷ سطر۴ دار النشر الکتب الاسلامیہ گوجرانوالہ

(بِالغَیبِ) ای ما هو غائب كامور الاخرة والقدر ومحمد عليه الصلوٰة والسلام من غير رويته

(۳۱) القاسمی، محمد جمال الدین متوفی ۱۳۳۲ھ محاسن التاویل جلد ۱ ص۳۵ سطر۳ عیسیٰ البابی مصر ۱۹۵۷ء

(بِالغَیبِ) الغيب فى الاصل مصدر غاب ـ بمعنى استتر واحتجب وخفى وهو بمعنى الفاعل ـ كالزور للزائر ـ اطلق عليه مبالغة، والمراد به ما لا يقع تحت الحواس، ولا تقتضيه بداية العقل، وانما يعلم بخبر الانبياء عليهم السلام

"غیب" دراصل "غاب" کا مصدر ہے بمعنی استتر، احتجب اور خفی (چھپنا) اور بمعنی "فاعل"

ہے جیسے "زور" "زائر کے لئے ـــــ مطلقاً اس کا تذکرہ مبالغہ کے لئے کیا گیا ہے۔ اور اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جو حس کے تحت واقع نہ ہو اور عقل بدیہی جس کو نہ پا سکے اور انبیاء علیہم السلام کی اطلاع سے معلوم ہو۔

(۳۲) نیشاپوری، نظام الدین متوفی ۷۲۸ھ غرایب القرآن جلد ۱ ص ۱۴۹ سطر ۱ مصطفی البابی الحلبی مصر ۱۹۶۲ء

الرابعة: يجوز ان يكون بالغيب صلة للايمان: اى يعترفون او يثقون به۔ وعلى هذا يكون الغيب بمعنى الغائب، اما تسمية بالمصدر كما سمى الشاهد بالشهادة قال الله تعالىٰ (عالم الغيب والشهادة) والعرب تسمى المطمئن من الارض غيبا، واما ان يكون مخفف فيعل ويجوز ان يكون بالغيب حالا والغيب بمعنى الغيبة والخفاء اى يؤمنون غائبين عن المؤمن به

جائز ہے کہ لفظ غیب ایمان کا صلہ ہو۔ یعنی وہ اس کا اعتراف کرتے ہیں یا اس پر اعتماد کرتے ہیں تو اس صورت میں لفظ غیب غائب کے معنی میں ہوگا۔ اور اس کا مصدر تام رکھنا ایسے ہی ہے جیسے شاہد کا نام شہادت رکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "عالم الغیب والشہادۃ" اور عرب اطمینان والی زمین کو بھی غیب کہتے ہیں اور غیب کا مخفف فیعل ہے ـــــ آگے تحریر فرماتے ہیں کہ جائز ہے کہ لفظ غیب کو حال تسلیم کیا جائے اور غیب غیبۃ اور خفاء کے معنی میں سمجھا جائے یعنی وہ ایمان رکھتے ہیں اس حال میں کہ وہ اس چیز سے غائب ہیں جس پر ایمان رکھا جاتا ہے۔

(۳۳) ابن مردویہ لہان تفسیر عرائس البیان جلد ۱ ص ۱۳ سطر ۵ منشی نولکشور لکھنؤ

ماغاب عن الابصار متكشفا بنعت الانوار لعيون الاسرار

جو آنکھوں سے غائب ہو لیکن اسرار سے آگاہ بصارت پر صفت انوار سے منکشف ہو۔

(۳۴) ابن کثیر تفسیر جلد ۱ ص ۴۱ سطر ۸ عیسیٰ البابی مصر

عن ابن مسعود وعن ناس من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اما الغيب فما غاب عن العباد من امر الجنة وامر النار وما ذكر في القرآن

ابن مسعود اور بعض دیگر اصحاب سے مروی ہے کہ مراد اس سے وہ پوشیدہ چیزیں ہیں جو نظروں سے اوجھل ہیں جیسے جنت دوزخ وغیرہ وہ امور جو قرآن میں مذکور ہیں۔

(۳۵) آلوسی، سید محمود۔ روح المعانی جلد ۱ ص ۹۸ سطر ۴ المطبعۃ الکبری المیریہ بولاق مصر

قول ابو مسلم اصفہانی جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔

سطر ۸ قول ابن مسعود حسب سابق عبارت تفسیر

(۳۶) آلوسی، سید محمود تفسیر روح المعانی جلد ۱ ص ۹۷ سطر ۲۰ المطبعۃ الکبری المیریہ بولاق مصر

والغیب مصدر اقیم مقام الوصف وھو غائب للمبالغۃ بجعلہ کانہ ھو وجعلہ بمعنی المفعول یردہ کما فی البحر ان الغیب مصدر غاب وھو لازم لا یبنی منہ اسم مفعول وجعلہ تفسیرا بالمعنی لان الغائب یغیب بنفسہ تکلف من غیر داع او فیعل خفف کقیل ومیت وفی البحر لا ینبغی ان یدعی ذلک الا فیما سمع مخففا و مثقلا وفسرہ جمع ھنا بما لا یقع تحت الحواس ولا تقتفیہ بداھۃ العقل فمنہ ما لم ینصب علیہ دلیل وتفرد بعلمہ اللطیف الخبیر سبحانہ وتعالیٰ کعلم القدر مثلا ومنہ ما نصب علیہ دلیل کالحق تعالیٰ وصفاتہ العلا فانہ غیب یعلمہ من اعطاہ اللہ نورا علی حسب ذلک النور

(۳۷) شوکانی، محمد بن علی ۱۲۵۰ھ فتح القدیر جلد ۱ ص ۳۴ سطر ۱۲ مصطفی البابی مصر ۱۹۶۴ء

والغیب فی کلام العرب : کل ما غاب عنک

کلام عرب میں "غیب" ہر اس چیز کے لئے مستعمل ہے جو آپ سے غائب ہو۔

(۳۸) جمل، شیخ سلیمان تفسیر جمل جلد ۱ ص ۱۴ سطر ۱۰ مطبع مرتضوی انڈیا

عبارت تفسیر مظہری بعینہٖ

(۳۹) ابن جوزی ۶۵۶ھ تفسیر زاد المسیر جلد ۱ ص ۲۴ سطر ۱۱ المکتبۃ الاسلامی بیروت ۱۹۶۴ء

واصل الغیب : المکان المطمئن الذی یستتر فیہ لنزولہ عما حولہ، فسمی کل مستتر : غیبا ــــ اصل میں "غیب" اس جائے اطمینان کو کہتے ہیں جس میں اردگرد سے چھپا جائے، اسی لئے ہر پوشیدہ کو "غیب" کہتے ہیں۔

(۴۰) زمخشری، جار اللہ ۵۳۸ھ تفسیر کشاف جلد ۱ ص ۲۱ سطر آخر طبع قدیم مطبع لیسی کلکتہ ۱۸۵۶ء

ان جعلتہ صلۃ کان بمعنی الغائب اما تسمیۃ بالمصدر من قولک غاب الشیٔ غیبا کما سمی الشاھد بالشھادۃ قال اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشھادۃ والعرب تسمی المطمئن من الارض غیبا ــ

اگر اس کو صلہ قرار دیں تو معنی "غائب" ہوگا اور اس کو "غاب الشیٔ غیبا" سے مصدر قرار دیا جا سکتا ہے جس طرح فرمان خداوندی "عالم الغیب والشھادۃ" میں "شاھد" کو شھادۃ کہا گیا ہے ــــ اور عرب جائے اطمینان زمین کو غیب کہتے ہیں۔

Marfat.com

(۴۱) اندلسی، ابن حیان البحر المحیط جلد ۱ ص ۳۸ سطر ۱۵ مطبعۃ السادۃ مصر ۱۳۲۸ھ

الغیب مصدر غاب یغیب اذا توارٰی وسمی المطمئن من الارض غیبا لذلک او فیعل عن غاب فاعلہ غیب

"غیب" باب غاب یغیب سے مصدر ہے جس کا معنی ہے "چھپنا" ــــ اسی لئے پست زمین کو غیب کہتے ہیں یا اس کا وزن فیعل ہے، باب غاب جس کا فاعل "غیب" ہوگا۔

(۴۲) ابن عربی متوفی ۵۴۲ھ احکام القرآن جلد ۱ ص ۵ سطر ۶ مطبعۃ السعادۃ مصر ۱۳۳۱ھ

قولہ بالغیب وحقیقۃ ما غاب عن الحواس مما لا یوصل الیہ الا بالخبر دون النظر۔ فرمان باری تعالیٰ "بالغیب" حقیقت میں ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو حواس سے غائب ہو اور بغیر خبر دون النظر اس تک پہنچنا محال ہو ــــ

(۴۳) شربینی، محمد سراج المنیر جلد ۱ ص ۱۵ سطر آخر منشی نولکشور لکھنؤ۔

(یُؤْمِنُونَ بِالْغَیْبِ) ای یصدقون بما غاب عنہم من البعث والجزاء والجنۃ والنار الخ

یعنی وہ مومنین بعث، جزا، جنت دوزخ وغیرہ کی تصدیق کرتے ہیں جبکہ یہ چیزیں ان سے غائب ہیں۔

(۴۴) بغوی، ابو محمود حسین بن مسعود معالم التنزیل ص ۱۳ سطر ۲۱ المطبع الحیدری بمبئی ۱۲۸۳ھ

الغیب مصدر وضع موضع الاسم فقیل للغائب غیب کما قیل للعادل عدل و للزائر زور والغیب ما کان مغیبا من العیون

"الغیب" مصدر ہے جس کو اسم کی جگہ پر رکھا گیا ہے جس طرح عادل کو عدل، زائر کو زور کہتے ہیں اسی طرح "غائب" کو غیب کہتے ہیں ــــ اور جو کچھ آنکھوں سے غائب ہو اسے غیب کہا جاتا۔

(۴۵) ابن منظور لسان العرب جلد ۲ ص ۱۴۷ سطر ۱ المطبعۃ المیریہ بولاق مصر ۱۳۰۰ھ

ابو اسحاق یُؤْمِنُونَ بِالْغَیْبِ ای یومنون بما غاب عنہم مما اخبرہم بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من امر البعث والجنۃ والنار وکل ما غاب عنہم مما انبأہم بہ فہو غیب۔ سطر ۱۳ عبارت ابن عربی

(۴۶) نووی، شیخ محمد التفسیر المنیر جلد ۱ ص ۴ سطر ۳ مصطفی البابی مصر ۱۳۷۴ھ

(الذین یومنون بالغیب) ای یصدقون بما غاب عنہم من الجنۃ والنار و الصراط والمیزان۔

Marfat.com

(۴۷) واحدی، ابوالحسن تفسیر الوجیز جلد ا ص۴ سطر ۲ برحاشیہ تفسیر منیر عبارت مذکورہ
(۴۸) حجازی، محمد محمود التفسیر الواضح جلد ا ص۱۴ سطر ۷ مطبعۃ الاستقلال مصر ۱۹۶۴ء
(الغیب) ماغاب عنهم من حساب وجزاء وجنة ونار وغیر ذلك
(۴۹) رشید تفسیر المنار جلد ا ص سطر دارالمنار مصر ۱۳۷۳ھ
الغیب۔ ماغاب علمه عنهم
(۵۰) طنطاوی، جوهری شیخ الجواهر جلد ا ص۲۷ سطر آخر مصطفی البابی الحلبی مصر ۱۳۵۰ھ
(الذین یؤمنون بالغیب) یصدّقون بماغاب عنهم کامر البعث والحساب
وہ ان تمام امور کی تصدیق کرتے ہیں جو اُن سے غائب ہیں مثلاً بعث والحساب وغیرہ
(۵۱) کاشفی، کمال الدین حسین واعظ۔ تفسیر حسینی ص۳ سطر ۱۶ بندرہ معمورہ بمبئی ۱۲۷۸ھ عبارت مندرجہ ذیل
(۵۲) قادری ترجمہ تفسیر حسینی جلد ا ص۳ سطر ۱۹ ملک دین محمد لاہور
یُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہیں بِالْغَیْبِ ساتھ بے دیکھے ہوئے کے کہ حق تعالیٰ ہے اور فرشتے اور قیامت یا اس کے متعلقات یا ساتھ چھپی ہوئی چیز کے کہ وحی ہے۔
(۵۳) دہلوی، محمد رحیم بخش اعظم التفاسیر جلد ا ص۴۷ سطر ۵ مطبع نامی دھلی فیضی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

غیب اس چیز کو کہتے ہیں جس کی اطلاع لوگوں کو پیغمبر نے دی ہو اور ان کے حواس وہاں تک نہ پہنچیں ہوں جیسے خدائے واحد کے ساتھ ایمان لانا اور جس چیز کا حکم اس نے پیغمبر کو فرمایا ہے اور جو چیزیں آدمیوں کے ادراک سے باہر ہیں ان کی تصدیق کرنا جیسے قیامت اور اس کے احوال اور غیب مصدر ہے اسم فاعل کی جگہ مبالغۃً واقع ہوگیا ہے۔

بالغیب مما اعلمهم الرسول وما ادرکه حواسهم کالاسلام لله الاحد مع ما امره الله وما هو محسوسهم کامر المعاد و احواله وهو مصدر ورد محل الاسم اطراء وورد المراد هو الروع والحاصل هم رهط اسلموا رعاومر الاکرهط اسلموا مسحلا لا رعا

بعض کہتے ہیں کہ غیب سے مراد دل ہے اور معنی یہ ہیں کہ پرہیز گار وہ لوگ ہیں جو دل سے تصدیق کرتے اور ایمان لاتے ہیں نہ ان لوگوں کی طرح جو زبان سے اسلام لاتے ہیں اور دل سے اعتقاد نہیں کرتے۔
(۵۴) ملیح آبادی، مواهب الرحمٰن جلد ا ص۴۹ سطر ۵ مکتبۂ رشیدیہ لاہور
غیب اس چیز کو بولتے ہیں جو تیری نظر سے غائب ہو اور یہ بات بلحاظ آدمیوں کے مختلف ہوتی

Marfat.com

ہے چنانچہ اُمت کے واسطے اللہ تعالیٰ و ملائکہ وکتابوں و رسولوں و روز قیامت و تقدیرِ الٰہی و عذاب قبر و دوزخ و جنت و بعث و حشر و صراط و میزان ان سب پہ ایمان بالغیب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معراج شریف میں دوزخ و جنت و طوبیٰ و حور و قصور وغیرہ کو دیکھ لیا تو اس وقت آپ کے واسطے یہ غیب نہیں رہا۔ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو انکشاف عطا فرمایا اور آپ نے اس کی خبر دی تو وہ آپ کے واسطے معائنہ ہے اور ہم لوگوں کے واسطے غیب ہے۔

(۵۵) المراغی، احمد مصطفیٰ تفسیر المراغی جلد ۱ ص ۴۱ سطر ۱۰ مصطفی البابی مصر ۱۳۷۳ھ

والغیب ماغاب عنهم علمه كذات الله وملائكته والدار الاخرة وما فيها من البعث والنشور والحساب

(۵۶) الصاوی، شیخ احمد الصاوی علی الجلالین جلد ۱ ص ۷ سطر آخر عیسی البابی مصر

(قوله بما غاب) اشار بذلك الى اطلاق المصدر وارادة اسم الفاعل وماغاب عنا قسمان ما دل عليه دليل عقلي او سمعي كالجنة والنار والملائكة والعرش والكرسي واللوح والقلم والمولى سبحانه وتعالىٰ وصفاته وما لم يدل عليه دليل كالساعة ووقت نزول المطر وما في الارحام وباقي الخمسة المذكورة

(۵۷) صدیق حسن خان فتح البیان جلد ۱ ص ۴۸ سطر ۱۰ بولاق مصر

والغيب في كلام العرب كل ماغاب عنك

سطر ۱۱ عبارت تفسیر قرطبی

(۵۸) طوسی، شیخ ابوجعفر متوفی ۴۶۰ھ تفسیر التبیان ص ۲۰ سطر ۲۵ ایران

ان الغيب ماغاب عن العباد علمه من امر الجنة والنار والارزاق والاعمال وغير ذلك

(۵۹) مفتی محمد شفیع معارف القرآن ص ۵۶ جلد ۱ سطر ۴ ادارۃ المعارف کراچی ۱۹۶۹ء

قرآن میں لفظ غیب سے وہ تمام چیزیں مراد ہیں جن کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اور ان کا علم ہدایت عقل اور حواس خمسہ کے ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات بھی آجاتی ہیں، تقدیری امور، جنت و دوزخ کے حالات، قیامت اور اس میں پیش آنے والے واقعات بھی، فرشتے، تمام آسمانی کتابیں، اور تمام انبیاء سابقین بھی

(۶۰) کاندھلوی، محمد علی صدیقی معالم القرآن جلد ۱ ص ۱۰۷ سطر آخر طبع سیالکوٹ۔ عبارت لغات القرآن

Marfat.com

(۶۱) مناظر اہل سنت جناب مولانا الحاج مفتی احمد یار خان صاحب بدایونی اپنی مایۂ ناز تفسیر اشرف التفاسیر (تفسیر نعیمی) کی پہلی جلد کے صـ۱۲۴ کی سطر ۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

غیب کے معنی ہیں غائب یعنی چھپی ہوئی چیز۔ اصطلاح میں غیب وہ چیز کہلاتی ہے جو کہ ظاہری و باطنی حواس اور عقل سے چھپی ہو۔ یعنی نہ تو آنکھ ناک کان وغیرہ سے معلوم ہو سکے اور نہ غور و فکر سے عقل میں آسکے۔ غیب دو طرح کا ہے ایک وہ جس پر کوئی دلیل بھی قائم نہ ہو۔ جیسے کسی کی موت کا وقت قیامت کے آنے کی تاریخ۔ پیٹ کے بچے کی تحقیق کہ یہ چیزیں دلائل سے بھی نہیں معلوم ہو سکتیں۔ اسی کا نام ہے مفاتیح الغیب اسی کے متعلق قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ یعنی غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں اسے کوئی بھی اپنے پاس معلوم نہیں کر سکتا جس کو رب بتائے۔ جیسے انبیاء کرام اور خالص اولیاء اللہ اس تک پہنچ سکتے ہیں۔ دوسرا وہ غیب جس پر دلیل قائم ہو۔ یعنی دلائل سے اس کا پتہ لگ جائے۔ جیسے حق تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات انبیاء کی نبوت اور ان کے متعلق احکام وغیرہ۔ یہ غیب وہ ہے کہ غور و فکر سے معلوم ہو جاتا ہے۔ رب کو ہم نے نہ دیکھا لیکن دنیا کا ذرّہ ذرّہ اس کے ہونے کا پتہ دے رہا ہے۔ یہاں غیب سے مراد یہی ہے۔ اب اس آیت کے معنی یہ ہوئے کہ متقی وہ ہیں جو ان غیبوں پر ایمان رکھتے ہوں جو دلائل سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اللہ کی ذات اس کے صفات انبیاء کرام کی نبوت۔ قیامت۔ حساب۔ سزا و جزا۔ جنّت و دوزخ یہ سب اسی غیب میں داخل ہیں جو شخص ان میں سے کسی چیز کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

تفسیر روح البیان میں فرمایا: کہ غیب دو قسم کے ہیں ایک تو وہ جو تجھ سے غائب ہو جیسے کہ عالم ارواح کہ پہلے تو وہاں موجود تھا اور جب تو یہاں آگیا تو وہ تجھ سے غائب ہو گیا۔ دوسرا وہ جس سے تو غائب یعنی وہ تیرے پاس اور حواس سے دور جیسے حق تعالیٰ کہ وہ ہم سے شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے لیکن ہم اس سے دور ہیں۔

یار نزدیک تر از من بمن ست ❊ ویں عجب ترکہ من از وے دورم

اس آیت کے تین معنی ہیں ایک یہ کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں یعنی حق تعالیٰ کو اور جنّت دوزخ وغیرہ کو بغیر دیکھے مانتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ غیب یعنی دل سے ایمان لاتے ہیں زبان ظاہر ہے اور دل چھپا ہوا۔ زبان سے تو منافقین بھی ایمان لے آئے تھے مگر وہ قبول نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ غیب یعنی دل سے ایمان نہ تھا۔ تیسرے یہ کہ غیب میں یعنی مسلمانوں کے پیچھے بھی ایمان لاتے ہیں۔ منافقین مسلمانوں کے سامنے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے مگر آپس میں کافروں سے ملتے تھے تو کہتے تھے کہ اِنَّا مَعَكُمْ

Marfat.com

ہم تمہارے ساتھ ہیں تو اس میں یہ فرمایا گیا کہ مومن وہ ہے جو کہ ہر حال میں یعنی مسلمانوں کے سامنے بھی اور مسلمانوں کے پیچھے بھی ایماندار رہے

فائدہ : اس سے معلوم ہوا کہ غائب چیز پہ ایمان لانا معتبر ہے نہ کہ ظاہر پہ قرآن پاک کے ظاہری حروف کو مان لینا کہ یہ ایک کتاب ہے۔ عربی زبان کی ہے۔ لاہور میں چھپی ہے۔ فلاں کاغذ پر لکھی گئی ہے۔ یہ ایمان نہیں کیونکہ یہ باتیں بالکل ظاہر ہیں بلکہ قرآن پاک کے چھپے ہوئے وصف پہ ایمان لانا ضروری ہے وہ یہ کہ یہ اللہ کی طرف سے آیا ہے، حضرت جبرئیل علیہ السلام لاتے ہیں، حضور علیہ السلام پر آیا ہے۔ کیونکہ اوصاف ظاہراً محسوس نہیں ہوتے اسی طرح حضور علیہ السلام کی ظاہری صفات کو مان لینا ایمان نہیں کہ وہ بشر تھے، مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔ کھاتے پیتے تھے سیدنا عبداللہ کے فرزند تھے۔ آمنہ خاتون کے لختِ جگر نورِ نظر تھے۔ کیونکہ یہ تو ان کے ظاہری اوصاف ہیں۔ ان کے کفار بھی قائل تھے۔ بلکہ حضور پاک علیہ السلام کے چھپے ہوئے اوصاف کو ماننے کا نام ایمان ہے۔ یعنی کہ وہ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ اس کے پیارے ہیں۔ تخت و تاج والے ہیں۔ شفیع المذنبین ہیں۔ رحمۃ للعالمین ہیں صلی اللہ علیہ وسلم یہ اوصاف ظاہر ہیں محسوس نہیں اس لئے ان کو ماننا ہی ایمان بالغیب ہوگا وہابیہ اور دیوبندیہ کا حضور علیہ السلام کی بشریت کے پیچھے پڑ جانا محض بے دینی ہے۔ ان کو بشر ماننا ایمان نہیں بلکہ ان کو مصطفیٰ ماننا رحمۃ للعالمین ماننا ایمان ہے۔ اسی لئے کلمہ میں پڑھا جاتا ہے محمد رسول اللہ نہ کہ محمدؐ بشرٌ بلکہ حق تو یہ ہے کہ اللہ کو صرف خالق عالم ماننے کا نام بھی ایمان نہیں کیونکہ اس کا خالق و رازق وغیرہ ہونا مثل ظاہر کے ہے بلکہ اس کو رب محمد رسول اللہ ماننا ایمان ہے۔ اسی لئے حق تعالیٰ نے فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ جس سے معلوم ہوا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ لائی ہوئی توحید ایمان ہے اور فرمایا وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ جس سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ نے میثاق کے دن ساری اولاد آدم کو اپنی پہچان اس طرح کرائی کہ ہم رب محمد ہیں۔ سب باتیں ایمان بالغیب میں داخل ہیں۔ رب نے اپنی مخلوقات میں غیب و شہادت رکھے ہیں۔ ہمارا بدن شہادت ہے قلب و روح غیب۔ درخت اور اس کی سبزی شہادت ہے۔ جڑ اور درخت کا وہ رس جس کے سوکھ جانے سے درخت خشک ہو جاتا ہے یہ غیب ہے۔ ایسے ہی ایمانیات کے لئے غیب و شہادت ہے۔ ابلیس نے آدم علیہ السلام کا ظاہر۔ شہادت کی چیز دیکھی یعنی ان کا جسم اور جسم کی ساخت مگر ان اندرونی وصف خلافت الٰہیہ نہ دیکھی جو غیب تھی اسی لئے مارا گیا۔ اب بھی جن کی نظر حضور کی بشریت پہ ہے وہ ابلیس کی طرح بدنصیب ہیں۔ اس لئے یہاں ارشاد ہوا یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ۔

Marfat.com

غیب کے بارے میں علماء شیعہ تحریر فرماتے ہیں۔

(۶۲) طبرسی، ابوعلی فضل بن حسن مجمع البیان جلد ۱ صـ۸۲ سطر ۱۰ دار الفکر بیروت ۱۳۷۷ھ

قال الرمانی الغیب خفاء الشئ عن الحس قرب او بعد، الا انه کثرت صفة غایب علی البعید الذی لایظهر للحس وقال البلخی: الغیب کل ما ادرک بالدلائل والایات مما یلزم معرفة

رمانی کا قول ہے کہ "غیب" ہر اس شئ کو کہا جاتا ہے جو حس سے پوشیدہ ہو چاہے قریب ہو یا بعید۔ اگرچہ اکثر طور پر غائب اس بعید پر ہی مستعمل ہے جو حس پر ظاہر نہ ہو اور بلخی کہتے ہیں کہ ہر وہ چیز جس کا آیات و دلائل سے ادراک کیا جائے اور عرفان بھی اس کا لازم ہو اسے "غائب" کہتے ہیں

(۶۳) فیضی، ابوالفیض سواطع الالہام صـ۲۳ سطر ۲۴ منشی نولکشور

(بِالغَیبِ) مما اعلمهم الرسول وما ادرکه حواسهم کالاسلام للّٰهِ الاحد مع ما امره الله وما هو محسوسهم کامر المعاد و احواله وهو مصدر ورد ومحلّ الاسم اطراع وورد المراد هو الروع والحاصل هم رهط اسلموا روعاً ومرّا لاکرهط اسلموا مسحلا لا روعا (ترجمہ عبارت اعظم التفاسیر)

(۶۴) حائری، سید علی لوامع التنزیل جلد ۱ صـ۷۴ سطر نولکشور لاہور

عبارت تفسیر کشاف۔ سطر ۲۲ عبارت تفسیر بیضاوی۔ سطر ۲۳ عبارت مجمع البیان

(۶۵) طریحی، فخرالدین مجمع البحرین صـ۱۲۶ سطر ۲۴ کتابفروشی مصطفوی قم ۱۳۸۸ھ

عن الباقر قال ان الله تعالیٰ عالم بما غاب عن خلقه فیما یقدر من شئ و تقتضیه فی علمه قبل ان یخلقه وقبل ان یفیض الی الملئکة فذلک علم موقوف عنده الیه فیه المتیة فیقتضیه اذا اراد و بیده وله فیه فلا یمضیه و امّا العلم الذی یقدره الله تعالیٰ ویمضیه ویقتضیه فهو العلم انتهی الی رسول الله ثم الینا

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رب ذوالجلال ہر اس چیز کو جو غائب ہے اور جو وہ مقدر کرتا ہے اور قبل پیدائش اسے اپنے علم سے طے کرتا ہے اور قبل اس کے کہ فرشتوں کو اس کا علم ہو وہ جانتا ہے اے حمران علم اسی کے پاس ہے جب اس کی مرضی ہوتی ہے۔ اسے جاری کر دیتا ہے پس وہ علم جسے اللہ تعالیٰ مقدر کرتا ہے اور جس کی قضاء و امضاء ہے اسے رسول خدا اور ہم تک پہنچا دیتا ہے۔

Marfat.com

(۶۶) قمی، ابوالحسن علی بن ابراہیم ۳۳۲ھ تفسیر القمی ص۳۰ سطر۱۱ مطبعۃ النجف بیروت ۱۹۶۸ء

یومنون بالغیب قال یصدقون بالبعث والنشور والوعد والوعید

بعث، نشور، وعد و وعید کی تصدیق کرتے ہیں۔

(۶۷) کاشانی، ملا محسن متوفی ۱۰۹۱ھ تفسیر الصافی ص۲۱ سطر۳۴ کتابفروشی محمودی ایران

یومنون بالغیب بما غاب عن حواسهم من توحید الله ونبوة الانبیاء وقیام القائم والرجعة والبعث والحساب والجنة والنار وسائر الامور التی یلزمهم الایمان بها مما لا یعرف بالمشاهدة وانما یعرف بدلائل نصبها الله عزوجل علیه

(۶۸) طباطبائی، محمد حسین تفسیر المیزان جلد ۱ ص۴۵ سطر آخر بیروت

بالغیب، الغیب خلاف الشهادة وینطبق علی ما لا یقع علیه الحس، وهو الله سبحانه وآیاته الکبری الغائبة عن حواسنا، ومنها الوحی

غیب، شہادۃ کا متضاد ہے اور جس پر حس واقع نہ ہو بولا جاتا ہے اور مراد اس سے اللہ تعالیٰ ہمارے حواس سے غائب آیات کبریٰ اور وحی وغیرہ ہیں۔

(۶۹) قزوینی، ملا خلیل صافی شرح کافی ص۲۲۶ جلد ۲ منشی نولکشور لکھنؤ

مراد بغیب چیزیست کہ بدیہی عقلی نباشد ومحسوس نشدہ باشد یکی از حواس۔

غیب سے مراد وہ چیز ہے جو بدیہی عقلی نہ ہو اور حواس خمسہ سے محسوس نہ ہو۔

(۷۰) مرزا ابوالحسن مراۃ الانوار ص۲۴۸ ایران

الغیب جمعاً ومفرداً هو خلاف الشهود والحضور

لفظ غیب جمع اور واحد کے حق میں اور حضور وشہود کے خلاف بولا جاتا ہے۔

(۷۱) مجلسی، محمد باقر متوفی ۱۱۱۰ھ مراۃ العقول جلد ۱ ص۱۸۶ نولکشور

غیب وہ ہے جو کسی سے باعتبار زمانہ وقوع پوشیدہ ہو جیسے گذشتہ وآئندہ کی چیزیں یا باعتبار مکان وقوع پوشیدہ ہوں جیسے وہ چیزیں جو فی الوقت ہمارے حواس سے غائب ہیں۔

والغیب ما غاب عن الشخص اما باعتبار زمان وقوعه کالاشیاء الماضیة والاتیة او باعتبار مکان وقوعه کالاشیاء الغائبة عن حواسنا فی وقتنا

(۷۲) بحرانی، سید ہاشم متوفی ۱۱۰۷ھ البرہان جلد ۱ ص۵۶ طبع ایران

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام یُؤْمِنُوْنَ ماغاب عن حواسهم من الامور التی

Marfat.com

بِالْغَيْبِ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت میں غیب سے مراد وہ امور ہیں جو حواس سے غائب ہوں اور اس پر ایمان لانا ضروری ہو جیسے قیامت حساب جنت۔ توحید خدا اور دیگر وہ تمام چیزیں جو مشاہدہ سے معلوم نہ ہو سکیں۔

یلزمهم الایمان بها کالبعث والحساب والجنّة والنّار وتوحید الله و سائر مالا یعرف بالمشاهدة

(۷۳) کاظمی، سید امداد حسین۔ تفسیر المتقین صـ۳ سطر ۳۱ شیعہ بک ایجنسی لاہور

(غیب) فن لغت کے امام عبد الملک بن محمد اسمٰعیل ثقالبی سرادالادب میں لکھتے ہیں کہ کلما اغاب عن العیون وکان محصّلا فی الصدور فهو غیب یعنی جو چیزیں آنکھوں سے پوشیدہ اور دلوں میں موجود ہوں وہ غیب کہلاتی ہیں۔ مثلاً وجود باری تعالیٰ، بہشت، دوزخ، قیامت کے دن جی اٹھنا۔ حساب و کتاب وغیرہ وغیرہ

(۷۴) حائری، سید علی لوامع التنزیل جلد ۱۵ صـ۴۰۹ نولکشور لاہور

اما در اصطلاح شریعت غیب مطلق عبارت ست از تمامی آنچہ مخفی و مستور باشد حقیقةً وکیفیةً

شرعی اصطلاح میں غیب مطلق سے مراد ہر وہ چیز ہے جو حقیقت و کیفیت میں مخفی و مستور ہو۔

(۷۵) صدوق، ابن بابویہ۔ معانی الاخبار صـ۴۸ باب ۸۶ ایران

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ الغیب ما لم یکن کہ غیب اسے کہتے ہیں کہ جو نہ ہوا ہو۔

(۷۶) امینی الغدیر جلد ۵ صـ۴۶ بحوالہ جواہر الاسرار صـ۱۱۱

جاننا چاہیئے کہ غیب کا علم یعنی ان امور کا جاننا جو ماوراء العیان ہیں گذشتہ و آئندہ کے واقعات کا علم رکھنے سے ظاہر ہے چاہے ان کا علم کسی شئی سے حاصل ہو یا دوسرے معقول طریقوں سے اور اس سے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔

خاص طور پر اہل ایمان کے اکثر معلومات علم غیب ہی ہیں جیسے کہ اللہ، ملائکہ، کتب الٰہیہ، انبیاء، قیامت، جنّت، جہنم، حیات بعد الموت، نشور، نفخ صور، حساب، حور، محلات، غلمان اور قیامت کے دیگر معلومات کا ایمان و ایقان یہ سب علم بالغیب ہیں۔ ان پر غیب کا اطلاق خود اللہ نے فرمایا ہے اور مومنین کو آگاہ کیا ہے اسی کا قول ہے۔ الذین یؤمنون بالغیب وہ جو غائب پر ایمان لاتے ہیں یخشون ربهم بالغیب غیب سے اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں انما تنذر من اتبع الذکر وخشی الرحمٰن بالغیب تم فقط ان کو ڈراتے ہو جو ذکر کا اتباع کرے اور غیب سے اللہ کا خوف رکھے اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ

لھم مغفرۃ جو لوگ غیب سے اپنے رب کا خوف کرتے ہیں ان کے لئے مغفرت ہے جنّٰت عدن
الّتی وعد اللہ بالغیب وہ جنات عدن کا اللہ نے غیب سے وعدہ فرمایا ہے۔ منصب نبوت پر فائز
ہونے والے کو بھی علم غیب سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ اسی کی طرف قدرت نے اشارہ کیا ہے کہ کلّا نقص علیک
من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک سب انبیاء کی خبریں جو ہم تم پر بیان کرتے ہیں اسی لئے کہ تمہارے
دل کو ثابت کریں۔ ذلک من انباء الغیب نوحیھا الیک یہ سب غیب کی خبروں میں سے ہے جو
ہم تجھ پر بیان کرتے ہیں۔ حضرت نوح کے قصے میں فرماتا ہے۔ تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک
یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تم پر وحی کرتے ہیں۔ اخوان یوسف کے قصے میں فرماتا ہے۔ ذلک من انباء
الغیب نوحیہ الیک یہ غیب کی خبروں میں سے ہے۔ جو ہم تم پر وحی کرتے ہیں۔

یہ علم غیب انبیاء کے ساتھ مخصوص ہے کسی غیر کے ساتھ نہیں۔ قدرت نے اس کی تصریح یوں فرمائی ہے
عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احداً اِلّا مَنِ ارتضیٰ من رسول وہی عالم غیب ہے اپنے
غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا سوائے اس کے جو کہ برگزیدہ رسول ہو۔ ولا یحیطون بشیٔ من علمہ
الّا بما شاء یہ اللہ کے علم میں سے صرف اس حصّے پر احاطہ رکھتے ہیں جو قدرت نے چاہا۔
(۷۷) دہلوی، سید مقبول احمد ترجمۂ قرآن شریف ص۳ حاشیہ ۳ افتخار بک ڈپو لاہور
(الغیب) جو ظاہری حواس سے محسوس کرنے کی چیز نہ ہو جیسے توحید خدا نبوت انبیاء قیام قائم علیہ السلام
مسئلہ رجعت۔ قیامت کے دن پھر جی اٹھنا۔ حساب و کتاب ہونا۔ جنّت و دوزخ اور اسی قسم کے امور جن
پر ایمان لانا لازم ہے اور جو آنکھوں سے نہیں دیکھے جاتے بلکہ ان دلیلوں سے پہچانے جاتے ہیں جو
خدا نے قائم فرمائی ہیں۔

حاصل نظر

قارئین باتمکین! آپ نے مذکورہ صفحات میں کتب لغات و تفاسیر سے ملاحظہ فرمایا کہ غیب کے معنی ہیں
کسی چیز کا نگاہوں سے اوجھل ہونا، کسی چیز کا انسان کے علم و حواس سے پوشیدہ ہونا، دور ہونا، جدا ہونا،
پوشیدہ ہونا، غیر حاضر ہونا، فاصلۂ بعید پر ہونا، آنکھوں سے غائب ہونا اگرچہ دلوں میں موجود ہو وغیرہ
وغیرہ

اقسام غیب

Marfat.com

علماء کرام نے غیب کی متعدد اقسام تحریر فرمائی ہیں۔ ان میں سے جناب فخر الدین رازی تفسیر کبیر کی جلد ۲ کے صـ۲۷ کی سطر ۲۲ پہ تحریر فرماتے ہیں کہ "غیب" کی دو قسمیں ہیں۔

پہلی قسم: علم غیب کی پہلی قسم وہ ہے جس پہ کوئی دلیل ہو (جیسے خدا کی ذات وغیرہ یہ وہ غائب ہیں کہ غور و فکر سے معلوم ہو جاتے ہیں)

دوسری قسم: علم غیب کی دوسری قسم وہ ہے کہ جس پہ کوئی دلیل نہ ہو (جیسے قیامت کب آئے گی وغیرہ یہ چیزیں دلائل سے بھی معلوم نہیں ہوتیں۔)

تفسیر روح المعانی جلد ۱ صـ۹۷ سطر ۲۵ الصاوی جلد ۱ صـ۷ سطر آخر پر بھی مذکورہ تقسیم تحریر ہے

علامہ حقی نے تفسیر روح البیان کی جلد ۱ کے صـ۳۲ پر یہ تقسیم تحریر کی ہے۔

قسم اوّل: وہ جو تجھ سے غائب ہو۔ جیسے تم سے عالم ارواح غائب ہے حالانکہ ایک ایسا زمانہ تھا کہ تم وہاں تھے۔

قسم دوم: وہ جس سے تم غائب۔ یعنی وہ تیرے پاس ہے اور تو اس سے پھر بھی دور ہے۔ جیسے خدا کی ذات شہ رگ سے بھی قریب ہے لیکن تم اس سے پھر بھی دور ہو۔

مولانا عبد الباسط محمد عبد السلام علم غیب کی یوں تقسیم فرماتے ہیں۔ کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک علم غیب ذاتی اور ایک علم غیب عطائی

علم غیب ذاتی: قدیم بالذات ازلی جو تمام کلیات و جزئیات ممکن الوجود اور غیر ممکن الوجود کو حاوی ہو۔ صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم ذاتی کو غیر خدا کا علم حاوی نہیں ہو سکتا۔

تمام اوّلین و آخرین، انبیاء مرسلین اور ملائکہ مقربین سب کے علوم مل کر بھی علوم الٰہیہ سے وہ نسبت نہیں رکھ سکتے جو کروڑھا سمندروں سے ایک ذرّہ بھی بوند کے کروڑویں حصے کو ہے کیونکہ وہ تمام سمندر اور اس بوند کا کروڑواں حصہ دونوں متناہی ہیں۔ علوم الٰہیہ غیر متناہی ہیں (یعنی خدا کے علم کی کوئی انتہا نہیں) مخلوق کے علم اگرچہ عرش و فرش، شرق و غرب، جملہ کائنات از روز اوّل تا روز آخر کو محیط ہو جائیں آخر متناہی ہیں۔ جملہ علوم خلق کو علم الٰہی سے کوئی نسبت نہیں۔

علم غیب عطائی: جو اللہ تعالیٰ کے اعلام اور سکھانے سے حاصل ہو۔ یہی علم انبیاء کرام علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ہے اور بعض خواص اولیاء کرام کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیض و عطا سے حاصل ہیں۔

2 8001

انبیاء کرام علیہم السلام کو کثیر غیبوں کا علم ہے مگر اس فضل جلیل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حصہ

تمام انبیاء کرام و تمام جہاں سے اتم و اعظم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع اشیاء جملہ کائنات یعنی تمام ممکنات حاضرہ و غائبہ کا علم مرحمت فرمایا ہے۔

تمام کائنات انبیاء مرسلین اور تمام ملائکہ مقربین کے علم کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وہی نسبت ہے جو ایک قطرہ کے کروڑویں حصے کو کروڑہا سمندروں سے ہے۔ یعنی آپ اپنی صفتِ علم میں لامثال ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو علمِ الٰہی سے کوئی نسبت نہیں۔ نہ ہم مماثلت و مساوات کے قائل اور نہ عطائے خداوندی کے منکر۔ اللہ و نبی کی مماثلت کسی صورت میں نہیں ہو سکتی۔

مساوات تو جب لازم آئے کہ اللہ کے لئے اتنا علم ثابت کیا جائے۔ ذرات عالم متناہی ہیں اور اس کا علم لامتناہی ورنہ جہل لازم آئے گا۔ اور یہ محال ہے کہ خدا جہل سے پاک ہے نیز ذاتی و عطائی کا فرق بیان کرنے پر بھی مساوات کا الزام دینا صراحتہً ایمان و اسلام کے خلاف ہے۔

اس فرق کے ہوتے ہوئے مساوات ہو جایا کرے تو لازم آتا ہے کہ ممکن اور واجب وجود میں معاذ اللہ مساوی ہو جائیں کہ ممکن بھی موجود ہے اور واجب بھی موجود ہے اور وجود میں مساوی کہنا صریح کفر و کھلا شرک ہے۔

کتب شیعہ میں آئمہ علیہم السلام نے علوم الٰہیہ کی یہ تقسیم فرمائی ہے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ

خدائے ذوالجلال کے لئے ایک ایسا علم ہے جو ان کے سوا کوئی نہیں جانتا اور ایک ایسا علم ہے جو خدا نے فرشتوں، نبیوں اور رسولوں کو سکھلایا ہے۔ پس ہم اسے جانتے ہیں یہ امام نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا (بصائر الدرجات ص۱۱)

ان اللہ علمین علماً لا یعلمہ غیرہ
وعلماً قد اعلمہ ملائکۃ وانبیائہ ورسلہ
فنحن نعلمہ اشاریدہ الی صدرہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

تحقیق خدا کے لئے دو علم ہیں ایک علم مکنون و مخزون ہے جسے ان کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اسی سے بداء بھی ہے اور ایک علم وہ جو ملائکہ، رسولوں اور انبیاء کو سکھلایا ہے ہم اسے

ان اللہ علمین علم مکنون مخزون
لا یعلمہ الا ھو من ذلک یکون البداء
وعلم علمہ ملائکۃ ورسلہ وانبیائہ
ونحن نعلمہ

Marfat.com

جانتے ہیں (اصول کافی جلد ا ص ۲۵۶)

کلینی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک اور روایت تحریر فرمائی ہے کہ:

تحقیق خدا کے لئے دو علم ہیں ایک وہ علم جو دیا گیا ہے ایک وہ جو نہیں دیا گیا۔ وہ علم جو عطا کیا گیا ہے اس میں کوئی ایسا امر نہیں ہے جو ملائکہ اور مرسلین جانتے ہوں اور نہ ہم جانتے ہیں اور مکفوف وہ علم ہے جو خدا کے پاس لوح محفوظ میں ہے جب سرکار امام زمانہ کا ظہور ہوگا تو نافذ ہوگا

ان اللہ عزّ وجلّ علمین علم مبذول و علم مکنون فامّا المبذول فانّہ لیس من شئ تعلمہ الملئکۃ والرسل الّا نحن نعلمہ واما المکفوف فھو الذی عند اللہ عزّ وجلّ فی امّ الکتاب اذا خرج نفذ

(اصول کافی جلد ا ص ۲۵۵)

ہردی، شیخ عبدالعلی مواعظ حسنہ ص ۲۰۸ سطر ۸ امامیہ کتب خانہ لاہور

علم ذاتی دو طرح کا ہوتا ہے ایک وہ جہاں علم عین ذات ہے اور زائد بر ذات نہیں۔ علم عین ذات ہے اور ذات عین علم اور اسی کو علم ذاتی بالذات کہتے ہیں۔ اور یہ مخصوص ہے ذات واجب الوجود خداوند عالم سے کہ اس کی تمام صفات عین ذات ہیں۔ نہ زائد بر ذات پس اس کا علم بھی عین ذات ہے اور علم و ذات دو چیزیں نہیں ہیں۔ اس کی ذات علم ہی علم ہے۔ اور ایک علم ذاتی وہ ہے جہاں علم اور ذات دو چیزیں ہیں اور علم ذات شے سے علیحدہ اور زائد بر ذات ہے اور گویا وہاں علاوہ علم اور شے بھی ہے صرف علم ہی علم نہیں ہے اور ایسا علم جو عین ذات نہیں بلکہ خارج از ذات و زائد بر ذات ہے۔ محتاج، معطی و معلم ہے اور یہ معلم و معطی وہ ہی خالق و ذات واجب الوجود علیہم مطلق ہے۔ یہ علم ذاتی انبیاء، اوصیاء ائمہ علیہم السلام کا ہے۔ کہ اگرچہ زائد بر ذات ہے۔ لیکن خدا نے ذات کے ساتھ عطا کیا ہے

علم غیب اور قرآن

معصومین علیہم السلام کے عالم الغیب ہونے پر کافی آیات قرآن کریم دلالت کرتی ہیں۔ اختصار کو مدّ نظر رکھتے ہوئے ان میں سے چند آیات تحریر کی جاتی ہیں تاکہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہو جائے۔

خدائے ذوالجلال سورہ النساء کی آیت ۱۱۳ پ ۵ ع ۱۴ میں فرماتا ہے۔

Marfat.com

وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا

اور تمہیں سکھا دیا۔ جو کچھ کہ تم نہیں جانتے تھے۔ اور خدا کا آپ پر بڑا فضل ہے۔

امام فخر الدین رازی اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ خدا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو احکام اور غیب کی تعلیم فرمائی۔ تفسیر کبیر جلد ۱۱ ص۴۰ سطر ۸ مصر

(۱) نسفی، عبداللہ بن احمد مدارک التنزیل جلد ۱ ص۲۵ سطر ۲۳ دار احیاء الکتب العربی مصر

آپ کو امور دین اور مخفی امور اور دلوں کے راز بتائے گئے

من امور الدین والشرائع او من خفیات الامور وضمائر القلوب

(۲) کاشفی، حسین واعظ تفسیر حسینی ص۱۵۵ سطر ۲۴ مطبع محمدی بمبئی

یہ ماکان اور مایکون کا علم ہے کہ خدائے ذوالجلال نے معراج کی رات میں نبی کریم کو عطا فرمایا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے معراج کے واقعے میں ہے کہ میں عرش کے نیچے تھا ایک قطرہ میرے حلق میں ڈالا۔ پس میں نے تمام گذرے ہوئے اور ہونے والے واقعات معلوم کر لئے۔ پس میں گذشتہ کو بھی جانتا ہوں اور آئندہ کے سب امور کو بھی۔

آں علم ماکان و مایکون ہست کہ حق سبحانہ در شب اسرا بداں حضرت عطا فرمود چنانچہ در حدیث معراج ہست کہ من در زیر عرش بودم قطرہ در حلق من ریختند فعلمت ماکان ومایکون۔ پس دانستم انچہ بود و انچہ خواہد بود

(۳) طبری، ابن جریر جامع البیان جلد ۵ ص۲۷ سطر آخر مصطفی البابی مصر ۱۹۵۴ء

اور اللہ نے آپ کو ان چیزوں کو تعلیم دی جو کہ آپ نہ جانتے تھے اولین و آخرین کی تمام خبریں اور جو کچھ گذر گیا اور جو کچھ ہونے والا ہے۔ پہلے اس سے کہ آپ پر خدائے ذوالجلال کا بڑا فضل ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کو خدائے ذوالجلال نے پیدا فرمایا۔

وعلمك مالم تكن تعلم من خبر الاولين والاخرين وما كان وما هو كائن قبل ذلك من فضل الله عليك يا محمد مذ خلقك۔

(۴) ابن روزبہان عرائس البیان جلد ۱ ص۱۵۹ سطر ۵ منشی نولکشور لکھنؤ

اور اللہ نے اس سب کی آپ کو تعلیم دے دی جو کہ آپ نہیں جانتے تھے یعنی تمام خلقت کے عواقب الخلق علم ماکان وما سیکون

عواقب اور جو کچھ گذر چکا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کا علم مرحمت فرما دیا۔
ـ سیوطی، محلی جلالین ص۸۷ سطر۴ اصح المطابع کراچی

علمك مالم تكن تعلم من الاحكام والغيب۔ احکام اور غیب میں سے جو کچھ تم نہ جانتے تھے ان سب کی آپ کو تعلیم دے دی۔

(۵) خازن، علاؤالدین خازن جلد۱ ص۴۳ سطر۱۹ المطبعۃ الخیریہ مصر

وعلمك مالم تكن تعلم يعني من احكام الشرع وامور الدين وقيل علمك من علم الغيب مالم تكن تعلم۔ وقيل معناه وعلمك من خفيات الامور واطلعك على ضمائر القلوب من احوال المنافقين وكيدهم۔

اے رسول جو احکام شرع اور امور دین تو نہ جانتا تھا ان کی تمہیں تعلیم دی گئی۔ ایک قول یہ ہے کہ غیب میں سے جو نہ آپ جانتے تھے ان کی تعلیم دی گئی۔ ایک قول کے مطابق یہ معنی ہیں کہ آپ کو چھپی ہوئی چیزیں سکھا دیں اور دلوں کے رازوں کا علم عطا فرمایا اور منافقین کے مکر و فریب کا علم دیا گیا۔

(۶) بغوی، ابو محمود معالم التنزیل ص۲۵۳ سطر۲۰ مطبع حیدری بمبئی

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مالم يعلم میں کہا گیا ہے کہ یہاں انسان سے مراد محمد صلعم ہیں اور اس کا بیان آیت علمك مالم تكن تعلم میں ہے۔	علّم الانسان مالم يعلم وقيل الانسان ههنا محمد صلى الله عليه وسلم وبيانه علّمك مالم تكن تعلم

خدائے ذوالجلال نے مالم تكن تعلم کی تعلیم فرمائی۔ لفظ ما عموم پر دلالت کرتا ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ جتنے بھی علوم اور جتنے بھی مخلوق کے مسائل تھے وہ سب خدا نے اپنے نبی کو تعلیم فرما دے۔ اتنی وضاحت کے بعد یہ کہنا کہ فلاں کا نبی اکرمؐ کو علم نہیں تھا یا فلاں کا تو یہ قرآن کو نہ سمجھنے کی دلیل ہے۔ ورنہ آیت تو واضح ہے کہ خدا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام امور کی تعلیم دے دی۔

(۷) مفتی احمد یار خاں صاحب تفسیر نعیمی کی جلد ۵ کے ص۴۲۱ کی سطر ۸ پر رقمطراز ہیں کہ اس جملہ میں یا تو نئے انعام و فضل کا ذکر ہے یا اَنْزَلَ اللّٰهُ کے نتیجہ کا بیان۔ "عَلَّمَ" تفعیل کا ماضی مبالغہ کے لئے ہے۔ یعنی تم کو خوب اور بہت سکھا دیا۔ جیسے آدم علیہ السلام کے لئے فرمایا وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا۔ مَا سے مراد احکام شرع، امور دین، علوم غیبیہ چھپی ہوئی چیزیں، دلوں کے ارادے وبصید

سینوں کے اسرار۔ اگلے پچھلوں کی خبریں سب ہی کچھ ہیں (تفسیر خازن۔ بیضاوی۔ مدارک۔ تفسیر کبیر۔ تفسیر روح المعانی۔ روح البیان غرضیکہ اس میں کوئی قید نہیں۔ سارے علوم غیبیہ مراد ہیں لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اس کا بیان ہے۔ یعنی آپ نزول وحی یا نزول قرآن یا ہمارے بتانے سے پہلے جو کچھ نہ جانتے تھے۔ وہ سب کچھ آپ کو رب نے اچھی طرح خوب سکھا دیا۔ خیال رہے کہ سکھانے اور بتانے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ واعظ لوگوں کو آدھ گھنٹے میں بہت سے مسائل سنا دیتا ہے بتا دیتا ہے مگر سامعین اس وعظ سے عالم نہیں بن جاتے۔ مدرس طلبا کو برسوں میں علوم سکھاتا ہے۔ جس سے وہ عالم بن جاتے ہیں۔ یہاں عَلَّمَ اور اَخْبَرَ نہ فرمایا۔ جس سے معلوم ہوا کہ ہم نے سب کچھ سکھا دیا۔ تم نے سب کچھ سیکھ لیا۔

تفسیر نعیمی کی عبارت اس لئے آخر میں تحریر کی گئی ہے کہ اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو اسے مفتی صاحب رفع و دفع فرما دیں۔

خدائے ذوالجلال نے لفظ عَلَّمَ فرمایا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ معصومین علیہم السلام غیر معصومین کے شاگرد نہیں ہوتے بلکہ یا تو اللہ کے ہوتے ہیں یا اللہ کے معصوم نمائندوں کے۔ خدائے ذوالجلال سورۃ الرحمان میں ارشاد فرماتا ہے۔

اَلرَّحْمٰنِ ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ

رحمٰن نے قرآن تعلیم فرمایا۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اسی نے اس کو بیان سکھایا (پ ۲۷ رکوع ۱ سورہ رحمٰن)

(۱) خازن، علاؤالدین تفسیر جلد ۴ صفحہ ۳۱۹ سطر ۲۸ المطبعۃ الخیریہ مصر

کہا گیا ہے کہ انسان سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ ہیں کہ ان کو گذشتہ اور آئندہ امور کا بیان سکھایا گیا۔ کیونکہ نبی کریم صلعم کو اگلوں اور پچھلوں کی اور قیامت کے دن کی خبر دے دی گئی ہے۔

قیل اراد بالانسان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علمہ البیان یعنی بیان ما کان وما یکون لانہ علیہ السلام نبی عن خبر الاولین والآخرین وعن یوم الدین

(۲) زمخشری، جاراللہ تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۱۸۷ مصطفیٰ البابی مصر

من خفیات الامور وضمائر القلوب او من امور الدین والشرائع

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خفیہ امور لوگوں کے دلوں کے حالات۔ دین کے امور اور شریعت کے احکام کی تعلیم دی گئی۔

Marfat.com

(۳) بغوی، ابو محمود حسین بن مسعود معالم التنزیل ص۸۶۵ سطر ۲۵

خدائے ذوالجلال نے حضرت محمد مصطفیٰ کو پیدا فرمایا اور ان کو بیان یعنی گذشتہ اور آئندہ باتوں کا بیان سکھا دیا۔ کیونکہ آپ اولین اور آخرین اور قیامت کے دن کی خبر رکھتے ہیں۔

خلق الانسان الی محمد أعلیہ السلام علّمہ البیان یعنی بیان ما کان ومایکون لانہ صلی اللہ علیہ وسلم ینبیّ عن خبر الاولین والاخرین وعن یوم الدین

(۴) حقی، شیخ اسماعیل روح البیان جلد ۹ ص۲۷۹ سطر ۱ مطبعۂ عثمانیہ مصر ۱۳۳۰ھ

خدائے ذوالجلال نے ہمارے رسول کو قرآن اور اپنی ربوبیت کے بھید سکھا دیئے جیسا کہ خود خدا نے فرمایا کہ آپ کو سکھا دیں وہ باتیں جو آپ نہ جانتے تھے۔

وعلّم نبینا علیہ السلام القرآن واسرار الالوھیۃ کما قال وعلّمک مالم تکن تعلم۔

(۵) کاشفی، حسین واعظ تفسیر حسینی ص۸۵۰ سطر ۲۰ - بمبئی

یا وجود محمد را بیاموزانید وے۔ یا مراد ہے کہ پیدا فرمایا نبی کریم کی ذات کو اور سکھایا ان کو جو ہو چکا ہے یا ہوگا۔

تفسیر مظہری مطبع دہلی جلد ۱۳، ص۲۲ سطر ۱۱

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ الانسان سے مراد رسول اللہ صلعم اور البیان سے مراد قرآن ہو۔ قرآن تمام لوگوں کے لئے راہ نما اور رسول اللہ صلعم کی نبوّت کی واضح دلیل ہے۔ اس میں ازل سے ابد تک تمام چیزوں کا بیان ہے۔

(۶) دہلوی، سیّد مقبول احمد ترجمۂ قرآن ص۶۳۶ حاشیہ ۳ افتخار بک ڈپو، لاہور

تفسیر مجمع البیان میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ البیان وہ اسم اعظم ہے جس کے ذریعے سے ہر چیز کا علم ہوا۔

تفسیر قمی میں جناب امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ الرَّحمٰن ○ عَلَّمَ القُرآن کا مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کی تعلیم دی۔ عرض کیا گیا کہ عَلَّمَہُ البَیَان کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا یہ الانسان جناب امیر المومنین ہیں۔ عرض کیا گیا کہ عَلَّمَہُ البیان کا کیا مطلب ہے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے ان کو ہر اس چیز کا علم عطا فرمایا ہے جس کی انسان کو ضرورت ہوا کرتی ہے۔

(۷) کاشانی، ملّا محسن تفسیر صافی ص۵۱۶ سطر ۶ ایران

قال الصادق علیہ السلام البیان الاسم الاعظم الذی بہ علم بہ کلّ شئ

(۸) قمی، ابوالحسن علی بن ابراہیم تفسیر قمی ص۳۴۳ سطر جلد ۲ مطبعۃ النجف بیروت ۱۹۶۸ء

حدثنی ابی عن الحسین بن خالد عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام فی قولہ: الرحمن علم القرآن قال علیہ السلام: اللہ علم محمد القرآن، قلت خلق الانسان؟ قال ذلک امیر المومنین علیہ السلام قلت علمہ البیان؟ قال علمہ تبیان کل شئ یحتاج الناس الیہ (ترجمہ عبارت مقبول)

(۹) حویزی، عبد علی بن جمعہ تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص۱۸۸ سطر ۶ عبارت تفسیر مجمع البیان

(۱۰) سطر ۱۰ عبارت تفسیر قمی

(۱۱) طبرسی، ابوعلی فضل بن حسن تفسیر مجمع البیان جلد ۹ ص۱۱۲ سطر ۲۳ کتابفروشی اسلامیہ خیابان ایران

قیل خلق الانسان یعنی محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علمہ البیان یعنی ما کان وما یکون عن ابن کیسان

(۱۲) سطر ۲۰ ۔ قال الصادق علیہ السلام البیان الاسم الاعظم الذی بہ علم کل شئ۔

اس سے واضح ہوا کہ خدا نے حضور اکرمؐ اور کتب خاصہ کے نزدیک آئمہ اثنا عشر کو علم غیب کی تعلیم فرمائی۔ بلکہ قرآن کی تعلیم پہلے دی اور خلق بعد میں فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے دنیا میں تشریف لاتے ہی کتب سماویہ کی تلاوت کی۔

(۱۳) مجلسی، محمد باقر متوفی ۱۱۱۱ھ بحار الانوار جلد ۳۵ ص۲۲ مطبوعہ لبنان۔

قسم ہے اس رب کی کہ جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے۔ جب علی میرے ہاتھوں پر کئے تو انہوں نے حضرت آدمؑ پر نازل ہونے والے صحیفے جن کے شیث وارث ہوئے پڑھ کر سنائے حتّٰی کہ اگر آج شیث موجود ہوتے تو اقرار کرتے کہ علی ان صحیفوں کے اس سے زیادہ حافظ ہیں۔ پھر آپ نے صحف نوح ابراہیم اور تورات کی تلاوت کی چنانچہ اگر آج موسٰی ہوتے تو گواہی دیتے کہ علی تورات کے مجھ سے زیادہ حافظ ہیں۔ پھر آپ نے زبور

فوالذی نفسی محمد بیدہ لقد ابتدأ بالصحف الّتی انزلہا اللہ عزّ وجل علی آدم فقام بہا ابنہ شیث، فتلاہا من اوّل حرف فیہا الی آخر حرف فیہا حتی لو حضی شیث لاقرّ لہ انّہ احفظ لہ منہ ثم تلا صحف نوح ثم صحف ابراھیم ثم قرأ توراۃ موسٰی حتّٰی لو حضر موسٰی لاقرّ لہ بانّہ احفظ لہا منہا ثم قرأ زبور داؤد حتّٰی لو حضر داؤد لاقرّ

داؤد پڑھی۔ اگر داؤد حاضر ہوتے تو بتلاتے کہ علی مجھ سے زیادہ حافظ ہیں پھر انجیل عیسیٰ پڑھی اگر آج عیسیٰ ہوتے تو اس بات کے قائل ہوتے کہ علی انجیل کے مجھ سے زیادہ حافظ ہیں۔ پھر آپ نے قرآن کو اوّل سے لے کر آخر تک پڑھا چنانچہ میں نے دیکھا کہ قرآن بھی آپ کو اسی طرح یاد ہے جس طرح اب مجھے یاد ہے۔

بانّه احفظ لها منه ثم قرأ انجيل عيسىٰ حتّىٰ لو حضر عيسىٰ لاقرّ بانّه احفظ لها منه ثم قراء القرآن الّذى انزل الله علىّ من اوله الى آخره فوجدته يحفظ كحفظى له الساعة

بندہ نے براہین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب کی چوتھی جلد میں براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ سے واضح کر دیا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ماں کی گود میں انجیل کے عالم ہو سکتے ہیں تو حضرت عیسیٰ کو نماز پڑھانے والے امام مہدی عجل اللہ فرجہ کے جد بزرگوار حضرت علی علیہ السلام عالم طفلی میں قرآن مجید کے عالم کیوں نہیں ہو سکتے؟

۳۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ

اور آدم کو کل نام تعلیم کئے پھر ان کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا۔ (پ۱ رکوع ۴ البقرہ)

(۱) نسفی، عبداللہ بن احمد جلد ۱ ص۴۱ سطر ۶ دار احیاء الکتب العربی مصر

مسمیات کے اسماء کی تعلیم کا معنی یہ ہے کہ خدا نے انہیں وہ تمام جنسیں دکھا دیں۔ جسے پیدا کیا ہے۔ اور انہیں بتا دیا کہ اس کا نام گھوڑا ہے اور اس کا نام اونٹ ہے اور اس کا نام فلاں ہے۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ انہیں تمام چیزوں کے نام سکھا دیئے۔ یہاں تک کہ پیالی اور چلّو کے بھی۔

ومعنى تعليمه اسماء المسميات انّه تعالىٰ اراه الاجناس الّتى خلقها وعلّمه ان هذا اسمه فرس وهذا اسمه بعير وهذا اسمه كذا وعن ابن عباس علّمه اسم كلّ حتّى القصعة والمفرقة

(۲) خازن، علاؤ الدین لباب التاویل جلد ۱ ص۴۳ سطر ۲۱ المطبعۃ الخیریہ مصر

کہا گیا ہے کہ حضرت آدم کو ملائکہ کے اسماء کی تعلیم دی گئی اور کہا گیا ہے کہ حضرت آدم کو ان کی ذرّیت کے نام اور کہا گیا ہے کہ ان کو تمام زبانیں سکھا دیں۔

وقيل علّم ادم اسماء الملئكة وقيل اسماء ذريته وقيل علّمه اللغات كلّها

(۳) رازی فخر الدین تفسیر کبیر جلد ۱ ص۱۷۶ سطر ۲۰ المطبعۃ البھیۃ المصریہ مصر

Marfat.com

حضرت آدم کو تمام اشیاء کے صفات اور ان کے حالات سکھا دیئے اور یہی مشہور ہے کہ مخلوق سے مراد ہر حادث کی جنس کے تمام نام ہیں۔ جو مختلف زبانوں میں ہوں گے۔ جنہیں آج تک حضرت آدم کی اولاد بول رہی ہے یعنی عربی، فارسی اور رومی وغیرہ

قوله ای علّمه صفات الاشیاء و نعوتها وهو المشهور ان المراد کلّ شئ من خلق من اجناس المحدثات من جمیع اللغات المختلفة الّتی یتکلّم بها ولد آدم الیوم من العربیة والفارسیة والرومیة وغیرها۔

(۴) ابوالسعود تفسیر جلد ۱ ص ۴۶۲ سطر آخر برحاشیہ تفسیر کبیر رازی مصر

کہا گیا ہے کہ حضرت آدم کو ہو چکی اور ہونے والی اشیاء کے نام بتا دیئے اور کہا گیا ہے کہ اپنی ساری مخلوق کے نام بتا دیئے عقلی، حسی، خیالی اور وہمی چیزیں بتا دیں۔ ان چیزوں کی ذات، ان کے نام، ان کے خواص، ان کی پہچان، علم کے قواعد، ہنر کے قانون، ان کے اوزاروں کی تفصیل اور ان کے استعمال کے طریقے کا علم حضرت آدم کو الہام فرمایا۔

وقیل اسماء ما کان وما یکون وقیل اسماء خلقه من المعقولات والمحسوسات والمتخیّلات والموهومات والهمه معرفة ذوات الاشیاء واسماءها وخواصها ومعارفها اصول العلم وقوانین الصنعات وتفاصیل الاتها وکیفیة استعمالاتها۔

(۵) حقی، شیخ محمد اسماعیل روح البیان جلد ۱ ص ۱۰۳ مطبعہ عثمانیہ مصر

اور حضرت آدم علیہ السلام کو اشیاء کے حالات سکھائے اور جو کچھ ان میں دینی و دنیوی نفع ہیں وہ بتائے اور ان کو فرشتوں کے نام ان کی اولاد اور حیوانات اور جمادات کے نام بتائے اور ہر چیز کا نام بتایا۔ تمام شہروں اور گاؤں کے نام، پرندوں اور درختوں کے نام، جو ہو چکا یا جو کچھ ہوگا ان کے نام کھانے پینے کی چیزوں کے نام اور ہر نعمت غرضیکہ ہر چیز کے نام بتا دیئے۔ حدیث میں ہے کہ حضرت آدم کو سات زبانیں سکھائی گئیں۔

وعلّمه احوالها وما یتعلق بها من المنافع الدینیة والدنیویة وعلّم اسماء الملئکة واسماء ذریته واسماء الحیوانات والجمادات وضعة کلّ شئ واسماء المدن والقری واسماء الطیر والشجر وما یکون واسماء کل شئ یخلقها الی یوم القیامة واسماء المطعومات والمشروبات وکل نعیم فی الجنة واسماء کل شئ وفی الخبر علّمه سبع مائة الف لغات۔

اس آیت اور اس کے ذیل میں مفسرین کے اقوال سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ خدا نے

اپنے پہلے خلیفے کو مَا کَانَ اور مَا یَکُوْنُ اور تمام مخلوق کے تمام اسماء اور حالات سے آگاہ فرما دیا۔ لہٰذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ خلیفۃ اللہ وہ ہوگا جو حضرت آدم علیہ السلام کی طرح مَا کَانَ اور مَا یَکُوْن سے واقف اور ساری مخلوق کے تمام اوصاف و حالات سے آگاہ ہو۔

آپ احادیث کے بیان میں کافی ایسی احادیث ملاحظہ فرمائیں گے کہ خدا نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اپنی ساری مخلوق سے متعارف کرایا۔

(۶) مفتی احمد یار خان صاحب رقمطراز ہیں

غرض کہ یہ تو سب مانتے ہیں کہ حضرت آدم کا علم ہر چیز کو شامل تھا۔ لیکن اس وسعت علمی کو بعض تو الاسماء سے ثابت کرتے ہیں۔ بعض کلّھا سے دعویٰ سب کا ایک دلیلیں علیحدہ کُلّھا۔ اس میں بہت گنجائش ہے۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی نام بھی آدم علیہ السلام کے علم سے باقی نہ بچا جیسے خالق کل شئ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا ہر چیز کا خلق ہے۔ ایسی ہی یہاں کُلّھا سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام ہر نام والی چیز کے عالم ہیں۔ خیال رہے کہ آدم علیہ السلام کا علم اس وسعت کے باوجود ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے دریا کا قطرہ ہے کیونکہ ان کا علم ہر اس چیز کو گھیرے ہوئے ہے کہ جہاں تک الفاظ اور ناموں کی رسائی ہے لیکن میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ان چیزوں کو بھی گھیرے ہوئے ہے کہ جہاں تک الفاظ و نام بلکہ کسی کا خیال بھی نہیں پہنچتا۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا گیا۔

وعلّمک مالم تکن تعلم۔ یہاں نہ اسم کی قید ہے نہ الفاظ و حروف کی پابندی اب ہم کُلّھا کسی قدر گنجائش دکھاتے ہیں۔ یہ سب جانتے ہیں کہ دنیا میں اوّل سے آخر تک لاکھوں زبانیں بولی گئیں اور ہر زبان کے حروف نقش اور ان کے الفاظ علیحدہ علیحدہ پھر ہر زبان میں کروڑوں لغات جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دنیا میں کروڑوں چیزیں اور ہر چیز کے لاکھوں صفات اور ہر صفت کے لاکھوں نام اور نام کے لکھنے اور بولنے کے لاکھوں طریقے۔ مثلاً الف لکھنے کا انگریزی میں اور طریقہ ہے۔ اُردو میں اور عربی میں اور پھر مثلاً پانی کو اُردو میں پانی فارسی میں آب۔ عربی میں ماء انگریزی میں واٹر اور نہ معلوم کس کس زبان میں کیا کیا کہتے ہوں گے۔ اسی لفظ پانی کو ہر زبان میں الگ الگ طریقے سے لکھا جائے وغیرہ وغیرہ یہ سب علوم سیدنا آدم علیہ السلام کو دیئے گئے۔ بھلا خیال تو کرو اس علم کی کوئی حد ہے۔ تفسیر روح البیان میں اس جگہ فرمایا گیا کہ آدم علیہ السلام کو سات لاکھ زبانوں کا علم تھا۔

Marfat.com

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۔ البقرۃ ۱۴۳ پ۲ رکوع ۱

اور اسی طرح ہم نے تم کو درمیان کا گروہ مقرر کیا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ رہیں۔

(۱) حقی، شیخ اسماعیل روح البیان جلد ۱ ص ۲۴۸ سطر ۱۹ مطبعۂ عثمانیہ مصر

اور نبی کریم کی شہادت کا معنی یہ ہے کہ نبی کریم ہر دیندار کے دینی مرتبے کو پہچانتے ہیں پس حضور علیہ السلام مسلمانوں کے گناہوں کو ان کے ایمان کی حقیقت کو ان اچھے بُرے اعمال کو ان کے اخلاص اور نفاق وغیرہ کو نورِ حق سے پہچانتے ہیں اور نبی کریمؐ کی اُمّت بھی قیامت میں ساری اُمتوں کے یہ حالات جانے گی مگر نبی کریم کے نور سے۔

ومعنی شهادة الرسول عليهم اطلاعه رتبة كل متدين بدينه وهو يعرف ذنوبهم و حقيقة ايمانهم واعمالهم وحسناتهم وسيآتهم واخلاصهم ونفاقهم۔ وغير ذلك بنور الحق وامّته يعرفون ذلك من سائر الامم بنوره عليه السلام

(۲) خازن، علاؤ الدین تفسیر جلد ۱ ص ۹۴ سطر ۲۵ المطبعة الخيرية مصر

پھر قیامت کے دن نبی کریمؐ کو بلایا جائیگا پس خدائے ذوالجلال نبی کریم سے آپ کی اُمت کے حالات پوچھے گا تو آپ ان کی صفائی کی گواہی دیں گے اور ان کی سچائی کی گواہی دیں گے۔

ثم يوتى بمحمد عليه فيسأله عن امته فيزكيهم ويشهد بصدقهم

(۳) نسفی، عبداللہ بن احمد مدارک التنزیل جلد ۱ ص ۸۰ سطر ۲ دار احیاء الکتب العربی مصر

پھر نبی کریمؐ کو بلایا جائے گا اور ان سے ان کی اُمّت کے حالات پوچھے جائیں گے حضور اکرمؐ اپنی اُمّت کی صفائی دیں گے اور ان کی عدالت اور تزکیے کی گواہی دیں گے اور وہ تمہاری عدالت کو جانتے ہیں۔

فيوتى بمحمد فيسأل عن حال امته فيزكيهم ويشهد بعد التهم ويزكيهم ويعلم بعد التكم

(۴) دہلوی، شاہ عبدالعزیز تفسیر عزیزی میں اس آیت کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں۔

رسولِ اکرمؐ اپنی نبوت کے نور کے سبب رسول عليه السلام مطلع است بنور

Marfat.com

ہر صاحب دین کے دین کو جانتے ہیں کہ وہ دین کس درجے تک پہنچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے۔ اور کونسا پردہ اس کی ترقی سے مانع ہے۔ پس نبی کریم تمہارے گناہوں کو اور تمہارے اخلاص اور نفاق کو پہچانتے ہیں۔ لہٰذا ان کی گواہی دنیا میں شریعت کے حکم کے مطابق اُمت کے حق میں قبول اور واجب العمل ہے

(بحوالہ تفسیر نعیمی جلد ۴ صـ ۳۴۲ سطر ۱۰)

(۵) صـ ۵۱۸ سطر ۱۱

کہ نبی کریم نے جو کچھ اپنے زمانے میں موجودہ لوگوں کے فضائل و مناقب مثلاً صحابہ و ازواج و اہل بیت کے متعلق یا ان کے متعلق جو آپ کے زمانے میں نہیں مثلاً اویس، مہدی یا مقتول دجال وغیرہ بیان فرمائے ہیں یا اپنے زمانے میں موجودہ یا غائب لوگوں کی برائیاں بیان فرمائی ہیں تو اس پر اعتقاد رکھنا واجب ہے اس لئے کہ روایات میں آیا ہے کہ نبی کو اس کی اُمت کے احوال کا علم ہے کہ فلاں نے آج یہ کام کیا ہے اور فلاں نے ایسا کہا تاکہ قیامت کے دن وہ اپنی اُمت پر گواہی دے سکیں۔

(۶) زرقانی شرح مواہب لدنیہ صـ ۱۳۶ جلد ۱

نبی کریم زندگی اور وفات کی حالت میں اپنی اُمت کے احوال و نیات، ارادے اور قلبی وساوس کے دیکھنے اور پہچاننے میں برابر ہیں اور یہ بات ان کے نزدیک ظاہر ہے پوشیدہ نہیں۔

جناب مفتی احمد یار خان صاحب تفسیر نعیمی کی جلد ۲ کے صـ ۱۳ کی سطر ۱ پر تحریر فرماتے ہیں۔

دوسرا فائدہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کی خبر ہے اور آپ سب پر مطلع اور حاضر و ناظر ہیں۔

نبوت بر دین ہر دین متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او چیست و حجابے کہ بذات از ترقی محجوب ماند است کدام است پس او مے شناسد گناہانِ شمار او درجات ایمان شمار او اعمال بد و نیک شمارا و اخلاق و نفاق شمار الہٰذا شہادت او در دنیا بحکم شرع در حق امت مقبول واجب العمل است

وآنچہ از فضائل و مناقب حاضران زمان خود مثل صحابہ و ازواج و اہل بیت یا غائبان از زمان خود مثل اویس و صلہ مہدی و مقتول دجال یا از مصائب و مثالب و حاضران و غائبان می فرماید اعتقاد بر آں واجب است و ازیں ست کہ در روایات آمدہ کہ ہر نبی را بر اعمال امتیان خود مطلع میارند کے فلانے امروز چنیں میکند و فلانے چنانچہ تا روز قیامت ادای شہادت توانند کردہ

مصر

لافرق بین موتہ وحیاتہ ومشاھدتہ
لامتہ ومعرفتہ باحوالھم ونیاتھم وعزائمھم
وخواطرھم ذلک عندہ جلی لاخفاء بہ

Marfat.com

اس لئے کہ قیامت میں سنی گواہی تو مسلمان بھی دے چکے تھے۔ اگر حضور کی گواہی سنی ہوئی ہوتی تو کفار اس پر بھی جرح کر دیتے۔ نیز "علیکم شھیدا" سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام ہر مسلمان کے ہر حال سے خبردار ہیں "شہید" بمعنی مطلع بھی آتا ہے واللہ علی کل شھیدا۔

سطر ۱۱۔ حضور علیہ السلام دنیا اور آخرت میں مسلمانوں کے گواہ ہیں لہٰذا صحابہ کرام (اصحاب اخیار) اہل بیت عظام یا اویس قرنی اور امام مہدی وغیرہم یقیناً جنتی ہیں کیونکہ ان کے جنتی ہونے کی حضور نے گواہی دی ہے۔ جو اس میں شک کرے وہ خود اس آیت کا منکر اور بے دین جہنمی ہے۔

چھٹا فائدہ: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں کے سردار اور تمام نبیوں سے افضل و اشرف ہیں کہ جب ان کی نسبت سے ان کی اُمت تمام اُمتوں سے افضل، ان کے صحابہ (اصحاب اخیار) تمام نبیوں کے صحابہ سے افضل۔ ان کے اہل بیت تمام نبیوں کے اہل بیت سے افضل ان کا شہر مکہ و مدینہ تمام نبیوں کے شہروں سے افضل تو جن کے دم کی یہ ساری بہاریں ہیں خود ان کی افضلیت کا کیا پوچھنا۔

ساتواں فائدہ: گواہی عملی بھی ہوتی ہے اور قولی بھی۔ رب تعالیٰ کا نبیوں کے ہاتھ پر معجزات ظاہر فرمانا رب کی عملی گواہی ہے اور ان کی نبوت کا کتاب میں ذکر فرمانا قولی گواہی۔ قیامت کے دن یہ اُمت انبیاء کرام کی قولی گواہی ہوگی۔ مگر دنیا میں یہ امت عملی گواہ بھی ہے اور قولی گواہ بھی۔ مسلمانوں کا کسی کو ولی اللہ سمجھنا یا کسی کار خیر کو اچھا سمجھنا اس کی ولایت کی عملی گواہی ہے اور قدرتی طور پر ان کا کسی کو ولی اللہ کہنا کسی کار خیر کو اچھا کہنا قولی گواہی ہے علماء شیعہ میں سے علامہ سید محمد سبطین سرسوی صاحب کی کتب کی عبارات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

خلافت الٰہیہ جلد ۱ ص ۲۱ سطر ۷، طبع لاہور۔

خدا سمیع و بصیر و شہید علی الخلق ہے پیغمبر خدا بھی مظہر سماعت و بصارت الٰہی و شہید علی الخلق ہے وقال سبحانہ وتعالیٰ۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ بِرَبِّكَ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ۔ کیا تیرے پروردگار کے علم و قدرت، سماعت و بصارت کے لئے یہی کافی نہیں ہے کہ وہ ہر شے پر شہید و حاضر و ناظر ہے۔ اور سب پر احاطہ رکھتا ہے اور خدا نے نبی کی شان میں فرمایا۔ كَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا۔ اس دن کیا ہوگا؟ جب ہم ہر ایک اُمت میں ایک شہید کو لائیں گے اور اے ہمارے حبیب تجھ کو ان تمام شہیدوں پر شہید قرار دیں گے۔ تمام انبیاء اپنی اپنی امت پر شہید ہیں اور محبوب خدا تمام انبیاء پر شہید حضرت آدم سے لے کر تا حضرت عیسیٰؑ سب آپ کے زیر شہادت ہیں چنانچہ خدا تمام بندوں کے اعمال کو دیکھتا ہے۔ اس کا رسول بھی تمام اعمال کو دیکھتا ہے اور ان پر شہید ہے۔ خدا فرماتا ہے قُلْ

اعملوا فیسر اللہ عملکم ورسولہ کہدو اے حبیب کہ جو تمہارا دل چاہے عمل کرو خدا اور اس کا رسول تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں چونکہ مکرر نہیں آیا اس لئے رویت خدا اور رویت پیغمبر دونوں ایک ہی سی ہیں یعنی رویت خدا جس طرح بطور احاطہ ہے نہ بطور اخبار اسی طرح سے رویت پیغمبر بھی بطور احاطہ ہے کہ شہید علی الناس ہے نہ بطور اخبار۔ لیکن خدا بالذات شہید ہے اور پیغمبر بالعرض باعطا قوت نورانیہ

ص۳۸ سطر ۱ پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ کہ شہید اولاً و بالذات خدا کی صفت ہے اور ثانیاً و بالعرض بعد خدا اس کا رسول شہید علی الخلق ہے اسی طرح سے ان کے اوصیاء علی و اولاد علی شہید ہیں۔ خدائے ذوالجلال نے فرمایا: وکذلک جعلنکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا۔ یہ اسی طرح سے ہم نے تم کو امت وسط قرار دیا ہے کہ تم تمام لوگوں پر شہید ہو اور رسول تم پر شہید ہو۔ مفسرین کا یہ قول بالکل غلط و باطل بلکہ بدیہی البطلال ہے کہ اس امت وسط سے مراد تمام امت محمدی ہے کیونکہ قرآن شاہد ہے۔ کہ خود اہل اسلام کے خود اپنے معاملات میں ان کی شہادت مقبول نہیں ہے۔ بلکہ چاہیئے کہ ثبوت مدعا میں دو عادل شاھد پیش کریں۔ بلکہ بعض معاملات میں چار شاہدوں بلکہ شہیدوں کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ باب زنا میں اور نص قرآن فاسق کی خبر مقبول نہیں۔ جب تک کہ وہ شاہد و بینہ اپنے بیان پر پیش نہ کرے پس کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ تمام صالحین و فاسقین امت کی شہادت غیروں کے حق میں مقبول ہو جائے یہ شاہد بھی نہیں ہو سکتے نہ کہ شہید جس کے معنی حاضر علی الشئی ہیں۔ اِنَّ اللہ بِکُلِّ شَیْءٍ شہید کون ہے۔ افراد امت میں سے جو مثل خدا احاطہ بر خلائق رکھتا ہو۔ مگر وہ شخص جو مظہر اوصاف الٰہی اور خلیفۂ خدا ہو۔ اور ایسا شخص امت محمدی میں نہیں مگر علی اور اولاد علی جو آئینہ اوصاف نبوی ہیں۔

سورۂ حج میں ہے لِیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَہِیْدًا وَّتَکُوْنُوْا شُہَدَاءَ عَلَی النَّاسِ۔ خدائے ذوالجلال نے اس آیۂ مجیدہ میں بارہ صفتیں یا بارہ خصوصیتیں یا بارہ حکم بتلائے ہیں جن سے خاص بزرگان خدا وہی نفوس مراد ہیں۔ جو تمام اوصاف نبی میں شریک اور نفس رسول ہیں اور مثل رسول شہید علی الناس ہیں اور اولاد ابراہیم سے ہیں۔

ص۴۰ سطر ۳ خدا نے اپنے حبیب کو رویت اعمال میں شریک کیا ہے۔ کہ خدا اور اس کا رسول لوگوں کے تمام اعمال کو دیکھتے ہیں۔ پس اسی طرح سے کچھ مومنین خاص کو اسی صفت سے موصوف کیا ہے قُلِ اعْمَلُوْا فَسَیَرَی اللہُ عَمَلَکُمْ وَرَسُوْلُہٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ سَتُرَدُّوْنَ عَلٰی عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ

Marfat.com

فینبئکم بما کنتم تعملون۔ یہ رویتِ اعمال تفسیر شہید علی الناس ہے اور شہید تین ہیں۔ خدا رسول خدا اور وصی رسول خدا پس اعمال کو دیکھنے والے اور ان پر احاطہ رکھنے والے اور ان پر حاضر و ناظر بھی تین ہی ہیں۔ خدا و رسول خدا اور مومنین جو بعد رسول شہید علی الناس ہیں۔ اس تفسیر سے یہ بھی واضح تو ہو گیا کہ شہید علی الناس تمام اُمت محمدی ہرگز نہیں ہو سکتی جو تمام اعمال ناس پر حاضر و ناظر ہو۔

عام مسلمان کسی ایک شخص کے اعمال ظاہریہ و باطنیہ پر جو شب و روز میں اس سے سرزد ہوتے ہیں۔ احاطہ نہیں رکھتے۔ چہ جائیکہ تمام عالم کے لوگوں کے اعمال پر احاطہ رکھتے ہوں۔ پس اعمال عباد کو دیکھنے والے وہی نفوس قدسیہ ہیں جو مظہر خدا اور آئینہ جمال رسول خدا ہیں۔ اور اول ان کا علی بن ابی طالب ہے۔ اسی کی تفسیر میں پیغمبر نے فرمایا ہے یا علی انک تری ما اری وتسمع ما اسمع اے علی جو میں دیکھتا ہوں وہی تو دیکھتا ہے اور جو کچھ میں سنتا ہوں وہی تو سنتا ہے۔

جلد ۲ صـ ۸۹ سطر ۶ یہی وہ اُمت وسط ہیں جن کی شان میں خداوند جبار فرماتا ہے کہ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ○ یعنی اور اسی واسطے خدا نے تم کو اُمت وسط قرار دیا ہے تاکہ تم تمام لوگوں پر شہید ہو اور رسول تم پر شہید رہے۔ کیونکہ تمام لوگوں اور جنس انسان پر وہی نفوس شہید ہو سکتے ہیں جو تمام عالم پر احاطہ علمیہ رکھتے ہوں۔ اور خدا نے انکو عدل واقعی اور تمام قوی و اعضا اور جوارح کے لحاظ سے اعتدال حقیقی میں خلق کیا ہو تاکہ حوادث و عوارض زمانیہ ان میں اثر نہ کر سکیں اور طبائع مادیہ ان میں مؤثر نہ ہوں غفلت و ذہول ان پر طاری نہ ہوتے ہوں اور یہ احاطہ اور یہ صفت حقیقت نوریہ محمدیہ ہی کو حاصل ہے اور وہی تمام لوگوں کے افعال و اعمال خلوت اور جلوت پر حاضر و ناظر ہو سکتی ہے اور باذنِ پروردگار و اعطاء قوت و اقدار ان کو دیکھ سکتی ہے۔ پس یہ اُمت وسط نہیں ہے مگر اہل بیت نبی جن کی اصل و حقیقت حقیقت محمدی ہے اور ان کے عین حد عدل و اعتدال حقیقی میں خلق ہونے سے یہ بھی ثابت ہے کہ ان کے تمام احکام عین مطابق احکام عدل برحق خداوند احکم الحاکمین ہوں گے اور یہ اس کے عدل کے مظاہر اور اس عالم امکان میں ہیاکل توحید اور خالق و مخلوق کے درمیان واسط تعلیم و تربیت و ہدایت پس کون ہے جو ان مظاہر عدل و وسائط فیوضات الٰہیہ و رحمات قدسیہ کے مقابل میں آسکے۔

جلد ۳ صـ ۳۱۳ سطر ۱۲ نبی کی ایک صفت شہید علی الخلق بھی ہے۔ اول خدا شہید علی العالمین ہے الحکیف برئیت انہ علی کل شئ شہید۔ دوم اس کی طرف سے شہید نبی ہوتا ہے۔ جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔ کیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا یہ پیغمبر کل

Marfat.com

پیغمبروں اور شہیدوں پر شہید ہے۔ اور معی شہید حاضر علی الواقع ہیں۔ یعنی عالم واقعات پر قبل وقوع حاضر و ناظر۔ اور اس سے زیادہ صریح الفاظ میں خدا فرماتا ہے قل اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ جو عمل چاہو کرو تمہارے کل اعمال کو خدا اور اس کا رسول دیکھتے ہیں اور یہی صفت خلیفہ۔ رسول اور امام کو بھی ہے۔ بلکہ اصل امامت ہی سے اس صفت کا تعلق ہے۔

دوسری آیت میں فرماتا ہے وجاءت کل نفس معھا سائق و شھید روز قیامت ہر نفس اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ اس کا کھینچنے والا (سائق) اور شہید ہوگا۔ سائق عمل ہے جو اسے جہنم یا بہشت کی طرف کھینچے گا۔ اور آیت سابقہ کو پیش نظر رکھ کر شہید کے معنی سوائے امام کے کوئی اور نہیں ہو سکتے۔ ورنہ منافات لازم آئے گی۔ اگر شہید کے معنی امام کے سوا کچھ اور لئے جائیں۔ کیونکہ پہلے خدا بتلا چکا ہے کہ حشر امام کے ساتھ ہے۔ پس شہید امام ہے اور امام شہید ہے اور معنی شہید میں بھی خدا نے اپنے رسول کے ساتھ ان مومنین کو شامل کیا ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ شہداء امت محمدی میں سے ہیں قل اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ والمومنون عمل کرو کہ تمہارے عمل کو خدا و رسول اور کچھ خاص معین و معہود مومنین دیکھتے ہیں۔ ثُمَّ تُرَدُّونَ اِلٰی عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ پھر تم قیامت میں خدائے عالم الغیب والشہادۃ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور وہ وہاں تمہارے اعمال کی تمہیں خبر دے گا۔ اس سے صاف معلوم ہے کہ یہ روایت اعمال دنیا میں ہی ہے۔ دنیا میں خدا اور اس کے مظاہر رسول اور مومنین خاص جن کی صفت شہید ہے۔ یعنی امام اعمال عباد کو دیکھتے ہیں۔ اور احادیث میں اس کی تصریحات ہیں کہ رسول اللہ پر اعمال عباد پیش بھی ہوتے ہیں اور اسی طرح امام پر۔ اور اس جماعت مومنین رائی اعمال و شہداء علی الناس کا خدا اس طرح ذکر کرتا ہے۔ وکذلک جعلناکم اُمَّةً وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے اسی طرح ہم نے تم کو امت وسط بنایا ہے۔ تاکہ تم کل لوگوں پر شہید ہو۔ اور رسول تم پر شہید رہے۔ شہید کے معنی اور شہید کی تعریف و توصیف کے بعد اب کسی ذی عقل کو شبہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس اُمت وسط سے وہی مومنین مراد ہیں۔ جو رائی اعمال خلق ہیں۔ جو مثل رسول شہید خلق رہیں۔ اور جن کے ساتھ لوگوں کا حشر ہوگا اور بعد رسول امام ہیں۔ چونکہ وہ تخت نبوت رسول ہیں۔ رسول ان پر شہید و نگراں ہے۔ اور وہ کل اُمت پر شہید۔ اور چونکہ امت وسط ہیں واسط فیض الٰہی ہیں۔ خالق اور مخلوق کے درمیان ہر امر الٰہی انہی کے ذریعہ لوگوں تک پہنچتا ہے۔ اس لئے اُس طرف سے بھی ضروری ہے کہ اعمال عباد انہی کے ذریعے دربار خداوندی میں پیش ہوں۔ بے شک جو کل عوالم پر خلیفہ خدا ہو۔ ان پر حکومت و تصرف رکھتا ہو۔ ان کا بشیر و

Marfat.com

نذیر و ہادی ہو وہ کسی ایسی ہی نورانی اور روحانی قوت و طاقت والا ہو سکتا ہے۔ جو اپنی روحانیت و نورانیت سے چشم زدن میں ہر عالم میں پہنچ سکے اور اپنے نور کی شعاعوں میں ان کو دیکھ سکے۔ اس کا نام حجت خدا ہو سکتا ہے بے شک یہی صفت رسول اور جانشین رسول وصی رسول کی ہے اور ان کی روحانیت و نورانیت کل روحانیین کی روحانیت سے قوی تر ہے۔ کہ اول مخلوق و مصنوع الٰہی ہیں اور جس سینے میں کتاب اللہ کا علم حقیقی واقعی ہو جو نور محض ہے موجود ہو۔ وہی حاجت روائے خلق۔ مشکل کشائے خلق، شہید علی الناس۔ رائی اعمال عباد ہو سکتا ہے غرض نبی امت پر شہید ہے اور جانشین نبی بھی اس طرح امت پر شہید ہے۔

(۵) وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا (النساء ۴۱ پ۵ رکوع ۳)

اور تم کو ان سب پر گواہ کر کے بلائیں گے۔

(۱) نیشاپوری، حسن بن محمد غرائب القرآن جلد ۵ ص۴۶ مصر

اس لئے کہ نبی کریم کی روح مبارک تمام روحوں اور دلوں اور نفسوں کو دیکھنے والی ہے کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: کہ خدا نے سب سے پہلے میرے نور کو خلق فرمایا

لان روحه عليه السلام شاهد على جميع الارواح والقلوب والنفوس بقوله عليه السلام اول ما خلق الله نوري

(۲) حقی، شیخ محمد اسماعیل روح البیان جلد ۲ ص۲۱۱ سطر ۱۱ مصر

اور تم جان لو کہ نبی کریم پر ان کی اُمت کے اعمال صبح اور شام پیش کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا آپ اُمت کو ان کی علامات سے جانتے ہیں اور ان کے اعمال کو بھی اس لئے آپ ان پر گواہی دیں گے۔

واعلم انه يعرض على النبي عليه السلام اعمال امته غدوة و عشية فيعرفهم بسيماهم اعمالهم فلذلك يشهد عليهم

(۳) نسفی۔ تفسیر مدارک التنزیل میں آیۂ مذکورہ کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں۔

یعنی نبی کریم مومنوں کے ایمان، کافروں کے کفر اور منافقوں کے نفاق پر گواہ ہیں۔

ای شاهدا على من آمن بالايمان وعلى من كفر بالكفر وعلى من نافق بالنفاق

اس سے واضح ہوا کہ خاتم الانبیاء والمرسلین یوم اوّل سے لے کر یوم قیامت تک تمام لوگوں

کے ایمان و عمل سے واقف تجھے اسی لئے تو آپ گواہی دیں گے۔

(۴) مفتی احمد یار خان صاحب فرماتے ہیں کہ

چوتھی توجیہہ قوی ہے کیونکہ قرآن کریم کی دوسری آیت اس کی تائید کر رہی ہے رب العالمین فرماتے ہیں لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا (تفسیر نعیمی جلد ۵ ص ۸۵ سطر آخر

فائدے : اس آیت کریمہ سے چند فائدے حاصل ہوئے۔

پہلا فائدہ : تمام انبیاء کرام اپنی اُمت کے ظاہری و باطنی اعمال پر مطلع و خبردار ہوتے ہیں بغیر علم کے گواہی کیسی یہ فائدہ "بشھید" سے حاصل ہوا۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا تھا وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم میں تمہیں بتا سکتا ہوں جو کچھ تم اپنے گھروں میں کھاتے بچاتے ہو۔

دوسرا فائدہ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت تمام انبیاء کرام کی گواہ ہے جیسا کہ یہاں تفسیر سے اور دوسری جگہ آیت قرآنی سے ثابت ہوا۔ لتکونوا شھداء علی الناس اور مدعی کو گواہ پیارا ہوتا ہے کہ اس کے مقدمہ کا فیصلہ گواہ پر ہوتا ہے۔ لہذا یہ اُمت محبوب الانبیاء ہے ہم کو چاہیئے کہ اعمال اچھے اختیار کریں تاکہ کل حضرات انبیاء کی گواہی دے سکیں فاسق قابل گواہی نہیں ہوتے۔ رب فرماتا ہے۔ ولا تقبلوا لھم شھادۃ ابدا۔

تیسرا فائدہ : اس امت کی گواہی ان انبیاء کرام کے حق میں سن کر ہوگی نہ کہ دیکھ کر جیسا کہ ان اُمتوں کے اعتراض سے معلوم ہوا۔

چوتھا فائدہ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ نے تمام انبیاء کرام اور ان کی اُمتوں کے حالات تفصیل وار اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائے ہیں اور آپ کی گواہی اپنی امت کی طرح سمعی نہ ہوگی بلکہ عینی ہوگی۔ اگر آپ کی گواہی بھی محض سنی سنائی ہوتی تو جو اعتراض اس اُمت کی گواہی پر ہوا تھا آپ کی گواہی پر بھی ہوتا۔

پانچواں فائدہ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ساری امت کے ہر ایک حال کو اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ اس لئے حضور اکرم قیامت میں اپنی اُمت کی تائید کی ساتھ اس کی توثیق بھی فرمائیں گے جیسا کہ علیٰ ھٰؤلاء سے معلوم ہوا۔

چھٹا فائدہ : قیامت میں کفار بھی حضور کے علم غیب و حاضر و ناظر کے قائل ہوں گے۔ اس لئے وہ حضور کی گواہی پر یہ جرح نہ کر سکیں گے کہ حضور بغیر مشاہدہ گواہی کیسے دے رہے ہیں۔

Marfat.com

(۶) مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ (پ۳ رکوع ۲ البقرہ ۲۵۵)

وہ کون ہے جو اس کے اذن بغیر اس کی حضور میں شفاعت کرے۔ وہ لوگوں کے آئندہ اور گذشتہ کا حال جانتا ہے۔

(۱) نیشاپوری، حسن بن محمد تفسیر جلد ۳ ص۲۲ سطر ۱۷ مصطفیٰ البابی الحلبی مصر ۱۹۶۲ء

نبی کریمؐ مخلوق کے پہلے کے اولی معاملات بھی جانتے ہیں اور جو مخلوق کے بعد قیامت کے احوال ہیں وہ بھی جانتے ہیں۔

یعلم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ما بین ایدیھم من اولیات الامر قبل الخلائق وما خلفھم من احوال القیامۃ

(۲) حقی، شیخ اسماعیل روح البیان جلد ۱ ص۴۰۳ سطر ۶ مطبعہ عثمانیہ مصر

حضرت محمد مصطفیٰؐ مخلوق کے پہلے کے حالات جانتے ہیں خدا کے مخلوقات کو پیدا کرنے کے پہلے کے واقعات اور ان کے بعد حالات بھی جانتے ہیں قیامت کے حالات مخلوق کی گھبراہٹ اور رب تعالیٰ کا غضب وغیرہ

یعلم محمد علیہ السلام ما بین ایدیھم من الامور الاولیات قبل الخلائق وما خلفھم من احوال القیامۃ وفزع الخلق وغضب الرب

مذکورہ آیۂ کریمہ اور تفسیری عبارات سے واضح ہوا کہ حضور اکرم مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ کے حالات جانتے تھے اور مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ کے حالات غیب تھے جن کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم تھے لہٰذا حضور اکرم عالم الغیب تھے۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ قیامت کے روز سب سے اوّل میں جس کی شفاعت کروں گا وہ میرے اہل بیت ہیں۔ صواعق محرقہ ص۱۸۶ سطر ۲۰ ص۱۶۰ سطر ۵ احیاء المیت ص۵۶ سطر آخر کنز العمال جلد ۶ ص۲۱۵ حدیث ۳۷۶۶ ذخائر العقبی ص۲۰ سطر ۵۔ الفصول المہمہ ص۹ سطر ۳ نور الابصار ص۱۰۱ سطر ۴ مودۃ القربیٰ ص۲۸ سطر آخر ص۳۱ سطر ۴ ینابیع المودت ص۲۹۶ سطر ۱۸

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنی اُمت کی شفاعت کرانے کے متعلق بیسیوں احادیث

Marfat.com

کتب اہل سنت میں موجود ہیں۔

جب یہ واضح ہوگیا کہ حضور اکرمؐ قیامت کے دن خدا کے اذن سے لوگوں کی شفاعت کرائیں گے جو شفیع کے لئے ضروری ہے کہ وہ شفاعت چاہنے والوں کے گناہوں سے اچھی طرح واقف ہوگا۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ حضور اکرم اپنے باطنی زمانے کے لوگوں کے حالات سے بھی آگاہ ہوں گے۔

جناب مفتی احمد یار خان صاحب تفسیر نعیمی مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات کی جلد ۳ کے صـ۴۸ کی سطر ۴ پر تحریر فرماتے ہیں کہ "مَنْ ذَا الَّذِیْ" سے بِمَا شَاءَ تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تین صفات ہیں اور اس سے پہلے کے پانچ اور آخر کے تین خدا کے صفات۔ مطلب یہ ہے کہ رب کی بارگاہ میں کون کسی کی شفاعت کر سکتا ہے سوا اس ایک محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے جنہیں شفاعت کا اذن مل چکا کہ شفاعت کبریٰ کا سہرا انہیں کے سر ہے۔ اس شفیع المذنبین کی صفت یہ ہے کہ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ سب کے سارے اگلے حالات جانتے ہیں۔ کیونکہ سب سے پہلے انہیں کا نور پیدا ہوا سارا عالم ان کا دیکھا بھالا ہوا ہے وَمَا خَلْفَهُمْ اور پچھلے حالات قیامت کی دہشت۔ خلق کی گھبراہٹ۔ رب کا غضب۔ انبیاء کرام کا نفسی نفسی کہنا۔ اور پھر سارے عالم کا بھکاری بن کر اس محبوب کے دروازہ پر آنا غرضیکہ سب کچھ جانتے ہیں۔ کیونکہ بغیر علم شفاعت ناممکن علم والا جان سکتا ہے۔ کہ کون کسی قسم کی شفاعت کا مستحق ہے اور کون محروم جو طبیب بیماروں کی بیماریوں سے بے خبر ہو وہ علاج کیا کر سکتا ہے۔ اور اگر حضور لوگوں کے ایمان و کفر وغیرہ سے بے خبر ہوں تو شفاعت کیسے کر سکتے ہیں۔ پھر آپ کو پتہ کیسے لگے کہ کون شفاعت کے لائق ہے اور کون نہیں اور کون کسی شفاعت کے لائق ہے۔ وہ شفیع المذنبین تو سب کے حالات جانتے ہیں۔

(۷) وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ (پ۳ رکوع ۲ البقرہ ۲۵۵)

اور لوگ اس کے علم کا کسی طرح احاطہ نہیں کر سکتے سوائے اس کے جتنا وہ چاہے

(۱) بغوی، ابو محمود معالم التنزیل صـ۱۲۳ سطر ۲۵ المطبع الحیدریہ بمبئی ۱۲۸۳ھ

یعنی یہ لوگ علم غیب میں سے کسی شئ کو نہیں گھیر سکتے مگر جس قدر کہ اللہ چاہے جس کی رسولوں نے خبر دی ہے۔ یعنی لا یحیطون بشئ من علم الغیب الا بما شاء مما اخبر بہ الرسل

(۲) حقی، شیخ اسماعیل روح البیان جلد ۱ صـ۴۰۳ سطر ۸ مطبعہ عثمانیہ مصر

Marfat.com

ایک احتمال یہ بھی ہے کہ اس ضمیر سے مراد نبی کریم ہوں۔ یعنی نبی کریم لوگوں کے احوال کو مشاہدہ فرمانے والے ہیں اور ان کے سامنے کے احوال جانتے ہیں۔ ان کے اخلاق، ان کے معاملات اور ان کے قصّے وغیرہ اور ان کے بعد کے احوال بھی جانتے ہیں اور آخرت کے بھی اور دوزخی لوگوں کے احوال بھی اور وہ لوگ نبی کریم کے معلومات میں سے کچھ بھی نہیں جانتے مگر اسی قدر جتنا کہ نبی چاہیں۔ خدا کے اولیاء کا علم نبیوں کے سامنے ایسے ہے جیسے ایک قطرہ سات سمندروں کے سامنے اور نبیوں کا علم نبی کریم کے علم کے سامنے اسی درجے کا ہے۔ اور ہمارے نبی کریم کا علم خدائے ذوالجلال کے سامنے اسی درجے کا ہے۔ پس ہر نبی اور ہر رسول اور ہر ولی اپنی اپنی استعداد اور قابلیت کے موافق حضور سے ہی لیتے ہیں اور کسی کو یہ ممکن نہیں کہ حضور علیہ السلام سے سبقت لے جائے

یحتمل ان تکون الھاء کنایۃ عنہ علیہ السلام یعنی ھو شاھد علی احوال ھم یعلم ما بین ایدیھم من سیرھم و معاملاتھم و قصصھم و ما خلفھم من امور الاخرۃ و احوال اھل الجنّۃ و النار وھم لا یعلمون شیاءً من معلوماتہ الّا بما شاء من معلوماتہ علم الاولیاء من علم الانبیاء بمنزلۃ قطر من سبعۃ ابحر و علم الانبیاء من علم نبینا علیہ السلام بھذہ المنزلۃ و علم نبینا من علم الحق سبحانہ بھذا المنزلۃ فکلّ رسول و نبی و ولیّ اخذون بقدر القابلیۃ والاستعداد مما لدیہ و لیس لاحد ان یعدوہ او یتقدم علیہ

(۳) خازن، علاؤ الدین تفسیر جلد ۱ ص۲۷ سطر ۴ مصطفیٰ البابی مصر

یعنی رب ذوالجلال انہیں اپنے علم پر اطلاع دیتا ہے اور وہ انبیاء و رسول ہیں تاکہ ان کا غیب پر مطلع ہونا ان کی نبوت کی دلیل ہو جیسے خدا نے فرمایا: کہ وہ ظاہر نہیں کرتا اپنے غیب کو کسی پر مگر جسے رسول سے چاہے۔

یعنی ان یطلعھم علیہ وھم الانبیاء والرسل ولیکون ما یطلعھم علیہ من علم غیبہ دلیلا علی نبوتھم کما قال اللہ تعالیٰ فلا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول

قرآن مجید کی آیت اور تفسیری عبارات سے واضح ہوا کہ خدا نے حضور اکرم کو غیب کا علم دیا اور حضور نے یہ علم انبیاء اور رسولوں کو بھی تقسیم کیا اور انبیاء ان کے ذریعے عالم الغیب ہوئے۔

جناب مفتی احمد یار خان صاحب رقمطراز ہیں۔

تفسیر نعیمی جلد ۳ ص۴۸ سطر ۱۵ وہ شفیع المذنبین تو سب کے حالات جانتے ہیں۔ مگر ولا

Marfat.com

یحیطون بشئ من علمہ الا بما شاء ملائکہ، انبیاء، اولیاء بلکہ سارا عالم اس شفیع المذنبین کے علوم میں سے کچھ حاصل نہیں کر سکتے مگر اسی قدر جتنا کہ محبوب عطا فرمائیں۔ صوفیاء کرام فرماتے ہیں۔ کہ اولیاء اللہ علم انبیاء کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسے سات سمندروں کے مقابلے میں ایک قطرہ اور سارے انبیاء کے علوم حضور علیہ السلام کے مقابل ایسے ہی ہیں۔ جیسا سات سمندروں کے مقابل ایک قطرہ اور یہی نسبت ہمارے حضور کے علم کو خدا کے علم سے ہے۔ خیال رہے کہ انبیاء اور اولیاء میں حضرت آدم و ابراہیم علیہم السلام اور حضرت خضر بھی داخل ہیں۔ قصیدہ بردہ شریف میں خوب فیصلہ کیا گیا کہ فرمایا۔ شعر

وکلّھم من رسول اللہ ملتمس — غرفا من البحر او رشفا من الدیم
وواقفون لدیہ عند حدّھم — من نقتہ العلم او من شکلہ الحکم

یعنی سارے انبیاء و اولیاء اپنی قابلیت کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے علم حاصل کرتے ہیں اور ان کے علوم حضور کے علم کے سامنے ایسے ہیں۔ جیسے کتب خانہ کے مقابل ایک نقطہ یا تیز بارش کے مقابل ایک چھینٹا (روح البیان)

(۸) مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝ (القلم ۲ پ ۲۹ رکوع ۳)

تم اپنے رب کی نعمت کے سبب دیوانے نہیں ہو۔

(۱) حقی، شیخ اسماعیل روح البیان جلد ۱۰ صـ ۱۰۴ سطر آخر مطبعۂ عثمانیہ مصر

اے محمد تم سے وہ باتیں مخفی نہیں ہیں جو ازل میں تھیں اور وہ جو ابد تک ہوں گی۔ کیونکہ جُنَّ کے معنی ہیں چھپنا بلکہ آپ اس کو جانتے ہیں جو گذر چکا اور خبردار ہیں اس سے جو ہوگا۔

بمستور علما کان فی الازل وما — سیکون الی الابد لان الجن ھو الستر بل
انت عالم بما کان وخبیر بما سیکون

مذکورہ عبارت سے واضح ہوا کہ خدائے ذوالجلال بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم الغیب جانتا تھا۔ اور اس عبارت سے یہ بھی عیاں ہوا کہ حضور اکرم یوم اوّل سے لے کر آخر تک کے سارے حالات جانتے تھے۔

Marfat.com

(۹) وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ التوبہ ۶۵ پ ۱۰ رکوع ۱۴

اور اگر تم ان سے دریافت کرو گے تو وہ ضرور یہ کہہ دیں گے کہ ہم تو صرف بات چیت اور ہنسی مذاق کر رہے تھے۔

(۱) سیوطی، جلال الدین درمنثور جلد ۴ سطر محمد امین وتبع مصر

حضرت مجاہد مذکورہ آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ ایک منافق نے کہا تھا کہ محمد خبر دیتے ہیں کہ فلاں کی اونٹنی جنگل میں ہے ان کو غیب کی کیا خبر

عن مجاهد انه قال فی قوله تعالیٰ ولئن سألتهم الخ قال رجل من المنافقين يحدثنا محمد ان ناقة فلان بواد كذا وكذا وما يدريه بالغيب

(۲) طبری نے اپنی مایہ ناز تفسیر جامع البیان کی جلد ۱۰ کے صـ۱۷۲ سطر ۱ سے لے کر صـ۱۷۳ کی سطر ۱۴ تک مختلف اصحابؓ نبی سے مذکورہ مفہوم کی روایات تحریر فرمائی ہیں۔

مذکورہ عبارت سے واضح ہوا کہ حضور اکرم کے علم غیب کے منکر منافق تھے اور وہ لوگ بطور استہزاء کہتے تھے کہ حضور اکرم کو بھلا غیب کا علم ہو سکتا ہے۔ جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اہل بیت اور اصحاب اخیار آپ کو عالم الغیب ہونا تسلیم کرتے تھے۔

(۱۰) فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ

غیب کا جاننے والا وہی ہے پس اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اس شخص کے جس کو وہ رسول میں سے علم غیب کے لئے منتخب کرے۔

(۱) رازی، فخر الدین تفسیر کبیر جلد ۳۰ صـ۱۶۸ سطر ۱۹ المطبعة البهية مصر

یعنی قیامت کے وقوع کا وقت ان غیبوں میں سے ہے جسے خدائے ذوالجلال کسی پر ظاہر نہیں فرماتا: پس اگر یہ کہا جاوے کہ جب تم نے اس غیب کو قیامت پر محمول کر لیا تو اب خدا نے یہ کیسے فرمایا مگر پسندیدہ رسولوں کو حالانکہ یہ غیب تو کسی پر بھی ظاہر نہیں کیا جاتا تو ہم کہیں گے کہ رب تعالیٰ قیامت کے قریب ظاہر فرما دے گا۔

اى وقت وقوع القيامة من الغيب الذى لا يظهره الله لاحد فان قيل فاذا حملتم ذلك على القيامة فكيف قال الا من ارتضى من رسول مع انه لا يظهر هذا الغيب لاحد قلنا بل يظهره عند قرب القيامة

(۲) دہلوی، شاہ عبدالعزیز تفسیر عزیزی صـ۱۷۳ پارہ ۲۹ بھارت

جو چیز تمام مخلوقات سے غائب ہو وہ غائب مطلق ہے۔ جیسے قیامت کے آنے کا وقت اور روزانہ اور ہر چیز کے پیدائشی اور شرعی احکام اور جیسے پروردگار کی ذات وصفات بر طریق تفصیل اس قسم کو خدائے ذوالجلال کا خاص غیب کہتے ہیں۔ پس اپنے خاص غیب پر وہ کسی کو بھی مطلع نہیں کرتا۔ اس کے سوا جسے وہ پسند فرمائے اور وہ رسول ہوتے ہیں خواہ فرشتے کی جنس سے ہوں یا انسان کی جنس سے۔ جیسے حضرت محمد مصطفیٰ ان کو اپنے بعض خاص غیب پر ظاہر فرماتا ہے۔ سوا اس کے جسے اپنی نبوت اور رسالت کے لئے چن لیا پس ظاہر فرماتا ہے جس پر چاہتا ہے غیب تاکہ ان کی نبوت پر دلیل پکڑی جاوے ان غیب چیزوں سے جس کی وہ خبر دیتے ہیں۔ پس یہ ان کا معجزہ ہوتا ہے۔

آنچہ بہ نسبت ہمہ مخلوقات غائب است مطلق است مثل وقتِ آمدن قیامت واحکام تکوینیہ وشرعیہ باری تعالیٰ در ہر روز وہر شریعت ومثل حقائق ذات وصفات او تعالیٰ علیٰ سبیل التفصیل ایں قسم را غیب خاص او تعالیٰ نیز می نامند فَلَا یُظْهِرُهٗ عَلٰی غَیْبِهٖ اَحَدًا۔ پس مطلع نمی کند بر غیب خاص خود ہیچکس را مگر کسی را کہ پسند میکند وآں کس رسول باشد خواہ از جنس ملک وخواہ از جنس بشر مثل حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام اورا اظہار بعضے از غیوب خاصہ خود می فرماید

(۳) حقی، شیخ اسماعیل روح البیان جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۱ سطر ۲۶ مطبعۂ عثمانیہ مصر

ابن شیخ نے کہا کہ خدا اس غیب پر جو اس سے خاص ہے کسی کو مطلع نہیں فرماتا سوائے برگزیدہ رسول کے اور جو غیب کہ رب سے خاص نہیں اس پر غیر رسول کو بھی مطلع فرما دیتا ہے

ء قال ابن الشیخ انّه تعالیٰ لا یطلع علی الغیب الّذی یختص به تعالیٰ علمه الّا لمن ارتضیٰ الذی یکون رسولا ومالا یختص به یطلع علیه غیر الرسول

(۴) خازن، علاؤ الدین لباب التاویل جلد ۴ صفحہ ۳۳۶ سطر ۶ المطبعۃ الخیریہ مصر

یعنی خدا جس کو اپنی رسالت اور نبوت کیلئے انتخاب کرے اور جس پر وہ چاہے اس پر وہ غیب کا اظہار فرما دیتا ہے تاکہ ان مغیبات سے جن کی وہ خبر دیتے ہیں ان کی نبوت کچھ دلیل پکڑی جائے اور یہ ان کا معجزہ ہوتا ہے۔

الا من یصطفیه لرسالة ونبوته فیظهر علی ما یشاء من الغیب حتی یستدل علی نبوته بما یجزبه من المغیبات فیکون معجزة له

(۵) تفتازانی، مسعود بن عمر شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۷۵ کراچی

حاصل کلام یہ ہے کہ علم غیب کا ایک ایسا

وبالجملة العلم الغیب امر تفرد به الله

Marfat.com

امر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اس سے متفرد ہے بندوں کو اس کے حصول کا کوئی طریقہ نہیں مگر اللہ تعالیٰ بطریق وحی یا الہام کے بتائے یا بطریق معجزہ یا کرامات کے استدلال کرنا علامت ہے جس میں ممکن ہوا اس لئے فتاویٰ میں ذکر کیا ہے کہ چاند کے ہالہ کو دیکھ کر کوئی غیب کا مدعی بن کر کہے کہ پانی برسے گا یہ کفر کی علامت ہے۔

تعالیٰ لا سبیل الیہ لعباد الاعلام او الھام بطریق المعجزۃ او الکرامۃ او ارشاد الی الاستدلال بالا مالات فیما یمکن فیہ ذلک ولھذا ذکر الفتوی ان قول القائل عند رؤیۃ ھالۃ القمر یکون مطرا مدعیا علم الغیب بعلامۃ الکفر

عقائد حنفیہ کے ترجمان کی اس عبارت سے واضح ہوا کہ خدا اپنے بندوں کو معجزے اور کرامات کے طور پر وحی اور الہام کے ذریعے غیب کی تعلیم دے دیتا ہے۔

کتب شیعہ میں اس آیت کے ذیل میں یہ روایات تحریر ہیں کہ:

(۶) امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ اس آیت میں "وممن ارتضاہ" سے مراد نبی کریم ہیں۔ کتاب خرائج میں ہے کہ امام علی رضا نے فرمایا۔ کہ حضور صلعم خدا کے مرتضیٰ ہیں اور ہم اس رسول کے وارث ہیں۔ جسے خدا نے جو چاہا اپنے علم غیب سے آگاہ کیا۔ پس ہم پہلے اور قیامت تک آنے والے واقعات کو جانتے ہیں۔ اصول کافی جلد ۱ ص۲۵۶ تفسیر صافی ص۴۶۵

عن الباقر ھذہ الایۃ قال وکان محمد "ممن ارتضاہ" وفی الخرائج عن الرضا فیھا فرسول اللہ عند اللہ مرتضیٰ و نحن ورثۃ ذلک الرسول الذی اطلعہ اللہ علی ما یشاء من غیبہ فعلمنا ما کان وما یکون الی یوم القیامۃ

قرآن مجید کی اس آیت میں "من رسول" سے مراد حضرت علی ہیں کیونکہ حضرت علی واقعی رسول کا حصہ ہیں لہ تفسیر برھان جلد ۱ ص۳۹۴)

"عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ "من رسول یعنی علیا المرتضیٰ من رسول وھو منہ

اس آیت کی تفسیر میں حضرت علی علیہ السلام نے حضرت سلمان فارسی سے فرمایا: انا ذلک المرتضیٰ من الرسول الذی اظھرہ علی غیبہ کہ اس آیت میں اس رسول سے مرتضیٰ میں ہوں جس پر غائب کو ظاہر کیا گیا ہے۔ مراۃ الانوار ص۲۴۸

(۷) مجلسی، محمد باقر مراۃ العقول ص۱۸۶ نولکشور لکھنؤ

علامہ طبرسی فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے قال طبرسی من الرسول فانہ یستدل

کہ رسول اپنی نبوت کی صداقت پر یوں استدلال کریں گے۔ لوگوں کو غیب کی خبر دیں گے۔ یہ خبر ان لوگوں کے لئے آیت معجزہ قرار پا جائے گا اور ارتضاء کا معنی اختیار دیا ہے۔ کہ اپنی نبوت و رسالت کی صداقت کے لئے جس پر چاہیں اپنی مصلحت جو دیکھیں علم غیب سے مطلع فرمائیں۔

على نبوتهم بان يخبروا بالغيب ليكون اية معجزة لهم ومعناه من ارتضاء و اختاره للنبوة والرسالة فانه يطلع على ماشاء من غيبه على حسب مايراه من المصلحة

(۸) مجلسی، محمد باقر مراۃ العقول جلد ص ۱۸۶ نولکشور لکھنؤ

اقول روی علی بن ابراھیم بھذا الایۃ تاویلا آخر حیث قالا "الا من ارتضیٰ من رسول" یعنی المرتضیٰ من الرسول" وھو منہ قال اللہ تعالیٰ فانہ یسلک من بین یدیہ من خلفہ رصداً۔ قال فی قلبہ العلم ومن خلفہ الرصد یعلمہ علمہ ویرزقہ العلم ویعلمہ اللہ الھاماً والرصد التعلیم من النبی لیعلم النبی انہ قد بلغ رسالات ربہ واحاطہ علمی بما لدی الرسول من العلم واحصی کل شئ عدداً ما کان وما یکون فمنذ یوم خلق اللہ ادم الی ان تقوم الساعۃ من فتنۃ او زلزلۃ او حتف او قذف او امۃ ھلکت فیما مضی او تھلک فیما بقی وکم من امام جائر او عادل یعرفہ باسمہ ونسبہ ویموت موتا او یقتل وکم من امام مخذول لا یغیرہ خذلان من خذلہ وکم من امام منصور لا ینفعہ نصرہ من نصرہ۔

میں کہتا ہوں کہ علی بن ابراہیم نے اس آیت شریف لا یظھر علی غیبہ احد الا من ارتضیٰ من رسول" کی ایک اور تاویل کی ہے۔ جیسا کہ کہتے ہیں "من ارتضیٰ من رسول" سے مراد علی علیہ السلام ہیں۔ علی رسول سے ہیں۔ خداوند عالم فرماتا ہے "فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا" کہتے ہیں (ایک علوم غیبیہ وہ ہیں جو) علی علیہ السلام کے دل میں ہیں۔ (یعنی بذریعہ مشاھدہ ہیں) "ومن خلفہ الرصد" کا معنی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو تعلیم دی اور علم کا رزق عطا کیا۔ اور اللہ نے بذریعہ الہام ان کو تعلیم دی۔ الرصد کا معنی تعلیم رسول ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رب کے پیغامات کی تبلیغ فرمائی سب کی تعلیم علی علیہ السلام کو دی اور علی علیہ السلام نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا سب کا احاطہ کیا۔ ما کان اور ما یکون کو گن گن کر احصار فرمایا۔ آدم علیہ السلام کی خلقت سے تا روز قیامت جس قدر فتنے برپا ہوئے اور

Marfat.com

کس قدر زلزلے آئے یا آئیں گے کتنے اپنی موت یا پتھروں سے دب کر مرے یا اُمتیں ہلاک ہو چکی ہیں۔ یا باقی امام ہلاک ہوں گی۔ کتنے امام ظالم یا عادل ہوں گے یا گزرے ہیں جن کے نام بنام اور خاندان نسبی کا تعارف اور کون کون اپنی موت مریں گے اور کون کون قتل کیے جائیں گے اور کتنے امام ہیں جن کی کوئی مدد کرنے والا نہ ہوگا۔ اگرچہ مدد نہ کرنے سے امام کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ کتنے امام ہیں جن کی مدد کرنے والے ہوں گے اگرچہ ان کی مدد سے نفس امامت کو کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا ان سب کا عدداً جناب امیر علیہ السلام نے احصاء احاطہ فرمایا۔

(۱۱) وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ التکویر ۲۴ پ ۳۰ رکوع ۶)

اور وہ غیب کی باتوں کے بارے میں بخیل نہیں ہے۔

(۱) بغوی، ابو محمود حسین معالم التنزیل ص ۹۶۱ سطر ۱ بمبئی

نبی کریم غیب پر اور آسمانی خبروں پر اور ان خبروں اور قصوں پر بخیل نہیں ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ نبی کریم کے پاس علم غیب آتا ہے پس وہ اس میں تم پر بخل نہیں کرتے بلکہ تم کو سکھاتے ہیں اور تم کو خبر دیتے ہیں۔ جیسے کہ کاہن چھپاتے ہیں ویسے نہیں چھپاتے۔

على الغيب وخبر السماء وما اطلع عليه من الاخبار والقصص بضنين اى ببخيل يقول: انه ياتيه علم الغيب فلا يبخل به عليكم بل يعلمكم ويخبركم ولا يكتمه كما يكتم الكاهن

(۲) خازن، علاؤالدین تفسیر لباب التاویل جلد ۴ ص ۳۷۷ سطر ۷ المطبعۃ الخیریہ مصر

کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ کے پاس علم غیب آتا ہے تو تم پر اس میں بخل نہیں فرماتے۔ بلکہ تمہیں سکھاتے ہیں۔

يقول انه عليه السلام ياتيه علم الغيب فلا يبخل به عليكم بل يعلمكم

(۱۲) وَكَذٰلِكَ نُرِيٓ اِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ (پ ۷ رکوع ۱۵۔ الانعام ۷۵)

اور اس طرح ہم ابراہیم کو آسمان اور زمین کی سلطنت دکھانے لگے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔

(۱) خازن، علاؤالدین جلد ۲ ص ۲۸ سطر ۱۴ المطبعۃ الخیریہ مصر

خلیل اللہ کو چٹان پر کھڑا کیا گیا اور ان کے لئے آسمان کھول دیئے گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے عرش و کرسی اور جو کچھ آسمانوں میں ہے دیکھ لیا اور آپ کے لئے زمین کھولی گئی یہاں تک کہ انہوں نے زمینوں کی نیچی زمین اور ان عجائبات کو دیکھ لیا جو زمینوں میں ہیں۔

اقیم علی صخرۃ وکشف لہ عن السمٰوٰت حتّٰی رای العرش والکرسی و ما فی السمٰوات وکشف لہ عن الارض حتّٰی نظر الی اسفل الارضین ورای ما فیھا من العجائب

(۲) نسفی، عبداللہ بن احمد مدارک التنزیل جلد ۲ ص ۱۹ سطر ۱۸ دار احیاء الکتب العربی مصر

مجاہد نے کہا کہ خلیل اللہ کے لئے ساتوں آسمان کھول دیئے گئے۔ پس انہوں نے دیکھ لیا جو کچھ آسمانوں میں ہے یہاں تک کہ ان کی نظر عرش تک پہنچ گئی اور ان کے لئے ساتوں زمینیں کھول دی گئیں کہ انہوں نے وہ سب چیزیں دیکھ لیں جو زمینوں میں ہیں۔

قال مجاھد فرجت لہ السمٰوات السبع فنظر الی ما فیھن حتی انتھی نظرہ الی العرش فرجت لہ الارضون السبع حتّٰی نظر الی ما فیھن

(۳) حقی، شیخ اسماعیل روح البیان جلد ۳ ص ۵۵ مطبعۂ عثمانیہ مصر

خلیل اللہ کو آسمان و زمین کے عجائب و غرائب دکھائے اور عرش کی بلندی سے تحت الثریٰ تک کھول دیا۔

عجائب و بدائع آسمانہا و زمین ہا از درۂ عرش تا تحت الثری بروئے منکشف ساختہ

(۴) طبری، ابن جریر جامع البیان جلد ۷ ص ۲۴۵ مصطفیٰ البابی مصر ۱۹۵۴ء

خلیل اللہ پر تمام مخفی اور ظاہری چیزیں واضح ہوگئیں۔ پس ان پر مخلوق کے اعمال میں سے کچھ بھی چھپا نہ رہا۔

انّہ جل لہ الامر سرّہ وعلانیتہ فلم یخف علیہ شیٔ من اعمال الخلائق

(۵) رازی، فخرالدین تفسیر کبیر جلد ۱۳ ص ۴۲ سطر آخر المطبعۃ البھیہ مصر

خداوند تعالیٰ نے اپنے خلیل کے لئے آسمان کھول دیئے یہاں تک کہ انہوں نے عرش و کرسی اور جہاں تک جسمانی علم کی فوقیت ختم ہوتی ہے دیکھ لیا اور وہ عجیب و غریب چیزیں بھی دیکھ لیں جو آسمانوں

ان اللہ شق لہ السمٰوات حتّٰی رای العرش والکرسی والی حیث تنتھی الیہ فوقیۃ العالم الجسمانی ورای ما فی السموات من العجائب والبدائع ورای ما فی بطن الارض من

Marfat.com

میں ہیں۔ اور وہ عجیب وغریب چیزیں بھی دیکھ لیں العجائب والغرائب۔
جو زمین کے پیٹ میں ہیں۔

مشکوٰۃ المصابیح کے صـ۶۹ کی سطر ۲۷ پر عبدالرحمٰن بن عالیش کی روایت موجود ہے جس کا آئندہ صفحات میں ذکر ہوگا اس سے بھی مذکورہ عبارات کی تصدیق ہوتی ہے۔

مفتی احمد یار خاں تفسیر نعیمی جلد ۷ صـ۶۱۰ سطر ۵ مکتبہ اسلامیہ گجرات

اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو علم غیب بخشا کہ آسمانوں زمینوں کے ملکوت آنکھوں کو دکھا دیے۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز دکھائی بھی گئی اور آسمانوں زمینوں جنت دوزخ عرش و کرسی وغیرہ کی سیر بھی کرائی گئی۔ جہاں حضرت ابراہیم علیہم السلام کی نگاہ پہنچی وہاں حضور انور خود پہنچے یعنی آسمانوں میں بلکہ وہاں سے وراء جہاں حضور پہنچے وہاں نہ وہاں تھا نہ کہا۔

قرآن مجید کی مذکورہ آیت اور کتب اہل سنت کی مذکورہ عبارات سے واضح ہوا کہ حضرت ابراہیم نے ایک مقام پر کھڑے ہو کر ایک ہی وقت میں سارے جہاں کا مطالعہ فرمالیا اور ان کے ظاہر کو بھی دیکھ لیا اور باطن کو بھی۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ انبیاء کرام عالم الغیب ہوتے ہیں۔

(۱۳) وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا۔ اور ہم نے اسے اپنا علم لدنی عطا کیا ہے۔

(کہف ۶۵ پ ۱۵ رکوع ۲۱)

(۱) طبری، ابوجعفر محمد بن جریر جامع البیان جلد ۱۵ صـ۲۸۰ سطر ۲ مصطفیٰ البابی مصر ۱۹۵۴ء

حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ سے فرمایا: کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے۔ حضرت خضر غیب کو جانتے تھے اس لئے انہوں نے پہلے ہی جان لیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام صبر نہیں کر سکیں گے

قال انك لن تستطيع معي صبرا
كان رجلا يعلم علم الغيب قد علم ذلك

(۲) نسفی، عبداللہ بن احمد مدارک التنزیل جلد ۳ صـ۱۹ سطر ۲۰ عیسیٰ البابی

یعنی حضرت خضر کو غیب کی خبروں کی تعلیم دی گئی۔ اور بعض کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ علم لدنی وہ ہوتا ہے جو عبد کو الہام کے ذریعے حاصل ہو۔

يعني الاخبار بالغيوب
الذي ما حصل للعبد بسبب الالهام

(۳) خازن، علاؤالدین ۷۲۵ھ تفسیر ۳ صـ۳۱۵ سطر ۱۶ المطبعۃ الخیریہ مصر

ای علم الباطن الهاما۔ حضرت خضر کو الہام کے ذریعے علم باطن عطا فرمایا

Marfat.com

(۴) بیضاوی، عبداللہ بن عمر ۷۹۱ھ بیضاوی ص ۴۸۶ جلد ۱ سطر ۲۲ نولکشور

ای مما یختص بنا ولا یعلم الا بتوفیقا وھو علم الغیب

یعنی خدا فرماتا ہے کہ وہ علم جو کہ ہمارے ساتھ مختص ہے اور ہمارے بتانے کے بغیر معلوم نہیں ہوتا۔ وہ علم غیب ہم نے حضرت خضر کو عطا کیا۔

اس کی تفسیر میں قرطبی اپنی تفسیر کی جلد ۱۱ کے ص ۱۶ سطر ۱۳ طبع بیروت پر تحریر فرماتے ہیں۔

اور ہم نے (خضر) کو اپنے پاس سے علم دیا وعلمناہ من لدنا علما ای علم الغیب

یعنی علم غیب۔

(۱) آلوسی، سید محمود روح المعانی جلد ۱۶ ص ۱۰ سطر ۲۸ المطبعۃ المیریہ بولاق مصر ۱۳۰۱ھ

اور ہم نے (خضر) کو اپنے پاس سے علم دیا وعلمناہ من لدنا علما ای علما لا یکتنہ ولا یقادر قدرہ وھو علم الغیوب واسرار العلوم الخفیۃ۔

جس کی حقیقت کو کوئی نہیں جان سکتا اور نہ کوئی ان کے مرتبے کا اندازہ کر سکتا ہے اور وہ علم غیب اور مخفی علوم کے بھید ہیں۔

(۲) ابوالسعود تفسیر برحاشیہ تفسیر رازی جلد ۶ ص ۵۲۶ مصر

اور ہم نے (خضرؑ) کو اپنے پاس سے خاص علم دیا وعلمناہ من لدنا علما ای خاصا لا یکتنہ کنہ ولا یقادر قدرہ وھو علم الغیوب

جس کی حقیقت اور مرتبے کو کوئی نہیں جانتا اور وہ علم غیب ہے۔

(۳) حقی، شیخ اسماعیل روح البیان جلد ۵ ص ۲۷۰ سطر ۶ مطبعہ عثمانیہ مصر ۱۳۳۰ھ

اور ہم نے (خضر) کو اپنے پاس سے علم دیا وعلمناہ من لدنا علما ھو علم الغیب

جو کہ علم غیب ہے۔

مذکورہ عبارات سے واضح ہوا کہ ولی خدا حضرت خضر علیہ السلام کو خدا نے اپنی طرف سے علم غیب عطا فرمایا اس سے واضح ہوا کہ اللہ کے نمائندوں کے پاس علم غیب ہے۔

قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیۂ کریمہ سے حضور اکرم کا عالم الغیب ہونا ثابت ہوتا ہے۔

(۱۴) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (پ ۴ رکوع ۹ سورہ آل عمران ۱۷۹)

Marfat.com

اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عالم لوگو تمہیں غیب کا علم دے۔ ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

(۱) سیوطی، جلال الدین م ۹۱۱ھ تفسیر جلالین ص ۶۶ سطر ۶ اصح المطابع کراچی

اس آیت کا معنی یہ ہے کہ خدا اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔ پس انہیں غیب پر مطلع کرتا ہے۔

المعنی لکنّ اللہ یجتبی ان یصطفی من رسلہ من یشاء فیطلعہ علی الغیب

(۲) حقی، اسماعیل روح البیان ص ۱۳۲ جلد ۲ سطر ۲ مطبع عثمانیہ مصر ۱۳۳۰ھ

حقائق اور احوال کے غیب ظاہر نہیں ہوتے بغیر رسول اللہ کے واسطے کے

فانّ غیب الحقائق والاحوال لاینکشف بلاواسطۃ الرسول

(۳) بیضاوی

اور اللہ تبارک و تعالیٰ تم میں سے کسی کو علم غیب نہیں دینے کا کہ مطلع کرے اس کفر و ایمان پر جو کہ دلوں میں ہوتا ہے لیکن اللہ اپنی پیغمبری کیلئے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے پس اس کی طرف وحی فرماتا ہے اور بعض غیوب کی انہیں خبر دیتا ہے یا ان کے لئے ایسے دلائل قائم فرماتا ہے جو غیب پر راہنمائی فرمائیں۔

وما کان اللہ لیؤتی احدکم علم الغیب فیطلع علی ما فی القلوب من کفر وایمان ولکنّ اللہ یجتبی لرسالتہ من یشاء فیوحی اللہ ویخبرہ ببعض المغیبات اوینصب لہ مایدلّ علیہ

(۴) خازن، علاؤالدین تفسیر لباب التاویل جلد ۱ ص ۳۲۱ سطر ۱۲ المطبعۃ الخیریہ مصر

لیکن خدا چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے پس انہیں خبردار کرتا ہے بعض غیبی علوم پر

لکن اللہ یصطفیٰ ویختار من رسلہ من یشاء فیطلعہ علی بعض علم الغیب

(۵) رازی، فخرالدین ۶۰۶ھ تفسیر کبیر جلد ۹ ص ۱۱۱ سطر ۲۱ المطبعۃ البھیہ مصر

مہر حال ان باتوں کو بطریق غیب پر مطلع ہونے کے جان لینا یہ انبیاء کرام کے خصائص میں سے ہے۔ اسے اپنے غیب پر مطلع کرتا ہے جیسا کہ حضور اکرمؐ کو منافقین کے حال پر مطلع فرما دیا۔

فامّا معرفۃ ذلک علی سبیل الاعلام من الغیب فھو من خواص الانبیاء ویختار من یشاء فیطلع علی غیبہ کما اطلع النبی علیہ السلام علی حال المنافقین

(۶) بیضاوی، عبداللہ بن عمر انوار التنزیل جلد ۱ ص ۱۹۵ سطر ۳ مصطفیٰ البابی مصر

اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو علم غیب نہیں دیتے کا کہ مطلع کرے اس کفر و ایمان پر جو کہ دلوں میں ہوتا ہے لیکن خدا اپنی پیغمبری کے لئے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔ پس اس کی طرف وحی فرماتا ہے اور بعض غیوب کی ان کو خبر دیتا ہے یا ان کے لئے ایسے دلائل قائم کرتا ہے جو غیب پر راہنمائی کریں۔

وما کان اللہ لیؤتی احدکم علم الغیب فیطلع علی ما فی القلوب من کفر و ایمان ولکن اللہ یجتبی لرسالتہ من یشاء فیوحی اللہ ویخبرہ ببعض المغیبات او ینصب لہ ما یدل علیہ

(۷) جمل، شیخ سلیمان تفسیر جمل آیۂ ھذا

"ولکن اللہ یجتبی" کا معنی یہ ہے کہ اللہ برگزیدہ کرتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے پس مطلع کرتا ہے اسے غیب پر۔

والمعنی "ولکن اللہ یجتبی" ای یصطفی من رسلہ من یشاء فیطلعہ علی الغیب

مذکورہ آیت اور عبارات سے واضح ہوا کہ خدا نے بعض غیوب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائے ہیں جن سے دوسرے لوگ محروم ہیں۔ اس سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہوئی کہ رسولوں کا علم خدا کے علم کے سامنے محدود ہے اور یہ علم خدا کے علم کے مقابلے میں کل نہیں بلکہ بعض ہے۔

کتب شیعہ میں بھی مذکورہ مفہوم کی روایات تحریر ہیں جیسا کہ ملا فیض کاشانی نے اسی آیت کے ذیل میں تفسیر صافی میں تحریر کیا ہے۔

مفتی احمد یار خاں رقمطراز ہیں ملاحظہ فرمائیے تفسیر نعیمی جلد ۴ ص ۳۴۲ سطر ۷ طبع گجرات

اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کے ہر شخص کے ہر حال کی خبر دی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کا ایمان و کفر گنہگاری و پرہیزگاری اچھی طرح جانتے ہیں، تمام عالم کے ایمان کی نبض پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ہے جیسا کہ ولکن اللہ الخ سے معلوم ہوا

ع اک ماہِ بدن، گورا سا بدن، نیچی نظریں، کل کی خبریں

تیسرا فائدہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو ساری خلق کی ایسی پوشیدہ باتوں پر مطلع فرمایا ہے جو دوسروں کو نہیں معلوم ہو سکتیں۔ دیکھو سیدنا عبداللہ کے باپ حذافہ ہی ہیں نہ کہ کوئی اور۔ یہ ایسی بات ہے جو عبداللہ کی ماں کے سوا کوئی نہیں جان سکتا۔ مگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم باذن پروردگار اس پر بھی مطلع ہیں۔

چوتھا فائدہ: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کرنا یا اس کا مذاق اڑانا منافقوں کا کام ہے۔ جیسا کہ اس آیت کے شان نزول سے معلوم ہوا۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ اور تمام صحابہ کرام کا عقیدہ

یہ تھا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر آسمان و زمین کی کوئی چیز مخفی نہیں۔

(۱۵) اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ○ (پ۱ رکوع ۱۔ البقرہ

جو غیب پر ایمان لائیں اور اقامت صلوٰۃ کریں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا کیا ہے اس کا ایک جزو خرچ کریں۔

(۱) قرطبی، ابو عبداللہ م ۶۲۸ھ الجامع لاحکام القرآن جلد ۱ ص ۱۶۳ سطر ۱۰ دار الکتب العربی مصر ۱۳۵۷ھ

"غیب" ہر وہ چیز ہے جس کی طرف عقلیں رہنمائی نہ پا سکیں اور رسول اکرمؐ خبر دیں مثلاً قیامت، عذاب قبر و حشر و نشر و صراط و میزان و جنّت و دوزخ وغیرہ

الغیب کل ما اخبر بہ الرسول علیہ السلام مما لا تھتدی الیہ العقول من اشراط الساعۃ وعذاب القبر والحشر والنشر والصراط والمیزان والجنۃ والنّار

(۲) قاسمی، تفسیر محاسن التاویل جلد ۱ ص ۳۵ سطر ۳ عیسی البابی مصر ۱۹۵۷ء

والمراد بہ مالا یقع تحت الحواس، ولا تقضیہ بدایۃ العقول، انما یعلم بخبر الانبیاء علیھم السلام

اس سے مراد پر وہ شئی جو حواس کے تحت نہ واقع ہو اور عقل بدیہی اس کا ادراک نہ کر سکے اور انبیاء علیہم السلام جس کی خبر دیں۔

(۳) شوکانی، محمد بن علی ۱۲۵۰ھ فتح القدیر جلد ۱ ص ۳۴ سطر ۱۴ مصطفی البابی مصر ۱۳۵۰ھ

الغیب کل ما اخبر بہ الرسول مما لا تھتدی الیہ العقول

من اشراط الساعۃ وعذاب البقر والحشر والنشر والصراط والمیزان والجنۃ والنار (قرطبی)

(۴) ابن عربی احکام القرآن جلد ۱ ص ۵ سطر ۸ مطبعۃ السعادۃ مصر ۱۳۳۱ھ

الغیب الذی اخبر بہ الرسول علیہ السلام مما لا تھتدی الیہ العقول (قرطبی)

(۵) ابن منظور لسان العرب جلد ۲ ص ۱۴۷ سطر ۱ المطبعۃ المیریہ بولاق مصر ۱۳۰۰ھ

قول ابو اسحاق کہ غیب وہ اشیاء ہیں کہ جن کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی۔

(۶) صدیق حسن خان فتح البیان جلد ۱ ص ۴۸ سطر ۱۲ بولاق مصر عبارت تفسیر قرطبی

قرآن مجید کی اس آیت اور اس کے ذیل میں تحریر کی جانے والی تفسیری عبارات سے معلوم ہوا کہ غیب وہ ہے جس کی رسول خبر دے اور رسول اسی وقت خبر دے سکتا ہے جب وہ خود ان کو جانتا ہو۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ حضور اکرم عالم الغیب ہیں۔

(۱۶) وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۝

پ ۷ رکوع ۱۰ الانعام ۳۸

اور کوئی زمین پر رینگنے والا اور کوئی پرندہ جو اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتا ہے ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ وہ بھی تم ہی جیسے گروہ ہیں۔ ہم نے کتاب میں کسی طرح کی کمی نہیں کی ہے پھر وہ سب اپنے پروردگار کے حضور میں جمع کئے جائیں گے۔

(۱) بیضاوی، عبداللہ بن عمر جلد ۱ ص۳۰۹ سطر ۸ مصطفی البابی مصر

یعنی اس آیت میں کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے کیونکہ یہ لوح محفوظ ان تمام باتوں پر مشتمل ہے جو جہان میں ہوتا ہے ہر ظاہر اور باریک اس میں کسی حیوان اور جماد کا معاملہ چھوڑا نہ گیا۔

یعنی اللوح المحفوظ فانہ مشتمل علی ما یجری فی العالم من جلیل و دقیق لم یحمل فیہ امر حیوان ولا جماد

(۲) ابن روزبہان عرائس البیان ص۲۰۶ سطر ۱ منشی نولکشور لکھنؤ

یعنی قرآن مجید میں تمام مخلوق میں سے کسی کا ذکر نہ چھوڑا ہے لیکن اس ذکر کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ مگر وہ جن کی معرفت کے انوار سے تائید کی گئی ہو۔

ای ما فرطنا فی الکتاب ذکر احد من الخلق لکن لا یبصر ذکرہ فی الکتاب الا المؤیدون بانوار المعرفۃ

(۳) شعرانی، عبدالوہاب طبقات الکبریٰ

اگر اللہ تمہارے دلوں کے بند تالے کھول دے تو تم ان علوم پر مطلع ہو جاؤ جو قرآن میں ہیں اور تم قرآن کے علاوہ دوسری چیز سے لاتعلق ہو جاؤ۔ کیونکہ قرآن مجید میں وہ تمام چیزیں ہیں جو وجود

لو فتح اللہ عن قلوبکم اقفال السدد لاطلعتم علی ما فی القرآن من العلوم و استغنیتم عن النظر فی سواہ فان فی جمیع ما رقم فی صفحات الوجود قال اللہ

Marfat.com

کے صفحات میں لکھی ہیں۔ خداوند عالم فرماتا ہے۔ تعالیٰ مافرّطنا فی الکتاب من شئ

مَافَرَّطنَا فِی الْکِتَابِ من شئ

(۴) خازن، علاؤالدین جلد ۲ ص۱۵ سطر ۸ المطبعۃ الخیریہ مصر

قرآن مجید تمام احوال پر مشتمل ہے۔ ان القرآن مشتمل علی جمیع الاحوال

(۵) سیوطی، جلال الدین الاتقان

عالم میں کوئی شی ایسے نہیں جو قرآن میں درج نہ ہو۔ مامن شئ فی العالم الا ھو فی کتاب اللہ۔

(۱۷) وَمَامِن غَائِبَۃٍ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِی کِتَابٍ مُبِیْنٍ ○

اور آسمان و زمین میں کوئی پوشیدہ چیز ایسی نہیں ہے جو کھلی کتاب میں نہ ہو۔ (پ۱۲ رکوع ۲ نمل ۷۵)

(۱) خازن، علاؤالدین تفسیر لباب التاویل جلد ۳ ص۴۱۱ سطر ۱۲ المطبعۃ الخیریہ مصر

یعنی جتنے غیب مکتوم اسرار اور خفیات امور اور جو چیزیں غائب ہیں آسمانوں اور زمین میں وہ ایک کتاب یعنی لوح محفوظ میں ہیں۔ ای جملۃ غائبۃ من مکتوم سر و خفی امر و شئ غائب (فی السماء والارض اِلّا فی کتاب مبین) یعنی فی اللوح المحفوظ

(۲) کتب شیعہ میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حضور اکرمؐ نے "دار الھدنۃ" کے معنی بیان فرمائے کہ دار الخلافہ بلاء و فتا کا گھر ہے جب تم پر فتنے و فساد شب تاریک کی طرح چھا جائیں تو اس وقت قرآن کو مضبوطی سے تھام لینا کیونکہ قرآن شفاعت کرنے والا ہے اور اس کی شفاعت رد نہ ہونے والی ہے اور یہ ایسا مخبر ہے کہ جس کی تصدیق کی گئی ہے۔ جو شخص اسے اپنا امام و قائد بنائے گا۔ تو یہ اسے جنت میں لے جائے گا۔ اور جو اسے پس پشت میں ڈال دے گا۔ تو یہ اسے جہنم میں ڈال دے گا یہ وہ ہادی ہے جو بہترین راستے پر دلالت

فقال یارسول اللہ دار الھدنۃ دار بلاغ وانقطاع فاذا التبست علیکم الفتن کقطع اللیل المظلم فعلیکم بالقرآن فانہ شافع مشفع وماحل مصدّق ومن جعلہ امامہ قادہ الی الجنۃ ومن جعلہ خلفہ ساقہ الی النار وھو الدلیل یدل علی خیر سبیل وھو کتاب فیہ تفصیل وبیان وتحصیل وھو الفصل ولیس بالھزل ولہ ظاھر وباطن فظاھرہ حکم وباطنہ علم۔ ظاھر اینق وباطنہ عمیق۔ لہ تخوم وعلی تخومہ

Marfat.com

کرتا ہے ۔ اور یہ ایسی کتاب ہے جس میں ہر شئی کا بالتفصیل ذکر ہے حق و باطل کا بیان اور علوم و فنون کی تحصیل ہے۔ اس کا کلام فضول و بے اصل نہیں بلکہ فائدہ مند اور فیصل ہے۔ اس کے لئے ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔ اس کا ظاہر حکم ہے اور باطن علم ہے۔ اس کا ظاہر خوش آئند اور باطن بہت گہرا ہے۔ اس کی انتہا ہے اور پھر انتہا پر انتہا ہے۔ اس کے عجائب کا شمار نہیں اور اس کے غرائب کو فنا نہیں۔ اس میں ہدایت کے چراغ اور حکمت کے مینار ہیں اور جو حصول معرفت کے طریقے جانتا ہے۔ اس کے لئے یہ معرفت کا ہادی ہے۔

تخوم۔ لاتحصیٰ عجائبہ ولا تبلی غرائبہ فیہ مصابیح الھدیٰ ومنار الحکمۃ ودلیل علی المعرفۃ لمن عرف الصفۃ۔

تفسیر صافی جلد ۱ ص ۱ سطر ۱ ۔ الوافی جلد ۲ ص ۲۶ سطر ۲

(۳) حارث اعور حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرمؐ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا اے محمد مصطفیٰ عنقریب آپ کی اُمت میں فتنہ بپا ہوگا۔ حضرت نے فرمایا: اس سے نکلنے کا ذریعہ کیا ہوگا۔ جبرائیل نے کہا اللہ کی کتاب جس میں گذشتہ و آئندہ کا ذکر ہے۔ سارے حالات کی خبریں ہیں۔ تمہارے امور کا حکم ہے (تفسیر صافی جلد ۱ ص ۱ سطر ۲) بینکم۔

عن الحارث الاعور عن علی بن ابی طالب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول اتانی جبرئیل فقال یا محمد ستکون فی امتک فتنۃ۔ قلت فما المخرج منھا فقال کتاب اللہ فیہ بیان ما قبلکم من خبر وخبر ما بعدکم وحکم ما بینکم۔

(۴) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: کہ "قرآن مجید" گمراہی سے ہدایت ہے الجھنوں کی وضاحت ہے۔ لغزش سے بچاؤ ہے۔ تاریکیوں میں روشن چراغ ہے۔ قبروں کا نور ہے ہلاکت سے نجات ہے گمراہی کی ہدایت ہے۔ فتنوں کی وضاحت ہے۔ دنیا و آخرت کیلئے کافی ہے۔ اس میں تمہارے دین کا کمال ہے۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "القرآن" ھدی من الضلالۃ وتبیان من العمی و استقالۃ من العثرۃ ونور من الظلمۃ وضیاء من الاجداث وعصمۃ من الھلکۃ ورشد من الغوایۃ وبیان من الفتن وبلاغ من الدنیا الی الآخرۃ وفیہ مکمل دینکم

اصول کافی جلد ۲ ص ۶ سطر آخر۔ وافی جلد ۲ ص ۲۶ سطر آخر۔ تفسیر صافی جلد ۱ ص ۱ سطر ۲

(۵) حضرت علی علیہ السلام نے ایک خطبے میں فرمایا:

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کتاب آئی ہے جس میں حلال و حرام، فرائض و فضائل

Marfat.com

ناسخ و منسوخ ۔ رخصت و ضروریات خاص و عام ۔ مرسل و محدود ۔ محکم و متشابہ ہیں ۔ جس کا اجمالی تذکرہ کیا گیا ہے اور اس کی گہرائیاں بیان ہو چکی ہیں (نہج البلاغہ ص ۱۲ طبع مصر)

(۷) حضرت علی علیہ السلام نے ایک دوسرے خطبے میں فرمایا:

اے لوگو! اللہ کی کتاب کے بارے میں جس کی حفاظت کا اس نے تم سے مطالبہ کیا اور اس کے حقوق کا تمہیں امین بنایا۔ خدا نے تمہیں فضول خلق نہیں کیا اور نہ ہی تمہیں مہمل و بے کار چھوڑا اور نہ ہی جہالت و تاریکی میں تم کو ایسے ہی ترک کر دیا۔ اس نے تمہارے احوال کو نامزد کیا اور تم پر کتاب نازل فرمائی جس میں ہر شئی کا بیان ہے (نہج البلاغہ ص ۳۰۳ طبع مصر)

(۸) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وھو کتاب فیہ تفصیل و بیان و تحصیل

اور قرآن وہ کتاب ہے جس میں تفصیل و بیان و تحصیل علوم ہے ۔ اصول کافی جلد ۱ ص ۶۵۴ سطر آخر

(۹) حضرت عبدالاعلیٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدائے ذوالجلال کی قسم کہ میں قرآن کے اول و آخر تک کو جانتا ہوں ۔ گویا وہ میری ہتھیلی ہے اس میں زمین و آسمان کی خبر ہے ۔ اس میں گزرے ہوئے زمانے اور خبریں ہیں ۔ اللہ نے خود فرمایا ہے کہ کتاب ہر ایک چیز کو بیان کر دیا گیا ہے ۔

عن عبد الاعلیٰ مولیٰ آسام قال: سمعت اباعبد اللہ یقول: واللہ انی لاعلم بکتاب اللہ من اولہ الیٰ اخرہ کانہ فی کفی فیہ خبر السماء و خبر الارض و خبر ما کائن قال اللہ عزوجل "فیہ تبیان کل شئ"

اصول کافی جلد ۱ ص ۱۴

قرآن مجید کی مذکورہ آیت اور کتب سنیہ و شیعہ کی عبارات سے واضح ہوا کہ قرآن مجید میں زمین و آسمان میں جتنے غیب اور بھید اور خفیہ امور ہیں سب کا علم ہے اور معصومین علیہم السلام قرآن مجید کو جاننے والے ہیں لہٰذا معصومین علیہم السلام عالم الغیب ہیں ۔

(۱۸) وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ (پ ۱۳ رکوع ۱۲ سورہ رعد آیت ۴۳)

اور وہ جن کے پاس اس کتاب کا علم پورا علم ہے ۔

(۱) محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ اس آیت "ومن عندہ علم الکتاب" سے مراد حضرت علیؑ ہیں ۔

عن محمد بن حنفیۃ انہ قال ومن عندہ علم الکتاب علی بن ابی طالب

مناقب ابن مغازلی ص ۲۱۴ سطر ۵ ۔ شواھد التنزیل جلد ۱ ص ۳۰۵ ۔ ارجح المطالب ص ۱۰۶ سطر ۲۱

Marfat.com

صـ۱۴ سطر ۲۰ ینابیع المودت صـ۸۵ سطر ۱۰ کوکب دری صـ۱۳۴ سطر ۴

خدائے ذوالجلال نے سیدالانبیاء کی نبوت کے اثبات اور منکرین کے مقابلے کے لئے دو گواہ پیش کئے۔ ایک خود خدا اور دوسرے عالم کتاب یعنی علی المرتضیٰ اس آیت میں تین ہستیوں کا ذکر ہے ایک خدا دوسرے مصطفیٰ اور تیسرے علی مرتضیٰ حضور اکرم چونکہ خود مدعی نبوت ہیں۔ لہذا خدا اور مرتضیٰ دونوں گواہ ہوئے خدا کا ساری مخلوق میں سے شہادت نبوت سیدالمرسلین کے لئے حضرت علی کو منتخب فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ خدائے ذوالجلال اور حضرت محمد مصطفیٰ کے بعد حضرت علی علیہ السلام سب سے افضل ہیں۔

اس آیت سے حضرت علی علیہ السلام کی عصمت بھی ثابت ہے کیونکہ معصوم کا گواہ غیر معصوم نہیں ہو سکتا۔

اہل سنت کی مشہور کتاب ینابیع المودت طبع اسلامیوں کے صـ۱۰۳ کی سطر ۱ پر ہے۔

عمر بن اذینہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین نے ارشاد فرمایا: خبردار! وہ تمام علم جس کو حضرت آدم آسمان سے زمین پر لائے تھے۔ اور وہ تمام فضیلتیں جو خاتم النبیین تک انبیاء میں موجود تھیں یہ تمام چیزیں خاتم النبیین کی اولاد میں موجود ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خدا کی قسم تمام کتاب کا علم ہمارے پاس موجود ہے سلیمان بن داؤد کے وزیر آصف بن برخیا کے پاس اسم اعظم کے ایک حرف اور بعض کتاب کا علم تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "ومن عندہ علم من الکتاب" یعنی آصف بن برخیا کے پاس کتاب کے کچھ حصے کا علم تھا آصف بن برخیا نے حضرت سلیمان سے کہا تھا میں تمہیں بلقیس کا تخت آنکھ جھپکنے سے پہلے لا کر دونگا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا وکتبنا لہ فی الالواح من کل شئ موعظۃ ہم نے

عن عمر بن اذینہ عن جعفر الصادق علیہ السلام قال: قال امیر المومنین صلوات اللہ علیہ الا ان العلم الذی ھبط بہ آدم علیہ السلام من السماء الی الارض وجمیع ما فضلت بہ النبیون الی خاتم النبیین فی عترۃ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیھم وقال الصادق علم الکتاب کلہ واللہ عندنا وما اعطی وزیر سلیمان بن داؤد علیھم السلام انما عندہ حرف واحد من الاسم الاعظم وعلم بعض الکتاب کان عندہ قال تعالیٰ قال الذی عندہ علم من الکتاب ای بعض الکتاب کان عندہ قال تعالیٰ قال الذی عندہ علم من الکتاب ای بعض الکتاب انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک قال تعالیٰ لموسیٰ علیہ السلام وکتبنا لہ فی الالواح من کل شئ موعظۃ بمن التبعیض وقال فی عیسیٰ

Marfat.com

موسیٰ کے لئے تختیوں میں بعض چیزیں اور نصیحت لکھ دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو مِن کے ساتھ وارد کیا ہے لفظ مِن بعض کے معانی میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا

وَلِأُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ

علیہ السلام وبیبین لکم بعض الذی تختلفون فیہ بکلمۃ البعض وقال فی علیؑ علیہ السلام ومن عندہ علم الکتاب ای کل الکتاب و قال ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین وبیبین لکم بعض الذی تختلفون فیہ وعلم ھذا الکتاب عندہ۔

اور یہاں بھی کلمہ بعض کا استعمال ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے علی کے حق میں فرمایا ہے وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین اس کتاب کا علم علی کے پاس موجود ہے۔

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ تخت بلقیس لانے والے آصف بن برخیا کے پاس کتاب کا بعض علم تھا جبکہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس قرآن کا تمام علم تھا۔

وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ کے متعلق کتب اہل سنت میں مزید روایات آئی ہیں۔

(۳) ثعلبی اور ابن مغازلی نے اپنی اپنی سندوں میں عبداللہ بن عطاء سے روایت کیا ہے کہ میں امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں مسجد میں موجود تھا۔ میں نے عبداللہ بن سلام کے فرزند کو دیکھا اور کہا کہ یہ اس شخص کا فرزند ہے جس کے پاس کل کتاب کا علم ہے۔ امام نے فرمایا: یہ نہیں ہے بلکہ اس سے علی بن ابی طالب کی ذات مقصود ہے

تفسیر قرطبی جلد ۹ ص ۳۳۶ ینابیع المودت ص ۸۴ سطر ۶ بمبئی

(۴) عطیہ عوفی ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے متعلق سوال کیا وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ آیت میرے بھائی علی بن ابی طالب کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

شواھد التنزیل حسکانی جلد ۱ ص ۳۰۷ لبنان۔ ینابیع المودۃ استنبول ص ۱۰۳ سطر ۲۱

روایت ابن عباس۔ شواھد التنزیل جلد ۱ ص ۳۰۷۔ ینابیع المودۃ ص ۱۰۴ سطر ۶

حضرت علیؑ کا قرآنی علم

قرآن مجید کی متعدد آیات سے واضح ہے کہ قرآن مجید میں غائب و حاضر کَانَ وَمَا یَکُوْنُ اور ظاہر و

Marfat.com

باطن کا علم ہے۔ اب ہم کتب اہل سنّت سے ثابت کرتے ہیں کہ حضور کے تمام اصحاب میں سب سے زیادہ قرآن کے عالم حضرت علی تھے۔

(۵) ابن عباس کہتے ہیں کہ جب ہمیں کوئی بات حضرت علیؑ سے ثابت ہو جاتی ہے تو ہم ان کے غیر کی طرف رجوع نہیں کرتے تھے۔ ارجح المطالب ص۱۴۳ سطر ۵

عن ابن عباس قال: اذا ثبت لنا الشی عن علیؑ لم نعدل الی غیرہ

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ابن عباس کے نزدیک تمام اصحاب نبی میں اتھارٹی تھے اور ان کے بعد کسی اور کے پاس جانے کی کوئی قطعاً ضرورت نہ پڑتی تھی۔

(۶) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک رات جناب علیؑ باء بسم اللہ کے نقطے کی شرح فرمانے لگے صبح ہوگئی مگر وہ تفسیر پوری نہ ہوئی مجھے اپنی جان ان کے پاس مثل ایک فوارے کے معلوم ہوتی تھی بحر زخار کے مقابلے میں۔

عن ابن عباس قال: یشرح لنا علی نقطة الباء من بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لیلة فانفلق عمود صبح فرأیت نفسی فی جنبہ کالفوارة فی جنب البحر المتجزا

تاج العروس جلد ۳ ص۴۸۷۔ لسان العرب جلد ۴ ص۱۰۳۔ مجمع بحار الانوار ص۱۳۱ جلد ۳۔ النہایہ ص۱۵۲ جلد ۱۔ شرح حدیدی جلد ۱ ص۶ سطر ۱۲۔ ارجح المطالب ص۱۴۳ سطر ۷۔ ینابیع المودت ص۵۷ سطر آخر۔

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ استاد المفسرین حضرت ابن عباس حضرت علی کے سامنے ایسے لگتے تھے جیسے بحر زخار کے مقابلے میں ایک فوارہ۔ اور اس سے حضرت علی کا علم قرآن بھی ثابت ہوا کہ صبح ہوگئی لیکن مگر بسم اللہ کے نقطے کی تفسیر مکمل نہ ہوئی۔

(۷) کلبی کی روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ نبی کریمؐ کو اللہ کے علم کی تعلیم دی گئی اور علی کو نبی صلعم کے علم کی تعلیم دی گئی۔ میرا علم علی کے علم سے ماخوذ ہے میرا علم اور صحابہ کا علم علی کے علم کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے پانی کے ایک قطرے کو سات سمندروں کے اندر ڈال دیا جائے۔

عن الکلبی، قال ابن عباس علم النبی من علم اللہ وعلم علی من علم النبی وعلمی من علم علیؑ وما علمی وعلم الصحابة فی علم علیؑ الا کقطرة فی سبعة ابحر

الشرف المؤبد ص۵۸ سطر ۱۹۔ ینابیع المودت ص۵۷ سطر ۱۶۔ کوکب دری ص۲۹۷ سطر ۱۱

(۸) وگ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس تفسیر میں اصحاب نبی کے استاد تھے۔ لیکن کتب اہل سنت

Marfat.com

سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اصحاب نبی کے استاد خود حضرت علی کے شاگرد تھے۔

حضرت ابن عباس تفسیر میں حضرت علی علیہ السلام کے شاگرد تھے

اربعین رازی ص۴۶۸ سطر ۸ - شرح حدیدی جلد ۱ ص۶ سطر ۱۲ - مطالب السئول ص۲۸ - سیرت احمد وحلان جلد ۲ ص۱۱ الجامع المحرر ص۲۶۳ - سیرت حلبیہ ص۲۰۶ جلد ۲

(۹) حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رات جناب علی باء بسم اللہ کے نقطے کی شرح فرمانے لگے صبح ہو گئی مگر وہ تفسیر مکمل نہ ہوئی یا نح العروس جلد ۳ ص۴۸۶ لسان العرب جلد ۴ ص۱۰۳ - مجمع بحار الانوار جلد ۳ ص۱۳۱ - النہایہ جلد ۱ ص۱۵۲ - شرح حدیدی ص۶ جلد ۱ سطر ۱۲ ارجح المطالب ص۱۴۳ سطر ۷ - ینابیع المودت ص۵۷ سطر آخر

عن ابن عباس قال: یشرح لنا علی نقطة الباء من بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لیلة فانفلق عمود صبح

(۱۰) تمام آسمانی کتب راز قرآن میں موجود ہیں اور تمام قرآن کا علم سورہ فاتحہ میں موجود ہے۔ تمام فاتحہ کا علم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہے۔ تمام بسم اللہ کا علم بسم اللہ کے باء میں موجود ہے اور تمام باء بسم اللہ کا علم باء کے نقطے میں موجود ہے حضرت علیؑ نے فرمایا: میں وہ نقطہ ہوں جو بسم اللہ کی باء کے نیچے موجود ہے۔

ان جمیع اسرار الکتب السماویة فی القرآن وجمیع ما فی القرآن فی الفاتحة و جمیع ما فی الفاتحة فی البسملة وجمیع ما فی البسملة فی باء البسملة وجمیع ما فی باء البسملة فی النقطة التی هی تحت الباء قال الامام علی کرم اللہ وجهه انا النقطة التی تحت الباء

ینابیع المودت ص۵۷ سطر ۲ - الدر المعظم مع ینابیع ص۳۴۳ سطر ۱۳ - جلد العینین ص۷

(۱۱) اگر میں چاہتا تو تمہارے لئے صرف باء کے معنی کی تفسیر کے اسّی اونٹ لاد دیتا۔

قال علیؑ لو شئت لاوقرت لکم ثمانین بعیرا من معنی الباء

لطائف المنن ص۱۷۱ جلد ۱ - کوکب دری ص۳۵ سطر ۱۹

ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی نے فرمایا: کہ اگر میں چاہتا تو باء بسم اللہ کی تفسیر سے ستر اونٹ لاد دیتا۔ مطالب السئول ص۸۹ کوکب دری ص۲۹۷ سطر ۱۲ - ینابیع المؤدت ص۵۴ سطر ۱ - الدر المعظم ص۳۴۲ سطر ۹ الروض الازہر ص۳۳ - جلیة الکدر ص۴۰ - تاریخ آل محمد ص۱۵۰

(۱۲) حضرت ابن عباس نے کہا کہ ایک چاندنی رات کو حضرت علی نماز عشاء کے بعد میرا ہاتھ پکڑ کر

عن ابن عباس، قال اخذ بیدی الامام علی لیلة مقمرة فخرج الی البقیع بعد

مجھے بقیع کی طرف لے گئے فرمایا: اے عبد اللہ
پڑھو میں نے تسمیہ کی تلاوت کی۔ آپ مجھے صبح
کے طلوع ہونے تک بائے بسم اللہ کے رموز سے
آگاہ کرتے رہے۔ ینابیع المؤدت ص۵۷ سطر ۷

(۱۳) ذرا آپ دھیان سے دیکھیں حضرت علی کے
اس قول کو جس میں جناب نے فرمایا ہے کہ میں خواہش
کروں تو ستر اونٹوں کا بار سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے بھر
دوں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جناب کو اتنا لکھنے کی
طاقت ہے کیونکہ معرفت اتنی حاصل ہے نہ یہ کہ بالفعل
اس کا تحریر کرنا ممکن ہے کیونکہ وقت اور زمانے میں
اتنی وسعت نہیں ہے۔ اور جب کہ یہ معنی درست ہوگیا
اور حقیقت ایسی ہی ہے اس لئے کہ حضرت علی نے ایسا
نہیں کیا جب تک کہ ان کی نظر میں سورہ حمد میں اتنے
ہی مطالب نہ تھے جو اس حد تک پہنچ جائیں۔ اس
سے یہ نتیجہ نکلا کہ الحمد میں اتنے مطالب موجود ہیں
کہ ستر اونٹ کا بوجھ لکھا جا سکتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ اس میں اس سے زیادہ مطالب ہوں کہ اگر وقت میں
گنجائش ہوتی تو آپ اس کے علاوہ اور ستر اونٹوں کا بار لکھ دیتے۔ (کوکب دری ص۲۹۷ سطر ۱۲)

قارئین یقیناً سورۂ فاتحہ میں بے شمار نکات ہیں لیکن انہیں جاننے اور انہیں واضح کرنے کے لئے علم لدنی
کا مالک نبی چاہیئے یا علی چاہیئے۔

(۱۴) روم کے بادشاہ ہرقل نے ایک قاصد کو
حضرت عمر بن خطاب کے پاس اس غرض کے لئے
روانہ کیا کہ وہ آپ سے سورہ فاتحہ کے سوا قط اور
اسرار کے متعلق دریافت کرے۔ حضرت علیؑ نے
اس قاصد کو ان باتوں سے آگاہ کیا۔ امام کا اس
کو ان حروف کے رازوں سے واقف ہونے

العشاء وقال اقرء یا عبد اللہ فقرأت
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فتکلم لی فی اسرار
النباء الی نزوغ الفجر

الدر المعظم مع ینابیع ص۳۴۳ سطر ۱ -
وانظر الی ما روی عن علی بن ابی طالب
انہ قال لو شئت لاوقرت حمل سبعین بعیر
من تفسیر فاتحة الکتاب فھو بالقوة
فی معرفتہ لا بالفعل اذ لا یساعدہ الوقت
واذا صح کذلک وھو صحیح اذ لا یقول
کذلک الا ومعہ من تفسیرھا ما یبلغ
ذلک فلا بد وان یکون فی نفسہ انہ
یوقر حمل سبعین بعیرا وانہ یمکن ان
یکون معانیھا ما یبلغ اکثر من ذلک ایضا
فانما ساعدہ الوقت استطاع ان یوقر
سبعین بعیرا اخری

قد ارسل ھرقل ملک الروم رسولا
الی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یسئلہ عن
خواص سوا قط الفاتحة واسرارھا فاخبرہ
بھا علی رضی اللہ عنہ فحصل لرسول
ملک الروم غم وحزن لمعرفة الامام علی
اسرار ھذہ الحروف وقال الکلمة اسم و

Marfat.com

کے باعث قاصد کو حزن و غم ہوا۔ حضرت نے فرمایا:
کلمہ اسم، فعل اور حرف ہوتا ہے۔ فرمایا مجھ سے

فعل وحرف وقال: سلونی عن اسرار الغیوب
فانی وارث علوم الانبیاء والمرسلین

غیب کی باتوں کے متعلق سوال کرو میں انبیاء اور رسل کے علوم کا وارث ہوں۔

الدر المعظم مع ینابیع المودت ص۳۴۳ سطر ۲۔

(۱۵) حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا: کہ جو کچھ اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے اسے سب سے زیادہ علی جانتے ہیں۔ (مناقب عینی ص۱۶)

عن انس، عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: اعلمھم بما انزل اللہ علی بن ابی طالب

(۱۶) شعبی کا بیان ہے کہ جو کچھ حضورؐ اکرم پر نازل ہوا اور جو کچھ ان دو فقیوں کے درمیان ہے اسے ساری اُمت سے زیادہ حضرت علیؑ کے سوا کے کوئی نہیں جانتا۔ (نظم درر السمطین ص۱۲۸)

قال الشبعی ما کان احد من ھذا الامۃ اعلم بما بین اللوحین وبما انزل علی محمد من علی

(۱۷) جناب عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے حضرت علی سے فرمایا: کہ سب سے زیادہ آیات خدا کو جاننے والے ہو۔

عن عمر بن الخطاب قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لعلی انت اعلمھم بایات اللہ۔

ارجح المطالب ص۱۳۹ سطر ۲۱

(۱۸) حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ علی کتاب و سنت کو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ الامامت والسیاست ص۱۰۳ جلد ۱۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لاعلم الناس بھما۔

(۱۹) حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے یہاں تک کہ یہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہوں گے۔

عن ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی حتی یردا علی الحوض

مجمع الزوائد ص۱۳۴ سطر ۲۲۔ المستدرک جلد ۳ ص۱۲۴ سطر ۱۴۔ المعجم الصغیر جلد ۱ ص۱۴۹ سطر ۸۔ کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۳ نمبر ۲۵۳۰۔ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۳۰ سطر ۳۵۔ تلخیص المستدرک جلد ۳ ص۱۲۴ سطر ۷۔ جمع الفوائد ص۳۲۸ جلد ۲ نمبر ۷۸۰۹۔ صواعق محرقہ ص۱۲۴ سطر ۱۔ تاریخ الخلفاء ص۱۲۲ سطر ۱۔ منصب امامت ص۸۲ سطر ۶۔ نور الابصار ص۸۳ سطر ۲۴۔ تفریح الاحباب ص۳۵۳ سطر ۴۔ الکواکب الدریہ جلد ۱ ص۳۹۔

اسعاف الراغبین ص۱۲۶ سطر۲۱ ۔ الفتح الکبیر جلد۲ ص۲۴۲ ۔ الجامع الصغیر جلد۲ ص۶۵ سطر۱۷ ۔ کفایۃ الطالب ص۲۵۳ ۔ ینابیع المودت ص۴۷ سطر۱۱ مناقب خوارزمی ص۱۰۷ ۔ ارجح المطالب ص۴۲۷ سطر۳ ۔

(۲۰) صفین کی لڑائی کے روز جب شام والوں نے قرآن کو حکم بنانے کا ارادہ کیا تو امام علیؑ نے فرمایا: میں خود قرآن ناطق ہوں یعنی میں بولنے والا قرآن ہوں ۔ ینابیع المودۃ ص۵۷ سطر۸ منصب امامت ص۱۲۵ سطر۱۰

لما اراد اهل الشام ان يجعلوا القرآن حكما بصفين قال الامام علی رضی الله عنه انا القرآن الناطق

روایات صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ جب آپ سواری کرتے وقت گھوڑے کی رکاب میں پاؤں رکھتے تو تلاوت قرآن شروع کرتے اور دوسری رکاب میں پاؤں رکھتے تو کلام مجید ختم کر لیتے ۔ دوسری روایت کے مطابق آپ گھوڑے پر پوری طرح بیٹھنے سے پہلے قرآن کریم ختم کر لیتے ۔

شواھد النبوۃ ص۲۸ سطر۲۱ ۔ کوکب دری ص۳۵۴ سطر۱۵

مزید تفصیل بندہ کی تالیف مسئلۂ تحریف القرآن کے ص۱۹۸ سے لے کر ص۲۱۴ تک ملاحظہ فرمائیے اور انشاء اللہ براھین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب کی جلد میں بھی دل کھول کر اس اہم باب پر دلائل پیش کئے جائیں گے ۔

(۲۱) یہ ہستیاں محض بشر نہیں کیونکہ ان کے پاس علم ظاہر بھی ہے اور باطن بھی جبکہ بشر کے پاس علم ظاہر کا کچھ حصہ ہوتا ہے ۔

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ تحقیق قرآن سات حروف پر اترا اور ان میں سے ہر حرف کے لئے ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور تحقیق علی اس کے پاس علم ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ۔

عن عبد الله بن مسعود قال: ان القرآن انزل علی سبعة احرف ما منها حرف الا وله ظاهر و باطن وان عليا بن ابی طالب عنده علم الظاهر والباطن

یہ عبارت ان کتب اہل سنت میں موجود ہے ۔

حلیۃ الاولیاء ابونعیم جلد۱ ص۶۵ ۔ مناقب خوارزمی ص۶۰ سطر آخر ۔ مطالب السئول شافعی ص۲۱ ۔ میزان الاعتدال ذہبی جلد۱ ص۵۸ سطر۲۰ ۔ منتخب کنز العمال جلد۵ ص۳۲ ۔ کواکب دریہ ص۳۹ جلد۱ ۔ راموز الاحادیث ص۳۳ ۔ فتح الملک العلی ص۳۳ ۔ کوکب دری ص۳۱۳ ۔ مفتاح السعادۃ ص۴۰ جلد۱ ۔ ینابیع المودۃ ص۵۷ سطر۱۵ ۔ ارجح المطالب ص۱۴۳ ۔ فصل الخطاب مع ینابیع ص۳۱۳ سطر۲

Marfat.com

واضح رہے کہ یہ قول اس عبداللہ بن مسعود کا ہے جو قرآت قرآن میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتے تھے اور حضور کے فرمان کے مطابق آپ کا شمار سبعۂ قرأ میں ہوتا تھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے فضائل میں کافی احادیث بیان فرمائی تھیں۔ لہٰذا ان کا حضرت علیؑ کے بارے میں ایسا کہنا واقعی فخر کی بات تھی۔

(۲۲) علماء اہل سنت نے اپنی معتبر کتب میں تحریر فرمایا ہے۔

حضرت ابوطفیلؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا وہ فرما رہے تھے پوچھو خدا کی قسم ہے کہ تم مجھ سے کوئی بات نہیں پوچھو گے کہ میں تمہیں اس سے خبر نہ دوں گا۔ مجھ سے کتاب خدا کے متعلق پوچھو۔ خدا کی قسم ہے کوئی آیت ایسی نہیں کہ میں اس کو نہ جانتا ہوں کہ رات میں نازل ہوئی ہے یا دن میں۔ ہموار زمین میں یا پہاڑ پر

عن ابی الطفیلؓ قال شهدت علیا یقول سلونی واللہ لا تسئلونی الا اخبرتکم سلونی من کتاب اللہ فواللہ ما من آیۃ الا وانا اعلم بلیل نزلت ام بنهار ام فی سهل ام فی جبل

حلیۃ الاولیاء جلد ۱ ص ۶۸ سطر ۲۔ طبقات ابن سعد جلد ۲ ص ۲۳۸ سطر ۶۔ کنز العمال جلد ص ۴۰۵ ح ۶۱۳۸۔ منتخب کنز جلد ۵ ص ۴۸ سطر ۱۱۔ الاستیعاب جلد ۲ ص ۴۶۲ سطر ۲ ص ۴۷۵ سطر ۲۔ اصابہ جلد ۴ ص ۵۰۳ سطر ۱ ذخائر العقبیٰ ص ۸۳ سطر ۹۔ الریاض النضرہ ص ۱۹۸ جلد ۲ مطالب السئول ص ۵۳ سطر ۱۴ فیض القدیر ص ۴۶ جلد ۳ سطر ۲۳۔ تذکرۃ الخواص ص ۲۸ سطر ۱ مقتل خوارزمی ص ۴۴ سطر ۱۱ حبیب السیر جلد ۴ ص ۹ سطر ۲۰ ازالۃ الخفاء جلد ۲ ص ۲۶۸ سطر ۱۲۔ اسعاف الراغبین ص ۱۶۰ سطر ۱۴۔ شرح حدیدی ص ۲۰۸ جلد ۱ سطر ۱۵۔ مسند دمشق ص ۴۳ سطر ۱۔ تفسیر ابن کثیر ص ۳۰۶ جلد ۹ الکاف الشاف ط ۱۵۹ محاضرۃ الاوائل ص ۶۶۔ تاریخ الخلفاء ص ۷۱۔ صواعق محرقہ ص ۱۲۷ سطر آخر۔ نظم درر السمطین ص ۱۲۹۔ شرح مقاصد جلد ۲ ص ۲۲۔ مناقب خوارزمی ص ۵۶ المستدرک جلد ۲ ص ۴۶۰ تفریح الاحباب ص ۳۵۰ سطر ۲۰۔ اسد الغابہ جلد ۴ ص ۲۲ سطر ۲۰۔ ارجح المطالب ص ۱۴۳ سطر ۱۱۔ ینابیع المودۃ ص ۵۷ سطر ۱۳۔ مودۃ القربیٰ ص ۱۲ سطر آخر۔

علماء اہل سنت نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی اور صحابی نے یہ دعویٰ نہیں فرمایا۔

(۲۳) سعید بن مسیب کا قول ہے کہ حضور اکرمؐ کے تمام اصحاب میں حضرت علیؑ کے علاوہ کسی نے بھی سلونی کا دعویٰ نہیں کیا۔

سعید بن المسیب قال لم یکن احد من اصحاب رسول اللہ یقول سلونی الا علیؑ

طبقات ابن سعد جلد ۲ ص ۳۳۸۔ اسد الغابہ جلد ۴ ص ۲۳ سطر ۲۰۔ الشذرات الذہبیہ ص ۵۔ الشیعاب جلد ۳

Marfat.com

ص۴۷۵ سطر ۲ ۔جامع بیان العلم ص۵۸ ذخائر العقبیٰ ص۸۳ سطر ۸ ۔الریاض جلد ۲ ص۱۹۸ سطر ۳ ۔منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۴۸ سطر ۱۱ ۔تذکرۃ الخواص ص۲۸ سطر آخر ۔کنز العمال جلد ۶ ص۳۹۷ ح۶۰۵۲ ۔ تفریح الاحباب ص۳۵ سطر ۲۰ ۔الصواعق المحرقہ ص۱۲۷ سطر ۴ ۔فیض القدیر جلد ۴ ص۳۵۷ سطر ۴ ۔تاریخ الخلفاء ص۱۲۰ سطر ۱۶ ۔شرح حدیدی ص۱۷۵ جلد ۲ ۔نظم دار السمطین ص۹۶ ۔مناقب خوارزمی ص۵۴ ۔فتح العلیٰ ص۴۰ ۔ارجح المطالب ص۱۳۵ سطر ۴ ۔ینابیع المودۃ ص۴۱ سطر ۷ ۔کوکب دری ص۲۹۸ سطر ۱۲ ح۲۶ سطر ۴ ۔

(۲۴) ابن سعد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ سے سنا کہ قرآن کی کوئی بھی ایسی آیت نہیں جسے میں نہ جانتا ہوں کہ وہ کس معاملے میں نازل ہوئی کہاں نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی کیونکہ خدا نے مجھے دل دانا اور زبان ناطق عطا کی ہے۔

عن ابن سعد سمعت علیًا یقول واللہ ما نزلت آیۃ الّا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت وعلی من نزلت انّ ربی وھب لی قلبًا عقولا ولسانا ناطقاً

طبقات ابن سعد جلد ۲ ص۲۳۸ سطر ۸ ۔حلیۃ الاولیاء جلد ۱ ص۶۷ سطر آخر ۔محاصرۃ الاوائل ص۶۶ ۔ اخبار الدودل ص۱۰۳ ۔مناقب خوارزمی ص۵۴ ۔اسعاف الراغبین ص۱۲۹ سطر ۱۰ ۔مشارق الانوار حمزاوی ص۹۱ فتح العلیٰ ص۳۸ ۔صواعق محرقہ ص۱۲ سطر ۱ ۔تاریخ الخلفاء ص۱۲۵ سطر آخر ۔ارجح المطالب ص۱۴۳ سطر ۱۷ ینابیع المودۃ ص۵۷ سطر ۱۲ ۔کوکب دری ص۲۹۷ سطر ۱۷ ۔کنز العمال جلد ۶ ص۳۹۶ حدیث ۳۰۴۱ ۔

(۲۵) حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اگر میرے لئے مسند بچھائی جائے اور میں اس پر بیٹھوں تو اہل تورات کے لئے اُن کی تورات سے اور اہل انجیل کے لئے انکی انجیل سے اہل زبور کے لئے ان کی زبور سے اور اہل قرآن کے لئے ان کے قرآن سے حکم دوں۔

عن علی قال لو شئیت لی الوسادۃ و جلست علیھا لحکمت بین اھل التوراۃ بتوراتھم وبین اھل الانجیل بانجیلھم وبین اھل الزبور بزبورھم وبین اھل القران بقرانھم

اربعین رازی ص۴۶۷ سطر ۶ بشرح مقاصد جلد ۲ ص۲۲۰ مطالب السئول ص۸۹ سطر ۱۷ ۔تذکرۃ الخواص ص۱۶ سطر ۱۸ ۔مقتل الحسین خوارزمی ص۴۴ سطر ۱۶ حبیب السیر جلد ۲ جز ۱ ص۹ سطر ۲۲ الفاضل المیرد ص۳ ارجح المطالب ص۱۴۰ سطر آخر ۔ینابیع المودۃ ص۵۷ سطر آخر

ان روایات سے واضح ہوا کہ حضرت علی علیہ السلام نے سلونی کا دعویٰ کیا اور آپ کے سوا یہ دعویٰ کسی اور صحابی نے نہ کیا اور یہ کہ آپ قرآن کی ہر آیت کے نزول اور مقام نزول کو جانتے ہیں۔ اور یہ کہ

Marfat.com

آپ بیک وقت چاروں آسمانی کتابوں کے مطابق فیصلہ کر سکتے ہیں۔ یہ کمال کسی بھی بشر محض کو نہیں ہو سکتا لہذا آپ بشر محض نہیں ہیں۔

(۱۹) وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (پ ۷ رکوع ۱۳ - الانعام ۵۹)

اور کوئی تر اور خشک ایسا نہیں ہے جس کا ذکر کھلی کتاب میں نہ ہو۔

(۱) حقی، شیخ اسماعیل روح البیان جلد ۳ صـ۴۳ مطبعۂ عثمانیہ مصر

کتاب سے مراد وہ لوح محفوظ ہے کہ خدا نے اس میں ساری ہو سکنے والی چیزیں جمع فرما دیں ان فوائد کی وجہ سے جو بندوں کی طرف لوٹتے ہیں۔ انہیں علماء ربانی جانتے ہیں۔

هو اللوح المحفوظ فقد ضبط الله فيه جميع المقدورات الكونية لفوائد ترجع الى العباد يعرفها العلماء بالله

(۲) رازی، فخر الدین تفسیر کبیر جلد ۱۳ صـ۱۱ سطر ۱۴ المطبعة البهية مصر

اس لکھنے میں متعدد فوائد ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ نے ان حالات کو لوح محفوظ میں اس لئے لکھا تھا تاکہ ملائکہ آگاہ ہو جائیں ان معلومات میں علم الٰہی جاری ہونے پر پس یہ بات ان فرشتوں کے لئے پوری پوری عبرت بن جائے جو لوح محفوظ پر مقرر ہیں۔ کیونکہ وہ ملائکہ ان واقعات کا اس تحریر سے مقابلہ کرتے ہیں جو عالم میں نئے نئے ہوتے رہتے ہیں تو اسے لوح محفوظ کے موافق پاتے ہیں۔

وفائدة هذا الكتب امور احدها انه تعالى كتب هذه الاحوال فى اللوح المحفوظ لتقف الملئكة على نفاذ علم الله فى المعلومات فيكون ذلك عبرة تامة كاملة للملئكة الموكلين باللوح المحفوظ لانهم يقابلون به وما يحدث فى صحيفة هذا العالم فيجدونه موافقا له

(۳) خازن، علاؤ الدین تفسیر جلد ۲ صـ۲۲ سطر ۲۴ المطبعة الخيريه مصر

دوسری وجہ یہ ہے کہ کتاب مبین سے مراد لوح محفوظ ہے کیونکہ خداوند عالم نے اس میں جو کچھ ہوگا اور جو کچھ آسمان و زمین کی خلقت سے پہلے ہو چکا سب کا علم لکھ دیا اور ان تمام چیزوں کے لکھنے سے اس کتاب میں فائدہ یہ ہے کہ فرشتے اس کے علم کے جاری کرنے پر واقف ہو جائیں۔

والثانى ان المراد بالكتاب المبين هو اللوح المحفوظ لان الله كتب فيه علم ما يكون وما قد كان قبل ان يخلق السموات والارض وفائدة احصاء الاشيا كلها فى هذا الكتب لتقف الملئكة على انفاذ علمه

Marfat.com

(۴) نسفی، عبداللہ بن احمد مدارک التنزیل تفسیر مذکورہ آیت

هو علم الله او اللوح المحفوظ وہ یا تو علم خدا ہے یا لوح محفوظ

(۵) ابن عباس تنویر المقیاس جلد ص سطر بر تفسیر در منثور مصر

یہ سب کچھ لوح محفوظ میں ہے کہ ان کی کل ذلك فی اللوح المحفوظ مبین مقدارها

مقدار اور ان کا وقت بیان کر دیا گیا ہے۔ ووقتها

کتب شیعہ میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک دفعہ مفضل حاضر ہوا تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا: کہ اے مفضل کیا تم نے حضرت محمد، علی، حسن اور حسین علیہم السلام کو کما حقہٗ پہچانا ہے۔ مفضل کہنے لگا۔ مولا! ان کو کما حقہٗ پہچاننے کا کیا مطلب ہے؟ امام پاک نے فرمایا: کہ جو ان کو کما حقہٗ پہچانے گا وہ اعلیٰ درجے کا مومن ہوگا۔ میں نے عرض کی۔ مولا مہربانی فرما کر مجھے ان کی کما حقہٗ معرفت سے آگاہ کر دے۔ امام پاک نے فرمایا کہ اے مفضل تم یہ جان لو کہ وہ خدا کی تمام مخلوق کو جانتے ہیں۔ اور تقویٰ کے کلمے ہیں اور زمینوں اور آسمانوں، پہاڑوں، ریتوں، سمندروں، نہروں اور چشموں کے خازن ہیں۔ اور یہ بھی جانتے ہیں کہ آسمان میں کتنے ستارے ہیں اور کتنے فرشتے ہیں اور پہاڑوں کا وزن اور نہروں، سمندروں، چشموں کے پانیوں کا وزن جانتے ہیں اور کوئی پتہ نہیں گرتا جسے وہ نہ جانتے ہوں اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ اور کوئی خشک و تر نہیں ہے جو کہ کتاب مبین میں نہ ہو اور یہ سب ان کے علم میں ہے۔ الخ

تفسیر برہان ص ۸۸۳ ۔ بحار الانوار جلد ۷ ص ۳۰۳ ۔ مدینۃ المعاجز ص ۱۱۵ ۔ طوالع الانوار ص ۲۶۴ ۔ مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ ص ۱۳۲

مذکورہ آیت اور کتب شیعہ و سنیہ کی عبارات سے واضح ہوا کہ خدا کی ساری مخلوق کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور قرآن مجید کا سارا علم معصومین علیہم السلام کے پاس ہے۔ قرآن مجید میں غیب کا علم بھی ہے اور معصومین چونکہ قرآن مجید کو جانتے ہیں لہذا غیب کو بھی جانتے ہیں۔

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر قرآن مجید کو کتاب مبین کہا گیا ہے۔ سورۂ ھود آیت ۶۔ الانعام ۵۹ ۔ نمل ۱ ۔ شعرا ۲ ۔ یوسف ۱ ۔ زخرف ۲

لہذا اس کتاب کے ظاہر و باطن کا عالم۔ عالم الغیب ہوگا۔

(۲۰) نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (النحل ۸۹ پ ۱۴ رکوع ۱۸)

اور ہم نے تم پر یہ کتاب نازل کی ہے کہ ہر چیز کا بلیغ بیان ہے۔

(۱) کاشفی، حسین واعظ تفسیر حسینی ص ۴۴۳ سطر ۱۳ بمبئی

ہم نے تم پر قرآن بھیجا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے ہم نے تم پر یہ کتاب قرآن دین و دنیا کی چیز کا روشن بیان بنا کر بھیجی تفصیلی و اجمالی

نَزَّلنا فرستادیم علیك الکتاب ہر تو قرآن تبیانا لکل شیٔ بیان روشن برائے ہم چیز از امور دین و دنیا تفصیل و اجمال

(۲) حقی، شیخ اسماعیل روح البیان جلد ۵ ص ۷ سطر ۲ مطبعۂ عثمانیہ

اس کے بیان کے لئے جو امور دین سے تعلق رکھتی ہوں اور اس میں سے اُمتوں اور ان کے پیغمبروں کے احوال ہیں۔

یتعلق باموور الدین من ذلك احوال الامم وانبیاءھم

(۳) سیوطی، جلال الدین اتقان آیۂ ھذا

مجاہد نے ایک دن کہا کہ دنیا میں کوئی شئی ایسی نہیں ہے جس کا ذکر قرآن میں نہ ہو۔ تو ان سے پوچھا گیا کہ سرایوں کا ذکر کہاں ہے انہوں نے کہا کہ اس آیت میں ہے۔ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ

قال المجاھد یوما ما من شئ فی العالم الا ھو فی کتاب اللہ فقیل لہ فاین ذکر الخانات فقال فی قولہ لیس علیکم جناح ان تدخلوا بیوتا غیر مسکونۃ فیھا متاع لکم۔

(۴) کتب شیعہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ خدا کی قسم میں یہ جانتا ہوں کہ آسمانوں میں کیا ہے، زمین میں کیا ہے، دنیا میں کیا ہے، آخرت میں کیا ہے، پھر آپ نے دیکھا کہ لوگوں کے چہرے بگڑنے لگے تو امامؑ نے فرمایا: میں یہ سب کچھ خدا کی کتاب سے جانتا ہوں جس میں خدا کا ارشاد ہے کہ ہم نے تمہاری طرف کتاب نازل کی جس میں ہر شئی کی وضاحت ہے۔

تفسیر الانوار جلد ۷ ص ۲۸۱۔ مناقب ابن شہر آشوب جلد ۵ ص ۳۹

(۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہشام بن عبد الملک نے حضرت امام محمد باقر

سئل ھشام بن عبد الملک ان علیا

Marfat.com

علیہ السلام سے پوچھا کہ علی غیب کے جاننے کا دعویٰ کرتے تھے۔ حالانکہ خدا نے علم غیب پر کسی کو مطلع نہیں فرمایا: علی نے یہ دعویٰ کہاں سے کیا؟ امام محمد باقر علیہ السلام نے جواب دیا کہ خدا نے اپنے نبی پر قرآن نازل کیا جس میں قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کی وضاحت کر دی جس پر خدا کا یہ فرمان دلالت کرتا ہے "وانزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ" اور یہ فرمان بھی دلالت کرتا ہے "کل شئ احصیناہ فی امام مبین" اور ایک مقام پر فرمایا ہے کہ وَمَا فرطنا فی الکتاب من شئ۔ پس خدا نے حضور اکرم کی طرف وحی کی کہ اپنے علم غیب، راز اور پوشیدہ علم میں سے کچھ باقی نہ رکھیں اور سب کچھ علی علیہ السلام کو بتلا دیں۔

کان یدعی علم الغیب واللہ لم یطلعہ علی احد غیرہ فمن این یدعی ذلک فقال ابی ان اللہ انزل علی نبیہ کتاباً بیّن فیہ ما کان ومایکون الی یوم القیامۃ فی قولہ "وانزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ" وفی قولہ "وکل شئ احصیناہ فی امام مبین" وفی قولہ "وما فرطنا فی الکتاب من شئ" واوحی ان لا یبقی فی غیبہ وسرہ ومکنون علمہ الا وبناجی علیاً۔

بحار الانوار جلد ۱۱ ص ۸۸۔ جلد ۱۵ ص ۲۵۔ جلاء العیون جلد ۲ ص ۵۹۴۔ مدینۃ المعاجز ص ۳۳۴۔ الدمعۃ الساکبہ ص ۴۱۸ کفایۃ الموحدین جلد ۲ ص ۶۰۰۔

قرآن مجید کی مذکورہ آیت اور اہل سنت و اہل تشیع کی کتب کی عبارات سے واضح ہو گیا کہ تمام چیزوں کا بیان قرآن مجید میں ہو چکا ہے اور معصومین علیہم السلام قرآن کے تمام علوم سے باعلام خدا آگاہ ہیں لہٰذا تمام معصومین علیہم السلام غیب کو جانتے ہیں۔

(۲۱) وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۔ (یونس ۳۷ پ ۱۱ رکوع ۹)

اور اس میں کچھ شک نہیں کہ تمام عالم کے پروردگا کی طرف سے لکھے ہوئے احکام کی تفصیل ہے۔

(۱) سیوطی ۔ محلی جلالین ص ۱۶۴ سطر ۱ اصح المطابع کراچی

یہ مفصل کتاب ہے اس میں وہ احکام اور ان کے علاوہ دوسری چیزیں بیان کی جاتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دیں۔

تفصیل الکتاب تبیّن ما کتب اللہ تعالیٰ من الاحکام وغیرھا

(۲) جمل

ای فی اللوح المحفوظ ۔ یعنی لوح محفوظ میں تمام تفصیل ہے۔

(۳) حقی، شیخ اسماعیل روح البیان جلد ۴ صـ۴۶ سطر ۴ مطبعہ عثمانیہ مصر

یعنی یہ کتاب ان شرعی اور حقیقت کی چیزوں کی تفصیل ہے جو ثابت کی جا چکی ہیں اور تاویلات نجمیہ میں ہے کہ اس تمام کی تفصیل ہے جو تقدیر میں آ چکی ہیں اور اس کتاب میں لکھی جا چکی ہیں جس میں ردّ و بدل نہیں ہوتا کیونکہ وہ کتاب ازلی و ابدی ہے۔

ای وتفصیل ما حقّق واثبت من الحقائق والشرائع وفی التاویلات النجمیۃ ای تفصیل الجملۃ التی ھی المقدّر المکتوب فی الکتاب الذی لا یتطرق الیہ المحو والاثبات لانّہ ازلی ابدیّ

اس آیۂ کریمہ سے واضح ہوا کہ قرآن مجید میں تمام لوح محفوظ کی تفصیل ہے اور یہ بات طے ہے کہ لوح محفوظ میں تمام علوم ہیں۔ اور "عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ" کے تحت معصومین علیہم السلام کو خدا نے قرآن کی تعلیم دی ہے لہٰذا معصومین علیہم السلام عالم الغیب ہیں۔

(۲۲) مَا كَانَ حَدِيْثًا يُفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ (یوسف ۱۱۱ پ ۱۳ رکوع ۶)

یہ کوئی بنائی ہوئی بات نہیں بلکہ جو اس سے پہلے ہے اس کی تصدیق ہے اور ہر شئی کی تفصیل ہے۔

(۱) خازن، علاؤ الدین تفسیر جلد ۳ صـ۵۰ سطر ۲۱ المطبعۃ الخیریہ مصر

یعنی اس قرآن میں جو اے محمد تجھ پر اتارا گیا تمام چیزوں کی تفصیل ہے جس کی آپ کو ضرورت ہو۔ حلال اور حرام سزائیں اور احکام اور قصّے اور نصیحتیں اور مثالیں۔ ان کے علاوہ اور وہ چیزیں جن کی بندوں کو اپنے دینی اور دنیاوی معاملات میں ضرورت پڑتی ہے۔

یعنی فی ھذا القراٰن المنزّل علیک یا محمد تفصیل کلّ شئ تحتاج الیہ من الحلال والحرام والحدود والاحکام و القصص والمواعظ والامثال وغیر ذلک ممّا یحتاج الیہ العباد فی امر دینھم ودنیاھم

(۲) کاشفی، حسین واعظ تفسیر حسینی صـ۳۹۷ کالم ۳ سطر ۴ بمبئی

اس کتاب میں ہر اس چیز کا ذکر ہے کہ جس کی دین و دنیا میں ضرورت ہو۔

وتفصیل کلّ شئ و بیان ہمہ چیز ھا کہ محتاج باشد در دین و دنیا

مذکورہ آیت اور تفسیری روایات سے بھی واضح ہوا کہ قرآن مجید میں سبھی علوم کا بیان ہے اور معصومین

Marfat.com

علیہم السلام قرآن کے تمام علوم کو جانتے ہیں لہٰذا حضرات معصومین علیہم السلام عالم الغیب ہیں۔

(۲۳) تِلْكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَا اِلَيْكَ (پ۱۲ رکوع ۴ ھود ۴۹)

اے رسول یہ غیب کی خبریں ہیں جو بذریعہ وحی کے ہم تمہارے پاس پہنچاتے ہیں۔

(۱) خازن لباب التاویل جلد ۳ ص۳۳۶ سطر ۲۵ مصطفیٰ البابی مصر

(تلك من انباءِ الغیب) خدا نے اس سے ہمارے نبی کو مخاطب فرمایا ہے یعنی خدا نے حضور سے فرمایا کہ اے محمد ہم نے جو تجھے اور اس کی قوم کے حالات سے آگاہ کیا ہے یہ غیب کی اخبار میں سے ہے۔

(تلك من انباء الغیب) ھذا خطاب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ان ھذہ القصة التی اخبرناك یا محمد من قصة نوح وخبر قومه من انباء الغیب یعنی من اخبار الغیب

(۲) صادی، شیخ احمد الصادی جلد ۲ ص۱۸۵ سطر ۲۶۔ عیسیٰ البابی مصر عبارت مذکورہ

خدائے ذوالجلال نے ان خبروں کو اخبار غیب سے شمار فرمایا ہے اور یہ بھی اعلان کیا ہے کہ ان غیبی اخبار کا علم ہم نے حضور کو دے دیا ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ حضور اکرم عالم الغیب ہیں۔

(۲۴) لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ (یوسف ۳، پ۱۲ رکوع ۱۵)

حضرت یوسف نے فرمایا کہ جو کھانا تم کو دیا جاتا ہے اس کے آنے سے پہلے میں تم کو تعبیر بتا دوں گا۔

(۱) خازن، علاؤ الدین لباب التاویل جلد ص۲۸۳ سطر ۲۳ مصطفیٰ البابی مصر

(قبل ان یاتیکما) یعنی قبل اس کے کہ تمہارے اور میرے پاس طعام آئے۔ میں بتا سکتا ہوں کہ تم نے کتنا کھایا اور کب کھایا۔ اور یہ حضرت عیسیٰ کے اعجاز کے مثل ہے جب انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو۔ انہوں نے حضرت یوسف سے کہا کہ یہ تو کاہنوں کا

(قبل ان یاتیکما) یعنی قبل ان یصل الیکما والیّ طعام اکلتم وکم اکلتم ومتی اکلتم وھذا مثل معجزة عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام حیث قال وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم فقالا لیوسف علیه الصلوٰة والسلام ھذا من علم العرافین والکھنة فمن این لك ھذا

Marfat.com

علم ہے۔ آپ کو یہ علم کہاں سے حاصل ہوا۔ فرمایا میں کاھن وغیرہ نہیں ہوں اور یہ اشارہ ہے اس علم اور معجزہ کی طرف جس سے آپ نے ان کو آگاہ فرمایا تھا۔

العلم ؟ فقال ما انا بکاھن ولا عراف وانما ذلک اشارۃ الی المعجزۃ والعلم الذی اخبرھما بہ

(۲) رازی، فخرالدین تفسیر کبیر جلد ۱۸ ص ۱۳۶ سطر ۲۲ المطبعۃ البھیہ مصر

اور انّہ لا یاتیکما طعام ترزقانہ الا اخبرتکما کا معنی یہ ہے کہ وہ کھانا کیسا ہوگا، اس کا رنگ کیا ہوگا۔ کتنا ہوگا اور اس کا انجام کیا ہوگا۔

والمعنی انہ لا یاتیکما طعام ترزقانہ الا اخبرتکما ای طعام ھو، وای لون ھو وکم ھو، وکیف یکون عاقبتہ ؟

سطر آخر

اس تمام عبارت کا ماحصل یہ ہے کہ انہوں نے اخبار عن الغیب کا دعویٰ کیا اور یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے حضرت عیسیٰ نے فرمایا تھا کہ میں تمہیں تمہارے کھانے اور جو کچھ گھروں میں ذخیرہ ہے اس سے آگاہ کرتا ہوں۔

وحاصلہ راجع الی انہ ادعی الاخبار عن الغیب، وھو یجری مجری قول عیسیٰ علیہ السلام وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم

(۳) حقی، شیخ محمد اسماعیل روح البیان جلد ۴ ص ۲۵۹ سطر ۱۸ مطبعہ عثمانیہ مصر

(الا نباء تکما بتاویلہ) استئناف مضرع من اعم الاحوال ای لا یاتیکما طعام فی حال من الاحوال الا نبأتکما بہ بان بینت لکما ماھیتہ من ای جنس ھو ومقدارہ و کیفیتہ من اللون والطعم وسائر احوالہ واطلاق التاویل علیہ بطریق الاستعارۃ فان ذلک بالنسبۃ الی مطلق الطعام المبھم بمنزلۃ التاویل بالنظر الی ما رؤی فی المنام وشبیہ لہ (قبل ان یاتیکما) قبل ان یصل الیکما وکان یخبر بما غاب مثل عیسیٰ علیہ السلام کما قال (وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم)

قرآن مجید کی مذکورہ آیت اور تفسیری عبارات سے واضح ہوا کہ حضرت یوسف اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کھانے کے آنے سے پہلے بتا دیتے تھے آج کیا کھانا ہے اور کب کھانا ہے اور کتنا کھانا ہے۔ اور یہ کہ لوگوں کے گھروں میں کیا ہے اور کتنا ہے اور کہاں ہے ؟ یہ غیب کی باتیں ہیں جو صرف معصومین علیہم السلام

Marfat.com

جانتے ہیں اور کوئی نہیں۔ اور مفسرین نے اسے کوئی معمولی کام نہیں سمجھا بلکہ معجزے سے تعبیر فرمایا ہے جو کہ معصومین علیہم السلام کا خاصہ ہے۔

(۲۵) مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ (العمران ۱۷۹ پ۴ رکوع ۹)

خدا کی یہ شان نہیں ہے کہ مومنوں کو اسی حالت پر رہنے دے۔

۔ اس آیت کی تفسیر میں علماء اہل سنت تحریر فرماتے ہیں کہ انبیاء کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ مجھ پر میری تمام اُمت اپنی اپنی صورتوں میں پیش کی گئی۔ جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام پر پیش کی گئی تھی۔ اور مجھے بتادیا گیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا۔ یہ خبر منافقین کو پہنچی تو انہوں نے استہزاء کیا اور کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ گمان ہے کہ وہ ان لوگوں کے کفر و ایمان کی بھی خبر رکھتا ہے جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے اور ہم تو اس کے ساتھ رہتے ہیں اور وہ ہمیں پہچانتا بھی نہیں ہے۔ یہ خبر جب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم منبر اطہر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا کرنے کے بعد فرمایا۔ ان قوموں کا کیا حال ہے جو ہمارے علم میں طعنہ کرتی ہیں۔ اس وقت سے لے کر قیامت تک ہونے والی کسی چیز کے متعلق جو بھی تم ہم سے پوچھو گے ہم تمہیں اس کی خبر دیں گے۔

تفسیر خازن جلد ۱ ص ۳۲۰ سطر ۱۷ تفسیر حسینی ص ۱۱۷ جلد ۱ سطر ۱۷ تفسیر نعیمی جلد ۴ ص ۳۳۸ سطر آخر

مذکورہ عبارت سے واضح ہوا کہ حضور اکرم نے سلونی سلونی عما شئتمونی کا دعویٰ کیا اور یہ دعویٰ بخاری شریف میں بھی مرقوم ہے۔ اور آپ کی طرح حضرت علی علیہ السلام نے ایسا دعویٰ کیا۔ ایسا دعویٰ یقیناً وہی کر سکتا ہے جو تمام کائنات کے تمام ظاہری و باطنی مسائل کو جانتا ہو۔

Marfat.com

علم غیب اور احادیث

آیات قرآن کریم کے بعد اب چند احادیث ملاحظہ فرمایئے جن سے واضح ہوتا ہے کہ معصومین علیہم السلام غیب کو جانتے تھے۔ ایسے مفہوم و مطلوب پر دلالت کرنے والی احادیث تو ہزاروں ہیں لیکن اختصار کی خاطر ان میں سے چند حاضر ہیں۔

تحقیق حضور اکرم تشریف لائے جبکہ سورج ڈھل چکا تھا پس آپ نے نماز ظہر پڑھ کر سلام پھیرا۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پس قیامت کا ذکر فرمایا۔ کہ اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات ہیں۔ پھر فرمایا: جو شخص جو بات پوچھنا چاہے پوچھ لے۔ خدا کی قسم جب تک میں اس مقام پر کھڑا ہوں یعنی منبر پر تم کو اس کی خبر دوں گا۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ آپ کا یہ ارشاد سن کر اکثر لوگوں نے رونا شروع۔ اور بار بار آپ نے فرمایا کہ پوچھ لو مجھ سے جو چاہتے ہو حضرت انس کہتے ہیں کہ ایک شخص آگے بڑھا اور کہنے لگا یارسول اللہ مجھے بتایئے کہ میرا ٹھکانہ کہاں پر ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے۔ پس عبداللہ بن حذافہ نے کھڑے ہو کر پوچھا میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا: حذافہ۔ پھر فرمایا مجھ سے پوچھو۔ مجھ سے پوچھو۔ (بخاری جلد ۲ ص ۱۰۸۳ سطر ۴)

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج حین زاغت الشمس فصلی الظھر فلما سلم قام علی المنبر فذکر الساعۃ ذکر ان بین یدیھا امورا عظاما ثم قال من احب ان یسأل عن شیئ فلیسأل منہ فواللہ لا تسئلونی عن شیئ الا اخبرتکم بہ مادمت فی مقامی ھذا قال انس فاکثر الناس البکاء وا کثر ان یقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلونی فقال انس فقام الیہ رجل فقال الیہ رجل فقال این مدخلی یارسول اللہ قال النار فقام عبد اللہ ابن حذافۃ فقال من ابی یارسول اللہ؟ قال ابوک حذافۃ قال ثم اکثر ان یقول سلونی سلونی

صحیح مسلم جلد ۲ ص ۲۶۴۔ معالم التنزیل ص ۴۵۶ جلد ۱۔ کنز العرفان ص ۱۲۰ جلد ۱

اس حدیث سے واضح ہوا کہ رسول اکرم صلعم نے قیامت سے پہلے کے ہونے والے واقعات سے آگاہ فرمایا۔ چونکہ یہ واقعات حضور کی ظاہری زندگی کے بعد میں ہوتے لہٰذا حضور اکرمؐ غیب کے جاننے والے ہیں۔

—— بخاری، صحیح کتاب الدعوات۔ باب التعوذ من الفتن جلد ۱ ص ۹۴۱ سطر ۱۱ رشیدیہ دھلی

حفص بن عمر، ہشام، قتادہ، انس سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے آنحضرت سے کچھ پوچھنا شروع کیا جب لوگ بہت زیادہ سوال کرنے لگے تو آپ کو غصہ آگیا اور منبر پر چڑھ کر فرمایا۔ آج تم مجھ سے جو بھی پوچھو گے میں اس کو وضاحت سے بیان کر دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں دائیں بائیں نظر دوڑا کر دیکھنے لگا تو نظر آیا کہ ہر شخص اپنے کپڑے میں لپٹے ہوئے ہے اور رو رہا ہے۔ ان میں ایک آدمی ایسا بھی تھا جس کو لوگ لڑائی کے وقت اس کے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرتے تھے چنانچہ اس نے پوچھا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا خذافہ! پھر عمر کہنے لگے کہ رضینا باللہ ربا الخ یعنی ہم کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمدؐ کے رسول ہونے پر راضی ہوئے۔ ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ تو آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے آج کی طرح کبھی خیر و شر نہیں دیکھا میرے سامنے جنت اور دوزخ کی شکل پیش کی گئی یہاں تک کہ میں نے ان دونوں کو دیوار کے پیچھے دیکھا اور قتادہ اس حدیث کے بیان کرنے کے وقت یہ آیت بھی بیان کرتے تھے۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ۔

حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا ہشام عن قتادۃ عن انس سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی احفوہ المسئلۃ فغضب فصعد المنبر فقال لا تسئلونی الیوم عن شئ الا بینتہ لکم فجعلت انظر یمیناً و شمالا فاذا کل رجل لاف رأسہ فی ثوبہ یبکی فاذا رجل کان اذا لاحی الرجال یدعی لغیر ابیہ فقال یا رسول اللہ من ابی قال حذافۃ ثم انشاء عمر فقال رضینا باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولا نعوذ باللہ من الفتن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رایت فی الخیر والشر کالیوم قط انہ صورت لی الجنۃ و النار حتی رایتہما وراء الحائط وکان قتادۃ یذکر عند ہذا الحدیث ہذہ الایۃ۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ

اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا تسئلونی الیوم عن شئ الا بینتہ لکم کہ آج کے دن تم جس بھی چیز کے بارے میں پوچھو گے میں بتانے کے لئے تیار ہوں حضور اکرمؐ نے دعوت عام فرما دی کہ تم جس بھی چیز کے بارے میں پوچھو گے میں ضرور بتاؤں گا۔ اور قرآنی تعلیمات کے وقت خدا کے علاوہ جو ہے سب اشیاء ہیں لہٰذا مذکورہ حدیث کے مطابق خدا کے علاوہ جو بھی ہے اسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں کیونکہ آپ نے سلونی کا دعویٰ فرمایا۔

آپ آئندہ ملاحظہ فرمائیں گے کہ حضور اکرمؐ کی طرح آپ کے نوکر حضرت علی علیہ السلام نے بھی ایسا دعویٰ

Marfat.com

فرمایا لہٰذا حضورؐ کی طرح وہ بھی حاضر اور غائب کو جانتے ہیں۔

بخاری، محمد بن اسماعیل صحیح جلد ۱ ص ۱۰۴۵ سطر ۴ رشیدیہ دھلی

ابن ابی ملائکہ اسماء آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اپنے حوض پر ان لوگوں کا انتظار کروں گا جو میرے پاس آئیں گے۔ پس کچھ لوگ میرے سامنے سے پکڑے جائیں گے۔ تو میں کہوں گا، کہ یہ میری اُمت ہے تو جواب ملے گا کہ تم نہیں جانتے یہ لوگ اُلٹے پاؤں پھر گئے تھے۔

عن عمر ابن ابی ملیکۃ قالت اسماء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا علی حوضی انتظر من یرد علی فیؤخذ بناس من دونی فاقول امتی فیقال لا تدری مشوا علی القھقری

بخاری، محمد بن اسماعیل متوفی ۲۵۳ھ صحیح جلد ۱ ص ۱۰۴۵ سطر ۸ رشیدیہ دھلی

ابو وائل حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ میں حوض پر تمہارا پیش کار ہوں گا، تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب میں جھکوں گا کہ ان کو پانی دوں تو وہ میرے سامنے سے گھسیٹ لیئے جائیں گے میں کہوں گا کہ اے پروردگار یہ میرے ساتھی ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم نہیں جانتے جو ان لوگوں نے تمہارے بعد نئی بات پیدا کی۔

عن ابی وائل قال قال عبداللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: انا فرطکم علی الحوض لیرفعن الی رجال منکم حتی اذا اھویت لاناولھم اختلجوا دونی فاقول ای رب اصحابی یقول لا تدری ما احدثوا بعدک

بخاری، محمد بن اسماعیل متوفی ۲۵۳ھ صحیح جلد ۱ ص ۱۰۴۵ سطر ۱۱ رشیدیہ دھلی

ابو حازم سہل بن سعد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوض کوثر پر تمہارا پیش کار ہوں گا۔ جو شخص حوض پر آئے گا۔ وہ اس سے پیئے گا۔ اور جو پیئے گا تو اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ میرے پاس کچھ لوگ لائے جائیں گے۔ تو میں ان کو پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچان لیں گے، پھر میرے اور ان کے درمیان حجاب حائل ہو جائے گا۔ ابو حازم

عن ابی حازم قال سمعت سھل بن سعد یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: انا فرطکم علی الحوض من ورادہ شرب منہ ومن شرب منہ لم یظمأ بعدہ ابدا لیردن علی اقوام اعرفھم ویعرفونی ثم یحال بینی وبینھم۔ قال ابو حازم فسمعنی النعمان بن ابی عیاش انا ھذا تحدثھم ھذا، فقال ھکذا سمعت سھلا فقلت نعم۔ قال وانا اشھد علی ابی

نے کہا کہ جب میں نعمان بن عیاش سے یہ حدیث بیان کر رہا تھا، تو انہوں نے پوچھا کیا اسی طرح تم نے سہل سے سنا ہے؟ میں نے کہا ہاں! انہوں نے کہا کہ میں ابو سعید خدری کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ ان کو اس زیادتی کے ساتھ روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا یہ لوگ مجھ سے میں تو کہا جائے گا تم اس تبدیلی کو نہیں جانتے جو انہوں نے تمہارے بعد کی تو میں کہوں گا۔ لعنت ہو لعنت جس نے میرے بعد بدل دیا۔

سعید الخدری لسمعة یزید، فیه قال: انهم منی فیقال انك لا تدری ما بدلوا بعدك فاقول سحقًا سحقًا لمن بدل بعدی

اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضور اکرم حوض کے حالات جانتے تھے۔ چونکہ یہ حالات عالم حشر میں ہوں گے لہٰذا حضور اکرم غیب کو جانتے تھے۔ اور اس حدیث سے یہ بھی واضح ہوا کہ حضور اکرم کے چند دیکھے ہوئے چہرے حقیقت سے منحرف ہو گئے تھے اور حضور اکرم کے فرامین کے منکر ہو کر مرتد ہو گئے تھے۔

بخاری، محمد بن اسماعیل ۲۵۳ھ صحیح جلد ۱ ص ۱۰۴۵ سطر ۱۵ رشیدیہ دہلی

زید بن وھب، عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ عنقریب تم اقربا پروری اور ایسے امور دیکھو گے جو تمہیں بُرے معلوم ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ان کو ان کا حق دے دو اور اللہ سے تم اپنا حق مانگو۔

حدثنا زید بن وھب سمعت عبد اللہ قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: انکم سترون بعدی اثرة و امورا تنکرونها قالوا فما تامرنا یا رسول اللہ؟ قال ادوا الیهم حقهم وسلوا اللہ حقهم

اس حدیث میں بھی حضور اکرم نے اپنے سے بعد کے ہونے والے حالات بتائے لہٰذا آپ اپنے کے بعد کے ہونے والے حالات جانتے تھے۔

Marfat.com

بخاری، محمد بن اسماعیل صحیح جلد ۱ ص ۱۰۴۶ سطر ۴ رشیدیہ دہلی

عمرو بن یحیٰی بن سعید بن عمرو بن سعید اپنے دادا کے متعلق روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت ابوہریرہ کے پاس نبی صلعم کی مسجد میں مدینہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور ہمارے ہمراہ مروان بھی تھا۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ میں نے صادق و مصدوق کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری اُمت کی ہلاکت قریش کے نوعمر لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔ مروان نے کہا کہ ان لڑکوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ اگر تم چاہتے ہو، کہ میں بتلادوں کہ وہ بنی فلاں اور بنی فلاں ہیں تو میں بتلا دیتا میں اپنے دادا کے ہمراہ بنی مروان کے پاس جاتا تھا۔ جب کہ وہ شام میں حکومت کرتے تھے جب ان نوعمر لڑکوں کو دیکھا تو ہم سے کہا کہ شاید یہ لڑکے انہیں میں سے ہوں، ہم نے کہا کہ آپ زیادہ جانتے ہیں۔

اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح طور پر فرمادیا کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے نوعمر لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی اور مروان کے نزدیک وہ لعنتی ہیں اور حضرت ابوہریرہ نے واضح فرمادیا کہ ہم نے حضور اکرم کی اس غیبی خبر کو اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتے ہوئے دیکھا۔

بخاری، محمد بن اسماعیل ۲۵۳ھ صحیح جلد ۱ ص ۱۰۴۶ سطر ۱۰ رشیدیہ دہلی

عن عروة عن زينب بنت ام سلمة عن ام حبيبة عن زينب ابنة جحش رضی الله عنهنّ انّها قالت: استيقظ النبي صلى الله عليه وسلم من النوم محمرّاً وجهه يقول لا اله الّا الله ويل للعرب من شرٍّ قد اقترب فتح اليوم من ردم ياجوج و ماجوج مثل هذه وعقد سفيان تسعين او مائة قيل اتهلك وفينا الصالحون قال نعم اذا كثر الخبث

عروہ زینب بنت ام سلمہ ام حبیبہ زینب بنت جحش سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلعم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ سرخ تھا۔ اور آپ فرما رہے تھے کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں ہے عرب کی ہلاکت ہے اس شر سے جو بے شک قریب آگیا آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اس قدر کھول دیا گیا۔ اور سفیان نے نوے یا سو کے لئے انگلی باندھی۔ کسی نے پوچھا کیا ہم بھی ہلاک ہو جائیں گے جب کہ ہم نیک لوگ بھی موجود ہیں۔ فرمایا ہاں جب کہ خباثت کی کثرت ہوگی۔

اس حدیث میں آپ نے یاجوج وماجوج کے حالات بیان فرمائے۔ ظاہر ہے کہ یہ حالات آپ کے بعد ہوں گے۔ اور بعد کے حالات سامنے نہیں غائب ہیں لہٰذا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غائب کو جانتے ہیں۔

بخاری، محمد بن اسماعیل صحیح جلد ۱ ص ۱۰۴۶ سطر ۱۴ رشیدیہ دھلی

عروہ اسامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں
انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلعم مدینے کے
کسی ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا کہ تم دیکھ رہے ہو؟
جو میں دیکھ رہا ہوں، لوگوں نے کہا نہیں تو آپ نے
ارشاد فرمایا کہ میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں، جو تمہارے
گھروں کے اندر بارش کی طرح برس رہے ہیں۔

عن اسامة بن زيد رضی الله عنهما قال
اشرف النبی صلی الله علیه وسلم علی اطم من
اطام المدينة فقال هل ترون ما اری قالوا
لا۔ قال: فانی لاری الفتن تقع خلال بیوتکم
کوقع القطر

اس حدیث سے واضح ہوا کہ جن فتنوں کو حضور اکرم دیکھ رہے تھے انہیں اصحابؓ نبی دیکھنے سے قاصر تھے لہٰذا جب اصحاب نبی کا علم حضور کے برابر نہیں تو ہمارا کیسے ہوگا۔

بخاری، محمد بن اسماعیل ۲۵۳ھ صحیح جلد ۲ ص ۱۰۴۶ سطر ۲۱ رشیدیہ دہلی

عبداللہ بن موسیٰ، اعمش، شقیق سے روایت
کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں عبداللہ اور ابو
موسیٰ کے ہمراہ تھا، کہ ان دونوں نے بیان کیا کہ آنحضرت
صلعم نے فرمایا کہ قیامت سے چند یوم پہلے ایسے ہوں
گے کہ ان میں علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت طاری
ہو جائے گی اور ہرج کی کثرت ہوگی اور ہرج سے مراد قتل ہے۔

حدثنا عبيد الله ابن موسیٰ عن الاعمش
عن شقيق قال كنت مع عبد الله وابی موسیٰ
فقالا قال النبی صلی الله علیه وسلم ان بين
يدی الساعة لايا ما ينزل فيها الجهل ويرفع
فيها العلم ويكثر فيها الهرج والهرج القتل

حضورؐ اکرم کی اس حدیث سے واضح ہوا کہ آپ قیامت سے آگاہ تھے اس لئے تو اس سے پہلے چند ایام کی تعیین فرمائی اور ان میں ہونے والے واقعات بیان فرمائے۔

بخاری، محمد بن اسماعیل صحیح جلد ۲ ص ۱۰۴۹ سطر ۹ رشیدیہ دہلی

حدثنا محمد بن المثنیٰ حدثنا الوليد بن مسلم حدثنا ابن جابر حدثنی بسر بن
عبيد الله الحضرمی انه سمع ابا ادريس الخولانی انه سمع حذيفة بن اليمان يقول
كان الناس يسألون رسول الله صلی الله عليه وسلم عن الخير وكنت اسأله عن الشر
مخافة ان يدركنی فقلت يا رسول الله انا كنا فی الجاهلية وشر فجاءنا الله بهذا الخير
فهل بعد هذا الخير من شر قال نعم قلت وهل بعد ذلك الشر من خير؟ قال نعم

وفیہ دخن قلت وما دخنہ قال قوم یھدون بغیر ھدی تعرف منھم وتنکر قلت فھل بعد ذلک الخیر من شرٍ ؟ قال نعم دعاۃ علی ابواب جھنّم من اجابھم الیھا قذفوہ فیھا قلت یا رسول اللہ صفھم لنا

قال ھم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا قلت فما تامرنی ان ادرکنی ذلک ؟ قال تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم ، قلت فان لم یکن لھم جماعۃ ولا امام قال فاعتزل تلک الفرق کلّھا ولو ان تعضّ باصل شجرۃ حتّی یدرکک الموت وانت علی ذلک ۔

محمد بن مثنیٰ ، ولید بن مسلم ، ابن جابر ، بسر بن عبید اللہ حضرمی ابو ادریس خولانی ، خدیفہ بن یمان سے روایت کرتے ہیں ، ان کو بیان کرتے ہوئے سنا ، کہ لوگ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق دریافت کیا کرتے تھے ۔ اور میں آپ سے شر سے متعلق پوچھا کرتا تھا اس خوف سے کہ کہیں وہ مجھے نہ پالے ۔ چنانچہ میں نے عرض کیا ، کہ یا رسول اللہ ہم جاہلیت اور برائی میں تھے ، اللہ تعالیٰ نے ہمارے پاس یہ خیر بھیجا ، تو کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہوگا ؟ آپ نے فرمایا ، کہ ہاں ! میں نے پوچھا ، کیا اس شر کے بعد بھی خیر ہوگا ؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں اور اس میں کچھ دھواں ہوگا ۔ میں نے پوچھا ، کہ اس کا دھواں کیا ہوگا ؟ آپ نے فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہوں گے ، کہ میرے طریقے کے خلاف چلیں گے ، ان کی بعض باتیں تو تمہیں اچھی نظر آئیں گی ، اور بعض باتیں بُری نظر آئیں گی ، میں نے پوچھا کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہوگا ؟ آپ نے فرمایا ہاں ! کچھ لوگ جہنم کی طرف بلانے والے ہوں گے ، جو ان کی دعوت کو قبول کرے گا اور وہ اس کو جہنم میں ڈال دیں گے ۔ میں نے عرض کیا ، یا رسول اللہ آپ ان لوگوں کی کچھ حالت ہم سے بیان فرمائیں آپ نے فرمایا کہ وہ ہماری ہی قوم سے ہوں گے اور ہماری ہی زبان میں گفتگو کریں گے ۔ میں نے عرض کیا کہ اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں ؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہو میں نے کہا کہ اگر ان کی جماعت اور امام نہ ہو تو فرمایا کہ ان تمام جماعتوں سے علیحدہ ہو جا اگرچہ تجھے درخت کی جڑ چبانی پڑے یہاں تک کہ اس حال میں تیری موت آجائے

اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضور اکرم صلعم نے اپنے سے بعد کے ہونے والے واقعات بتائے اور ان میں یہ بھی فرمایا کہ میرے بعد بعض ھادی جہنم کی طرف بلائیں گے ۔ لہٰذا امت مسلمہ کو ایسے مضلین ھادیوں سے پرہیز کرنا چاہیئے اور ان ھادیوں کے درِ دولت پر اپنا سر خم کرنا چاہیئے جو

کہ نہ صرف جنتی ہیں بلکہ جنت کے تقسیم کرنے والے ہیں۔

بخاری، محمد بن اسماعیل صحیح ص۱۰۵ جلد۲ سطر۲۲ رشیدیہ دھلی

سالم اپنے والد سے وہ آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ منبر کے پہلو میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ فتنہ اس طرف ہے فتنہ اس طرف ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا یا فرمایا کہ سورج کا سینگ نکلے گا۔

عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قام الی جنب المنبر فقال: الفتنۃ ھھنا الفتنۃ ھھنا من حیث یطلع قرن الشیطٰن او قال قرن الشمس

اس حدیث میں بھی حضور نے اپنی ظاہری زندگی کے بعد کے حالات بیان فرمائے۔

بخاری، محمد بن اسماعیل صحیح جلد۲ ص۱۰۵۳ سطر۵ رشیدیہ دہلی

حدثنا علی بن عبد اللہ، حدثنا سفیان حدثنا اسرائیل ابو موسیٰ ولقیتہ بالکوفۃ جاء الی ابن عمر شیرمۃ فقال ادخلنی علی عیسیٰ فاعظہ فکان ابن شیرمۃ خاف علیہ فلم یفعل، قال حدثنا الحسن قال لما سار الحسن بن علی رضی اللہ عنہما الی معویۃ بالکتائب قال عمرو بن العاص لمعاویۃ اری کتیبۃ لاتولی حتی تدبر اخراھا قال معاویۃ من لذراری المسلمین فقال انا فقال عبد اللہ ابن عامر وعبد الرحمٰن ابن سمرۃ نلقا فنقول لہ الصلح؟ قال الحسن ولقد سمعت ابا بکرۃ قال: بینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب جاء الحسن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابنی ھذا سیّد ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین من المسلمین۔

علی بن عبد اللہ، سفیان، اسرائیل، ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں، میں ان سے کوفے میں ملا تھا، وہ ابن شیرمہ کے پاس آئے اور کہا کہ مجھے عیسیٰ کے پاس لے چلو تاکہ میں اس کو نصیحت کروں لیکن ابن شیرمہ کو خوف ہوا۔ اس لئے اس نے ایسا نہیں کیا۔ اسرائیل نے کہا کہ ہم سے حسن نے بیان کیا کہ جب حسن بن علی معاویہ کے مقابلے کے لئے لشکر لے چلے تو عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا کہ میں ایسا لشکر (حسن) کے پاس دیکھتا ہوں جو واپس نہ ہوگا جب تک کہ مقابل کی فوج کو بھگا نہ لے، معاویہ نے کہا کہ مسلمانوں کی اولاد کی حفاظت کون کرے گا؟ عمرو بن عاص نے کہا کہ میں عبد اللہ بن عامر اور عبد الرحمٰن بن سمرہ نے کہا، کہ ہم ان سے ملیں گے اور صلح کے لئے گفتگو کریں گے۔ حضرت حسن بصری نے کہا کہ میں نے ابو بکرہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرما

Marfat.com

رہے تھے حضرت حسن آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان مصالحت کرا دے۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ صلح کی پیشکش حضرت امام حسن نے پیش نہ کی تھی بلکہ لشکر حضرت معاویہ نے کی۔ اور اس طرح ان حضرات میں صلح ہو گئی اور ہزاروں جانیں محفوظ ہو گئیں۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس صلح کا ذکر اس کے وقوع ہونے سے بہت پہلے فرما دیا تھا۔

بخاری، محمد بن اسماعیل ۲۵۳ھ صحیح جلد ۲ ص ۱۰۵۴ سطر ۱۵ رشیدیہ دہلی

زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا: کہ قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک کہ حجاز کی زمین سے ایک آگ نکلے گی، جس سے بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔

عن الزھری قال سعید بن المسیب اخبرنی ابوھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لاتقوم الساعۃ حتّٰی تخرج نار من ارض الحجاز تضئ اعناق الابل ببصریٰ

اس حدیث سے بھی حضور کا عالم الغیب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ نے قیامت سے پہلے ہونے والے ایک اہم واقعے کی نشاندھی کر دی۔ اور ایسی آگ کے متعلق خبر دے دی جو چمکے گی تو حجاز میں اور اس کی شعاعیں بصرے تک جائیں گی۔

بخاری، محمد بن اسماعیل صحیح جلد ۲ ص ۱۰۵۴ سطر ۲۴ رشیدیہ دہلی

حدثنا ابوالیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابوالزناد عن عبدالرحمٰن عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لاتقوم الساعۃ حتی تقتتل فئتان عظیمتان یکون بینھما مقتلۃ عظیمۃ دعوتھما واحدۃ وحتّٰی یبعث دجّالون کذابون قریب من ثلاثین کلھم یزعم انّہ رسول اللہ وحتی یقبض العلم وتکثر الزلازل ویتقارب الزمان وتظھر الفتن ویکثر الھرج وھو القتل وحتی یکثر فیکم المال فیفیض حتّٰی یھمّ رب المال من یقبل صدقتہ وحتّٰی یعرضہ فیقول الّذی یعرضہ علیہ لا ارب لی بہ وحتی یتطاول النّاس فی البنیان وحتّٰی یمرّ الرجل بقبر الرجل فیقول یالیتنی مکانہ وحتّٰی تطلع الشّمس من مغربھا فاذا طلعت ورٰاھا النّاس یعنی امنوا اجمعون فذلک حین لا ینفع نفسًا ایمانھا لم تکن اٰمنت من قبل اوکسبت فی ایمانھا خیرًا ولتقومن الساعۃ وقد نشر الرجلان ثوبھما بینھما

فلا يتبايعانه ولا يطويانه ولتقومن الساعة وقد انصرف الرجل بلبن لقحته فلا يطعمه ولتقومن الساعة وهو يليط حوضه فلا يسقي فيه ولتقومن الساعة وقد رفع اكلته الى فيه فلا يطعمها۔

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبدالرحمان حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ دو بڑے گروہ آپس میں جنگ نہ کریں، ان کے درمیان زبردست خونریزی ہوگی ان کا دعویٰ ایک ہوگا اور اس وقت تقریباً تیس دجال پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور علم اٹھا لیا جائے گا۔ زلزلوں کی کثرت ہوگی اور زمانہ ایک دوسرے سے قریب ہوگا اور ہرج یعنی قتل کی زیادتی ہوگی اور اس وقت تم میں مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ بہتا پھرے گا اور مال کا مالک قصد کرے گا کہ کوئی اس کے صدقہ کو قبول کرے اور وہ اس کو پیش کرے اور جس کو پیش کیا جائے گا، وہ کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں اور اس وقت لوگ بڑی بڑی عمارتوں میں فخر کرنے لگیں گے اور اس وقت کہ ایک شخص کسی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا کہ کاش میں اس کی جگہ ہوتا اور آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا* اور لوگ اسے دیکھیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے اس وقت کسی کا ایمان اس کو فائدہ نہیں پہنچائے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا یا اپنے ایمان میں نیکی نہ کی اور قیامت اس طرح قائم ہو گی کہ دو شخص کپڑے پھیلائے ہوں گے، نہ تو خرید و فروخت کرنے پائیں گے اور نہ اسے لپیٹ سکیں گے اور قیامت اس حال میں قائم ہوگی کہ ایک شخص اونٹنی کا دودھ دوہ کر لائے گا لیکن اسے پی نہ سکے گا اور قیامت اس حال میں قائم ہوگی کہ ایک آدمی مویشیوں کے لئے حوض درست کر رہا ہوگا لیکن اس میں کھلانے پلانے نہ پائے گا اور قیامت اس طرح قائم ہوگی کہ ایک شخص اپنے منہ تک لقمہ اٹھائے گا لیکن کھانے نہ پائے گا۔

اس حدیث میں حضور نے اپنے بعد میں ہونے والے واقعات میں سے چند اہم ترین واقعات کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور قیامت آنے کی چند نشانیاں بیان فرمائیں اور لوگوں نے دیکھ لیا کہ ان میں سے اکثر علامات ظاہر ہو چکی ہیں اور بقایا پوری ہو جائیں گی۔ یعنی جو کچھ حضور نے ان غائب کے بارے میں فرمایا تھا وہ سب کچھ پورا ہوگا۔

* جب آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا۔

بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح جلد ۲ ص ۱۰۵۵ سطر ۱۹ رشیدیہ دہلی

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم، صالح، ابن ... حدثنا عبدالعزیز بن عبداللہ حدثنا

Marfat.com

شہاب سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلعم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی جس کا وہ مستحق ہے پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔ اور کوئی نبی نہیں آئے۔ مگر انہوں نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں تم سے عنقریب ایسی بات کہوں گا، جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کی۔ وہ یہ کہ دجال کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں۔

ابراھیم عن صالح عن ابن شھاب عن سالم بن عبداللہ ابن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فاثنی علی اللہ بما ھو اھلہ ثم ذکر الدجال فقال انی لانذرکموہ وما من نبی الا وقد انذر قومہ ولکنی ساقول لکم فیہ قولاً لم یقلہ نبی لقومہ انہ اعور وان اللہ لیس باعور

امام بخاری نے اپنی صحیح میں ذکرِ دجال کے باب میں گیارہ احادیث تحریر کی ہیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے کہ حضور اکرمؐ نے دجال کے آنے کا ذکر کیا اور اس وقت کے دیگر حالات سے آگاہ کیا۔ اور حضور اکرم اپنے زمانے کے بعد کے حالات کو عصر حاضر کی طرح جانتے تھے۔

بخاری، محمد بن اسماعیل۔ م ۲۵۳ھ صحیح جلد ۱ ص ۹۴۲ سطر ۸ رشیدیہ دہلی

عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابو وائل مسروق حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس یہود مدینہ کی دو بوڑھی عورتیں آئیں ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والے اپنی قبروں میں عذاب دیئے جاتے ہیں تو میں نے ان کی تکذیب کی اور اچھا نہیں سمجھا کہ ان کی تصدیق کروں چنانچہ وہ دونوں چلی گئیں۔ پھر میرے پاس نبی صلعم تشریف لائے میں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ دو بوڑھی عورتیں آئیں تھیں اور آپ سے سارا واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا ان دونوں نے ٹھیک کہا بے شک لوگ قبروں میں عذاب دیئے جاتے ہیں جنہیں تمام چوپائے سنتے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے آپ کو ہر نماز میں عذاب قبر سے پناہ مانگتے ہوئے دیکھا۔

حدثنی عثمان بن ابی شیبۃ قال حدثنا جریر عن منصور عن ابی وائل عن مسروق عن عائشۃ قالت: دخلت علی عجوزان من عجز یھود المدینۃ فقالتا لی ان اھل القبور یعذبون فی قبورھم فکذبتھما ولم یعم ان اصدقھما فخرجتا ودخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہ یا رسول اللہ ان عجوزین وذکرت لہ فقال صدقتا انھم یعذبون عذابا تسمعہ البھائم کلھا فما رایتہ بعد فی صلوۃ الا تعوذ من عذاب القبر

Marfat.com

اس حدیث میں حضورؐ نے قبر کے حالات کے بارے میں فرمایا جو کہ غائب ہیں لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں جانتے ہیں۔

مسلم، بن حجاج م ۲۶۱ھ صحیح جلد ص۳۹۶ سطر ۲ شیخ غلام علی لاہور

حضرت زینب بنت جحش بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلعم نیند سے بیدار ہوئے اور فرمایا لا الہ الا اللہ عرب کی ہلاکت ہے اس شر سے جو کہ قریب آگیا۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی اور سفیان راوی نے اپنے ہاتھ سے دس کا عدد بنا کر بتایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے باوجودیکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں جب فسق وفجور بڑھ جائے گا۔

عن زینب بنت جحش ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استیقظ من نومہ وھو یقول لا الہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ھذہ وعقد سفیان بیدہ عشرۃ قلت یارسول اللہ انھلک وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث

اس حدیث میں حضور اکرمؐ نے یاجوج وماجوج کے آنے کی خبر دی ہے اور اس وقت کے حالات سے آگاہ فرمایا ہے۔

صحیح مسلم جلد ۲ ص۳۹۶ سطر ۸ صحیح بخاری جلد ۲ ص۱۰۵۶ سطر آخر

حضرت ابوہریرہ آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنی کشادگی ہو گئی اور وہیب نے نوے کی شکل بنا کر بتایا۔

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ھذہ وعقد وھیب بیدہ تسعین۔

مسلم بن حجاج صحیح جلد ۲ ص۳۹۶ سطر ۱۰ شیخ غلام علی، لاہور مع شرح نووی عربی

عبید اللہ بن قبطیہ سے روایت ہے کہ حارث بن ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان دونوں حضرت ام سلمہ کے پاس گئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے حضرت ام سلمہ سے اس لشکر کے متعلق پوچھا جو زمین میں دھنس جائے گا اور اس زمانے کا ذکر ہے جب کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر مکہ مکرمہ کے حاکم تھے انہوں نے کہا کہ آنحضرت

عن عبید اللہ بن القبطیۃ قال دخل الحارث بن ابی ربیعۃ وعبد اللہ بن صفوان فانا معھما علی ام سلمۃ ام المومنین فسألاھا عن الجیش الذی یخسف بہ وکان ذلک فی ایام ابن الزبیر فقالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ عائذ

Marfat.com

صلعم نے فرمایا: ایک پناہ پکڑنے والا بیت اللہ کی پناہ پکڑے گا۔ اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ جب وہ لشکر ہموار میدان میں پہنچے گا تو اسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ جو زبردستی سے اس لشکر کے ساتھ لایا گیا ہو۔ فرمایا وہ بھی ان کے ساتھ دھنس جائیگا لیکن قیامت کے دن اسے اس کی نیت کے مطابق اُٹھایا جائے گا۔

بالبیت فیبعث الیه بعث فاذا کانوا بالبیداء من الارض خسف بهم فقلت یارسول الله فکیف بمن کان کارها قال یخسف به معهم و لکنّه یبعث یوم القیامة علی نیته

مسلم بن حجاج صحیح جلد ۲ صـ۳۹۶ سطر ۲۲ مع شرح نووی عربی شیخ غلام علی لاہور

عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرمؐ نے سونے کی حالت میں اپنے ہاتھ پیر ہلائے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ خواب میں ایک حرکت آپ نے ایسی کی ہے جو آپ پہلے نہیں کرتے تھے فرمایا تعجب ہے کچھ لوگ میری امت کے شخص کے لئے کعبے کا قصد کریں گے جو قریشی ہوگا اور وہ خانہ کعبے کی پناہ لے گا۔ جب وہ بیداء میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنس جائیں گے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ راستے میں تو سب قسم کے لوگ چلتے ہیں فرمایا ہاں ان میں ایسے اور مسافر بھی ہوں گے یہ سب یکبارگی ہلاک ہو جائیں گے مختلف طرح سے اللہ تعالیٰ انہیں ان کی نیات کے مطابق اٹھائے گا۔

عن عبد الله بن الزبیر ان عائشة قالت عبت رسول الله صلی الله علیه وسلّم فی منامه فقلنا یارسول الله صنعت شیاءً فی منامك لم تکن تفعله فقال العجب انّ ناسا من امتی یومون بالبیت برجل من قریش قد لجاء بالبیت حتّی اذا کانوا بالبیداء خسف بهم فقلنا یارسول الله ان الطریق قد یجمع الناس قال نعم فیهم المستبصر والمجبور وابن السبیل یهلکون مهلکًا واحدًا ویصدرون مصادر شتی یبعثهم الله علی نیاتهم

مسلم بن حجاج صحیح جلد ۲ صـ۳۹۷ سطر ۲ مع شرح نووی شیخ غلام علی لاہور

حضرت اسامہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ مدینہ منورہ کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے پھر ارشاد فرمایا، جو مجھے نظر آرہا ہے وہ تمہیں بھی نظر آتا ہے۔ مجھے تمہارے گھروں کے درمیان

عن اسامة انّ النبی صلی الله علیه وسلم اشرف علی اطم من اطام المدینة ثم قال هل ترون ما اری انی لاری مواقع الفتن خلال بیوتکم کمواقع القطر۔

Marfat.com

فتنوں کے نازل ہونے کے مقامات ایسے نظر آ رہے ہیں جیسے کہ بارش کے گرنے کے مقامات ہوتے ہیں۔
مطبع سعیدی کی مسلم کی جلد ۳ کے صـ ۸۷۴ کی سطر پر ہے۔

فائدہ:۔ امام نووی فرماتے ہیں۔ اس تشبیہ سے عموم اور کثرت مراد ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ واقعہ جمل صفین، حرہ، شہادت حضرت عثمان اور شہادت حسین وغیرہ پیش آئے۔ اس روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ظاہر ہے اور یہ تمام پیش گوئیاں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ وحی بتلا دیں اور یہی حال ان تمام روایات کا ہے، جو آنے والی ہیں اور جو گزر گئی ہیں۔

شرح نووی عربی جلد ۲ صـ ۳۹۷ سطر ۵ شیخ غلام علی لاہور۔

صحیح مسلم جلد ۲ صـ ۳۹۷ سطر ۴ لاہور صحیح بخاری جلد ۲ صـ ۱۰۴۸ سطر ۱۸ دھلی

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا۔ عنقریب فتنے ہونگے جن میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا اس میں چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا اس میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو شخص گردن اٹھا کر ان کی طرف دیکھے گا اسے وہ ہلاک کر دیں گے۔ اگر کسی کو ان سے پناہ مل سکے تو ضرور بچ جائے۔

ان ابا هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم و القائم فيها خير من الماشي و الماشي فيها خير من الساعي من تشرف لها تستشرفه ومن وجد فيها ملجاء فليعذ به

مسلم بن حجاج صحیح جلد ۲ صـ ۳۹۷ سطر ۸ مع شرح نووی شیخ غلام علی لاہور

ابوکامل، فضیل بن حسین، حماد بن زید، عثمان بن شحام بیان کرتے ہیں کہ میں اور فرقد سبخی دونوں مسلم بن ابی بکرہ کے پاس گئے وہ اپنی زمین میں تھے ہم نے کہا کہ تم نے اپنے والد سے فتنوں کے بارے میں کوئی حدیث بیان کرتے سنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے ابوبکرہ سے سنا ہے وہ نبی اکرم سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ عنقریب فتنے ہوں گے خبردار ہو جاؤ کہ پھر فتنے ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہوتے والے سے بہتر ہوگا

حدثنی ابو کامل الجحدری فضیل بن حسین حدثنا حماد بن زید حدثنا عثمان الشحام قال انطلقت انا وفرقد السبخی الی مسلم بن ابی بکرة وهو فی ارضه فدخلنا علیه فقلنا هل سمعت اباك یحدث فی الفتن حدثنا قال نعم سمعت ابا بکرة یحدث قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انها ستكون فتن الا ثم تكون فتنة القاعد فیها خیر من الماشی

Marfat.com

اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ خوب سن لو جب فتنے واقع یا نازل ہو جائیں تو جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں سے مل جائے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں سے جا کر مل جائے اور جس کے پاس زمین ہو وہ اپنی زمین پر چلا جائے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ جس کے پاس اونٹ نہ ہوں بکریاں اور نہ زمین وہ کیا کرے فرمایا اپنی تلوار کی دھار کو پتھر پر توڑ دے پھر اپنے بچاؤ میں جتنی جلدی ہو سکے سو کرے الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر مجھے زبردستی پکڑ کر دو صفوں یا دو جماعتوں میں سے کسی ایک صف یا ایک جماعت میں شامل کر لیا اور کوئی شخص مجھے تلوار مار کر قتل کر دے یا کوئی تیر میرے آکر لگ جائے اور میں مر جاؤں تو کیا ہوگا فرمایا وہ اپنا اور تیرا گناہ لے کر لوٹے گا۔

فیهما والماشی فیها خیر من الساعی الیها الا فاذا نزلت او وقعت فمن کان له ابل فلیلحق بابله ومن کانت له غنم فلیلحق بغنمه ومن کانت له ارض فلیلحق بارضه قال فقال رجل یا رسول الله ارایت من لم یکن له ابل ولا غنم ولا ارض قال یعمد الی سیفه فیلق علی حده بحجر ثم لینج ان استطاع النجاء اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت قال فقال رجل یا رسول الله ارأیت ان اکرهت حتی ینطلق بی الی احد الصفین او احدی الفئتین فضربنی رجل بسیفه او یجیء سهم فیقتلنی قال یبوء باثمه واثمك ویکون من اصحاب النار۔

مسلم بن حجاج صحیح جلد ۲ ص ۳۹۸ سطر ۱ مع شرح نووی شیخ غلام علی، لاہور

محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان مرویات سے نقل کرتے ہیں، جو انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے رسول اللہ سے روایت کی ہیں چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا۔ نبی اکرم صلعم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ دو بڑی جماعتوں کے درمیان زبردست لڑائی نہ ہو جائے گی۔ اور ان دونوں جماعتوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان عظيمتان وتكون بينهما مقتلة عظيمة ودعواهما واحدة

Marfat.com

مطبع سعیدی جلد ۳ ص۸۷۷ سطر ۲۵ کراچی

فائدہ: یہ بھی آپ کے معجزات میں سے ہے۔ (شرح نووی جلد ۲ ص۲۹۷ سطر ۶)

صحیح مسلم جلد ۱ ص۳۹۸ سطر ۲ صحیح بخاری طبع دھلی جلد ۲ ص۱۰۴۶ سطر ۱۸

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جب تک ہرج بہت زیادہ نہیں ہو جائے گا اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو گی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہرج سے کیا مراد ہے فرمایا قتل و خونریزی۔

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی یکثر الهرج قالوا وما الهرج یا رسول الله قال القتل القتل

مسلم بن حجاج صحیح جلد ۲ ص۳۹۸ سطر ۴ شیخ غلام علی لاہور

حضرت ثوبان بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ لیا تھا اور میں نے زمین کے مشرقی اور مغربی حصے دیکھ لئے اور میری حکومت عنقریب وہاں تک پہنچ جائے گی جہاں تک کہ زمین میرے لئے سمیٹ دی گئی تھی۔ اور مجھے سرخ اور سفید دو خزانے بھی دیئے گئے اور میں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میری امت کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ کر دینا اور نہ کسی ایسے دشمن کو ان پر مسلط کرنا جو ان کی جانوں کا خواستگار ہو اور یکسر انہیں فنا کر دے اور ان کی جڑ ہی کاٹ دے۔ میرے پروردگار نے فرمایا: اے محمدؐ جب میں کوئی فیصلہ کر دیتا ہوں تو اسے کوئی لوٹانے والا نہیں ہوتا میں نے تمہاری امت کے لئے یہ بات کر دی ہے کہ انہیں عام قحط سالی سے عموماً ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ان پر کسی ایسے اجنبی دشمن کو مسلط کروں گا جو ان کا جتھہ توڑ دے اور ان کی جڑ ہی کاٹ دے اگرچہ اطراف زمین کے سب لوگ جمع ہو جائیں۔ ہاں وہ

عن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله زوی لی الارض فرایت مشارقها ومغاربها وان امتی یبلغ ملکها ما زوی لی منها واعطیت الکنزین الاحمر والابیض وانی سالت ربی لامتی ان لا یهلکها بسنة بعامة وان لا یسلط علیهم عدوا من سوی انفسهم فیستبیح بیضتهم وان ربی قال یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانه لا یرد وانی اعطیتک لامتک ان لا اهلکهم بسنة بعامة وان لا اسلط علیهم عدوا من سوی انفسهم یستبیح بیضتهم ولو اجتمع علیهم من باقطارها او قال من بین اقطارها حتی یکون بعضهم یهلک بعضا ویسبی بعضهم بعضا۔

Marfat.com

خود ہی ایک دوسرے کو ہلاک یا قید کریں گے۔

مسلم بن حجاج صحیح جلد ۲ صفحہ ۳۹۸ سطر ۱۳

حضرت حذیفہ فرماتے تھے۔ خدا کی قسم میں تمام لوگوں سے زیادہ ہر اس فتنے کو جاننے والا ہوں جو میرے اور قیامت کے درمیان ہونے والا ہے اور یہ بات نہیں ہے کہ آنحضرت صلعم نے کوئی خاص بات مجھ سے چھپا کر بیان کی ہو جو اوروں سے نہ کی ہو۔ لیکن آنحضرت صلعم نے ایک مجلس میں فتنوں کا ذکر فرمایا جس میں میں بھی تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے فتنوں کا شمار کرتے ہوئے فرمایا۔ تین ان میں سے ایسے ہیں جو قریب قریب کسی چیز کو نہ چھوڑیں گے اور بعض ان میں سے گرمیوں کی آندھی کی طرح ہیں بعض ان میں بڑے ہیں اور بعض چھوٹے۔

شیخ غلام علی لاہور۔

عن ابن شهاب انّ ابا ادريس الخولانی كان يقول قال حذيفة بن اليمان والله انی لاعلم الناس بكل فتنة هی كائنة فيما بينی وبين الساعة ومالی الّا ان يكون رسول الله صلی الله عليه وسلم اسر الیّ فی ذلك شيئًا لم يحدّثه غيری ولكن رسول الله صلی الله عليه وسلم قال وهو يحدث مجلسًا انا فيه عن الفتن فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم وهو يعدّ الفتن منهنّ ثلاث لا يكدن يدرون شيئًا ومنهن فتن كرياح الصيف منها صغار ومنها كبار۔

مسلم بن حجاج صحیح جلد ۲ صفحہ ۳۹۸ سطر ۲۲ شیخ غلام علی لاہور

حدثنی ابو زيد قال صلّی بنا رسول الله صلی الله عليه وسلم الفجر وصعد المنبر وخطبنا حتّی حضرت الظهر فنزل فصلّی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلّی ثم صعد المنبر فخطبنا حتّی غربت الشمس فاخبرنا بما كان وبما هو كائن فاعلمنا احفظنا

حضرت ابو زید بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اس کے بعد آپ منبر پر تشریف لائے اور وعظ فرمانا شروع کیا یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا پھر آپ اتر آئے اور نماز پڑھی پھر آپ منبر پر چڑھے اور ہمیں وعظ کہنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا۔ پھر اترے اور نماز پڑھی اور اس کے بعد منبر پر چڑھے اور ہمیں وعظ کہنا شروع کیا حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔ آپ نے ہمیں وہ سب باتیں بتادیں جو ہونے والی تھیں اور ہو چکی تھیں اور سب سے بڑا عالم ہم میں وہ ہے جس نے ان باتوں کو سب سے زیادہ یاد رکھا۔

مسلم بن حجاج صحیح جلد ۲ صفحہ ۳۹۹ سطر ۱۲ شیخ غلام علی، لاہور

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی تاوقتیکہ فرات میں سے ایک سونے کا پہاڑ ظاہر نہ ہو جائے گا جس پر لوگ مارے جائیں گے ننانوے فی صد قتل ہو جائیں گے اور ان میں سے ہر ایک شخص (اپنے دل میں) کہے گا شاید میں ہی نجات پا جاؤں (اور مجھے یہ پہاڑ مل جائے)

عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب يقتتل الناس عليه فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون ويقول كل رجل منهم لعلى اكون انا الذى انجو

مسلم بن حجاج صحیح جلد ۲ ص ۳۹۹ سطر ۲۲ مع شرح نووی عربی شیخ غلام علی لاہور

حضرت ابوہریرہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا: عراق اپنے درہم اور قفیز کو روک لے گا۔ شام اپنے مدی اور دینار کو روک لے گا اور مصر اپنے اردب اور دینار کو روک لے گا اور تم جہاں سے شروع سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے۔ جہاں سے شروع سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے پھر حضرت ابوہریرہ نے بیان کیا کہ اس حدیث پر ابوہریرہ کا گوشت اور خون گواہی دیتا ہے۔

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم منعت العراق درهمها وقفيزها ومنعت الشام مديها ودينارها ومنعت مصر اردبها ودينارها وعدتم من حيث بدأتم وعدتم من حيث بدأتم وعدتم من حيث بدأتم شهد على ذلك لحم ابى هريرة ودمه۔

مسلم بن حجاج صحیح جلد ۲ ص ۳۹۹ سطر ۲۵ شیخ غلام علی لاہور

حضرت ابوہریرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی تاوقتیکہ رومی اعماق یا دابق میں نہ اتریں۔ پھر مدینے سے ان کے مقابلے کے لئے ایک لشکر جائے گا یہ لشکر اس زمانے میں روئے زمین کے برگزیدہ لوگوں کا ہوگا جب دونوں لشکروں کی صف بندی ہو جائے گی تو رومی کہیں گے تم لوگ ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان نہ آؤ۔ جنہوں نے ہم سے قیدی بنائے

عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم بالاعماق او بدابق فيخرج اليهم جيش من المدينة من خيار اهل الارض يومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين سبوا منا نقاتلهم فيقول المسلمون لا والله لا نخلى بينكم وبين اخواننا فيقاتلونهم فينهزم ثلث

Marfat.com

ہم ان سے لڑیں گے۔ مسلمان کہیں گے بخدا ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے لئے تنہا نہ چھوڑیں گے۔ مسلمان ان سے لڑیں گے۔ تو ایک تہائی حصہ بھاگ جائے گا جن کی توبہ اللہ قبول نہ کریگا اور ایک تہائی حصہ شہید ہو جائے گا۔ جو اللہ کے نزدیک افضل الشہداء ہوگا اور تہائی حصہ فتح کرے گا جو کبھی فتنہ میں مبتلا نہ ہوگا حتیٰ کہ یہ قسطنطنیہ فتح کر لیں گے اور جا کر تلوار زیتون کے درخت سے لٹکا دیں گے۔ اور مال غنیمت کی تقسیم میں مشغول ہوں گے کہ شیطان آواز دے کر کہے گا کہ تمہارے بال بچوں میں مسیح دجال آ پڑا تو مسلمان وہاں سے نکلیں گے۔ حالانکہ یہ خبر غلط ہوگی۔ جب ملک شام میں پہنچیں گے تب دجال نکلے گا۔ جب مسلمان لڑائی کے لئے مستعد ہو کر صفیں باندھتے ہوں گے۔ نماز کی تیاری ہوگی اس وقت حضرت عیسیٰؑ اتریں گے اور امام بن کر نماز پڑھائیں گے جب عدو اللہ یعنی دجال حضرت عیسیٰؑ کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے۔ اگر عیسیٰ اسے یونہی چھوڑ دیں تب بھی وہ پگھل کر ہلاک ہو جائے گا۔ لیکن اللہ اسے عیسیٰؑ کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور اس کا خون ان کے نیزے پر لگا ہوا لوگوں کو دکھائے گا۔

لایتوب اللہ علیہم ابداً ویقتل ثلثہم افضل الشہداء عند اللہ ویفتتح الثلث لا یفتنون ابداً فیفتحون قسطنطینہ فبینما ہم یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفہم بالزیتون اذ صاح فیہم الشیطان ان المسیح قد خلفکم فی اہلیکم فیخرجون وذلک باطل فاذا جاؤا الشام خرج فبینما ہم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذا قیمت الصلوٰۃ فینزل عیسیٰ ابن مریم فاتہم فاذا رآہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترک لانذاب حتیٰ یہلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہ فیریہم دمہ فی حربتہ

مسلم بن حجاج صحیح جلد ۲ صفحہ ۴۰۱ سطر ۵ مع شرح نووی شیخ غلام علی لاہور

حضرت مستورد قرشی نے عمرو بن العاص کے سامنے کہا کہ میں نے آنحضرت صلعم سے سنا فرما رہے تھے۔ قیامت قائم ہوگی تو اس زمانے میں رومیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی۔ حضرت عمرو نے کہا سوچ سمجھ کر بات کرو۔ مستورد بولے جو کچھ میں نے آنحضرت صلعم سے سنا وہی کہہ رہا ہوں۔ حضرت

حدثنی موسیٰ بن علیؒ عن ابیہ قال: قال المستورد القرشی عند عمرو بن العاص سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تقوم الساعۃ والروم اکثر الناس فقال لہ عمرو ابصر ما تقول قال اقول ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

عمرو بولے اگر تم یہ کہتے ہو تو سچ ہے کیونکہ رومیوں
میں چار خصائل ہیں۔ وہ لوگ فتنے کے وقت سب
سے زیادہ متحمل مزاج ہیں۔ مصیبت کے بعد
بہت جلد سکون پذیر ہو جاتے ہیں بھاگنے کے
بعد سب سے پہلے پھر حملہ کرتے ہیں مسکینوں یتیموں
کمزوروں کے واسطے سب سے اچھے ہیں اور
پانچویں ایک خصلت سب سے اچھی ہے کہ بادشاہوں کے ظلم کو بہت زیادہ روکنے والے ہیں۔

وسلم قال لئن قلت ذلك ان فيهم لخصالا اربعا انهم لاحلم الناس عند فتنة واسرعهم افاقة بعد مصيبة واوشكهم كرة بعد فرة وخيرهم لمسكين ويتيم وضعيف و خامسة حسنة جميلة وامنعهم من ظلم الملوك

مسلم بن حجاج جلد ۲ صفحہ ۴۰۲ سطر ۸ شیخ غلام علی لاہور

حضرت مستورد قرشی بیان کرتے ہیں۔ کہ
میں نے آنحضرت صلعم سے سنا آپ فرما رہے تھے
قیامت اسوقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ نصاریٰ
سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو جائیں گے۔

ان المستورد القرشي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تقوم الساعة والروم اكثر الناس

مسلم بن حجاج صحیح جلد ۲ صفحہ ۴۰۲ سطر ۱۰ شیخ غلام علی لاہور

حدثنا ابوبكر بن ابي شيبة وعلي بن حجر كلاهما عن ابن علية حدثنا اسماعيل بن ابراهيم عن ايوب عن حميد بن هلال عن ابي قتادة العدوي عن يسير بن جابر قال هاجت ريح حمراء بالكوفة فجاء رجل ليس له هجيرى الا يا عبد الله بن مسعود جاءت الساعة قال فقعد وكان متكئا فقال ان الساعة لا تقوم حتى لا يقسم ميراث ولا يفرح بغنيمة ثم قال بيده هكذا ونحاها نحو الشام فقال عدو يجمعون لاهل الاسلام ويجمع لهم اهل الاسلام قلت الروم تعني قال نعم وتكون عند ذاك القتال ردة شديدة فيشترط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فيقتتلون حتى يحجز بينهم الليل فيفيء هؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يشترط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فيقتتلون حتى يحجز بينهم الليل فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يشترط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فيقتتلون حتى يمسوا فيفيء هولاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة فاذا كان يوم الرابع نهد اليهم بقية اهل الاسلام فيجعل الله الدبرة عليهم فيقتلون مقتلة اما قال لا يرى مثلها واما قال لم ير مثلها حتى ان الطائر ليمر بجنباتهم فما

Marfat.com

يخلفهم حتى يخرميتا فيتقادينو الاب كانوا مائة۔ فلا يجدونه بقي منهم الا الرجل الواحد فيأتي غنيمة يفرح اوای ميراث يقاسم فبينما هم كذلك اذ سمعوا بباس هو اكبر من ذلك فجاءهم الصريخ ان الدجال قد خلفهم في ذراريهم فيرفضون ما في ايديهم ويقبلون فيبعثون عشرة فوارس طليعة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انی لاعرف اسماءهم واسماء اٰبائهم والوان خيولهم هم خير فوارس على ظهر الارض يومئذ اومن خير فوارس على ظهر الارض يومئذ

ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن حجر، ابن عیینہ، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، حمید بن ہلال، ابوقتادہ عدوی، یسیر بن جابر بیان کرتے ہیں، کہ ایک بار کوفے میں لال آندھی آئی، ایک شخص آیا، جس کا تکیہ کلام ہی تھا۔ اے عبداللہ بن مسعود قیامت آگئی، یہ سن کر عبداللہ بن مسعود بیٹھ گئے اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے اور فرمایا۔ قیامت قائم ہونے سے پہلے میراث تقسیم نہ ہوگی۔ اور نہ مال غنیمت ملنے کی خوشی ہوگی اس کے بعد ہاتھ سے ملک شام کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ وہاں اہل اسلام کے دشمن جمع ہوں گے اور مسلمان ان کے مقابلے کے لئے اکٹھے ہوں گے۔ میں نے کہا دشمن سے مراد آپ کی رومی ہیں۔ فرمایا ہاں اور اس قتال کے وقت سخت ارتداد ہوگا۔ اور مسلمان لشکر کے آگے ایک فوجی دستہ مرنے کے لئے روانہ کریں گے۔ تاکہ وہ بغیر غالب ہوئے واپس نہ آئیں۔ مسلمان جاکر خوب لڑیں گے۔ بالآخر رات کا پردہ حائل ہو جائے گا۔ اور ہر ایک فریق لوٹ آئے گا۔ کسی کو غلبہ نہ ہوگا۔ مگر وہ فوجی دستہ فنا ہو جائے گا۔ دوسرے دن مسلمان لشکر کے آگے ایک فوجی دستہ مرنے کے لئے پھر روانہ کریں گے تاکہ وہ بغیر غالب ہوئے واپس نہ آئیں۔ مسلمان جاکر خوب لڑیں گے بالآخر رات کا پردہ حائل ہو جائے گا اور ہر ایک فریق لوٹ آئے گا۔ کسی کو غلبہ نہ ہوگا۔ مگر وہ فوجی دستہ فنا ہو جائے گا۔ دوسرے دن مسلمان لشکر کے آگے ایک فوجی دستہ مرنے کے لئے پھر روانہ کریں گے۔ تاکہ بغیر غالب ہوئے وہ لوٹ کر نہ آئے وہ جاکر لڑیں گے۔ کوئی غالب نہ ہوگا۔ اور شام ہو جائے گی۔ تو ہر فریق لوٹ آئے گا مگر وہ فوجی دستہ فنا ہو جائے گا۔ پھر تیسرے دن مسلمان لشکر کے آگے ایک فوجی دستہ روانہ کریں گے تاکہ وہ مر جائے یا غالب ہو جائے وہ لڑیں گے لیکن شام ہو جائے گی۔ تو ہر فریق لوٹ آئے گا۔ اور کوئی غالب نہ ہوگا۔ مگر یہ فوجی دستہ بھی فنا ہو جائے گا۔ جب چوتھا دن ہوگا۔ تو بقیہ مسلمان کافروں پر چڑھائی کر دیں گے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دے گا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہیں دیکھے گا یا ویسی کسی نے نہ دیکھی ہوگی۔ یہاں تک کہ پرندے ادھر ادھر سے ہو کر گزریں گے۔ مگر آگے نہ بڑھ سکیں گے مردہ ہو کر پڑیں گے۔ ایک باپ کی اولاد جن کی تعداد ایک سو ہوگی۔ ان میں سے ایک کے علاوہ کوئی باقی نہ رہیگا۔

ایسی حالت میں مال غنیمت سے کیا خوشی ہوگی۔ اور میراث کیا تقسیم ہوگی۔ مسلمان اسی حالت میں ہوں گے۔ کہ یکایک اس سے بھی بڑھ کر ایک مصیبت کی آواز سنائی دے گی۔ ایک چیخ سنائی دے گی۔ کہ مسلمانوں کی اولاد میں دجال قائم ہوگیا۔ فوراً مسلمان اپنے ہاتھوں کی چیزیں چھوڑ کر ادھر متوجہ ہو جائیں گے۔ لیکن پہلے دس سواروں کا دستہ بطور ہراول کے بھیج دیں گے۔ حضور نے فرمایا۔ میں ان سواروں کے اور ان کے باپوں کے نام جانتا ہوں۔ اور ان کے گھوڑوں کے رنگ بھی مجھے معلوم ہیں۔ وہ روئے زمین کے سواروں سے اس زمانے میں بہتر ہوں گے۔

مسلم بن حجاج صحیح جلد ۲ صـ۴۰۱ سطر ۱ شیخ غلام علی ، لاہور

قتیبہ بن سعید، جریر، عبدالملک بن عمیر، جابر بن سمرہ، حضرت نافع بن عقبہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں تھے، تو حضورؐ کی خدمت میں مغرب کی طرف سے کچھ لوگ بالوں کا لباس پہنے ہوئے حاضر ہوئے اور طیلسے کے پاس حضورؐ سے ملاقات ہوئی۔ آپ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے اور وہ لوگ کھڑے تھے۔ میرے دل نے کہا تو بھی ان کے پاس چل۔ اور درمیان میں جا کر کھڑا ہو جا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ قریب سے ان پر حملہ کر دیں۔ پھر میں نے خود ہی کہا ممکن ہے کہ آپ ان سے سرگوشی کر رہے ہوں۔ غرض میں وہاں چلا گیا اور آپ کے اور ان کے درمیان جا کر کھڑا ہو گیا۔ چار باتیں مجھے حضور کی یاد ہیں۔ جنہیں میں نے انگلیوں پر شمار کر لیا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ تم جزیرہ عرب پر لڑو گے اور اللہ تمہارے ہاتھوں پر اسے فتح کرے گا۔ پھر فارس سے لڑو گے۔ اللہ اسے بھی فتح کرائے گا۔ پھر روم سے لڑو گے وہاں بھی اللہ فتح دے گا۔ اس کے بعد دجال سے لڑو گے وہاں بھی اللہ فتح دے گا۔ نافع نے کہا۔ اے جابر ہم سمجھتے ہیں کہ دجال ملک شام کی فتح ہونے کے بعد نکلے گا۔

مسلم بن حجاج صحیح جلد ۲ صـ۴۰۲ سطر ۱ شیخ غلام علی، لاہور

عبید اللہ بن سعید، یحییٰ القطان، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حفصہ کے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر مشرق کی طرف دست مبارک سے اشارہ کر کے فرما رہے تھے۔ کہ فتنہ اس طرف ہوگا۔ جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔ آپ نے اسے دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا۔ عبید اللہ بن سعید نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر کھڑے تھے۔

Marfat.com

مسلم بن حجاج صحیح جلد ۲ صـ۴۰۳ سطر ۱۴ شیخ غلام علی ، لاہور

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا: تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ایسا ہوگا۔ جو مال کو لپ بھر بھر کر دے گا اور شمار نہیں کرے گا۔

عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خلفائکم خلیفۃ یحثو المال حثیًا لا یعدّہ عدداً

مسلم بن حجاج صحیح جلد ۲ صـ۴۰۴ سطر ۳ شیخ غلام علی، لاہور

حضرت ابوہریرہ آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میری اُمت کو قریش کا یہ قبیلہ ہلاک کر دے گا۔ صحابہ نے عرض کیا پھر حضور ہمیں کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا کاش لوگ ان سے علیحدہ رہیں۔

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یھلک اُمتی ھذا الحی من قریش قالوا فما تامرنا قال لو ان الناس اعتزلوھم

اشعۃ اللمعات جلد ۱ صـ۳۳۳ شیخ عبدالحق رقمطراز ہیں۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا پس جانا میں نے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمینوں میں ہے۔ یہ عبارت ہے تمام علومِ جزوی وکلی کے حاصل ہونے اور ان کے احاطہ کرنے کی۔

فعلمت ما فی السموات والارض پس دانستم ہرچہ در آسمانہا و ہرچہ در زمین بود عبارت است از حصول تمام علومِ جزوی وکل واحاطہ آں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس میرے لئے ہر چیز ظاہر ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔

فتجلّی لی کلّ شیٔ وعرفت

ترمذی جلد ۲ صـ۱۵۶ حاشیہ ۹ مشکوٰۃ صـ۵۲ مسلک اولیاء صـ۱۲۶

حضرت عمر رضؓ فرماتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں قیام فرما کر مخلوقات کی ابتدا سے لے کر جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک کی تمام خبریں دیں۔ یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔

قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم حفظ ذلک من حفظہ ونسیہ من نسیہ

Marfat.com

بخاری جلد ۱ ص ۴۵۳ سطر ۱۲ مشکوٰۃ ص ۵۰۶ سطر ۶ فتح الباری جلد ۶ ص ۲۸۶ عمدۃ القاری جلد ۱۵ ص ۱۱ ارشاد الساری جلد ۵ ص ۲۵۰ ، اشعۃ اللمعات جلد ۴ ص ۴۴۴ ، مرقاۃ جلد ۱۱ ص ۴

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

حضور اکرمؐ نے کسی چیز کو نہ چھوڑا بلکہ جو قیامت تک ہونے والا تھا وہ سب کچھ بتا دیا جس نے یاد رکھا یاد رکھا۔ جو بھول گیا وہ بھول گیا۔

ما ترک شیئاً یکون فی مقامہ الی یوم القیامۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ

بخاری جلد ۲ ص ۹۷۷ مسلم جلد ۲ ص ۳۹۰ مشکوٰۃ ص ۴۶۱ سطر ۹ ، ابوداؤد جلد ۲ ص ۱۲۶ شفا عیاض مصر ص ۲۸۲ مسند حنبل جلد ۵ ص ۳۸۶ ابن عساکر ص ۹۴ جلد ۴ تیسیر الوصول جلد ۴ ص ۲۴۱ ۔ خلاصۃ التہذیب ص ۶۳ اصابہ ص ۲۱۸ جلد ۱ ۔ التقریب ص ۸۲

حضرت ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں

حضور اکرمؐ نے ہم سے اس حال میں مفارقت فرمائی کہ کوئی پرند ایسا نہیں جو اپنے بازو کو ہلائے مگر آپ نے ہم سے اس کا بھی ذکر فرما دیا۔ زرقانی شرح مواہب جلد ۷ ص ۲۰۶ شفا جلد ۱ ص ۲۸۳

لقد ترکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومایحرک طائر جناحیہ الا ذکر لنا منہ علماً

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔

بدر سے ایک دن پہلے آپؐ نے فرمایا کہ یہ ہے کل فلاں کے گرنے کی جگہ اور آپ نے اپنے دستِ مبارک کو زمین پر رکھا اور یہ ہے کل فلاں کے گرنے کی جگہ اور اپنے دستِ مبارک کو زمین پر رکھا۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے حضور علیہ السلام کے دستِ مبارک کی جگہ سے اُن فرمودہ آدمیوں میں سے کوئی بھی پس و پیش نہ ہوا۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا مصرع فلان غداً ووضع یدہ علی الارض ھذا مصرع فلان غداً ووضع یدہ علی الارض وھذا مصرع فلان غداً ووضع یدہ علی الارض فقال والذی نفسی بیدہ ماجاوز احد منھم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

مسلم جلد ۲ ص ۳۸۶ ، نسائی جلد ۱ ص ۳۹۳ ، بخاری جلد ۲ ص ۵۶۵ حاشیہ ۲ ابوداؤد جلد ۲ ص ۸ خصائص کبریٰ ص ۱۹۹ ، اداب النبی محمد شفیع ص ۸۵ ، کنز العرفان جلد ۱ ص ۱۲۵

Marfat.com

امام بیہقی عبداللہ بن بسر سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ

یہ لڑکا ایک قرن زندگی پائے گا، ان کے چہرے پر ثولول تھے۔ حضورؐ نے فرمایا ان کے مرنے سے پہلے دور ہو جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا (جامع الصفات ص۱۴۴ ۔ حجۃ اللہ ص۵۰)

یعیش ھذا الغلام قرنا وکان فی وجھہ ثولول قال لا یموت ھذا حتی یذھب

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا۔ اگر اہل سنت کی تمام کتب سے اس حدیث کے متون تحریر کروں تو ایک مستقل کتاب بن جائے گی۔ یہاں پر چند عبارات تحریر کی جاتی ہیں تاکہ موضوع تشنہ نہ رہے۔

حدیث حضرت ابوسعید الخدریؓ

بخاری، محمد بن اسماعیل متوفی ھ صحیح جلد ۱ ص۶۴ سطر رشیدیہ دہلی

ابراہیم بن موسیٰ، عبدالوہاب، خالد، عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے ان سے اور علی بن عبداللہ سے کہا کہ تم دونوں ابوسعید خدری کے پاس جاؤ اور ان سے ان کی حدیثیں سنو۔ چنانچہ ہم ان کے پاس گئے اس وقت وہ اور ان کے بھائی اپنے ایک باغ میں پانی کھینچ رہے تھے۔ جب انہوں نے ہم کو دیکھا تو آئے اور بصورت احتباء بیٹھ گئے اور کہا کہ ہم تعمیر مسجد نبوی کے وقت ایک ایک اینٹ اٹھا رہے تھے اور عمار دو دو اینٹیں اٹھاتے تھے پھر رسول اللہ ان کے پاس سے گذرے اور ان کے سر سے غبار صاف کیا فرمایا عمار پر بہت افسوس ہے ان کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی وہ ان کو خدا کی طرف بلاتے ہوں گے اور وہ ان کو دوزخ کی طرف بلاتے ہوں گے۔

صحیح مسلم جلد ۲ ص۴۰۳ سطر ۲۵، مشکوٰۃ ص سطر ، مسند ابوداؤد طیالسی ص۲۹۳ مناقب خوارزمی ص۱۲۰، الفتح الکبیر جلد ۳ ص۳۰۴، جلد ۶ ص۲۱۴، البدایہ جلد ۱ ص۲۷۰، جلد ۳ ص۲۱۷ حلیۃ الاولیاء جلد ۷ ص۱۹۷، المستدرک جلد ۲ ص۱۴۹ تیسیر الوصول جلد ۲ ص۱۵۱ سیر اعلام النبلاء جلد ۱ ص۲۹۹، طبقات ابن سعد

جلد ۳ ص ۲۵۲، منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۲۴۵، تاریخ اسلام ذہبی جلد ۲ ص ۱۷۹، مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۶۹۶
تاریخ بغداد جلد ۲ ص ۲۸۲ خصائص نسائی ص ۴۱، مبارق الازھار شرح مشارق الانوار ص ۲۹۹ جلد ۲، سنن
بیہقی جلد ۸ ص ۱۸۹ منتخب الصحیحین بنجانی ص ۸۷

حدیث اُمّ سلمہ رضؓ

نیشاپوری، مسلم بن الحجاج صحیح جلد ۲ ص ۴۰۳ سطر ۲۵ مع شرح نووی لاہور

حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم نے عمار سے فرمایا کہ تجھے باغی گروہ قتل کریگا۔

عن امّ سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لعمار: تقتلك فيئة الباغية

مسند حنبل جلد ۳ ص ۵ سطر ۲ طبقات ابن سعد ص ۲۵۲ جلد ۳ خصائص نسائی ص ۱۳۲ سطر ۱۲
عقد الفرید جلد ۲ ص ۲۰۳ مبارق الازھار جلد ۲ ص ۱۷۹، معرفۃ علوم الحدیث ص ۸۴، مناقب خوارزمی
ص ۱۱۹ حلیۃ الاولیاء جلد ۷ ص ۱۹۶، تاریخ بغداد ص ۲۸۹ جلد ۱۱، الفتح الکبیر ص ۳۵ جلد ۲، سیر اعلام النبلاء جلد ۱
ص ۳۰۰، نہایۃ الارب جلد ۱۶ ص ۳۴۵، تاریخ اسلام ذہبی جلد ۲ ص ۱۸۰، تاریخ مدینہ منورہ سمھودی ص ۲۳۶
جلد ۱۔ البدایہ والنہایہ جلد ۳ ص ۲۱۷ خصائص کبریٰ ص ۱۴۰ جلد ۲، ینابیع المودۃ ص ۱۲۸ سر العالمین ص ۲۳
سطر ۳، مسند دمشق ص ۴۳۷ سطر آخر، کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۵ ح ۲۵۸۷، منتخب کنز جلد ۵ ص ۳۳ سطر ۳، زرقانی
جلد ۵ ص ۱۹۳

حدیث حضرت عثمان بن عفان

معجم الصغیر ص ۱۰۶، حلیۃ الاولیاء جلد ۴ ص ۱۴۲، سیر اعلام النبلاء جلد ۱ ص ۳۰۰، مجمع الزوائد
ص ۲۴۲ جلد ۷

حدیث حضرت ابوہریرہ

اسد الغابہ جلد ۴ ص ۴۵، تاریخ اسلام ذہبی جلد ۲ ص ۱۷۹ مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۲۹۶، ذخائر المواریث
جلد ۴ ص ۱۱۳ ینابیع المودۃ ص ۱۲۹

Marfat.com

حدیث عبداللہ بن عمر

خصائص نسائی ص۱۳۳ سطر ۷، طبقاتِ ابن سعد جلد ۳ ص۲۵۳، العقد الفرید ص۲۰۳ جلد ۲، کتاب الصفین ابن مزاحم ص۳۶۷، تاریخ بغداد ص۴۱۴ جلد ۷، المستدرک جلد ۳ ص۳۸۷، البدایہ ص۲۶۸ جلد ۷، الاغتباط اندلسی ص۵۸، کامل ابن اثیر جلد ۳ ص۱۵۵، سیر اعلام النبلاء ص۱۵۵ جلد ۳ ص۶۰، تاریخ اسلام ذہبی جلد ۳ ص۹۳، مجمع الزوائد ص۲۴۴ جلد ۷، تاریخ مدینہ منورہ ص۲۳۶ جلد ۱، منتخب کنز العمال ص۴۴۹ جلد ۵

حدیث عمرو بن عاص

الامامۃ والسیاسۃ جلد ۱ ص۱۲۶، البدء والتاریخ جلد ۵ ص۴۰، کتاب الصفین ابن مزاحم ص۳۸۶ المستدرک جلد ۳ ص۳۸۶، سنن بیہقی جلد ۸ ص۱۸۹، مناقب خوارزمی ص۱۵۲، سیر اعلام النبلاء جلد ۱ ص۲۲۹ و ص۳۰۵، تلخیص المستدرک جلد ۳ ص۳۸۶، تاریخ اسلام ذہبی جلد ۲ ص۱۸۰، البدایہ جلد ۷ ص۲۶۷، جلد ۶ ص۲۱۵، مجمع الزوائد جلد ۷ ص۲۴۰ جلد ۹ ص۲۹۷، تہذیب التہذیب جلد ۳ ص۲۹۰، تاریخ مدینہ منورہ جلد ۱ ص۲۳۶، سیرت حلبیہ ص۷۲ جلد ۲، نور الابصار ص۹۰

حدیث خزیمہ بن ثابت رض

طبقات ابن سعد جلد ۳ ص۲۵۹، العقد الفرید ص۲۰۳ جلد ۲، منتخب ذیل المذیل ص۱۵، اسد الغابہ جلد ۲ ص۱۱۴، مناقب خوارزمی ص۱۱۹، تاریخ ابن عساکر ص۱۳۴ جلد ۵، المستدرک جلد ۳ ص۲۹۷ و ص۳۸۵ سیرت حلبیہ ص۷۲ جلد ۲، الاصابہ جلد ۱ ص۴۲۵، اکمال الرجال ص۶۳۹، شرح حدیدی ص۳۳۹ جلد ۲، مجمع الزوائد جلد ۷ ص۲۴۲

حدیث حبۂ عرنی

تاریخ طبری جلد ۴ ص۲۷، تاریخ بغداد ص۲۷۴ جلد ۸، المستدرک جلد ۳ ص۳۹۱، مجمع الزوائد جلد ۹ ص۲۹۶، تلخیص المستدرک جلد ۳ ص۳۹۱، الخصائص الکبریٰ جلد ۲ ص۱۴۱ اس کے علاوہ اسماعیل بن عبدالرحمٰن کی روایت اصابہ جلد ۱ ص۱۲۸، ہانی بن ہانی کی روایت فیض القدیر کے ص۲۵۱ حسن کی روایت

Marfat.com

کتاب الصفین ابن مزاحم کے ص ۳۶۹ ۔ ابو رافع کی روایت مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۲۹۶ حفی مولای عمر کی روایت طبقات ابن سعد کی جلد ۳ کے ص ۲۵۳ ۔ ابو ایوب انصاری کی روایت مناقب خوارزمی کے ص ۶۳ ، عائشہ کی روایت منتخب کنز العمال کی جلد ۵ کے ص ۲۴۸ جلد ۵ ۔ سعید بن جبیر کی روایت منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۲۴۸ جابر کی روایت منتخب کنز العمال کی جلد ۵ ص ۲۴۶ حبیب بن ثابت کی روایت کتاب الصفین ص ۳۶۷ ۔ محمد بن عمر بن حزم کی روایت المستدرک جلد ۳ ص ۳۸۶ سنن بیہقی جلد ۸ ص ۱۸۹ مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۲۴۱ تلخیص المستدرک جلد ۳ ص ۳۸۶ سیر اعلام النبلاء جلد ۱ ص ۳۰۰ ۔ خود عمار بن یاسر کی روایت مسند ابو داؤد ص ۹۰ ۔ حلیۃ الاولیاء جلد ۴ ص ۳۶۱ سیر اعلام النبلاء ص ۳۰۰ جلد ۱ مناقب خوارزمی ص ۱۵۲ مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۲۹۵ جلد ۷ ص ۲۴۲ جلد ۹ ص ۲۹۸ البدایہ جلد ۶ ص ۶۱۴ خصائص کبریٰ جلد ۲ ص ۱۴۰ نہایت الارب جلد ۵ ص ۱۹۲ روایت معاویہ بن ابی سفیان ۔ مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۲۹۶ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۲۴۷ مجمع الزوائد ص ۲۹۷ جلد ۹ ینابیع المودۃ ص ۱۲۹ ۔ روایت زیاد بن عزد ۔ اسد الغابہ جلد ۲ ص ۲۱۷ اصابہ جلد ۱ ص ۱۲۸ مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۲۹۶ ۔ روایت عبداللہ بن ابی ھذیل طبقات ابن سعد جلد ۱ ص ۲۴۱ جلد ۳ ص ۲۵۱ مسند ابو داؤد طیالسی ص ۹۰ ۔ روایت انس تاریخ بغداد جلد ۵ ص ۳۱۵ مجمع الزوائد ص ۲۴۲ جلد ۷ روایت زید بن ابی اوفی مناقب خوارزمی ص ۹۰ سیر اعلام النبلاء ص ۹۶ جلد ۱ ۔ روایت عمرو بن میمون ۔ طبقات ابن سعد جلد ۳ ص ۲۴۸ تاریخ اسلام ذہبی جلد ۲ ص ۱۷۷ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۲۴۵

علامہ الشیخ منصور علی ناصف ازہری نے ان تمام احادیث و اخبار (کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب کو جانتے تھے) کو اپنی کتاب التاج الاصول فی احادیث الرسول کی جلد ۵ کے کتاب الفتن و الملاحم میں شرح و بسط کے ساتھ جمع کر دیا ہے یہ تقریباً ایک سو ستر احادیث ہیں جسے ضرورت ہو وہ مذکورہ کتاب کی مذکورہ جلد کے صفحہ نمبر ۳۱۹ سے لے کر ص ۳۸۱ تک کا مطالعہ کر لے۔

بغوی، حسین بن مسعود تفسیر معالم التنزیل جلد ۱ طبع مصر

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم نے ایک روز عصر کے بعد ہم میں کھڑے ہو کر قیامت تک ہونے والی چیزیں سب ہی بیان فرما دیں اور کوئی چیز نہ چھوڑی یہاں تک کہ جب دھوپ کھجوروں کی چوٹیوں

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما بعد العصر فما ترک شیاء الی یوم القیامۃ الا ذکرہ فی مقامہ ذلک حتی اذا کانت الشمس علی رؤوس النمل و

اور دیواروں کے کنارے پر پہنچی تو فرمایا کہ دنیا کے احوال میں سے صرف اس قدر باقی رہ گیا جتنا دن باقی رہ گیا۔

اطراف الحیطان قال امانه لم یبق من الدنیا فیما مضی منها الا کما من یومکم

ولی الدین تبریزی مشکوٰۃ ص۲۱ سطر۱۱ نور محمد کراچی

حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: کہ سب سے پہلے اللہ نے جو چیز پیدا کی وہ قلم ہے۔ خدا نے قلم سے فرمایا لکھ؛ قلم نے عرض کیا: کیا لکھوں؟ اللہ نے فرمایا: تقدیر کو لکھ۔ چنانچہ جو کچھ ہو چکا تھا اور جو ہونے والا تھا سب قلم نے لکھا۔

عن عبادة ابن الصامت قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اول ما خلق الله القلم فقال له اکتب قال ما اکتب القدر فکتب ما کان وما هو کائن الی الابد

تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ ص۲۱ سطر۲۱ باب نور محمد کراچی

عن عبد الله بن عمر قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی یدیه کتابان فقال تدرون ما هذان الکتابان قلنا لا یا رسول الله الا ان تخبرنا فقال للذی فی یده الیمنی هذا کتاب من رب العالمین فیه اسماء اهل الجنة واسماء اٰبائهم وقبائلهم ثم اجمل علی آخرهم فلا یزاد فیهم ولا ینقص منهم ابداً ثم قال للذی فی شماله هذا کتاب من رب العالمین فیه اسماء اهل النار واسماء اٰبائهم وقبائلهم ثم اجمل علی اٰخرهم فلا یزاد فیهم ولا ینقص منهم ابداً

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں تو آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کتابیں کیسی ہیں تو ہم نے عرض کی کہ نہیں مگر یہ کہ آپ ہمیں خبر دیں تو آپ نے فرمایا یہ کتاب جو میرے دائیں ہاتھ میں ہے یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔ اس میں تمام جنتیوں کے نام اور ان کے آباء کے نام اور ان کے قبیلوں کے نام درج ہیں۔ پھر اس کے اخیر پر میزان لگائی گئی اور ان میں نہ زیادہ کیا جائے گا۔

Marfat.com

اور نہ کم کیا جائے گا۔ ہمیشہ تک پھر فرمایا یہ جو کتاب میرے بائیں ہاتھ میں ہے یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔ اس میں تمام دوزخیوں کے نام ہیں اور ان کے آباد کے نام اور ان کے قبیلوں کے نام۔ پھر ان کے آخیر میں میزان لگائی گئی نہ اُن میں کچھ زیادہ کیا جائے گا اور نہ کم ہمیشہ تک۔

تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ المصابیح ص ۶۹ سطر ۲۷ نور محمد کراچی

حضرت عبدالرحمٰن بن عائش سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم نے فرمایا۔ کہ میں نے اپنے خدا کو اچھی صورت میں دیکھا فرمایا رب نے کہ ملائکہ کس بات میں جھگڑا کرتے ہیں تو میں نے عرض کی تو ہی بہتر جانتا ہے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ پھر میرے رب نے اپنی رحمت کا ہاتھ میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا۔ میں نے اس کے وصول فیض کی سردی اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان پائی۔ پس جان لیا میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور آپ نے اس حال کے مناسب یہ آیت تلاوت فرمائی

عن[1] عبدالرحمٰن بن عائش قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت ربی عزّ و جل فی احسن صورۃ قال فیما یختصم الملأ الاعلیٰ قلت انت اعلم قال فوضع کفّہ بین کتفی فوجدت بردھا بین ثدی فعلمت ما فی السموٰات والارض وتلا وکذلک نری ابراھیم ملکوت السموٰات والارض ولیکون من الموقنین

تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۱۲ سطر ۹ اصح المطابع کراچی باب فضائل سید المرسلین

ثوبان سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ خدا نے میرے لئے زمین سمیٹ دی پس میں نے زمین کے مشرقوں کو مغربوں کو دیکھ لیا۔

عن ثوبان قال: قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ان اللہ زوی الی الارض فرایت مشارقھا ومغاربھا۔

تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۶۲ سطر ۵ کتاب الفتن نور محمد کراچی

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا۔ اس زمانے میں بیٹھنے والا بہتر ہوگا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے

عن ابی ھریرۃ قال: قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم سیکون الفتن القاعد فیھا خیر من القائم والقائم فیھا خیر من الماشی فیھا من الساعی من تشرف لھا تستشرفہ

---

[1] مذہب امامیہ کے نزدیک خدا کو کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا ملاحظہ فرمائیے شرح تجرید و دیگر کتب علم کلام

Marfat.com

والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے جو شخص ان فتنوں فمن وجد ملجاء او معاذا فلیعذ بہ
کی طرف جھانکے گا فتنہ اس کو اپنی طرف کھینچ لے گا۔ پس جو شخص پناہ کی کوئی جگہ پائے وہ وہاں جاکر پناہ
حاصل کرے۔

مسند احمد بن حنبل جلد ۵ ص ۳۸۸ کتاب التاج الجامع للاصول جلد ۵ ص ۳۲۴
تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ ص ۴۶۲ سطر ۹ اصح المطابع کراچی کتاب الفتن

حضرت ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم
نے فرمایا ہے عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا اور یاد
رکھو کہ پھر ان فتنوں میں سے ایک بڑا فتنہ پیش
آئے گا اس بڑے فتنہ میں بیٹھا ہوا شخص چلنے والے
سے بہتر ہوگا اور چلنے والا بہتر ہوگا فتنے کی طرف دوڑنے
والے سے خبردار! جب یہ فتنہ وقوع میں آئے
تو وہ شخص جس کے پاس اونٹ ہو اپنے اونٹ
کے ساتھ ہو جائے اور جس کے پاس بکریاں ہوں
وہ اپنی بکریوں میں مل جائے اور جس کے پاس زمین
ہو وہ اپنی زمین میں جا پڑے (یعنی تمام کاموں کو
چھوڑ کر گوشۂ تنہائی اختیار کرے اور ان چیزوں
میں مشغول و منہمک ہو جائے ایک شخص نے
(یہ سن کر) عرض کیا یا رسول اللہ جس کے پاس
اونٹ بکریاں اور زمین نہ ہو وہ کیا کرے۔ فرمایا
وہ اپنی تلوار کی طرف متوجہ ہو اور اس کو پتھر مار کر
توڑ ڈالے (یعنی اس کی دھار کو بیکار کر دے تاکہ جنگ و پیکار کا خیال دل میں پیدا نہ ہو) اور پھر اس کو
چاہیے کہ ان فتنوں سے نجات پانے کے لئے بھاگ نکلے اگر وہ جلد ایسا کر سکے اس کے بعد آپ نے
فرمایا۔ اے اللہ میں نے تیرے احکام تیرے بندوں کو پہنچا دیئے تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے
ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر مجھ پر جبر کیا جائے یہاں تک کہ مجھ کو دونوں فریق میں سے
کسی ایک فریق کی صف میں لے جایا جائے اور مجھ کو ایک شخص اپنی تلوار سے مارے یا کوئی تیر آکر

عن ابی بکرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انہا ستکون فتن الا ثم تکون
فتن الا ثم تکون فتنۃ القاعد خیر من
الماشی فیہا والماشی خیر من الساعی الیہا
لا فاذا وقعت فمن کان لہ ابل فلیلحق بابلہ
ومن کان لہ غنم فلیلحق بغنمہ ومن کانت
لہ ارض فلیلحق بارضہ فقال رجل یا رسول
اللہ ارایت من لم یکن لہ ابل ولا غنم ولا
ارض قال یعمد الی سیفہ فیدق علی
حدہ بحجر ثم لینج ان استطاع النجاء
اللہم ہل بلغت ثلثا فقال رجل یا رسول
اللہ ارایت ان ارہت حتی ینطلق بی الی
احد الصفین فضربنی رجل بسیفہ او
یجیٔ سہم فیقتلنی قال یبؤ باثمہ واثمک
ویکون من اصحاب النار

Marfat.com

لگے اور مجھ کو مار ڈالے تو میری نسبت آپ کا کیا خیال ہے۔ فرمایا یا تیرے قاتل پر اپنا اور تیرا دونوں کا گناہ ہوگا۔ اور یہ شخص دوزخیوں میں سے شمار ہوگا۔

بخاری، محمد بن اسماعیل صحیح جلد ۱ ص ۱۸۴ سطر ۱۳ رشیدیہ دہلی

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ دو قبروں پر گزرے جن میں عذاب ہو رہا تھا تو حضورؐ نے فرمایا کہ ان دونوں صاحبان قبر کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی سخت بات کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ ان میں سے ایک تو پیشاب سے پرہیز نہ کرتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا۔ پھر حضورؐ نے ایک تر شاخ لے کر اس کو آدھا آدھا چیرا پھر دونوں قبروں میں ایک ایک گاڑ دیا اور فرمایا کہ جب تک یہ لکڑیاں خشک نہ ہوں گی ان دونوں شخصوں سے عذاب میں کمی کی جاوے گی۔

عن ابن عباس مرّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبرین یعذبان فقال انّھما یعذّبان فی کبیر امّا احدھما فکان لا یستنزہ من البول واما الاخر فکان یمشی بالنمیمۃ ثم اخذ جریدۃ رطبۃ فشقھا بنصفین ثم غرز فی کلّ قبر واحدۃ وقال لعلّہ ان یخفف عنھما مالم ییبسا

تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۴۱ سطر ۱۳ نور محمد کراچی

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ایک بھیڑیا آیا اور چرواہے کے ریوڑ میں سے ایک بکری اُٹھا لے گیا۔ چرواہے نے اس کا تعاقب کیا اور بکری کو اس سے چھین لیا۔ ابوہریرہ کا بیان ہے کہ پھر وہ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ گیا۔ اور وہاں اپنی وضع پر بیٹھ کر کہا میں نے اپنے رزق کا ارادہ کیا تھا جو مجھ کو خدا نے دیا۔ میں نے اس پر قبضہ کیا تھا۔ لیکن تو نے اے چرواہے اس کو مجھ سے چھین لیا۔ چرواہے نے کہا خدا کی قسم ایسی عجیب بات میں نے کبھی نہیں دیکھی جو آج کے دن دیکھی ہے۔ بھیڑیا بولتا ہے۔ بھیڑیئے نے کہا اس سے زیادہ عجیب اس شخص کا حال ہے جو درختوں میں ہے۔ وہ کھجور کے درخت جو دو سنگستانوں کے درمیان واقع ہیں وہ

عن ابی ھریرۃ قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منھا شاۃ فطلبہ الراعی حتی انتزعھا منہ قال فصعد الذئب علی تلّ فاقعی واستشفر وقال قد عمدت الی رزق رزقنیہ اللہ اخذتہ ثم انتزعتہ منی فقال الرجل تاللہ ان رایت کالیوم ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من ھذا رجل فی النخلات بین الحرّتین یخبرکم بما مضی وما ھو کائن بعدکم قال: فکان الرّجل یھودیا فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلّم فاخبرہ واسلم فصدّقہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا امارات

Marfat.com

شخص گزری ہوئی باتوں کی خبریں دیتا ہے اور جو واقعات تمہارے بعد ہونے والے ہیں ان کو بتاتا ہے۔ ابوھریرہ کا بیان ہے کہ وہ چرواہا یہودی تھا بھیڑیئے سے یہ بات سن کر وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ سے آگاہ کیا اور مسلمان ہوگیا رسول اللہ صلعم نے اس بات کو درست تسلیم کیا اور پھر فرمایا یہ واقعہ اور اسی قسم کی دوسری علامات قیامت سے پہلے کی نشانیاں ہیں۔ قریب ہے وہ وقت کہ آدمی باہر جائے اور اس کے واپس ہونے پر اس کی جوتیاں اور اس کا کوڑا وہ تمام باتیں بیان کریں جو اس کی عدم موجودگی میں گھر کے اندر ہوئی ہوں گی۔

بین یدی الساعة قد اوشك الرجل ان یخرج فلا یرجع حتی یحدثه نعلاه وسوطه بما احدث اهله بعده

تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ شریف ص۴۶۷ سطر ۱ کتاب الفتن۔ باب الملاحم نور محمد کراچی

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ قیامت اس وقت آئے گی جبکہ میراث تقسیم نہ کی جائے گی۔ مسلمان مال غنیمت سے خوش نہ ہوں گے اس کے بعد ابن مسعود نے اس حقیقت کی تشریح کی اور کہا شام والوں سے لڑنے کے لئے کافر لشکر جمع کریں گے اور ان کافروں سے مقابلہ کے لئے مسلمان بھی لشکر جمع کریں گے پھر مسلمان ایک جماعت کا انتخاب کر کے رومیوں سے مقابلہ کے لئے آگے بھیجیں گے اور اس سے یہ شرط کریں گے کہ وہ لڑے اور مر جائے اور واپس آئے تو فتح حاصل کر کے آئے پھر فریقین ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں گے یہاں تک کہ دونوں لشکروں کے درمیان رات حائل ہو جائے گی اور دونوں فریق اپنی اپنی جگہ واپس آجائیں گے اور کسی کو فتح حاصل نہ ہوگی۔ لیکن مسلمانوں کی وہ جماعت جن کو آگے بھیجا گیا تھا فنا ہو جائے گی پھر مسلمان ایک اور جماعت کو اسی شرط کے ساتھ آگے بھیجیں گے اور دونوں

عن عبد الله بن مسعود قال: ان الساعة لا تقوم حتی لا یقسم میراث ولا یفرح بغنیمة ثم قال عدو یجمعون لاهل الشام ویجمع لهم اهل الاسلام یعنی الروم فیتشارط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فیقتتلون حتی یحجز بینهم اللیل فیفیٔ هؤلاء وهؤلاء کل غیر غالب وتفنی الشرطة ثم یتشارط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فیقتتلون حتی یحجز بینهم اللیل فیفیٔ هؤلاء وهؤلاء کل غیر غالب وتفنی الشرطة ثم یتشارط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فیقتتلون حتی یمسوا فیفیٔ هؤلاء وهؤلاء کل غیر غالب وتفنی الشرطة فاذا کان یوم الرابع نهد الیهم بقیة اهل الاسلام فیجعل الله الدبرة علیهم فیقتتلون مقتلة لم یر مثلها حتی ان الطائر لیمر بجنباتهم فلا یخلفهم

Marfat.com

فریق ایک دوسرے سے مقابلہ کریں گے یہاں تک کہ رات درمیان میں حائل ہو جائے گی اور دونوں فریق واپس ہو جائیں گے اور ان میں سے کوئی فتح یاب نہ ہوگا۔ لیکن مسلمانوں کی وہ جماعت جس کو آگے بھیجی گیا تھا فنا ہو جائے گی۔ پھر مسلمان ایک اور جماعت کو آگے بھیجیں گے اسی شرط کے ساتھ اور دونوں فریق معرکہ آرا ہوں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے گی اور دونوں فریق واپس ہو جائیں گے جن میں سے کسی ایک کو بھی فتح حاصل نہ ہو گی اور مسلمانوں کی وہ جماعت جو آگے بھیجی گئی تھی فنا ہو جائے گی۔ چوتھے روز مسلمانوں کی باقی فوج لڑنے کے لئے تیار ہو گی اور خدا اس کو کفار پر فتح دے گا یہ لڑائی نہایت سخت ہو گی مسلمان جان توڑ کر لڑیں گے اور ایسا لڑیں گے کہ اس وقت تک ایسی لڑائی نہ دیکھی ہو گی یہاں تک کہ اگر پرندہ اطراف لشکر سے گزرنا چاہے گا تو وہ لشکر کو پیچھے نہ چھوڑ سکے گا یعنی لشکر سے آگے نہ جا سکے گا۔ کہ مر کر زمین پر گر پڑے گا۔ پھر شمار کریں گے ایک باپ کے بیٹوں کو جو تعداد میں سو تھے اور ان میں سے صرف ایک زندہ بچے گا۔ پھر کس غنیمت سے وہ خوش کئے جائیں گے یا کون سی میراث ان میں تقسیم کی جائے گی۔ مسلمان اسی حال میں ہوں گے کہ ان کو ایک سخت لڑائی کی خبر ملے گی جو اس لڑائی سے زیادہ سخت ہو گی پھر مسلمان یہ فریاد سنیں گے کہ دجال ان کی عدم موجودگی میں ان کے اہل وعیال میں پہنچ گیا ہے۔ اس خبر کو سن کر وہ سب کچھ پھینک دیں گے اور دجال کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ اور دس سواروں کو آگے بھیجیں گے کہ وہ دشمن کا حال معلوم کریں رسول اللہ نے فرمایا مسلمان جن سواروں کو آگے بھیجیں گے مجھ کو ان کے اور ان کے باپوں کے نام معلوم ہیں اور ان کے گھوڑوں کا رنگ بھی وہ بہترین سوار ہیں یا اس وقت روئے زمین پر بہترین سواروں میں سے ہوں گے۔

تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ شریف ص ۵۳۴ سطر ۲۴، بخاری جلد ۲ ص ۱۱۲۸ سطر ۲۱

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ ہم (مقام جوانہ میں) رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر تھے

حتی یخرمیتا فیتعاد بنوالاب کانوامائة فلا یجدونه بقی منهم الا الرجل الواحد فبای غنیمة یفرح او ای میراث یقسم فبینما هم کذلك اذا سمعوا بباس هو اکبر من ذلك فجاءهم الصریخ ان الدجال قد خلفهم فی ذراریهم خیر فضون ما فی ایدیهم و یقبلون فیبعثون عشر فوارس طلیعة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لاعرف اسماءهم واسماء اٰبائهم والوان خیولهم هم خیر فوارس او من خیر فوارس علی ظهر الارض یومئذ

عن ابی سعید الخدری قال: بینما نحن عند رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو

Marfat.com

اور آپ غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے
کہ آپ کی خدمت میں قبیلہ بنو تمیم کا ایک شخص جس
کا نام ذوالخویصرہ تھا حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یارسول
اللہ عدل و انصاف سے کام لیجیے۔ حضور صلعم نے
فرمایا افسوس ہے تجھ پر میں انصاف نہ کروں گا۔
تو کون کرے گا بے شک تو ناامید اور گھاٹے میں
رہا اگر میں انصاف نہ کروں۔ عمر نے عرض کیا مجھ
کو اجازت دیجیئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔
آپ نے فرمایا: اس کو اس کے حال پر چھوڑ دے
اس لئے کہ اس شخص کے کچھ لوگ تابعدار ہوں گے
اور تم ان کی نمازوں کو اور ان کے روزوں سے
اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے اس لئے کہ وہ لوگ
ریاکار اور طالب شہرت ہوں گے اور دکھانے کے
لئے اچھی طرح نمازیں پڑھیں گے اور روزے
رکھیں گے۔ یہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن
ان کے حلق سے نیچے نہ جائے گا۔ اور یہ لوگ
دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکاری
کے ہاتھ سے چھوٹ کر شکار میں سے گزر جاتا ہے
جب تیر شکار کے جسم سے گزر جائے گا اور باہر
آجائے تو اس کے پیکان سے پر تک صاف ہوتا ہے
اور کوئی چیز اس کے کسی حصے میں لگی نظر نہیں آتی حالانکہ
وہ نجاست اور خون میں سے نکل کر آتا ہے اور اس
شخص کے بعض تابعداروں کی علامت یہ ہے کہ وہ
سیاہ رنگ کا آدمی ہوگا جس کے ایک بازو میں عورت
کے پستان کے مانند ایسا ہوا گوشت کا ایک ٹکڑا

یقسم قسما اتاہ ذوالخویصرۃ وھو رجل
من تمیم فقال یارسول اللہ اعدل فقال
ویلک فمن یعدل اذا لم اعدل قد خبت
وخسرت ان لم اکن اعدل فقال عمر ائذن
لی اضرب عنقہ فقال دعہ فان لہ اصحابا
یحقر احدکم صلوتہ مع صلوتہم و
صیامہ مع صیامہم یقرؤن القران لایجاوز
تراقیہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من
الرمیۃ ینظر الی نصلہ الی رصافہ الی نضیہ
وھو قدحہ الی قذذہ فلا یوجد فیہ
شئ قد سبق الفرث والدم ایتہم رجل
اسود احدی عضدیہ مثل ثدی المراۃ
او مثل البضعۃ تدردر ویخرجون علی
خیر فرقۃ من الناس قال ابو سعید
اشہد انی سمعت ہذا الحدیث من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشہد
ان علی بن ابی طالب قاتلہم وانا معہ فامر
بذلک الرجل فالتمس فاتی بہ حتی نظرت
الیہ علی نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الذی نعتہ وفی روایۃ اقبل غائر العینین
ناتی الجبہۃ کث اللحیۃ مشرف الوجنتین
محلوق الراس فقال یا محمد اتق اللہ فقال
فمن یطع اللہ اذا عصیتہ فیامننی اللہ
علی اہل الارض ولا تامنونی فسال رجل
قتلہ فمنعہ فلما ولی قال ان من ضئضی

Marfat.com

ہوگا جو ملتا ہوگا اور یہ لوگ لوگوں کے ایک بہترین فرقے کے خلاف بغاوت کریں گے۔ ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے رسول اللہ صلعم سے سنی ہے اور یہ میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ حضرت علی سے ان لوگوں کی ایک جماعت لڑی اور میں اس جنگ میں حضرت علی کے ساتھ تھا۔ جب حضرت علی نے فتح پائی تو اس شخص کو تلاش کرنے کا حکم دیا جس کی نسبت رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا۔ چنانچہ نعشوں میں تلاش کر کے اس کی نعش کو لایا گیا۔ میں نے اس کو دیکھا اس کی جو صفت رسول اللہ صلعم نے بیان کی تھی اس میں موجود تھی اور ایک روایت میں ذوالخویصرہ کے حاضر ہونے کے بجائے یہ الفاظ ہیں کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں۔ پیشانی بلند تھی۔ گنجان دار داڑھی تھی۔ رخسار اٹھے ہوئے تھے اور سر منڈا ہوا تھا اور آپ سے یہ فرمایا کہ اے محمدؐ خدا سے ڈر آپ نے فرمایا اگر میں ہی خدا کی نافرمانی کروں گا تو کون اس کی اطاعت کرے گا۔ خدا مجھ کو امین جانتا ہے اور زمین کے لوگوں میں امین سمجھتا ہے۔ تم مجھ کو امین نہیں جانتے اور مجھ پر اعتماد نہیں رکھتے۔ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کیا اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ آپ نے منع فرما دیا پھر جب وہ شخص چلا گیا تو حضور صلعم نے فرمایا اس شخص کی اصل سے ایک قوم پیدا ہوگی جو قرآن کو پڑھے گی اور قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ جائے گا۔ یہ لوگ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکاری کے ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ پھر یہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں گے۔ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو اس طرح ہلاک کر دوں جس طرح عاد ہلاک کئے گئے۔

هذا قوما يقرؤن القرآن لا يجاوز حناجرهم يمرقون من الاسلام مروق السهم من الرمية فيقتلون اهل الاسلام ويدعون اهل الاوثان لئن ادركتهم لاقتلنهم قتل عاد

تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ شریف ص ۵۳۹ سطر آخر باب فی المعجزات۔ اصح المطابع کراچی

حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے میرے صحابیوں میں اور ایک روایت میں ہے میری امت میں بارہ منافق ہیں جو جنت میں داخل نہ ہوں گے داخل ہونا کیا جنت کی بو بھی نہ پائیں گے جب تک کہ سوئی کے ناکے میں سے اونٹ نہ گزر جائے۔ ان میں سے آٹھ منافقوں کے شر اور فتنے کو دبیلہ دفع کرے گا۔ وہ

عن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في اصحابي وفي رواية قال في امتي اثنا عشر منافقا لا يدخلون الجنة ولا يجدون ريحها حتى يلج الجمل في سم الخياط ثمانية منهم تكفيهم الدبيلة سراج من نار يظهر في اكتافهم حتى تنجم في صدورهم

ایک آگ کا شعلہ ہوگا جو ان کے مونڈھوں میں پیدا ہوگا۔

تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ شریف ص ۵۳۹ سطر ۲۱ باب فی المعجزات نور محمد کراچی

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم ستفتحون مصر وھی ارض یسمّی فیھا القراط فاذا فتحتموھا فاحسنوا الی اھلھا فان لھا ذمّۃ ورحما او قال ذمّۃ و صھرا فاذا رایتم رجلین یختصمان فی موضع لبنۃ فاخرج منھا قال فرایت عبد الرحمٰن بن شرحبیل بن حسنۃ واخاہ ربیعۃ یختصمان فی موضع لبنۃ فخرجت منھا۔

حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے عنقریب تم مصر کو فتح کروگے اور مصر ایک زمین کا نام ہے جس میں ایک سکے کا نام قراط لکھا جاتا ہے۔ جب تم اسے فتح کرلو تو اس کے باشندوں سے اچھا سلوک کرنا اس لئے کہ مصر والوں کے لئے امان اور قرابت ہے یا یہ فرمایا کہ مصر والوں کے لئے امان ہے اور ان سے سسرال کا رشتہ ہے پھر جب تم دیکھو کہ دو شخص ایک اینٹ کے مقام پر جھگڑا کرتے ہیں تو تو اس سے نکل جا ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ اور ان کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے دیکھا اور میں مصر سے چلا آیا۔

تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ شریف ص ۵۳۹ سطر ۱۳ نور محمد کراچی

عن ابی حمید الساعدی قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اخرصوھا فخرصناھا وخرصھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم عشرۃ اوسق وقال: احصیھا حتی نرجع الیک ان شاء اللہ وانطلقنا حتی قدمنا تبوک فقال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ستھب علیکم اللیلۃ ریح شدیدۃ فلا یقم فیھا احد فمن کان لہ بعیر فلیشدّ عقالہ فھبت ریح شدیدۃ فقام رجل فحملتہ الریح حتی القتہ بجبلی طیّئ ثم اقبلنا حتی قدمنا وادی القری فسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المراۃ عن حدیقتھا کم بلغ ثمرھا فقالت عشرۃ

حضرت ابوحمید ساعدی کہتے ہیں کہ (مدینہ سے غزوہ تبوک کے لئے) رسولؐ اللہ کے ساتھ ہم روانہ ہوئے اور وادی قریٰ میں ایک عورت کے باغ کے پاس پہنچے۔ رسول اللہ صلعم نے لوگوں سے فرمایا۔ اس باغ کے پھلوں کا اندازہ کرو ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ صلعم نے بھی اندازہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ دس اوسق پھل ہوں گے۔ اس کے بعد اس عورت سے آپ نے فرمایا (جب پھل اتریں تو) وزن کا خیال رکھنا جب تک کہ ہم لوٹ کر آئیں انشاء اللہ یہاں سے چل کر ہم تبوک پہنچے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا آج رات تم پر تیز و تند ہوا چلے گی۔ کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو

Marfat.com

وہ اس کے پاؤں کو مضبوط باندھے دے چنانچہ اوسق

سخت آندھی آئی ایک شخص آندھی میں کھڑا ہو گیا جس کو ہوا نے اٹھا کر طے کے پہاڑوں کے درمیان پھینک دیا پھر ہم مدینے کی طرف متوجہ ہوئے اور وادی قریٰ میں پہنچے رسول اللہ صلعم نے باغ والی عورت سے پوچھا تیرے باغ کے پھل کتنے ہوئے اس نے کہا دس اوسق۔

تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ شریف ص۵۴۸ سطر ۲۲ نور محمد کراچی

حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم اپنی اس علالت میں جس میں آپ نے وفات پائی، گھر سے باہر تشریف لائے، ہم لوگ اس وقت مسجد میں تھے اور اپنے سر پر کپڑا باندھے ہوئے تھے حضور صلعم نے مسجد میں داخل ہو کر منبر کا رخ کیا اور پھر منبر پر بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں منبر پر بیٹھے ہوئے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں۔

عن ابی سعید الخدری قال: خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ونحن فی المسجد عاصبا رأسہ بخرقۃ حتی اھوی نحو المنبر فاستوی علیہ واتبعناہ قال والذی نفسی بیدہ انی لانظر الی الحوض من مقامی ھذا۔

تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ شریف ص۵۱۱ سطر ۱۰ باب فضائل سید المرسلین۔ اصح المطابع کراچی

حضرت ابوھریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے قبر سے میں اٹھوں گا اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد ادم یوم القیامۃ و اول من ینشق عنہ القبر واول شافع واول مشفع

تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ شریف ص۴۸۷ سطر ۱۸ نور محمد کراچی

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے میرے حوض کی درازی اتنی ہے جتنی کہ مقام ایلہ وعدن کے درمیان فاصلہ ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور اس شہد سے زیادہ میٹھا ہے جس میں دودھ ملا ہوا ہو۔ اور اس کے پینے کے برتن

عن ابی ھریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان حوضی ابعد من ایلۃ من عدن لھو اشد بیاضا من الثلج واحلی من العسل باللبن ولانیتہ اکثر من عدد النجوم وانی لاصد الناس عنہ کما یصد الرجل ابل الناس عن حوضہ قالوا یا رسول اللہ اتعرفنا یومئذ قال نعم

آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں اور میں غیر اُمتوں کے لوگوں کو اپنے حوض کوثر پر آنے سے اسی طرح روکوں گا جس طرح کوئی آدمی اپنے اونٹوں کے حوض پر دوسرے اونٹوں کو آنے سے روکتا ہے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ اس روز آپ ہم کو پہچان لیں گے فرمایا ہاں

تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ شریف ص۴۸۷ سطر آخر نور محمد کراچی

حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں حوض کوثر پر تمہارا میر سامان ہوں گا۔ جو شخص میرے پاس سے گذرے گا پانی پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا البتہ میرے پاس بہت سی قومیں آئیں گی میں ان کو پہچانوں گا اور وہ مجھ کو پہچان لیں گے۔ پھر میرے اور ان کے درمیان کوئی چیز حائل کر دی جائے گی میں کہوں گا۔ یہ لوگ تو میرے ہیں یا میرے طریقے پر ہیں۔ اس کے جواب میں بتایا جائے گا۔ کہ تم کو معلوم نہیں۔ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں پیدا کی ہیں۔ میں کہوں گا۔ وہ لوگ دور ہوں مجھ سے دور خدا کی رحمت سے دور۔ جنہوں نے میرے بعد دین میں تبدیلی کی۔

عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى فرطكم على الحوض من مر على شرب ومن شرب لم يظمأ ابدا ليردن على اقوام اعرفهم ويعرفونى ثم يحال بينى وبينهم فاقول انهم منى فيقال انك لاتدرى ما احدثوا بعدك فاقول سحقا سحقا لمن غير بعدى

تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ شریف ص۴۸۳ سطر ۵ نور محمد کراچی

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن تم کو اس حال میں جمع کیا جائے گا کہ تم ننگے پاؤں اور ننگے بدن اور بے ختنہ ہوگے۔ اس کے بعد یہ آیت پڑھی كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ اور آپ نے یہ فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائے گا اور میرے دوستوں میں بہت سے لوگ ہیں جن کو بائیں جانب لے جایا جائے گا۔ میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں خداوند تعالیٰ فرمائے گا۔ جب سے تم ان سے جُدا ہوئے یہ ہمیشہ دین سے برگشتہ اور پھرے رہے ہیں

عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم قال انكم محشورون حفاة عراة عزلا ثم قرأ كما بدأنا اول خلق نعيده وعدا علينا انا كنا فاعلين واول من يكسى يوم القيامة ابراهيم وان ناسا من اصحابى يوخذ بهم ذات الشمال فاقول اصيحابى اصيحابى فيقول انهم لن يزالوا مرتدين على اعقابهم منذ فارقتهم فاقول كما قال العبد الصالح وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم الى قوله العزيز الحكيم۔

Marfat.com

وہی کہوں گا جو بندہ صالح نے کہا تھا یعنی یہ کہ وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہم الخ

تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ شریف ص۴۸ سطر۳ نور محمد کراچی

حضرت جابر کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق کے واسطے جنگ کرتی رہے گی۔ اور قیامت کے دن دشمنوں پر غلبہ حاصل کرتی رہے گی۔ پھر عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے اور امیر ان سے کہے گا آؤ ہم کو نماز پڑھاؤ۔ حضرت عیسیٰ کہیں گے میں امامت نہیں کرتا اس لئے کہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر و امام ہیں اور خداوند تعالیٰ اس اُمت کو بزرگ و برتر سمجھتا ہے

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ قال فینزل عیسیٰ بن مریم فیقول امیرہم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ھذا الامۃ

تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ شریف ص۴۷۷ سطر۱

حضرت عمرو بن حریث حضرت ابوبکر سے راوی ہیں کہ رسول اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ دجال مشرق کی ایک زمین سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہوگا۔ بہت سی قومیں جن کے چہرے ڈھال کی مانند تہ بہ تہ پھولے ہوئے ہوں گے اس کی اطاعت اختیار کرلیں گی۔

عن عمرو بن حریث عن ابی بکر الصدیق قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدجال یخرج من ارض بالمشرق یقال لھا خراسان یتبعہ اقوام کان وجوھھم المجان المطرقہ

قسطلانی، احمد بن محمد مواھب لدنیہ جلد۲ ص۱۹۳ بیروت

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ بے شک خداوند تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو بلند فرمایا قیامت تک اس میں جو کچھ ہونے والا ہے میں اس کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

عن عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد رفع الی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذا

اس روایت سے واضح ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ تمام واقعات تھے جو ابھی رونما ہونے تھے اور وہ سارے واقعات چنانچہ لوگوں کی نظروں سے غائب تھے اور حضور کے سامنے تھے لہٰذا آپ عالم الغیب ہیں۔ اس حدیث میں اَنظُرُ مضارع کا صیغہ ہے جو استمرار تجددی پر دلالت

Marfat.com

کرتا ہے۔ لہٰذا اس حدیث سے نبی کریم حوادثات کونیہ کے ناظر بالا استمرار ثابت ہونگے حضور اکرمؐ نے دنیا کی کتاب کی مثال ہتھیلی سے دی ہے تو جس طرح انسان کے لئے ہتھیلی کا دیکھنا مشکل نہیں اس لئے نبی کریمؐ کے لئے بھی دنیا کا دیکھنا کوئی مشکل نہیں۔ جس طرح ہتھیلی کا علم انسان کے سامنے ہے اس طرح دنیا کا علم بھی حضور کے سامنے ہے۔ چونکہ دیکھنے اور ملاحظہ کرنے والے انسان کو عربی میں شاھد کہتے ہیں اسی لئے حضور اکرم قرآنی نصوص کے مطابق بھی اور ان احادیث کے مطابق بھی شاہد ہیں۔ اور شاھد چونکہ واقعہ کے وقت حاضر بھی ہوتا ہے اور ناظر بھی لہٰذا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر بھی ہیں اور ناظر بھی۔

تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ شریف صـ۱۲ سطر۲۱ اصح المطابع کراچی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی حضور اکرمؐ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسولؐ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جسے اختیار کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں تو حضور نے اسے فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور فرضی نماز قائم کر اور واجب زکوٰۃ ادا کر اور ماہ صیام کے روزے رکھ۔ اس اعرابی نے کہا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ میں نہ اس سے کچھ زیادہ کروں گا اور نہ ہی اس سے کچھ کم کروں گا۔ جب وہ اعرابی پشت پھیر کر چلا گیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس بات سے خوشی حاصل کرے کہ اہل جنت میں سے کسی کو دیکھے تو وہ اس آدمی کو دیکھ لے۔

عن ابی ھریرۃ قال اتی اعرابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال دلنی علی عمل اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیاء وتقیم الصلوٰۃ المکتوبۃ وتؤدی الزکوٰۃ المفروضۃ وتصوم رمضان قال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ھذا شیاء ولا انقص منہ فلما ولی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی رجل من اھل الجنۃ فلینظر الی ھذا

اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس اعرابی کے مستقبل کے اعمال کو دیکھ رہے تھے اور یہ جان رہے تھے کہ واقعی یہ اعرابی اپنے وعدے کے مطابق عمل بھی کرے گا۔

اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنتیوں کی فہرست میں اس کا نام بھی دیکھ رہے تھے۔

Marfat.com

اس حدیث سے یہ بھی واضح ہوا کہ ابھی اس نے صرف عقیدے کا اظہار فرمایا ہے اور عمل تو وہ ابھی کرے گا لیکن عمل کرنے سے پہلے جنتی ہونے کی سند حاصل کر لی۔ اس سے واضح ہوا کہ اعتقاد کامل کا نجات حاصل کرنے میں بنیادی مقام ہے۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق نہ صرف اعتقاد کافی ہے اور نہ صرف عمل بلکہ دونوں کا ہونا ضروری ہے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: کہ جنّت تین آدمیوں کی طرف مشتاق ہے علی، عمار اور سلمان

عن انس قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الجنۃ تشتاق الی ثلثۃ علی و عمار وسلمان

ترمذی ص۵۴۲ سطر۱۲، مشکوٰۃ ص۵۷۸ سطر۲۳، میزان الاعتدال جلد۳ ص۱۱۶ سطر۱۸ تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی جلد۴ ص۳۴۵ سطر۳، المستدرک جلد۳ ص۱۳۷ سطر۱۴، تلخیص المستدرک جلد۳ ص۱۳۷ سطر۴۔ مجمع الزوائد جلد۹ ص۱۱۷ سطر۹۔ کنز العمال جلد۶ ص۱۶۳ ح۲۷۳۱ ریاض ص۲۰۹ جلد۲ سطر۱۱، ذخائر العقبیٰ ص۸۹ سطر۲۰، شرح حدیدی جلد۴ ص۲۲۱ سطر۷ و جلد۴ ص۷۷ سطر۴، نور الابصار ص۷۱ سطر۲، اسعاف الراغبین ص۱۲۷ سطر۲۵، صواعق محرقہ ص۱۲۵ سطر۱۹ مفتاح کنوز السنہ ص۲۵۳ کالم۳ سطر۲، مسند دمشق مع مناقب ابن مغازلی ص۴۳۶ سطر آخر ارجح المطالب ص۶۵۸ کوکب دری ص۱۸۸ حلیۃ الاولیاء جلد۱ ص۸۴ سطر۲

اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضور اکرم نے دنیا ہی میں ان واجب الاحترام صحابیوں کے جنتی ہونے کی خبر دے دی۔

حضرت علی علیہ السلام کے لئے جنّت میں کیا کیا ہے اس کا مفصل ذکر تو انشاء اللہ جلد ۲۷ میں ہوگا چند احادیث یہاں بھی تحریر کی جاتی ہیں تاکہ دنیا کو معلوم ہو کہ حضور اکرمؐ کو جنّت کے حالات کا دنیا ہی میں علم تھا۔ اور یہ کہ حضرت علی علیہ السلام نہ صرف جنّتی ہیں بلکہ جنّتیوں کے سردار بھی ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ سے سنا کہ آپ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تیرا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہوگا اور تو میرے ساتھ قیامت کے دن وہاں داخل ہوگا جہاں میں داخل ہوں گا (جنّت میں)

ذخائر العقبیٰ ص۸۹۔ الریاض النضرہ جلد۲ ص۲۰۹۔ منتخب کنز العمال جلد۵ ص۳۵ القول الفیصل جلد۲ ص۳۰۔ الروض الازہر ص۹۸۔ میزان الاعتدال جلد۳ ص۹۷ سطر۱۸۔ ارجح المطالب ص۸۱۵۔ کنز العمال جلد۶ ص۱۵۹ ح۲۶۷۵

Marfat.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس صور کے نیچے سے آئے گا وہ شخص اہل جنت سے ہوگا۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ اتنے میں حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے۔ المستدرک جلد ۳ ص ۱۳۶ سطر ۷۔ تلخیص المستدرک صفحہ مذکورہ سطر ۲۲۔ مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۱۴ سطر آخر

اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضور اکرمؐ کو معلوم تھا کہ یہاں سے ابھی حضرت علی ہی تشریف لائیں گے اور یہ بھی کہ حضرت علی علیہ السلام اہل جنت میں سے ہیں۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علی اس طرح جنت میں چمکے گا جس طرح صبح کا ستارہ اہل جنت کے لئے چمکتا ہے

جامع الصغیر جلد ۲ ص ۶۵ سطر ۱۱۔ کنوز الحقائق جلد ۲ ص ۱۶ سطر ۱۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۳ ح ۲۵۳۵ ص ۱۵۵ ح ۲۵۷۵ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۳۱ سطر ۵۔ نور الابصار ص ۷۱ سطر ۲۷ اسعاف الراغبین ص ۱۲۷ سطر ۲۱ صواعق محرقہ ص ۱۲۵ سطر ۱۶ مناقب ابن مغازلی ص ۱۴۰ سطر ۵ آخر۔ ارجح المطالب ص ۸۱۶ سطر ۷ ینابیع المودت ص ۱۹۵ سطر ۱۵ کوکب دری ص ۱۶۱ سطر ۱۔ الفتح الکبیر جلد ۲ ص ۲۴۳

حضرت علی سے

ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: کہ تو جنت میں ہوگا۔

تذکرہ الخواص ص ۵۴، کنز العمال جلد ۶ ص ۳۹۱ حدیث ۵۹۹۷ مسند احمد بن حنبل ص ۳۷۔ جامع المسانید ص ۲۲۱ جلد ۱ موضع اوہام الجمع والتفریق ص ۴۳۔ شرح حدیدی ص ۳۵۸ جلد ۱۔ مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۲۸۹ سطر ۱۹

ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول خدا ایک دن دیوار پر کھڑے تھے اور آپ نے فرمایا: کہ اب وہ شخص تمہارے پاس آئے گا جو اہل جنت سے ہوگا۔ اتنے میں حضرت علی علیہ السلام تشریف لے آئے۔ مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۵۸ سطر ۳ ص ۱۷ سطر ۴۔ ینابیع المودۃ ص ۶۸ سطر ۱۴

ام مرشد کہتی ہیں کہ حضور اکرم نے فرمایا: کہ ابھی تمہارے پاس وہ شخص آئے گا جو کہ اہل جنت سے ہے تو حضرت علی علیہ السلام تشریف لے آئے۔

اسد الغابہ جلد ۵ ص ۶۱۸ منتخب ذیل المذیل ص ۱۱۵ اصابہ جلد ۴ ص ۴۲۸۔ مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۱۸ سطر آخر کوکب دری ص ۱۶۲

انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے مجھے ارشاد کیا اے انس تجھے کس بات نے برانگیختہ کیا ہے کیا تو نے جو مجھ سے علی کی

Marfat.com

نسبت سنا لوگوں کو نہیں سنایا تاوقتیکہ تجھے عذاب الٰہی پہنچے۔ اگر علی تیرے لئے مغفرت نہ کرتے تو تو کبھی جنت کی بو نہ سونگھتا۔ لیکن اب اپنی باقی عمر میں لوگوں کو بشارت بیان کرتا رہو کہ علی کے محب سب سے پہلے جنت میں جانے والے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی ہمسائیگی میں رہیں گے اور خدا کے ولی حمزہ اور جعفر اور حسن اور حسین ہیں علی تو صدیق اکبر ہے۔ جو شخص کہ ان سے محبت رکھے گا وہ قیامت کے روز نہیں خائف ہوگا۔

مناقب خوارزمی ص۳۲ سطر ۵۔ ارجح المطالب ص۶۵۳ سطر آخر۔ کوکب دری ص۲۷۷ سطر

حضرت علی، عبداللہ اور حضرت محمد بن عبداللہ بن ابی رافع روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ چار شخص ایسے ہیں کہ جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ میں اور تم اور حسنین ہیں۔

تفسیر نیشاپوری جلد ۲۵ ص۳۱ سطر ۲۹۔ المستدرک جلد ۳ ص۱۵۱ سطر ۱۴۔ تلخیص المستدرک سطر ۶۔ تفسیر کشاف ص۸۱ جلد ۳ سطر ۲۷۔ مجمع الزوائد جلد ۹ ص۱۳۱ سطر ۱۷۔ کنز العمال جلد ۶ ص۲۱۶ حدیث ۳۷۸۷۔ الشرف المؤبد ص۸۶ سطر ۱ نور الابصار ص۱۴۱ سطر ۱۱ ص۹۹ سطر ۹۔ اسعاف الراغبین ص۸۸ سطر ۱ ص۱۰۲ سطر ۱۲۔ ۱۷۔ صواعق محرقہ ص۱۵۳ سطر ۱۷ ص۱۶۱ سطر ۱۔ ۸۔ ارجح المطالب ص۳۹۰ سطر ۹ مناقب خوارزمی ص۱۰۸۔ کفایۃ الطالب ص۱۸۴

حضرت علی سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کے ہاتھ کو پکڑا ہوا تھا اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص ان دونوں سے اور ان کے باپ سے اور ان کی ماں سے محبت رکھتا ہوگا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا۔

ترمذی ص۵۲۵ سطر ۱۷، میزان الاعتدال جلد ۲ ص۲۲۰ سطر ۹۔ المرقات ص۳۳۷ جلد ۱۱ سطر ۲۷ ص۳۸۶ سطر آخر۔ اسد الغابہ جلد ۴ ص۲۹ سطر آخر۔ کنز العمال جلد ۶ ص۲۱۶ حدیث ۳۷۸۲۔ الریاض النضرہ جلد ۲ ص۲۱۴ سطر ۶۔ المعجم الصغیر ص۱۹۹ سطر ۲۱۔ ذخائر العقبیٰ ص۹۱ سطر ۱۲۔ الشرف المؤبد ص۸۶ سطر ۴۔ نور الابصار ص۱۰۲ سطر ۵۔ اسعاف الراغبین ص۹۱ سطر ۱۲۔ صواعق محرقہ ص۱۳۸ سطر ۲۱ ص۱۵۳ سطر ۱۴۔ ص۱۷۳ سطر ۲۱ ص۱۸۷ سطر ۲۲۔ مناقب ابن مغازلی ص۳۷ سطر ۸ مسند احمد بن حنبل جلد ۱ ص۸۸ سطر آخر ارجح المطالب ص۴۲۰ سطر ۱۳

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور تم اور حسنین قیامت کے دن مکان واحد میں ہوں گے۔

Marfat.com

المستدرک جلد۳ ص۱۳۷ سطر۳ ۔تلخیص ص۔ سطر۳ ۔مجمع الزوائد جلد۹ ص۱۷۱ سطر۹ ۔کنز العمال جلد۶ ص۴۰۳ ح۶۱۱۶ ۔ص۲۱۶ حدیث ۳۷۹۳ ۔منتخب کنز العمال جلد۵ ص۳۳ سطر۲۴، مسند احمد بن حنبل جلد۱ ص۱۰۱ مسند ابوداؤد ص۲۶ اسد الغابہ جلد۵ ص۲۶۹ ۔البدایہ جلد۸ ص۲۰۷ تاریخ المدینہ جلد۱ ص۳۳۲ سیر اعلام النبلاء جلد۳ ص۱۷۱ مقتل خوارزمی ص۷۵۔

حضرت علی سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے بھائی رسول اللہ نے فرمایا کہ اے علی کہ تو جنت میں میرا ساتھی اور رفیق ہوگا۔

تاریخ دمشق جلد۱ ص۱۲۱ ۔کنز العمال جلد۱۵ ص۱۳۱ ۔تاریخ بغداد جلد۱۲ ص۲۶۸ مناقب عینی ص۴۰ مودۃ القربیٰ ص۸۶ سطر آخر۔

زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ تو میرے ساتھ میرے گھر میں قیامت کے روز جنت میں میری بیٹی فاطمہ کے ساتھ ہوگا اور تو میرا بھائی اور رفیق ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا۔

اخوانا علی سرر متقابلین

الریاض النضرہ جلد۲ ص۲۰۹ سطر۸ ۔ذخائر العقبیٰ ص۷۹ سطر۱۴۔ ارجح المطالب ص۸۸ سطر۱ ینابیع المودت ص۴۲ سطر۵ ۔اسد الغابہ جلد۲ ص۲۲۰ ۔مجمع الزوائد جلد۹ ص۱۷۳ ۔تاریخ دمشق جلد۱ ص۱۰۸ ازالۃ الخفا جلد۲ ص۱۷۶ ۔مفردات راغب ص۵۴۰ ۔تذکرۃ الخواص ص۲۸ سیر اعلام النبلاء جلد۱ ص۹۶ مجمع الزوائد جلد۹ ص۱۷۳ مناقب عینی ص۲۹ تفریح الاحباب ص۲۱۳ ۔مناقب خوارزمی ص۹۰۔ کنز العمال جلد۶ ص۳۹۰ حدیث ۵۹۷۲ ۔سیرت حلبیہ جلد۳ ص۶۶ ۔فتح القدیر جلد۳ ص۱۳۰ ۔نیشاپوری ص۵۹ جلد۱۷ سطر آخر

حضرت انس مالک سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول ؐ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جنت چار اشخاص کی مشتاق ہے۔ علی، سلمان، عمار، مقداد

حلیۃ الاولیاء جلد۱ ص۸۴ سطر۲۔ اخبار اصفہان جلد۱ ص۴۹ شرح حمیدی جلد۲ ص۲۶۳ جلد۴ ص۲۲۱ ۔الفتح الکبیر جلد۱ ص۲۹۸ ۔کنز العمال جلد۶ ص۱۶۳ ح۲۷۳۲ ۔مجمع الزوائد جلد۹ ص۱۵۵ ۔تاریخ اسلام ذہبی جلد۲ ص۱۱۷ ۔منتخب کنز العمال جلد۵ ص۱۲۹ ۔تاریخ ابن عساکر جلد۶ ص۱۹۸

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں جس بھی آسمان سے گزرا وہاں کے رہنے والوں کو اپنے بھائی علی کا مشتاق پایا اور جنت میں جو بھی نبی ہوگا وہ علی کا مشتاق ہوگا۔

Marfat.com

ذخائر العقبیٰ ص۹۵ سطر آخر الریاض جلد ۲ ص۲۲۰ سطر ۱ ینابیع المودۃ ص۱۷۸ سطر ۱۸۔ ارجح ص۸۲ سطر ۱۔

انس رض بن مالک سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین مرد ایسے ہیں کہ حور عین ان کی مشتاق ہے۔ علی، عمار، سلمان

مجمع الزوائد ص۲۳۳ جلد ۹۔ کنوز الحقائق ص۱۱۱ جلد ۱ سطر آخر

انس بن مالک سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اولاد عبدالمطلب اہل جنت کے سردار ہیں۔ میں، علی، حمزہ، جعفر، حسن، حسین اور مہدی

کنوز الحقائق جلد ۲ ص۱۲۸ سطر ۲۰۔ کنز العمال جلد ۶ ص۲۱۶ ح۳۷۸۳، الریاض جلد ۲ ص۲۰۹ سطر ۱۵ ذخائر العقبیٰ ص۸۹ سطر آخر۔ الحاوی للفتاوی ص۵۸ جلد ۲ سطر ۱۔ اسعاف الراغبین ص۸۹ سطر ۲۹ صواعق محرقہ ص۱۶۰ سطر ۲۲ ص۱۸۷ سطر ۲۴۔ مناقب ابن مغازلی ص۴۸ سطر ۸ مودۃ القربیٰ ص۳۰ سطر ۱۸۔ ارجح المطالب ص۳۹۴ سطر ۳ ینابیع المؤدت ص۱۴۷

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خدا نے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا۔ میرا اور حضرت ابراہیم کا قصر جنت میں آمنے سامنے ہوگا۔ اور علی کا قصر ہمارے قصروں کے درمیان میں ہوگا۔ پس مبارک ہے اس کے لئے جس کا حبیب دو خلیلوں کے درمیان میں ہو۔

کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۶ ح۲۶۰۵ ح۲۶۰۶۔ الریاض النضرہ ص۲۱۰ سطر ۴۔ ص۲۱۱ سطر ۸ ارجح المطالب ص۵۳ سطر ۱۔ الروض الفائق ص۳۸۹ مقتل خوارزمی ص۱۱۰ مناقب الآل واصحاب ص۳۳۸۔ مناقب عینی ص۲۔ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۳۳ سطر ۳۸

محذوج بن یزید الھذلی سے روایت ہے کہ رسول خدا نے صحابیوں کے درمیان رشتہ اخوت قائم کرتے ہوئے حضرت علی سے فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے ہو کہ قیامت میں سب سے اوّل میں بلایا جاؤں گا اور عرش کے داہنے بازو پر کھڑا کیا جاؤں گا اور مجھے جنت کے حلوں میں سے سبز پوشاک پہنائی جائے گی۔ یا علی میں تمہیں مطلع کرتا ہوں کہ قیامت کے روز سب امتوں سے پہلے میری اُمّت حساب دے گی۔ پھر سب سے پہلے تو میری قرابت کی وجہ سے بلایا جاوے گا اور تجھے میرا علم یعنی لواء الحمد دیا جائے گا۔ الخ

مناقب ابن مغازلی ص۴۳ سطر ۱۰۔ ذخائر العقبیٰ ص۷۵ سطر ۱۹۔ الریاض جلد ۲ ص۲۰۱۔ کنز العمال

Marfat.com

جلد ۶ ص ۱۶۱ حدیث ۲۷۰۷ ۔ تاریخ دمشق جلد ۱ ص ۱۰۹ ۔ شرح حدیدی ص ۴۵ جلد ۲ ۔ مناقب خوارزمی ص ۲۰۹ سطر ۶ تذکرۃ الخواص ص ۲۴ ۔ مقتل خوارزمی ص ۴۸ ۔ ارجح المطالب ص ۵۳۵ سطر ۶ ۔ ینابیع المودت ص ۶۵ سطر ۱۶ ۔ ص ۱۱۷ سطر ۸

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ حضرت علیؑ کے لئے قیامت کے دن ایک نوری منبر لگایا جائے گا جس پر علیؑ بیٹھیں گے اور انہیں جنت و دوزخ کی چابیاں دی جائیں گی ۔

مودۃ القربیٰ ص ۸۳ سطر ۳ ۔ کوکب دری ص ۱۸۸ سطر ۹ لسان المیزان جلد ۴ ص ۲۶۶ و جلد ۱ ص ۴۴۰ سطر ۵ میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۱۱۷ سطر ۱۰ ۔ مناقب ابن مغازلی ص ۳۳۳ سطر ۱

عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ کیا تم راضی نہیں ہو کہ قیامت کے دن تیری منزل میری منزل کے مدمقابل ہو گی ۔

کنز العمال جلد ۶ ص ۱۶۴ ح ۲۷۵۷ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۱۲۷

حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جنت میں میرا گھر اور علی کا گھر ایک مکان میں ہو گا ۔ نزھتہ المجالس ص ۲۰۹ جلد ۲

حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اے علیؑ جنت میں تیرے لئے ایک گھر ہو گا ۔

الریاض النضرہ جلد ۲ ص ۲۱ سطر ۴ ۔ غریب الحدیث ص ۷۸ جلد ۳ ۔ جنی الجنتین ص ۱۶۱ ۔ مفردات راغب ص ۴۱۱ ۔ تاج العروس ص ۳۰۷ جلد ۹ لسان العرب جلد ۱۳ ص ۳۳۲ کالم ۲ سطر ۱۴ ۔ التدوین ص ۱۹۹ جلد ۲ المحاسن والمساوی ص ۳۰

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام قیامت کے دن ایسے چار پایوں کے اوپر سوار کئے جائیں گے جو ان کی قوم کے مومنوں کے مطابق ہوں گے اور صالح پیغمبر اونٹنی پر سوار کئے جائیں گے اور میں براق پر سوار ہوں گا اور میرے آگے فاطمہ ہو گی ۔

میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۳۰۶ سطر ۱۵ ۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۳۹۷ حدیث ۶۰۵۳ ص ۴۰۲ جلد ۶ حدیث ۶۱۱۵ الریاض جلد ۲ ص ۲۱۱ سطر آخر ۔ ذخائر العقبیٰ ص ۹۱ سطر ۳ ۔ مودۃ القربیٰ ص ۳۲ سطر ۱۹ ۔ ارجح المطالب ص ۲۵ سطر ۴ ۔ ینابیع المودۃ ص ۱۷۶ سطر ۱۳ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۱۲۷ ۔ مناقب خوارزمی ص ۲۰۹ سطر ۱۸ ص ۲۵۹ سطر ۱۶ ۔ المستدرک جلد ۳ ص ۱۵۲ سطر ۱۷ ۔ تلخیص ص ۱۱ سطر آخر ۔ تاریخ خمیس ص ۱۸۷ ۔ مشارق الانوار ص ۱۷۷ ۔ مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۳۳۳ سطر ۱۰ تاریخ بغداد ص ۱۴۰ جلد ۳ ۔ سیرت حلبیہ ص ۳۰۱ جلد ۳ ۔ تاریخ دمشق ص ۳۰۸ جلد ۳ ۔ تذکرۃ الخواص ص ۵ ۔ تاریخ بغداد جلد ۱۳ ص ۱۲۲ جلد ۱۱ ص ۱۱۲ ۔ لسان المیزان جلد ۲ ص ۳۹۷ سطر ۱۰ کفایۃ الطالب ص ۷۷ ۔

Marfat.com

جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور ہم دونوں مدینے کی گلیوں میں پھر رہے تھے کہ ناگاہ ہم ایک باغ میں پہنچے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ کیا اچھا باغ ہے فرمایا بہت اچھا ہے اور تیرے لئے بہشت میں اس سے بھی بہتر موجود ہے۔ یہاں تک کہ ہم سات باغوں میں گئے جب میں یہ کہتا تھا کہ یہ باغ اچھا باغ ہے تو آپ فرماتے تھے تیرے واسطے بہشت میں اس سے بھی بہتر موجود ہے۔ پھر جب خالی راستہ میں پہنچے تو مجھ کو حضرت نے گلے سے لگایا بعد اس کے آپ رونے لگے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کیوں روتے ہیں۔ فرمایا تیرے لئے لوگوں کے دلوں میں کینہ بھرا ہوا ہے کہ اس کو تیرے لئے میرے مرنے کے بعد ظاہر کریں گے۔ میں نے کہا یارسول اللہ میرے دین کی سلامتی میں یہ بات ہوگی۔ فرمایا ہاں تیرے دین کی سلامتی میں۔

میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۳۳۱ سطر ۲۴۔ المستدرک جلد ۳ ص ۱۳۹ سطر ۷۔ تلخیص المستدرک جلد ۳ ص ۱۳۹ سطر ۵۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۴۰۵ حدیث ۶۱۳۹۔ الریاض النضرہ جلد ۲ ص ۲۱ سطر ۱۶۔ مقتل خوارزمی ص ۳۶ سطر ۱۱۔ نوار الابصار ص ۷۲ سطر ۲۳۔ ارجح المطالب ص ۸۲۱ سطر آخر۔ ینابیع المودت ص ۱۷۶ سطر ۱۰۔ مناقب خوارزمی ص ۲۶ سطر ۱۴۔ تذکرۃ الخواص ص ۵۱ مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۱۸ سطر ۹ ائمۃ الھدیٰ ص ۴۰۔ کفایۃ الطالب ص ۷۲۔ نفحات اللاھوت ص ۸۵ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۵۳۔

اس حدیث میں حضور اکرمؐ نے حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ لوگوں کے کینے کا ذکر بھی کیا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ کون لوگ تھے جو حضرت علی علیہ السلام کو تکلیف پہنچا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچا رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ کوئی غیر نہیں تھے بلکہ اپنے ہی تھے۔ کلمہ پڑھنے والے مسلمان تھے۔ بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی تھے۔

جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی تیرے لئے جنت میں خزانہ ہے اور تو اس کا ذوالقرنین ہے۔

المستدرک جلد ۳ ص ۱۲۳ سطر ۱۵۔ تلخیص المستدرک جلد ۳ ص ۱۲۳ سطر ۸۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۹ حدیث ۲۶۷۴ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۳۶ سطر ۳۔ الریاض النضرہ ص ۱۶۷ جلد ۲ سطر ۲۵ ص ۲۱ سطر ۳ ذخائر العقبیٰ ص ۶۶ سطر ۱۸۔ ارجح المطالب ص ۸۲۲ سطر ۴۔ الزواجر جلد ۲ ص ۲۔ حسن الاسوۃ ص ۳۶۱ تاج العروس جلد ۹ ص ۳۰۷۔ الترغیب جلد ۳ ص ۳۵۔ تاریخ کبیر امام بخاری جلد ۲ ص ۷۸۔ مشکل الآثار جلد ۲ ص ۳۵۔ الدر رالال ص ۱۹۸۔ مناقب خوارزمی ص ۲۵۷ سطر ۱۱۔ تفریح الاحباب ص ۳۳۸۔ مناقب عینی ص ۵۹

Marfat.com

تاریخ دمشق جلد ۲ ص ۳۲۷ ۔ شرح مشکل الآثار جلد ۲ ص ۸ ۔ المحکم جلد ۶ ص ۲۲۱ ۔ لسان العرب جلد ۱۳ ص ۳۳۳ کالم ۱ سطر ۱۳ ۔ غریب الحدیث جلد ۳ ص ۷۸ ۔ جنی الجنتین ص ۱۶۱ ۔ المحاسن والمساوی ص ۳۰ صواعق محرقہ ص ۱۲۶ سطر ۱۵ ۔ رفع اللبس والشبہات ص ۸۶ ۔ اسعاف الراغبین ص ۱۲۸ سطر آخر ۔ شقشقہ الصادی ص ۳۹ ۔ وسیلۃ المال ص ۱۱۴ ۔ اسد الغابہ ص ۱۰۱ جلد ۵ ۔ راموز الاحادیث ص ۱۶۸

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مرفوعاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن علیؑ بن ابی طالب جنت کے ایک پہاڑ فردوس پر جس پر کہ خدا کا عرش ہے ۔ نور کی کرسی پر رونق افروز ہوں گے ۔ ان کے سامنے نہر تسلیم بہتی ہوگی ۔ علیؑ بن ابی طالب اور اس کی اہلبیت کی محبت کے راہداری کے پروانے کے بغیر کوئی صراط پر سے ہو کر نہیں گزرے گا ۔

مناقب خوارزمی ص ۳۱ سطر ۱۴ ۔ ص ۱۹۵ سطر ۵ مقتل خوارزمی ص ۳۹ ۔ ینابیع المودۃ ص ۷۱ سطر ۷ ۔ ص ۹۲ سطر آخر ۔ کوکب دری ص ۱۷۶ ۔ ارجح المطالب ص ۶۸۳ سطر ۱۵

ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت علیؑ کے لئے جنت میں ایک حلقہ ہے جو جنت کے دروازے کے ساتھ معلق ہے ۔ مناقب خوارزمی ص ۲۲ سطر ۱۱ ؛ ص ۲۳۲ سطر ۱۲ ۔

یہ حلقۂ جنت یا علی یا علی یا علی کہتا ہے ۔

کوکب دری ص ۱۶۲ سطر آخر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز سب سے اول جناب ابراہیم علیہ السلام بباعث خلیل اللہ ہونے کے جنت کے لباس سے ملبوس ہوں گے ۔ پھر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ وہ برگزیدہ درگاہِ الٰہی ہیں پھر علی اور وہ ان دونوں کے درمیان جنت میں ٹہلتے ہوں گے ۔

مجمع بحار الانوار ص ۶۳ جلد ۲ ۔ ارجح المطالب ص ۹۰ سطر ۱۳ ۔ مناقب خوارزمی ص ۲۱۹ سطر ۳ ینابیع المودۃ ص ۱۹۵ سطر آخر ۔ الانس الجلیل ص ۵۱ ۔ اوائل ص ۸۶ محاضرۃ الاوائل ص ۸۶ ۔ الریاض النضرہ جلد ۲ ص ۲۰۱ لسان المیزان جلد ۳ ص ۵۲ سطر ۷ ۔ مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۱۰۱ ۔ جلد ۹ ص ۳۵ سطر آخر ۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۴۰۳ حدیث ۶۱۱۸ میزان الاعتدال جلد ۵ ص ۱۰۱

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز میرے لئے سرخ یاقوت کا خیمہ داہنے طرف عرش کے گاڑا جائے گا اور میرے والد ابراہیم

Marfat.com

کے لئے سبز یاقوت کا خیمہ بائیں طرف عرش کے گاڑا جائے گا اور علیؑ کے لئے ہم دونوں کے بیچ میں سفید موتی کا قبہ کھڑا کیا جائے گا۔ پس تمہارا ایسے حبیب کی نسبت جو دو خلیلوں کے درمیان میں ہے کیا خیال ہے۔

الریاض النضرہ جلد ۲ ص ۲۱۱ سطر ۱۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۶ ح ۲۶۰۵ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۳۳ ارجح المطالب ص ۸۱۹ سطر ۱۳۔ ذخائر العقبیٰ ص ۹۰ سطر آخر۔ مقتل خوارزمی ص ۴۹ سطر ۱۴ مناقب ابن مغازلی ص ۲۱۹ سطر ۹ ص ۲۲۰ سطر ۷

ابن عمر سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات نے فرمایا بالتحقیق فاطمہ علی حسن اور حسین رب العزت کی پاک درگاہ میں گنبد سفید میں ہوں گے۔ کہ جس کی سقف خدا کا عرش ہے۔

مناقب خوارزمی ص ۲۱۴ سطر آخر۔ کنز العمال ص ۲۱۶ جلد ۶ ح ۳۷۸۸۔ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۳۳ سطر ۲۵۔ ارجح المطالب ص ۳۹۲ سطر آخر۔ القول الفضل ص ۲۹۔ ریاض جلد ۲ ص ۲۱۱ سطر ۱۱۔ ذخائر العقبیٰ ص ۹۰ سطر آخر۔ لسان المیزان جلد ۲ ص ۹۴ سطر ۹۔ مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۷۴ سطر ۲

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے نیچے اوپر جواہرات ہیں۔ نیچے خیل بلق اور بیچ میں حور عین اور اوپر رضوان ہے۔ اور یہ درخت میرے بھائی علیؑ کے لئے ہے

مناقب خوارزمی ص ۳۳ سطر ۳۔ مناقب ابن مغازلی ص ۲۶۸ سطر ۵۔ مودۃ القربیٰ ص ۶۱ سطر ۲۔ ینابیع المودۃ ص ۷۹ سطر ۸

جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو میں اور تیری اولاد ابلق گھوڑوں پر سوار ہوں گے اور ان کے سروں پر اور یاقوت کے جڑاؤ تاج رکھے ہوئے ہوں گے۔ پس ان کو اللہ تعالیٰ جنت کی طرف جانے کا حکم دے گا۔ اور لوگ دیکھتے ہوں گے۔

مقتل خوارزمی ص ۴۰ سطر ۲۳۔ ارجح المطالب ص ۴۳۳ سطر آخر۔ ذخائر العقبیٰ ص ۱۳۵ سطر ۱۰۔ رشفۃ الصادی ص ۸۱۔ ینابیع المودۃ ص ۲۲۴ سطر ۱۵۔

ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اے علی! جب قیامت کا دن ہوگا تمہارے لئے ایک نور کا تخت لایا جائے گا اور تمہارے سر پر ایک تاج ہوگا۔ جس کی روشنی سے محکمہ ہوگا کہ اہل موقف کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آواز بلند ہوگی کہ محمدؐ

Marfat.com

کے وصی کہاں ہیں ؟ (اے علیؑ) تم کہو گے کہ میں یہاں موجود ہوں۔ منادی ندا دے گا۔ جس نے کہیں تمہیں دوست رکھا تھا اس کو بہشت میں داخل کرو اور جس نے تم سے دشمنی رکھی تھی اس کو دوزخ میں داخل کرو۔ اے علی تم بہشت و دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہو۔

ینابیع المودت ص۶۹ سطر ا ۔ ذیل اللئالی ص۶۲

حضرت علی سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جنت میں ایک درجہ ہے جس کا نام وسیلہ ہے۔ جب بھی تم خدا سے کچھ مانگو تو اس درجے کو مانگو۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس درجے میں آپ کے ساتھ سکونت کون کرے گا تو آپ نے فرمایا: علیؑ، فاطمہؑ اور حسنین مناقب ابن مغازلی ص۲۴۷ سطر ۱۱ ۔ ینابیع المودۃ ص۶۹ ۔ مقتل خوارزمی ص۶۶ سطر ۱۰ تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص۳۴۱ ۔ القول الفصل جلد ۲ ص۲۹ ۔ کنز العمال جلد ۶ ص۲۱۷ حدیث ۳۸۱۶

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے فرماتے تھے کہ یا علیؑ تو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا اور بغیر حساب کے اس میں داخل ہوگا

الریاض النضرہ جلد ۲ ص۱۶۰ سطر ۱۶ ۔ ذخائر العقبیٰ ص۶۱ سطر ۱۲ ۔ الحاوی للفتاوی جلد ۲ ص۴۳ سطر آخر ۔ نزھۃ المجالس جلد ۲ ص۲۰۵ مناقب عینی ص۵۹ ۔ ارجح المطالب ص۸۱۶ سطر ۱۲ ۔

مذکورہ احادیث میں حضور اکرم نے اپنے علم غیب سے بتایا کہ قیامت کے دن حضرت علی علیہ السلام کو جنت میں یہ یہ چیز ملے گی ۔

علاوہ ازیں اہل سنت کی متعدد کتب میں ایسی احادیث بھی درج ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام جنت اور دوزخ کو تقسیم کریں گے ۔

کنوز الحقائق جلد ۲ ص۱۵ سطر ۱۲ ۔ حبیب السیر جزو سوم از جلد اول ص۴۴ سطر آخر ۔ صواعق محرقہ ص۱۲۶ سطر ۲۰ ۔ کنز العمال جلد ۶ ص۴۰۲ حدیث ۶۱۱۲ ۔ مناقب ابن مغازلی ص۶۷ سطر ۶ ۔ مودۃ القربیٰ ص۵۹ سطر ۱۷ ۔ ص۸۲ سطر آخر ص۸۳ سطر ۳ ۔ ۱۶ ۔ ارجح المطالب ص۱۷ سطر ۱۵ ص۳۶ سطر ا ینابیع المودۃ ص۶۹ سطر ۶ ص۷۱ سطر ۵ ۔ مجمع بحار الانوار جلد ۳ ص۱۴۴ ۔ شرح حدیدی جلد ۲ ص۴۴۸ ۔ کوکب دری ص۱۶۷ ۔ مناقب عینی ص۲۹ مناقب خوارزمی ص۲۰۹ سطر ۴ ۔ نہایۃ اللغت ص۲۸۴ جلد ۳ لسان المیزان جلد ۳ ص۲۴۷ سطر ۲ ۔ طبقات حنابلہ جلد ا ص۳۲۰ ۔ البدایہ جلد ۷ ص۳۵۵ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۵۲ جلد میزان الاعتدال جلد ۲ ص۲۰۰ ۔ تاریخ دمشق ص۲۴۶ جلد ۲ ۔ مشارق الانوار ص۱۲۲ ۔ الریاض ص۱۷۲ ۔ وسیلۃ النجاۃ ص۱۳۵ ۔ شواھد التنزیل جلد ۲ ص۱۹۱ ، جامع مسانید ابی حنیفہ جلد ۲ ص۲۸۴ الجواہر المضیئہ جلد ۲ ص۵۰ ۔

Marfat.com

اہل سنت کی کتب سے یہ بھی ثابت ہے کہ رسول اکرم کے علم غیب کے مطابق جس وسیع و عریض جھنڈے کے نیچے محشر کے دن جنتی لوگ بیٹھیں گے اسے حضرت علی علیہ السلام اٹھائیں گے۔

عمدۃ القاری جلد ۱۶ ص ۲۱۶ سطر ۱۳۔ المستدرک جلد ۳ ص ۱۳۷ سطر ۵۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۵ ح ۲۵۸۳، ص ۱۵۹ ح ۲۶۸۰۔ تلخیص المستدرک جلد ۳ ص ۱۳۷ سطر ۶۔ البدایہ جلد ۷ ص ۳۳۵ سطر ۲۳ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۴۰۱ سطر ۱۔ مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۳۵ سطر ۱۵۔ الریاض النضرہ جلد ۲ ص ۲۱۱ سطر ۱۷۔ حلیۃ الاولیاء جلد ۱ ص ۶۶ سطر ۱۶۔ ذخائر العقبیٰ ص ۷۵ سطر ۱۰۔ مقتل خوارزمی ص ۴۹ سطر ۵ حبیب السیر جزا جلد ۲ ص ۱۰ سطر ۲۷۔ تاریخ بغداد جلد ۴ ص ۳۳۹ سطر ۸ جلد ۱۳ ص ۱۲۳ سطر ۱۔ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۳۵ سطر ۱۱۔ کنوز الحقائق جلد ۲ ص ۱۶ سطر ۲۔ مناقب ابن مغازلی ص ۴۳ سطر ۱ ح ۲۰ سطر ۵ ص ۳۲۳ سطر ۱ سند دمشق ص ۴۱۱ سطر ۴۔ مؤدت ص ۱۳۸ سطر ۴۔ ارجح المطالب ص ۲۵ سطر ۲ مطالب السئول ص ۵۷ سطر ۱۳۔ تاریخ دمشق جلد ۱ ص ۱۴۵۔ کفایۃ الطالب ص ۳۳۶، مناقب خوارزمی ص ۲۵۸ سطر ۱۵ نہایۃ اللغت جلد ۳ ص ۵۔ مجمع بحار الانوار جلد ۲ ص ۲۶۸۔ الفائق ص ۴۷ جلد ۲ مقتل خوارزمی ص ۱۴۔ مناقب عینی ص ۶۳، وسیلۃ المال ص ۱۱۶۔ ینابیع المودۃ ص ۱۷۳ سطر ۷

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علیؑ تمہارے پاس قیامت کے دن جنت کے عصاؤں میں سے ایک عصا ہوگی۔ تو منافقوں کو اس کے ساتھ حوض سے ہانکے گا۔

میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۴۰۱ سطر ۱۔ المستدرک جلد ۳ ص ۱۳۸ سطر ۴۔ صواعق محرقہ ص ۱۷۴ سطر ۱۴ ارجح المطالب ص ۴۱۸ سطر ۱۸ کنز العمال جلد ۶ ص ۴۰۳ ح ۶۱۲۰۔ المعجم الصغیر جلد ۲ ص ۸۹۔ مناقب عینی ص ۶۲۔ الریاض النضرہ جلد ۲ ص ۲۱۱۔ مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۳۵ سطر ۱۶۔ صواعق محرقہ ص ۱۷۴ سطر ۱۷۔ میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۴۰۰ ذخائر العقبیٰ ص ۹۱۔ وسیلۃ المال ص ۱۳۲۔ ینابیع المودۃ ص ۱۰۸ سطر آخر ص ۲۳۰ سطر ۱۴۔ لسان العرب جلد ۲ ص ۲۶۲۔ رشفۃ الصادی ص ۴۸۔ القول الفصل ص ۴۴۸ جلد ۱

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ علی بن ابی طالب قیامت کے روز میرے حوض کے صاحب ہوں گے اس پر پیالے آسمان کے ستاروں کی تعداد کے موافق ہوں گے میرے حوض کی وسعت جابیہ سے صنعاء تک ہوگی۔

کنز العمال جلد ۶ ص ۲۱۷ حدیث ۳۷۹۸، صواعق محرقہ ص ۱۵۳ سطر ۷، ص ۱۶۰ سطر ۳۔ ارجح المطالب ص ۸۸ سطر ۵ ینابیع المودۃ ص ۱۰۸ کوکب دری ص ۱۷۴۔ کنوز الحقائق ص ۱۹۲ جلد ۲ سطر ۱۲۔ مجمع الزوائد ص ۱۳۱

Marfat.com

جلد ۹ سطر ۱۴ در منثور جلد ۶ ص ۳۷۹ سطر ۱۹۔ ذخائر العقبیٰ ص ۱۸۔ الشرف المؤبد ص ۸۵۔ شرح حدیدی جلد ۴ ص ۱۶۔ رشفۃ الصادی ص ۴۸۔ مقاتل الطالبین ص ۶۷۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۴۰۳ حدیث ۶۱۲۰ مناقب عینی ص ۳۸۔ جمع الفوائد ص ۲۱۲۔ المستدرک جلد ۳ ص ۱۳۸۔ قول فصل ص ۴۴۸ جلد ۱۔ احیاء المیت ص ۴۳ سطر ۱۰۔ شواہد التنزیل جلد ۲ ص ۳۷۶

جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کہ بالتحقیق میری امت تم سے عذر کرے گی۔ اور تم میری ملت پر زندہ رہو گے۔ اور میری سنت پر مارے جاؤ گے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اے علی میرے بعد تم پر بے شمار تکالیف آئیں گی لیکن تم صبر کرنا۔

مناقب خوارزمی ص ۱۰۹ سطر آخر۔ ینابیع المودۃ ص ۱۳۴۔ المستدرک جلد ۳ ص ۱۴۰ سطر ۸۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۷ حدیث ۲۶۱۴۔ نور الابصار ص ۷۱۔ تلخیص المستدرک جلد ۳ ص ۱۴۰ سطر ۲۱۔ الشرف المؤبد ص ۴۸۔ تاریخ کبیر امام بخاری جلد ۱ قسم ۲ ص ۱۷۴۔ تاریخ بغداد جلد ۱۱ ص ۲۱۶۔ البدایہ جلد ۶ ص ۲۱۸۔ ازالۃ الخفا جلد ۱ ص ۱۲۵۔ مجمع بحار الانوار جلد ۲ ص ۴۴۳۔ نزل الابرار ص ۲۹۔ الکنی والاسماء دولابی ص ۱۴ جلد ۱ شرح حدیدی جلد ۳ ص ۶۶۔ خصائص سیوطی ص ۱۳۸ جلد ۲۔ نفحات اللاھوت ص ۸۵۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۷ حدیث ۲۶۱۵۔ مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۳۷ سطر آخر۔ میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۷۵ سطر ۲۵۔

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ اگر تم علیؑ کو خلیفہ بناؤ گے حالانکہ تم ایسا ہرگز نہیں کرو گے تو اس کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے اور وہ تم کو صراط مستقیم پر چلائے گا۔

کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۵ حدیث ۲۵۸۴۔ مستدرک جلد ۳ ص ۱۰۷ سطر ۳۔ ۷، تلخیص ص ۱۰۷ سطر ۲۰ شواہد التنزیل جلد ۱ ص ۶۳، تاریخ دمشق جلد ۳ ص ۶۸، شرح حدیدی جلد ۳ ص ۴۔ اربعین ص ۵۷ تاریخ بغداد ص ۴۶ سطر ۱۱، ینابیع المودۃ ص ۱۹۸ سطر آخر ارجح المطالب ص ۲۰۷ سطر ۱۲۔ مشکوٰۃ ص ۵۶۷ سطر ۲۱۔ فضل اللہ الصمد جلد ۲ ص ۴۱۔ مسند حنبل جلد ۱ ص ۱۰۸۔ اسد الغابہ جلد ۴ ص ۳۰۔ تقویۃ الایمان ص ۱۴۸ سطر ۲۔ ازالۃ الخفا جلد ۲ ص ۴۶۹۔ مناقب خوارزمی ص ۲۱۳ سطر ۱ حلیۃ الاولیاء جلد ۱ ص ۶۳ کوکب دری ص ۲۵۷ سطر ۳ مناقب عینی ص ۱۷ آکام المرجان ص ۵۲، مجمع الزوائد ص ۳۱۴ جلد ۸۔ جلد ۵ ص ۱۸۵۔ نفحات اللاھوت ص ۸۵۔ قرۃ العینین ص ۲۳۳ وسیلۃ النجاۃ ص ۱۷۹

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کی تفصیل تو آئندہ جلد ۱۸ میں آئے گی انشاء اللہ۔

یہاں یہ عرض ضرور کرتا ہوں کہ حضور اکرم صلعم کا یہ فرمانا کہ تم ایسا ہرگز نہیں کروگے اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضور اکرم کی مراد خلافت بلا فاصلہ تھی ورنہ چوتھے نمبر پر تو آپ کو لوگوں نے تسلیم کرنا ہی تھا۔ لہٰذا جو حضرات حضرت علی علیہ السلام کو خلیفۂ بلافصل مانتے ہیں وہی حضور اکرمؐ کے فرمان پر عمل کرتے ہیں اور وہی صراط مستقیم پر ہیں اور وہی لوگ سورۂ فاتحہ میں یہ ترجمہ کرتے ہیں کہ اے اللہ تو ہمیں سیدھی راہ پر قائم رکھ۔

حضور اکرمؐ کے فرمان کے مطابق کہ اگر تمام لوگ حضرت علی علیہ السلام کو خلیفہ بلافصل تسلیم کر لیتے تو کوئی بھی صراط مستقیم سے نہ بھٹکتا۔

حضرت ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ عنقریب میری امت میں فتنہ برپا ہوگا۔ جب ایسا ہو تو تم علیؑ کو لازم پکڑنا کیونکہ وہ حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے۔ ارجح المطالب ص۲۶ سطر۲

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے علم غیب سے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں اور علیؑ اور اس کے شیعہ قیامت کے روز یہی لوگ جنت تک پہنچنے والے ہیں۔

فتح البیان جلد۱۰ ص۴۱۶ سطر۱۰، مناقب خوارزمی ص۶۲ سطر۸، فتح القدیر جلد۵ ص۴۶۴ سطر۳۰ درمنثور جلد۶ ص۳۷۹ سطر۱۲۔ کفایۃ الطالب ص۱۱۸۔ شواھد التنزیل ص۳۶۱ جلد۲۔ انتہاء الافہام ص۱۵۔ ینابیع المودۃ ص۶۱ سطر۱۶، ارجح المطالب ص۸۱ سطر۹

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور اکرم نے حضرت علی سے فرمایا: کہ تو اور تیرے شیعہ قیامت کے دن ایسی حالت میں آئیں گے کہ تم خدا سے راضی ہوگے اور خدا تم سے راضی ہوگا۔ فتح القدیر جلد۵ ص۴۶۴ سطر۳۰۔ درمنثور جلد۶ ص۳۷۹ سطر۱۵۔ روح المعانی جلد۳۰ ص۲۰۷ سطر۲۱۔ فتح البیان جلد۱۰ ص۳۲۳ النہایہ جلد۳ ص۲۷۶۔ مجمع الزوائد ۱۳۱ جلد۹ سطر۶۔ کنز العمال جلد۶ ص۴۰۳ حدیث ۶۱۱۹۔ اسعاف الراغبین ص۱۲۵ سطر۲۲۔ وسیلۃ النجات ص۶۶۔ انتہاء الافہام ص۱۵۔ منتخب کنز العمال جلد۵ ص۵۲ نور الابصار ص۶۹ سطر۲۱ ص۱۰۰ سطر۳ ص۱۰۱ سطر۲۹۔ لسان العرب جلد۲ ص۵۶۶ سطر۲۶ کالم ۱۲ الفصول المہمہ ص۱۰۵ کوکب دری ص۱۶۴ سطر۶۔ ینابیع المودت ص۲۲۴۔ ارجح المطالب ص۸۲ سطر۱ ص۶۵۷ سطر۹

حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ شیعوں کی پیشانیاں بروز قیامت چمک رہی ہوں گی۔

ینابیع المودۃ ص۶ سطر آخر

عبداللہ بن عمر نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ کیا تو راضی نہیں کہ تو میرے ساتھ جنت میں چلے۔ حسنین اور ہماری ذریت ہماری پس پشت اور ہمارے شیعہ ہمارے داہنے بائیں ہوں۔ ارجح المطالب ص۶۵۸ سطر آخر۔ صواعق ص۱۶۱ سطر۹۔ کنز العمال جلد۶ ص۲۱۲، ص۳۱۸ حدیث ۳۸۲۶۔ میزان الاعتدال جلد۳ ص۹۷ سطر۱۶۔ تذکرہ الخواص ص۳۱۔ مجمع الزوائد ص۳۱ جلد۹ سطر۶۔ صواعق محرقہ ص۱۶۱ سطر۱ ص۳۳۵ سطر۴۔ ص۲۳۵ سطر۴۔ الریاض النضرہ جلد۲ ص۲۰۹ سطر۲۶ مقتل خوارزمی ص۱۰۹ سطر۴۔ اسعاف الراغبین ص۱۰۲ سطر۲۷، ذخائر العقبیٰ ص۹۰ سطر۴۔ تفسیر نیشاپوری جلد۲۵ ص۳۱ سطر۲۹۔ ینابیع المودت ص۲۴۴ سطر۴۔ ص۱۷۶ سطر۸

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: کہ اے علیؑ تو اور تیرے شیعہ جنت میں ہوں گے۔

تاریخ بغداد جلد۱۲ ص۲۸۹ سطر۴۔ جلد۴ ص۳۲۹۔ میزان الاعتدال جلد۳ ص۲۸۶ سطر۷۔ جلد۱ ص۱۹۵ سطر۲۲۔ جلد۱ ص۳۲۳ سطر۲۲۔ جلد۱ ص۳۳۳ سطر۲۱۔ منتخب کنز العمال جلد۵ ص۴۳۹۔ اسعاف الراغبین ص۹۳ سطر۱۰۔ صواعق محرقہ ص۱۶۱ سطر۲۱۔ اللئالی المصنوعہ ص۱۹۷ سطر۲۔ مناقب خوارزمی ص۲۵۷ سطر آخر مودت القربیٰ ص۸۷ سطر۱۹۔ ارجح المطالب ص۶۵۹ سطر۱۸۔ مجمع الزوائد جلد۹ ص۲۱ سطر آخر۔ موضع اوھام الجمع والتفریق جلد۱ ص۴۳ سطر۱۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اے علیؑ تو اور تیرے شیعہ روز قیامت کامیاب ہوں گے۔

انتہاء الافہام ص۱۹۔ کوکب دری ص۱۸۳ سطر۷۔ کنوز الحقائق جلد۱ ص۱۴۹ سطر۱۔ جلد۲ ص۱۶ سطر۲ انتہاء الافہام ص۲۲۲۔ تذکرۃ الخواص ص۵۹

حضرت علی علیہ السلام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ کے رسول کونسا فرقہ روز قیامت ناجی ہوگا۔ تو آپ نے فرمایا جس فرقے سے آپ اور آپ کے ساتھی متمسک ہوں گے۔ السیف الیمانی المسئول ص۱۶۹۔ نفحات اللاھوت ص۸۶۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: کہ اے علی بالتحقیق خدائے تعالیٰ نے تجھے اور تیری ذریت اور تیری اولاد اور تیرے شیعوں کو بخش دیا ہے۔ پس تو خوش ہو کہ انزع اور بطین ہے۔

صواعق محرقہ ص۱۶۱ سطر۱۱۔ ص۲۳۲ سطر۱۷۔ ص۲۳۵ سطر۱۶۔ مقتل خوارزمی ص۲۰۹ سطر۱۱

Marfat.com

رشفۃ الصادی ص۸۱ ۔ ارجح المطالب ص۶۵۸ سطر۱۶ ۔ ص۸۱۶ سطر۱۸ ص۴۳۳ سطر۱۸ ینابیع المودت ص۴۷۸ سطر آخر ۔ ص۲۲۴ سطر۱۷

حضرت علی علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے نیند سے بیدار کر کے فرمایا کہ اے علیؑ! تمہارے لئے خوش خبری ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اور تیری ذرّیت اور تیرے شیعوں کو بخش دیا ہے۔

انتہاء الافہام ص۱۹ ۔ ینابیع المودۃ ص۲۴۴ سطر آخر ۔ مودۃ القربیٰ ص۲۸ سطر۹

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا۔ کہ اے علی قیامت کے دن ستر ہزار تیرے شیعہ بغیر حساب کتاب کے بخشے جائیں گے۔

مناقب ابن مغازلی ص۶۷ سطر۷ ص۲۹۳ سطر۵ ۔ مناقب خوارزمی ص۲۳۵ سطر۶ ۔ الریاض النضرہ جلد۲ ص۱۶۰ سطر۱۶ ۔ ذخائر العقبیٰ ص۶۱ سطر۱۲ ۔ الحاوی للفتاویٰ ص۴۳ سطر آخر جلد۲ ۔ ارجح المطالب ص۶۵۸ سطر۱۱ ۔ ص۳۶ سطر۱ ۔ ینابیع المودت ص۱۵۲ سطر۱ ۔ مودۃ القربیٰ ص۲۹ سطر۲

روایت انس بن مالک ۔ مناقب ابن مغازلی ص۲۸۹ سطر۴ ۔ ص۱۷۳ سطر۷ ۔ لسان المیزان جلد۴ ص۶۰ سطر۱ ۔ ینابیع المودۃ ص۱۰۲ سطر۲

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو علیؑ کو سات اسماء سے بلایا جائے گا ۔ یا صدیق یا دال یا عابد یا ہادی یا مہدی یا فتیٰ اور اے علی تیرے شیعہ جنت کی طرف بغیر حساب کے جائیں گے۔
مناقب خوارزمی ص۲۵۳

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ سب سے اوّل میں، فاطمہ اور حسنین جنّت میں داخل ہوں گے۔ میں نے عرض کی مولا ہمارے محب کہاں ہوں گے ۔ فرمایا تمہارے پیچھے ۔

المستدرک جلد۳ ص۱۵۱ سطر۱۲ ۔ تلخیص المستدرک ص۱۱ سطر۲۷ ۔ تفسیر نیشاپوری جلد ۲۵ ص۳۱ سطر۲۹ ۔ تفسیر کشاف جلد۳ ص۸۱ سطر۲۷ ۔ مجمع الزوائد ص۱۳۱ سطر۱۷ جلد۹ ۔ کنز العمال جلد۶ ص۲۱۶ حدیث ۳۷۸۷ ۔ الشرف المؤبد ص۸۶ سطر۱ ۔ نور الابصار ص۱۴۱ سطر۱۱ ۔ ص۹۹ سطر۹ اسعاف الراغبین ص۸۸ سطر۱ ۔ ص۱۰۲ سطر۱۷ ۔ صواعق محرقہ ص۱۵۳ سطر۱۷ ۔ ص۱۶۱ سطر۱ ۔ ۸ منتخب کنز العمال جلد۵ ص۹۲ ۔ القول الفصل جلد۲ ص۳۰ ۔ ذخائر العقبیٰ ص۱۲۳ ۔ مشارق الانوار ص۹۱

Marfat.com

میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۹۷ سطر ۱۸

حضرت ابو رافع سے روایت ہے کہ بالتحقیق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ تو اور تیرے شیعہ حوض سے اچھی طرح سیراب ہوں گے۔ تمہارے منہ نورانی سفید ہوں گے اور تمہارے دشمن پیاس سے سر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

صواعق محرقہ ص ۱۶۱ سطر ۱۲۔ ص ۱۷۴ سطر ۲۵ ۔ ارجح المطالب ص ۶۵۹ سطر ۷۔ درمنثور جلد ۶ ص ۳۷۹ سطر ۱۹۔

روایت حضرت علی علیہ السلام۔ مناقب خوارزمی ص ۶۵ ۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۴۰۳ حدیث ۶۱۲۰ صواعق محرقہ ص ۱۵۳ سطر ۷۔ ص ۱۶۰ سطر ۳ ۔ ذخائر العقبیٰ ص ۱۸ ۔ مقاتل الطالبین ص ۶۷ ۔ الشرف المؤبد ص ۸۵ شرح حدیدی جلد ۴ ص ۱۶ ۔ ینابیع المودۃ ص ۳۱ سطر ۱۴

روایت حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ۔ مناقب خوارزمی ص ۶۵ ۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۴۰۳ حدیث ۶۱۲۰

روایت حضرت ابوہریرہ۔ المستدرک جلد ۳ ص ۱۳۸۔ مجمع الزوائد ص ۲۶۷ جلد ۱۰ سطر ۱۱۔ مناقب خوارزمی ص ۲۱۹ سطر ۱۶۔ جمع الفوائد ص ۲۱۲ ۔ کنوز السنہ ص ۹۸ ۔ مناقب عینی ص ۳۸ ۔ ینابیع المودت ص ۱۰۸ سطر ۲۲۔ ارجح المطالب ص ۸۱۸ سطر ۱۲

روایت معاویہ بن حدیج ۔ مجمع الزوائد ص ۲۷۸ جلد ۴ سطر ۱۶ ۔ ص ۱۷۲ جلد ۹ سطر ۴ ۔ اسعاف الراغبین ص ۱۲۶ ۔ القول الفصل جلد ۱ ص ۴۴۸ ۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۲۱۸ حدیث ۳۸۲۵ ۔ احیاء المیت ص ۴۳ سطر ۱ رشفۃ الصادی ص ۴۸ ۔ صواعق محرقہ ص ۱۷۴ سطر ۱۳ ۔ ص ۲۴۰ سطر ۳

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ اے علیؑ حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں اس کے اُمت کے تین فرقے ہو گئے تھے اور تیرے بارے میں میری اُمت کے تین فرقے ہو جائیں گے۔ ایک فرقہ تیری پیروی کرے گا۔ اور تمہیں دوست رکھے گا۔ اور یہ لوگ مومن ہیں۔ اور ایک فرقہ تم سے دشمنی رکھے گا۔ یہ ناکثین (جمل والے) مارقین (صفین والے) اور فاسق لوگ ہیں۔ تیسرا فرقہ تیرے بارے میں غلو کرے گا یہ لوگ گمراہ ہیں۔ اے علیؑ! تیرے پیرو جنت میں داخل ہونگے۔

مناقب خوارزمی ص ۲۳۷ سطر ۱۷۔ ص ۲۲۶ ۔ ینابیع المؤدت ص ۷۹ سطر ۲۰ ۔ درمنثور جلد ۳ ص ۱۳۶ روایت انس بن مالک ۔ نفحات اللاھوت ص ۸۶ ۔ السیف الیمانی المسول ص ۱۶۹

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: کہ قیامت کے روز عرش کے نزدیک سبقت کرنے والوں میں سب سے بہتر لوگوں کو میری طرف سے مبارک ہو۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسولؐ اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا وہ لوگ اے علیؑ تم اور تمہارے شیعہ ہو۔
صواعق محرقہ ص۱۶۱ سطر ۱۸۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے علیؑ ہمارے شیعہ قیامت کے دن اپنی قبور سے اس طرح نکلیں گے کہ ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ صواعق محرقہ ص۱۷۳ سطر آخر۔ مناقب ابن مغازلی ص۲۹۶ سطر ۷۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اے علیؑ! تم کل قیامت کو سب خلقت سے زیادہ میرے قریب اور حوض پر میرے خلیفہ ہو گے اور تمہارے شیعہ نور کے منبروں پر سفید منہ والے میرے اردگرد ہوں گے۔ میں ان کی شفاعت کروں گا۔ وہ جنت میں میرے ہمسایہ ہوں گے۔ ارجح المطالب ص۶۵۹ سطر ۲

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: کہ قیامت کے دن میرے اور میرے اہلبیت علیہم السلام کے شیعوں کے لئے جو ہمارے ولایت میں مخلص ہوں گے۔ عرش کے گرد منبر رکھے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا۔ اے میرے بندو آؤ۔ میں اپنی کرامت کو تم پر ڈالوں کہ دنیا میں تم نے ایذا سہی ہے۔
مودۃ القربیٰ ص۲۹ سطر ۱۳۔ انتہاء الافہام ص۱۹۔ ینابیع المودت ص۲۰۳ سطر ۷۔ مجمع الزوائد ص۱۳۱ جلد ۹۔ کفایۃ الطالب ص۱۳۵

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں ایک ایسا درخت دیکھا کہ جس کے اوپر ہیرے و جواہرات ہیں اور اس کے نیچے خیل بلق ہے اور اس کے درمیان میں حور عین ہے اور اس کی بلندی پر رضوان ہیں۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ درخت کس کے لئے ہے۔ کہا کہ یہ تیرے چچازاد بھائی علیؑ کے لئے ہے۔ جب یوم محشر لوگوں کو خدا جنت میں جانے کا حکم فرمائے گا تو شیعیان علی کو اس درخت کے پاس لایا جائے گا تو وہ ہیرے جواہرات پہنیں گے۔ خیل بلق پر سوار ہوں گے اور ہاتف غیبی سے ندا آئے گی کہ دیکھو یہ علیؑ کے شیعہ

Marfat.com

ہیں۔ جنہوں نے دنیا میں مصیبتوں پر صبر کیا اور آج خوش ہیں۔

مناقب خوارزمی ص۳۳ سطر۳ ۔ مقتل خوارزمی ص۴۰

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: کہ علی کے شیعوں کو خفیف اور سبک مت سمجھو۔ کیونکہ ان میں سے ایک مرد ایسی جماعت کے گناہوں کے بارے میں معافی کی سفارش کرے گا جس کی تعداد قبیلہ ربیعہ و مضر کی تعداد کے برابر ہوگی۔ کوکب دری ص۱۰۸ سطر آخر

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ اپنے اور اپنی امہات کے اسماء سے پکارے جائیں گے۔ مگر حضرت علیؑ اور ان کے شیعہ صحت ولادت کی وجہ سے اپنے آباء کے اسماء سے پکارے جائیں گے۔ مروج الذہب ص۵۱ جلد۲

مزید تفصیل بندہ کے تحقیقی رسالے خیر البریہ کے ص۹۲ سے لے کر ص۱۱۸ تک ملاحظہ فرمائیے۔ یہ رسالہ حقیر نے اخبار جنگ میں چھپنے والے، مولوی محمد یوسف لدھیانوی کے مقالے کے جواب میں لکھا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے علم غیب سے محبان علیؑ کے اجر کے بارے میں بھی بہت ساری احادیث بیان فرمائی ہیں۔ جن کی تفصیل انشاء اللہ جلد۲۱ میں آئے گی۔

حافظ زرندی نے کہا کہ امام علی بن حسین علیہما السلام کی خدمت میں صحابہ کرام کی ایک جماعت آپ کی عیادت کی خاطر حاضر ہوئی۔ آپ نے ان لوگوں سے فرمایا: کہ جس شخص نے اللہ کی خاطر ہمیں دوست رکھا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ایک ایسے سائے میں ساکن کرے گا جس دن اس سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ینابیع المودت مطبوعہ بمبئی ص۲۳۰ سطر۱۳ مطبوعہ لاہور ص۴۳۸ سطر۶

حضرت مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے۔ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے یارسولؐ اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں؟ فرمایا: میرے ابن عم اور بھائی اور بیٹی کی نسبت خدا کی طرف سے مجھے بشارت آئی ہے کہ جب پروردگار نے فاطمہؑ کا نکاح کیا۔ رضوان کو حکم دیا۔ اس نے طوبیٰ کے درخت کو ہلایا۔ اس سے رقعے یعنی نجات کے پروانے ہم اہل بیت کے محبوں کی تعداد کے موافق گرے پھر اس کے نیچے نور کے فرشتے پیدا کیے۔ انہوں نے وہ رقعے لے لئے۔ جب قیامت اپنے لوگوں کے ساتھ قائم ہوگی۔ وہ فرشتے خلقت کو پکاریں گے۔ اور اہل بیت کے محبوں سے یوں ہی نہ ملیں گے۔ بلکہ وہ نجات کے پروانے ان کو دیں گے۔ جن میں دوزخ

Marfat.com

سے نجات پانے کی برأت درج ہوگی۔ پس میرا ابن عم اور بھائی آگ سے لوگوں کی گردن چھڑانے کا باعث ہوا ہے۔ ارجح المطالب ص۶۵۲ سطر آخر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے کہ جس نے علیؑ سے محبت کی اللہ تعالیٰ اس سے نماز اور روزہ اور عبادت قبول کرتا ہے۔ اور اس کی دعا مستجاب ہوتی ہے۔ جس نے علیؑ سے محبت کی خدا اس کے بدن کے ہر ایک قطرہ کے عوض جنت میں اس سے ایک شہر عطا کرتا ہے۔ جو شخص کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو دوست رکھتا ہے وہ حساب سے اور میزان سے اور صراط سے امن میں ہے۔ جو شخص کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کی محبت پر مر گیا اس کا میں ضامن ہوں کہ انبیاء کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جو شخص کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل سے بغض رکھتا ہے وہ قیامت کے روز اس طرح سے حاضر کیا جائے گا کہ اس کی پیشانی پر خدا کی رحمت سے ناامیدی کی آیت لکھی ہوئی ہوگی۔

مناقب خوارزمی ص۳۲ سطر۱۲۔ لسان المیزان جلد ۵ ص۶۲ سطر۱۲۔ مقتل خوارزمی ص۴۰ سطر۱۵۔ ارجح المطالب ص۶۵۴ سطر۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جو شخص علیؑ سے محبت رکھتا ہو اسے کہہ دو جنت میں داخل ہونے کے لئے آمادہ ہو جائے۔ کنوز الحقائق ص۳۲ سطر۳۳ جلد ۲۔ ینابیع المودت ص۱۸۰۔ اسلامبول سطر۶ ص۲۳۷۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا قصد کر کے گیا۔ حضرت نے مجھے فرمایا: اے ابوسعید میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا عرش کے نیچے خدا کا ایک ستون ہے جو اہل جنت کے لوگوں پر اس طرح سے چمکتا ہے جس طرح سے آفتاب اہل دنیا پر اس کے قریب کوئی نہیں جا سکے گا مگر علیؑ یا اس کے محب۔ ارجح المطالب ص۶۵۵ سطر۱۶

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم نے حضرت علیؑ سے فرمایا: کہ اے علیؑ! تو قیامت کے دن اپنے محبوں کو حساب کے بغیر جنت میں داخل کرے گا۔

الریاض النضرہ جلد ۲ ص۱۶۔ مناقب خوارزمی ص۲۶ سطر۴۔ مودۃ القربیٰ ص۲۹ سطر۱
ارجح المطالب ص۸۱۶ سطر۱۳

مسروق بی بی عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: اے علیؑ! تمہارے لئے

Marfat.com

یہ بات کافی ہے کہ تجھے دوست رکھنے والے شخص کو مرنے کے وقت کوئی حسرت اور افسوس نہ ہوگا۔ اور نہ قبر میں کوئی گھبراہٹ اور وحشت ہوگی اور نہ قیامت کے روز کوئی ڈر اور خوف ہوگا

ینابیع المودۃ بمبئی ص۲۱۳ سطر ۱۳۔ لاہور ص۴۰۷ سطر آخر۔ مودۃ القربیٰ مودت ۹۔ تاریخ بغداد ص۱۰۲ جلد ۴۔ ذیل اللآلی ص۲۴۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت کی محبت سات مقامات پر نفع رساں ہے جن کے خوف بھاری ہیں وفات کے وقت، قبر میں، اٹھتے وقت، حساب کتاب کے مقام پر، میزان کے قریب اور پل صراط کے پاس

ینابیع المودت اسلامبول ص۳۹۷ سطر ۱۰۔ صواعق محرقہ ص۲۳۲ سطر ۲۳۔ رشفۃ الصادی ص۴۴۔ ارجح المطالب ص۴۱۹ سطر آخر۔

حضرت حسن بن علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ اے لوگو! ہمارے اہل بیت کی مودّت کو لازم گردانو۔ جس نے ہم سے محبت رکھتے ہوئے اللہ سے ملاقات کی وہ ہماری شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا۔ اس کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کسی بھی بندے کو اس کا عمل ہمارے حق کی معرفت کے بغیر فائدہ نہ پہنچائے گا۔

مجمع الزوائد جلد ۹ ص۱۷۲۔ احیاء المیّت ص۴۴ سطر ۱۲۔ مشارق الانوار ص۹۱۔ رشفۃ الصادی ص۴۴۔ صواعق محرقہ ص۱۷۳ سطر ۷، ص۲۳۲ سطر ۱۳۔ الشرف المؤبد ص۸۵۔ وسیلۃ المآل ص۶۴

روایت امام حسین علیہ السلام۔ مجمع الزوائد جلد ۹ ص۱۷۲ سطر ۱۔ ینابیع المودۃ ص۲۲۴ سطر آخر الشرف المؤبد ص۹۶۔ احیاء المیت ص۱۱۲۔ صواعق محرقہ ص۱۷۳ سطر ۷، ص۲۳۲ سطر ۱۳۔ مشارق الانوار ص۹۱۔ رشفۃ الصادی ص۴۳

حضرت ابوبردہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ قیامت کے روز کوئی شخص قدم سے قدم نہیں اٹھا سکے گا۔ جب تک کہ اس سے چار باتوں کی نسبت نہیں پوچھا جائے گا۔ اوّل اس کی عمر سے کہ اس نے کس بات میں صرف کی ہے۔ پھر اس کے جسم سے کہ کس امر میں اس کو آزمایا ہے اور اس کے مال سے کہ کس طرح اس نے اسے حاصل کیا اور کہاں اس پہ اس کو خرچ کیا۔ اور ہم اہلبیت کی محبت سے۔

حضرت عمر نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ حضور کی محبت کی کیا نشانی ہے؟ حضرت علیؑ حضور اکرمؐ کے ایک طرف پر بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت نے ان کے سر پہ ہاتھ رکھ کر فرمایا: ہماری محبت کی نشانی اس کے ساتھ ہمارے بعد محبت رکھنا ہے۔

مناقب خوارزمی ص۳۵ سطر آخر۔ مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص۳۴۶ سطر ۱۰۔ کفایۃ الطالب ص۱۸۳۔ لسان المیزان جلد ۷ ص۱۵۹۔ مقتل خوارزمی ص۴۲۔ رشفۃ الصادی ص۴۵۔ میزان الاعتدال جلد ۱ ص۲۰۶ سطر ۱۳۔ ارجح المطالب ص۶۵۱ سطر ۲۱۔ احیاء المیت ص۵۸ سطر ۱۔ الشرف المؤبد ص۷۲ کوکب دری ص۱۷۲۔ ینابیع المودت ص۲۲۵ سطر ۱۴ ص۹۲ سطر ۱۱ ص۹۳ سطر ۴۔ ص۸۷ سطر ۱۱

حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ چار آدمیوں کو قیامت کے روز میری شفاعت پہنچے گی۔ ایک وہ شخص جو کہ میری ذریت کی تکریم کرنے والا ہے۔ دوسرا وہ شخص جو ان کی حاجتوں کو پورا کرتا ہے۔ تیسرے وہ جو کہ ان کے امور میں جن میں وہ مضطر ہیں کوشش کرتا ہے۔ چوتھے وہ جو کہ دل اور زبان سے ان کا دوست ہے۔

احیاء المیت ص۶۰ سطر ۲۔ ذخائر العقبیٰ ص۲۰ سطر ۵۔ رشفۃ الصادی ص۴۶۔ ائمۃ الھدیٰ ص۱۴۸۔ مقتل خوارزمی ص۲۵ سطر ۲۔ ارجح المطالب ص۴۳۳ سطر ۳۔ ینابیع المودت ص۱۵۹ سطر ۱۔ مودۃ القربیٰ ص۳۲ سطر ۱۲۔ صواعق محرقہ ص۱۷۶ سطر ۱۰۔ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۹۲۔ مشارق الانوار ص۹۱ کنز العمال جلد ۶ حدیث ۳۷۶۶، ۳۸۰۱۔ جامع الصغیر جلد ۲ ص۳۹ سطر ۲۔ کنوز الحقائق ص۴۸ جلد ۱ سطر ۲۸

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ اے علی جو تجھ سے محبت کرے گا وہ قیامت کے دن انبیاء کے ساتھ ان کے درجے میں ہوگا اور جو تیرے ساتھ دشمنی رکھے ہوئے مرے گا وہ یہودی اور نصرانی ہو کر مرے گا۔

کوکب دری ص۱۸۵ سطر ۱۵ مودت القربیٰ ص۵۵ سطر آخر

حضرت عبداللہ بجلی کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جو شخص آل محمدؐ کی محبت پر مرا وہ شہید مرا۔ اور جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ مغفور مرا۔ اور جو شخص آل محمدؐ کی محبت پر مرا وہ جنت کی طرف خراماں ہوگا جیسے کہ دلہن اپنے دولہا کے گھر کی طرف خراماں ہوتی ہے۔ اور جو شخص آل محمدؐ کی محبت پر مرا وہ قیامت کے دن آئے گا اس کی پیشانی پر اللہ کی رحمت کی آیت لکھی ہوئی ہوگی۔ اور جو شخص آل محمدؐ کے بغض پر مرے گا وہ کافر مرے گا اور جو شخص آل محمد کے بغض پر مرے گا وہ جنت کی بو تک نہیں سونگھے گا۔

Marfat.com

الفصول المہمہ ص۱۱۲ سطر۱ ۔ نور الابصار ص۱۰۲ سطر۸ ۔ لسان المیزان جلد۲ ص۴۵ سطر۱۶ صواعق محرقہ ص۲۳۲ سطر آخر ۔ رشفۃ الصادی ص۴۵ ۔ المحاسن المجتمعہ ص۱۸۹ ۔ رفع اللبس والشبہات ص۵۳ ۔ نزہتہ المجالس جلد۲ ص۲۲۲ ۔ کشاف جلد۳ ص۸۲ سطر۲ فصل الخطاب ص۳۹۹ ۔ الکاف الشاف ص۱۴۵ ۔ الحوادث الجامعۃ ص۱۵۳ ۔ ارجح المطالب ص۴۰۴ سطر۱۰ مودت القربیٰ ص۱۳۵ سطر۲ ۔ ص۱۱۲ سطر۱ ۔ ینابیع المودت ص۲۳ سطر۱۴ ۔ تفسیر کبیر جلد۲۷ ص۱۶۶ سطر۱ ۔ مجمع الزوائد جلد۹ ص۱۲۱ سطر۱۶ ۔ منتخب کنز العمال جلد۵ ص۳۱ سطر آخر ۔ الشرف المؤبد ص۴۷ سطر۱۳

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ میں اور فاطمہؑ اور حسنینؑ اور جو لوگ ہمیں دوست رکھتے ہیں ایک مکان میں مجتمع ہوں گے کھائیں گے اور پئیں گے ۔ یہاں تک کہ لوگ متفرق کئے جائیں گے ۔ دوزخی دوزخ کے لئے اور جنتی جنت کیلئے مجمع الزوائد ص۱۷۴ جلد۹ سطر۶ ۔ کنز العمال ص۲۱۶ جلد۶ حدیث ۳۷۸۶ ۔ ارجح المطالب ص۳۹۳ سطر آخر

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ سب اگلے پچھلے لوگوں کو جمع کرے گا اور جہنم پر صراط کو نصب کرے گا ۔ کوئی اس سے علی بن ابی طالب کی ولایت کے پروانہ راہداری کے سوا نہیں گزر سکے گا ۔

لسان المیزان جلد۱ ص۵۱ سطر۳ ۔ ریاض جلد۲ ص۱۷۲ ۔ اخبار اصفہان جلد۱ ص۳۴۱ ۔ میزان الاعتدال ص۱۵ جلد۱ ۔ ارجح المطالب ص۶۸۳ سطر۹ ۔ ینابیع المودت ص۹۳ سطر۷

قیس بن عازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت علی علیہ السلام سے ملے اور جناب علیؑ کو دیکھ کر ہنسنے لگے ۔ حضرت علیؑ نے پوچھا کہ آپ کیوں کر ہنستے ہیں ۔ حضرت ابوبکرؓ کہنے لگے ۔ میں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے روز حضرت علیؑ کے پروانہ راہداری کے سوا کوئی شخص صراط سے نہیں گزر سکے گا ۔

ذخائر العقبیٰ ص۷۱ ۔ صواعق محرقہ ص۱۲۶ سطر۲۳ ۔ الروض الازہر ص۹۷ ۔ اسعاف الراغبین ص۱۷۹ ۔ الریاض ص۱۷۷ جلد۲ ۔ ینابیع المودت ص۶۵۷ سطر۱۷ ۔ لاہور ۔ ارجح المطالب ص۶۸۳ سطر آخر مناقب خوارزمی ص۲۲۹ سطر۴ ۔ شمس الاخبار ص۳۶ ۔ لسان المیزان جلد۴ ص۱۱۱ سطر۶ ۔ مودت القربیٰ ص۶۲ ۔ کوکب دری ص۱۸۶ ۔ اخبار اصفہان جلد۱ ص۳۴۱

حضرت ابن عباس نے کہا کہ میں نے حضور اکرمؐ سے درخواست کی کہ اے اللہ کے

Marfat.com

رسولؐ کیا آگ سے گزرنے کا بھی کوئی وسیلہ ہے تو آپ نے فرمایا: ہاں وہ علی کی محبت ہے۔
تاریخ بغداد ص۱۶۱ جلد ۳ ۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص۳۲۴ سطر ۱۰ ۔ لسان المیزان جلد ۴ ص۴۲۴ سطر آخر ۔ کفایۃ الطالب ص۱۸۴

حضور اکرمؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حضرت علیؑ کو غسل ولادت دینے لگے تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ۔ یہاں تک کہ آپ کے آنسوؤں سے ریش مبارک تر ہو گئی۔ حضرت علیؑ کی والدہ نے وجہ پوچھی تو جواب دیا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ بچہ مجھے غسل دے رہا ہے اور میں بھی اس کے آگے اسی طرح سے ایک پہلو سے دوسرا پہلو پر خود بخود پلٹ رہا ہوں۔ اور اس کو کروٹ بدلنے کی زحمت نہیں دیتا۔ میں نے اس کو پہلے دن غسل دیا ہے اور یہ مجھے آخری روز غسل دے گا۔

کوکب دری ص۳۲۶ سطر ۵ ۔ اسد اللہ ص۲۰ سطر آخر ۔ سیرت حلبیہ ص۲۹۴ ۔ احسن الانتخاب ص۲۰ سطر ۳ ۔

حضرت ابولیلیٰ غفاری کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بعد عنقریب ایک فتنہ نمودار ہوگا۔ تم علی بن ابی طالب کا دامن پکڑنا۔ علی سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا۔ اور یہ سب سے پہلے قیامت کے روز مجھ سے مصافحہ کرے گا۔ یہ صدیق اکبر ہے۔ یہ اس امت کے فاروق ہیں۔ یہ مومنین کے یعسوب ہیں۔

کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۵ حدیث ۲۵۸۲ ۔ میزان الاعتدال جلد ۱ ص۳۱۶ سطر ۶ ۔ شرح حدیدی جلد ۳ ص۲۵۷ سطر ۲۰ ۔ مودت القربیٰ ص۵۶ سطر ۱۰ ۔ ارجح المطالب ص۲۶ سطر ۲ ۔ ینابیع المودت ص۶۵ سطر ۶ ۔ کوکب دری ص۱۶۸ سطر ۳ ۔ استیعاب جلد ۴ ص۱۶۹ ۔ اسد الغابہ جلد ۵ ص۲۸۷ تاریخ خمیس ص۳۰۶ صواعق محرقہ ص۱۲۵ حاشیہ ۲ کفایۃ الطالب ص۷۹ ۔ مجمع الزوائد ص۳۱۳ جلد ۲ ۔ نزل الابرار ص۳۱ ۔ مناقب خوارزمی ص۶۲ ۔ تاریخ دمشق ص۱۲۲ جلد ۳

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ام سلمہ کے گھر میں تشریف لائے ۔ اتنے میں حضرت علیؑ بھی آ گئے ۔ حضور صلعم نے فرمایا: اے ام سلمہ یہ میرے بعد ناکثین، قاسطین اور مارقین سے لڑنے والا ہے ۔

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ ہمیں حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم علیؑ کی معیت میں ناکثین قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرو۔

ان کے علاوہ اور بھی کافی احادیث ہیں جن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے علم غیب سے مارقین، قاسطین اور ناکثین کے حالات جان لئے اور حضرت علی کو ان کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم فرمایا۔ انشاء اللہ جلد ۳۲ میں مفصل بحث کی جائے گی۔

مذکورہ مفہوم کی روایات مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہیں۔

اسد الغابہ جلد ۴ ص۳۳ سطر ۱ ۔ شرح حدیدی جلد ۴ ص۲۲۱ سطر ۸ ۔ ارجح المطالب ص۷۴۸ تا ص۷۵۲ ۔ کنز العمال جلد ۶ ص۳۹۱ حدیث ۶۹۹۸-۶۰۰۴ ۔ مجمع الزوائد ص۲۳۵ جلد ۶ سطر ۱۱ ۔ میزان الاعتدال جلد ۱ ص۱۲۶ سطر ۳ ص۱۹۰ سطر ۱۸ ۔ المستدرک جلد ۳ ص۱۳۹ سطر ۱۶ ۔ تلخیص المستدرک ص۱۱ سطر آخر ۔ مجمع الزوائد جلد ۷ ص۲۳۸ سطر آخر ۔ جلد ۵ ص۱۸۶ سطر ۶ ۔ لسان العرب جلد ۲ ص۱۹۶ کالم ۲ سطر آخر ۔ جلد ۷ ص۳۷۸ کالم ۱ سطر ۴ ۔ مجمع بحار الانوار جلد ۳ ص۱۴۲ ۔ شرح مقاصد جلد ۲ ص۲۱۷ ۔ نہایۃ اللغت جلد ۴ ص۱۸۵ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۳۹ ۔ تاج العروس ص۶۵۱ جلد ۱ ۔ جلد ۵ ص۳۶ ۔ استیعاب جلد ۳ ص۵۳ ۔ کفایۃ الطالب ص۷۲ ۔ البدایہ جلد ۷ ص۳۰۵ شرح مواھب لدنیہ ص۲۱۷ جلد ۳ ۔ مناقب خوارزمی ص۱۱ سطر ۴ ۔ موضع اوھام الجمع والتفریق جلد ۱ ص۳۸۶ ۔ تاریخ بغداد جلد ۷ ص۳۰۵ ۔ تاریخ ابن عساکر ص۴۱ ۔ تنزیہ الشریعہ ص۳۸۷ جلد ۱ ۔ الریاض جلد ۲ ص۲۴۰

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔ کہ اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے برآمد ہوئے آپ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا۔ حضرت علی علیہ السلام کی طرف نگاہ ڈال کر فرمایا: تم میں ایک ایسا شخص ہے کہ لوگوں سے قرآن کی تاویل پر جنگ کرے گا۔ جس طرح سے کہ میں نے اس کی تنزیل پر جنگ کی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا وہ شخص میں ہوں۔ فرمایا نہیں حضرت عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا وہ میں ہوں فرمایا نہیں۔ بلکہ وہ جوتا سینے والا (علیؑ) ہے۔

تاریخ الخلفاء ص۱۲۱ سطر ۲۲ ۔ المستدرک جلد ۳ ص۱۲۴ سطر ۱۱ ۔ تلخیص المستدرک جلد ۳ ص۱۲۴ سطر ۱ ۔ مجمع الزوائد جلد ۹ ص۱۳۳ سطر ۱۸ ۔ حلیۃ الاولیاء جلد ۱ ص۶۷ سطر ۱۶ ۔ کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۵ حدیث ۲۵۸۶ ۔ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۳۳ سطر ۱ ۔ جلد ۵ ص۳۶ سطر ۲۸ ۔ الریاض جلد ۲ ص۱۹۲ سطر ۱۱ ۔ ذخائر العقبیٰ ص۷۶ سطر ۱۷ ۔ مطالب السئول ص۷۸ سطر ۱۷ ۔ خصائص نسائی ص۱۳۱ سطر ۷ تفریح الاحباب ص۳۵۲ سطر آخر ۔ البدایہ جلد ۷ ص۳۶۳ سطر آخر ۔ شرح حدیدی جلد ۱ ص۲۰۵

Marfat.com

سطر ۲۵ ۔ خصائص الکبریٰ جلد ۲ ص ۱۳۸ سطر ۶ ۔ صواعق محرقہ ص ۱۲۳ سطر ۲۵ ۔ مفتاح کنوز السنہ ص ۳۵۵ کالم ۳ سطر آخر ۔ مسند احمد بن حنبل جلد ۳ ص ۳۳ سطر ۲۱ ۔ مناقب ابن مغازلی ص ۵۴ سطر ۸ ص ۲۹۸ سطر ۴ ۔ مسند دمشق ص ۴۳۸ سطر ۵ ۔ ارجح المطالب ص ۴۸۷ سطر ۳ ۔

مقداد بن اسود سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ آل محمد کی معرفت آگ سے برآت کا باعث ہے ۔ اور آل محمد کی محبت پل صراط سے گزرنے کا ٹکٹ ہے اور آل محمد کی ولایت عذاب سے امان کا باعث ہے ۔

الحاوی للفتاویٰ ص ۴۰ جلد ۲ سطر ۱۳ ۔ کنوز الحقائق جلد ا ص ۱۱۶ سطر ۶ ۔ مودۃ القربیٰ ص ۱۱۱ سطر ۱۷ ۔ ینابیع المودت ص ۱۹ سطر ۱۷ ۔ کوکب دری ص ۱۷۴ سطر ۲۱ نزھۃ المجالس جلد ۲ ص ۱۰۵ الاتحاف ص ۴ شفا عیاض جلد ۲ ص ۴۱ ۔ وسیلۃ المال ص ۶۴ ۔ الروض الازہر ص ۳۵۷

حضرت ابو وجانہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی قیامت کے دن کا امام ہے ۔ ارجح المطالب ص ۱۰۱ ۔ کوکب دری ص ۱۳۲ سطر ۱۸

حضرت ابو امامہ باہلی سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ قیامت کے دن اعمال لے کر آئیں گے لیکن انہیں کے اعمال لوگوں کو نفع دیں گے جنہیں میں اور علیؑ قبول کریں گے ۔ مودت القربیٰ ص ۵۲

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا : کہ تم علی کی اطاعت کرو کیونکہ وہ جنت تک پہنچنے کے لئے تمہارا قائد ہے ۔

مناقب خوارزمی ص ۲۲۱ ۔ مقتل خوارزمی ص ۴۱

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اے علی تم میں عیسیٰ بن مریم کی مشابہت پائی جاتی ہے ۔ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اتنا کینہ رکھا کہ آپ کی ماں پر بہتان تراشہ اور نصاریٰ نے آپ کو اتنا دوست رکھا کہ آپ کو اس مقام پر پہنچا دیا ۔ جس کے آپ سزاوار نہیں تھے ۔ اور آپ کے حواری آپ پر ایمان لے آئے ۔ پھر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا : میرے بارے میں دو شخص ہلاک ہو جائیں گے ۔ مجھے زیادہ دوست رکھنے والا مجھے اس مقام پر لے جائے گا ۔ جو مجھ میں موجود نہیں ہوگا ۔ اور میرے ساتھ کینہ رکھنے والا ، میری دشمنی اس بات کی طرف لے جائے گی وہ میرے ساتھ بہتان باندھے گا ۔

مشکوٰۃ ص ۵۶۵ سطر ۱ ۔ المرقات جلد ۱۱ ص ۳۴۸ سطر ۲۳ ۔ المستدرک جلد ۳ ص ۱۲۳ سطر ۷

Marfat.com

تلخیص المستدرک صفحہ مذکورہ سطر ۴۔ مجمع الزوائد ص۱۳۳ جلد ۹ سطر ۱۱۔ استیعاب جلد ۲ ص۴۷۴ سطر ۶۔ کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۸ حدیث ۲۶۵۱۔ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۳۵ سطر ۱۔ ذخائر العقبیٰ ص۹۲ سطر آخر۔ خصائص نسائی ص۱۰۶ سطر ۱۔ شرح حمیدی جلد ۱ ص۴۲۵ سطر ۱۷۔ معارج النبوت جلد ۴ ص۳۰۵ سطر ۱۸۔ نور الابصار ص۷۱ سطر ۲۰۔ اسعاف الراغبین ص۱۲۶ سطر ۱۱۔ صواعق محرقہ ص۱۲۳ سطر ۲۷، ص۱۵۳ سطر ۲۲۔ تاریخ الخلفاء ص۱۲۱ سطر ۲۴۔ البدایہ ص۳۵۵ سطر ۱ جلد ۷۔ مسند احمد بن حنبل جلد ۱ ص۲۲۹ سطر ۱۹۔ مناقب ابن مغازلی ص۷۱ سطر آخر۔ تقویۃ الایمان ص۱۴۵ سطر ۱۳۔ ارجح المطالب ص۵۶ سطر ۱۵۔ ینابیع المودت ص۱۷۷ سطر ۱۸۔ کفایۃ الطالب ص۱۹۶ الفرق المفترقہ ص۳۰۔ کوکب دری ص۱۶۶۔ شواھد التنزیل ص۲۵۹ جلد ۲۔ مناقب خوارزمی ص۲۳۳ سطر ۶۔ ازالۃ الخفاء مقصد ۱ ص۵۱۔ تاریخ خمیس ص۲۳ جلد ۱۔ اتحاف ص۱۵۵۔ نظم درر السمطین ص۱۰۳۔ عقد الفرید ص۱۹۴ جلد۔ ذیل اللئالی ص۵۹۔ سیرت حلبیہ ص۲۰۸ جلد ۲

حضرت انس کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا نے ایک روز مجھے فرمایا کہ اے انس پانی لاکر ہمیں وضو کرا۔ میں پانی لے کر آیا۔ اور حضرت نے وضو کیا۔ اور نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر مجھے ارشاد فرمایا۔ اے انس! جو شخص آج سب سے پہلے میرے پاس آئے گا وہ مومنوں کا امیر اور مسلمانوں کا سردار اور وصیوں کا خاتم اور سفید ہاتھ اور منہ والوں کا پیشوا ہوگا۔ اتنے میں حضرت علیؑ علیہ السلام تشریف لے آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرت نے پوچھا۔ اے انس! یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا۔ علیؑ ہیں۔ آپ نے فرمایا: دروازہ کھول دے۔ میں نے دروازہ کھول دیا۔ حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے۔

مطالب السئول ص۷۳ سطر ۱۲۔ تاریخ بغداد ص۱۲۳ جلد ۱۳ سطر ۱۲۔ حلیۃ الاولیاء جلد ۱ ص۶۳ سطر ۱۸۔ ارجح المطالب ص۱۵ سطر ۱۶ ص۲۶ سطر ۹۔ ص۳۴ سطر آخر۔ کوکب دری ص۲۱۸ سطر ۹۔ میزان الاعتدال جلد ۱ ص۳۰ سطر آخر۔ حضرت علی ارمان سرحدی ص۳۶۹ سطر آخر۔ یادگار علی ص۳ سطر ۱۶۔ اسد اللہ ص۲۹ سطر ۱۶۔ مناقب خوارزمی ص۴۲ سطر ۱۱ ابن عساکر جلد ۲ ص۲۵۹ شرح حمیدی جلد ۱ ص۴۔ شرح مقاصد ص۲۱۳ جلد ۲۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے اوّل جس کی کہ میں شفاعت کروں گا وہ میرے اہل بیت ہیں۔

صواعق محرقہ ص۱۸۶ سطر ۲۰ ص۱۶۰ سطر ۵۔ احیاء المیّت ص۵۶ سطر آخر۔ کنز العمال جلد ۶ ص۲۱۵

Marfat.com

حدیث ۳۷۶۶ ۔ ذخائر العقبیٰ ص۲۰ سطر۵ ۔ الفصول المہمہ ص۹ سطر۳ ۔ نور الابصار ص۱۰۱ سطر۴
مودۃ القربیٰ ص۲۸ سطر آخر ۔ ص۳۱ سطر۴ ص۳۲ سطر۱۲ ۔ ارجح المطالب ص۴۱۷ سطر ینابیع المودت
ص۲۹۶ سطر۱۸ لاہور ۔ الشرف المؤبد ص۳۸ ۔ السبقول الفصل ص۴۰ جلد۲ ۔ جواہر البحار ص۳۱۵ جلد۴
کشف الغمہ ص۲۶۰ ۔ مسالک الحنفاء ص۱۴

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ علیہ السلام سے فرمایا: کہ بالتحقیق تو مومن ہے ۔ پیچھے رہنے والا اور بالتحقیق تو مقتول ہوگا ۔ اور تیری داڑھی سر کے خون سے رنگین ہوگی ۔

مجمع الزوائد ص۱۳۶ جلد۹ سطر آخر ۔ دلائل النبوۃ ص۴۸۵ ۔ کنز العمال جلد۶ ص۳۹۸ ح۶۰۶۵
منتخب کنز العمال جلد۵ ص۶۰ ۔ کنوز الحقائق ص۲۰۳

روایت انس بن مالک ۔ المستدرک جلد۳ ص۱۳۹ سطر۱۱ ۔ تلخیص صفحہ مذکورہ سطر آخر
التعصبات ص۵۷ ۔ ذخائر العقبیٰ ص۱۱۴ سطر۱۰ ۔ کنز العمال جلد۶ ص۱۵۷ ح۲۶۱۷ ۔ منتخب کنز العمال
ص۵۹ جلد۶ ۔ ارجح المطالب ص۴۹۶ سطر۴

روایت فضالہ انصاری ۔ مسند احمد بن حنبل جلد۱ ص۱۰۲ ۔ الریاض جلد۲ ص۲۲۳ ۔ البدایہ جلد۶
ص۲۱۸ ۔ الفصول المہمہ ص۱۱۳ ۔ منتخب کنز العمال جلد۵ ص۵۹ ۔ کنز العمال جلد۶ ص۴۱۰ حدیث ۶۱۹۱
نور الابصار ص۹۸ وفاء الوفا جلد۲ ص۳۹۳ ۔ نظم درر السمطین ص۱۳۶ ۔ مجمع الزوائد جلد۹ ص۱۳۷ سطر۱
کفایۃ الطالب ص۳۱۳ ۔ اسد الغابہ جلد۵ ص۲۷۳ ۔ ارجح المطالب ص۴۹۷ سطر۱۴

روایت حضرت ابوالاسود دؤلی ۔ کنز العمال جلد۶ ص۴۱۰ حدیث ۶۱۹۰ ۔ مجمع الزوائد جلد۹
ص۱۳۸ سطر۴ ۔ منتخب کنز العمال جلد۵ ص۵۹ ۔ المستدرک جلد۳ ص۱۴۰ سطر۱۰ ۔ تلخیص
المستدرک صفحہ مذکورہ سطر۶ ۔ نظم درر السمطین ص۱۲۶ ۔ ارجح المطالب ص۴۹۶ سطر۱۰

روایت ابوسنان ۔ المستدرک جلد۳ ص۱۱۳ سطر۷ ۔ تلخیص المستدرک جلد۳ ص۱۱۳
سطر۱۳ ۔ مجمع الزوائد جلد۹ ص۱۳۷ سطر۷ ۔ کنز العمال جلد۶ ص۴۱۱ حدیث ۶۱۹۶ خصائص کبریٰ
ص۱۲۴ جلد۲

روایت عبداللہ بن سبع ۔ مجمع الزوائد جلد۹ ص۱۳۷ سطر۱۷ ۔ کنز العمال جلد۶ ص۴۱۱ حدیث
۶۱۹۳ ۔ تاریخ بغداد جلد۱۲ ص۵۰ ۔ ریاض ۲۴۷ سطر۱۰ ۔ ارجح المطالب ص۴۸۰ سطر۱۰

صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب امیر سے فرمانے

Marfat.com

گئے۔ کون پہلے لوگوں میں زیادہ بدبخت تھا۔ جناب امیر نے عرض کیا جس نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے۔ حضرت نے فرمایا: تو سچ کہتا ہے پھر ارشاد کیا پچھلے لوگوں میں کون زیادہ بدبخت ہے عرض کیا۔ اللہ اور اللہ کا رسول مجھ سے بہتر جاننے والا ہے۔ فرمایا وہ شخص کہ تیری چاند پر ضرب لگائے گا اور ایک راوی نے یہ زیادہ روایت کیا ہے۔ کہ جناب امیر فرماتے تھے کہ میں چاہتا ہوں تمہارا بدبخت اُٹھے۔ اور اس کو اس سے رنگیں کرے۔ یعنی ان کی ریش مبارک کو سر اقدس کے خون سے۔

خصائص نسائی ص۱۲۹ سطر ۸۔ اسعاف الراغبین ص۱۲۶ سطر ۲۷۔ صواعق محرقہ ص۱۲۴ سطر ۳۔ ۷۔ مناقب ابن مغازلی ص۹ سطر ۲۔ ص۲۰۴ سطر ۴۔ ارجح المطالب ص۷۲ سطر ۱۔ ینابیع المودت ص۱۸۲ سطر ۱۹۔ تاریخ بغداد جلد ۱ ص۱۳۵ سطر ۱۰۔ مجمع الزوائد جلد ۹ ص۱۳۶ سطر ۲۱۔ ریاض ص۲۴۸ جلد ۲۔ تاریخ طبری جلد ۶ سطر ۸۔ کنز العمال جلد ۶ ص۳۹۸ حدیث ۶۰۶۶۔ اتحاف ص۱۵۵ تاریخ کامل جلد ۳ ص۱۶۹۔ استیعاب جلد ۲ ص۶۰۔ فتح الباری جلد ۲ ص۶۰ سطر ۱۲۔ البدایہ جلد ۷ ص۳۲۵ سطر ۶۔ المستدرک جلد ۳ ص۱۴۰ سطر ۱۷۔ تلخیص صفحہ بدستور سطر آخر۔ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۵۸۔ خصائص کبریٰ ص۱۲۴ جلد ۲۔ طبقات ابن سعد ص۳۵ جلد ۳ سطر ۶۔ الامامت والسیاست جلد ۱ ص۱۶۲ اسد الغابہ جلد ۴ ص۳۴۔ ذخائر العقبیٰ ص۱۱۵ سطر ۶۔ نور الابصار ص۹۸۔ شرح حدیدی جلد ۲ ص۵۹۔ انوار محمدیہ ص۴۸۵۔ حیوٰۃ الحیوان جلد ۱ ص۵۷۔ نہایۃ الارب جلد ۵ ص۱۹۳۔ الفصول المہمہ ص۱۱۳۔ البدء والتاریخ ص۶۱ جلد ۵۔ سیرت ابن زینی ص۱۸۹ جلد ۳۔ اصابہ جلد ۳ ص۹۹۔ سیرت ابن ہشام جلد ۲ ص۲۳۶۔ الکنی والاسماء دولابی ص۱۶۳ جلد ۲۔ عیون الاثر ص۲۲۶ سطر ۱۔ رغبۃ الامل ص۱۸۰ جلد ۷

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ ہر ایک سبب اور نسب قیامت کے دن منقطع ہو جائے گا۔ مگر میرا نسب اور سبب۔ اور ہر ایک ماں کے بیٹوں کے لئے عصبہ باپ کی جانب سے ہوتا ہے بجز اولاد فاطمہ کے کہ میں ان کا باپ اور عصبہ ہوں۔

جامع الصغیر جلد ۲ ص۹۴ سطر ۲۔ کنوز الحقائق ص۴۰ جلد ۲ سطر آخر۔ المرقات جلد ۱۱ ص۳۷۵ سطر ۲۸ المستدرک جلد ۳ ص۱۵۸ سطر ۹۔ تلخیص المستدرک صفحہ مذکورہ سطر ۵۔ الفصول المہمہ ص۱۱ سطر ۶ عقد الفرید جلد ۲ ص۳۸ سطر ۲۴۔ شرح حدیدی جلد ۳ ص۱۲۴ سطر ۱۱۔ صواعق محرقہ ص۱۵۷ سطر ۱ ص۱۸۸ سطر ۴۔ مناقب مغازلی ص۱۰۸ سطر ۶، ص۱۰۹ سطر ۵ سے ۱۳، ص۱۱۰ سطر ۹۔ ارجح المطالب ص۳۳۳ سطر آخر احیاء المیت ص۵۲ سطر ۵۔ مجمع الزوائد جلد ۹ ص۱۷۳ سطر ۱۸، جلد ۴ ص۲۷۲ سطر ۱۔ مشکوٰۃ ص۵۶۸ حاشیہ ۹۔

Marfat.com

مناقب خوارزمی ص۲۳۵ سطر۶ ۔ فتح البیان جلد۶ ص۲۶۱ ۔ سنن بیہقی ص۶۴ جلد۷ سطر۱۰

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ بالتحقیق فاطمہؑ نے اپنے آپ کو پاک و پاکیزہ رکھا اور اس پاک رکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کی ذریت کو جنت میں داخل کیا۔

المستدرک جلد۳ ص۱۵۲ سطر۱۳، تلخیص المستدرک ص۱۵۲ سطر۲۴، احیاء المیت ص۵۵ سطر۵ میزان الاعتدال جلد۳ ص۵ سطر آخر۔ صواعق محرقہ ص۱۶۰ سطر۱۳۔ ص۱۸۸ سطر۵۔ ص۲۳۲ سطر۵۔ ص۲۳۴ سطر آخر۔ مجمع الزوائد جلد۹ ص۲۰۲ سطر۲۳۔ کنز العمال جلد۶ ص۲۱۹ حدیث ۳۸۴۱۔ تاریخ بغداد جلد۳ ص۵۴ سطر۱۰۔ ذخائر العقبیٰ ص۴۸ سطر۶۔ حلیۃ الاولیاء جلد۴ ص۱۸۸۔ جواہر البحار جلد۱ ص۱۹۸۔ کفایۃ الطالب ص۲۲۲۔ مقتل خوارزمی ص۵۵ سطر ۔ شرح مواہب لدنیہ ص۲۰۳ جلد۳

حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک دفعہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہؑ! تم جانتی ہو کہ میں نے تمہارا نام فاطمہ کیوں رکھا ہے؟ حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے کیوں فاطمہ نام رکھا ہے حضور نے ارشاد فرمایا: اس لئے کہ پروردگار نے اس کو اور اس کی ذریت کو دوزخ کی آگ سے بچایا ہے۔

اسعاف الراغبین ص۶۵ سطر۳۷ ۔ صواعق محرقہ ص۱۵۳ سطر۱۳۔ ص۱۶۰ سطر۱۳۔۱۵، ص۱۸۲ سطر۱۳ ص۱۸۸ سطر۶۔ مناقب مغازلی ص۶۵ سطر۲۔ ص۳۵۳ سطر آخر۔ مودت القربیٰ ص۹۶ سطر۶۔ ارجح المطالب ص۳۰۷ سطر۲۱

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہ سے فرمایا: کہ بالتحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے تجھے اور تیری اولاد کو قیامت کے دن عذاب نہیں کرنے والا۔

صواعق محرقہ ص۱۶۰ سطر۱۸۔ ص۲۳۵ سطر۱۰۔ مجمع الزوائد جلد۹ ص۲۰۲۔ منتخب کنز العمال جلد۵ ص۹۷۔ رشفۃ الصادی ص۸۱۔ نور الابصار ص۱۴۱۔ تنزیہ الشریعہ ص۴۱۷ جلد۱۔ احیاء المیت ص۱۱۴

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو ایک پکارنے والا پکارے گا۔ اے لوگو! بند کر لو۔ اپنی آنکھیں جب تک کہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ گذر لے۔

نور الابصار ص۴ سطر۲۲ ۔ اسعاف الراغبین ص۱۳۸ سطر۵۔ صواعق محرقہ ص۱۹۰ سطر۱۴۔۱۷ مناقب ابن مغازلی ص۶۴ سطر۱۰۔ ص۳۵۵ سطر۶ مودت القربیٰ ص۹۸ سطر آخر۔ ارجح المطالب ص۳۱۷

Marfat.com

سطر ۱۵۔ المستدرک جلد ۳ ص ۱۵۳ سطر ۵ ۔ ص ۱۶۱ سطر ۵ ۔ تلخیص المستدرک سطر ۲۴ ۔ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۱۸ سطر ۴ ۔ ص ۹۳ سطر آخر ۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۲۱۹ حدیث ۸۳۴۰ ۔ مجمع الزوائد ص ۲۱۲ جلد ۶ سطر ۳ ۔ لسان المیزان جلد ۳ ص ۲۳۷ سطر ۱۳ ۔ اسد الغابہ جلد ۵ ص ۵۲۳ ۔ الفتح الکبیر ص ۱۵ جلد ۱ ۔ جمع الوسائل ص ۲۷ جلد ۱ ۔ جواہر البحار ص ۳۲۱ جلد ۱ ۔ تنزیہ الشریعہ جلد ۱ ص ۴۱۸ ۔ کفایۃ الطالب ص ۲۱۲

حضرت حذیفہ، حضرت علی، حضرت عائشہ ۔ حضرت ام سلمہ اور حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ اے فاطمہ! تم جنتی عورتوں کی سردار ہو۔

بخاری شریف مصر جلد ۲ ص ۱۹۵ سطر ۲۰ ۔ ص ۱۸۴ سطر ۵ ۔ مشکوٰۃ ص ۵۷۱ سطر ۱۴ ۔ ترمذی ص ۵۴۰ سطر آخر ۔ خصائص نسائی ص ۱۱۷ سطر ۲ ۔ ص ۱۱۷ سطر ۱۱ آخر ۔ تاریخ کامل جلد ۲ ص ۲۱۹ سطر ۷ ۔ نور الابصار ص ۴۰ سطر ۲ ۔ اسعاف الراغبین ص ۹۰ سطر ۲۳ ۔ صواعق محرقہ ص ۱۸۶ سطر ۱۶ ۔ ص ۱۹۱ سطر ۴ ۔ ص ۱۹۱ سطر ۱۵ ۔ ۲۶ ۔ مناقب مغازلی ص ۳۶۲ سطر ۸ ۔ مودت القربیٰ ص ۱۰۱ سطر ۱۱ ص ۱۱۶ سطر آخر ۔ تقویۃ الایمان ص ۱۵۷ سطر ۱۴ ۔ ارجح المطالب ص ۳۱۰ سطر ۲ ۔ مسند حنبل جلد ۵ ص ۳۹۱ سطر ۱۰ ۔ جامع الاصول جلد ۱۰ ص ۸۲ حدیث ۶۶۶۱ ۔ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۱۲۳ سطر ۱۰ ۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۲۱۸ حدیث ۳۸۳۸ ۔ ص ۲۱۷ حدیث ۳۸۱۳ ص ۲۱۶ حدیث ۳۷۷۹ ۔ المستدرک جلد ۳ ص ۱۵۱ سطر ۵ ۔ تلخیص سطر ۴ ص ۱۵۱ ۔ ینابیع المودت ص ۱۳۶ سطر ۱۷ ۔ ص ۱۳۸ سطر ۲۰ ۔ حلیۃ الاولیاء جلد ۴ ص ۱۹ ۔ منتخب ابن عساکر جلد ۴ ص ۹۵ ۔ کفایۃ الطالب ص ۲۷۵ ۔ ذخائر العقبیٰ ص ۱۲۹ سطر ۱۰ ۔ تاریخ اسلام ذہبی ص ۹ جلد ۲ سطر ۔ تیسیر الوصول جلد ۲ ص ۱۵۴ ۔ البدایہ جلد ۳ ص ۲۰۶ ۔ سیر اعلام النبلاء جلد ۳ ص ۱۶۸ ۔ مقتل خوارزمی ص ۵۵ ۔ اعتقاد بیہقی ص ۱۶۵ ۔ التاج الجامع الاصول جلد ۳ ص ۳۱۷ ۔ تاریخ بغداد جلد ۶ ص ۳۷۲ سطر ۱۰ ۔ مجمع الزوائد ص ۱۸۳ جلد ۹ سطر ۴ ۔ ارشاد الساری ص ۸۰ سطر ۶ ۔ عمدۃ القاری جلد ۶ ص ۱۵۴ ۔ انساب الاشراف ص ۴۵ تہذیب التہذیب جلد ۱۲ ص ۴۴۱ سطر ۱۹ ۔ شرح مقاصد ص ۲۲۱ جلد ۲ ۔ نہایۃ الارب ص ۱۷۲ جلد ۱۸

حضرت ابوسعید خدری، حضرت حذیفہ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر بن خطاب، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابن مسعود، حضرت جابر، حضرت ابو وائل، حضرت براء ابن عازب، حضرت اسامہ، حضرت ابن سعد، حضرت علی اور حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت حسن اور حسین دونوں جوانان جنت کے سردار ہیں اور ان کے باپ ان سے افضل ہیں۔

ترمذی ص ۵۴۱ سطر ۱۴ ۔ مشکوٰۃ ص ۵۷۰ سطر ۱۹ ص ۵۷۱ سطر ۱۴ ۔ ابن ماجہ ص ۱۲ سطر ۱۱ ۔ تحفۃ الاحوذی ص ۲۳۹ جلد ۴ سطر ۱۳ ۔ المرقات ص ۳۹۰ جلد ۱۱ سطر ۱۶ ۔ المستدرک جلد ۳ ص ۱۶۷ سطر ۵ ۔ تلخیص سطر ۴

Marfat.com

مجمع الزوائد جلد ۹ ص۱۸۳ سطر ۱۹۔ کنز العمال جلد ۶ ص۲۲۱ حدیث ۳۸۸۳ - ۳۸۷۰ - ۳۹۱۸ - ۳۹۱۹ - ۳۹۲۰، صواعق محرقہ ص۱۹۱ سطر ۱۱۔ تہذیب التہذیب جلد ۲ ص۲۹۷ سطر ۱۳۔ مودۃ القربیٰ ص۱۰۲ سطر ۱۸۔ نور الابصار ص۴۰ سطر ۲۸۔ مفتاح کنوز السنہ ص۶۰ کالم ۱ سطر ۳۔ مسند احمد بن حنبل جلد ۳ ص۸۲ سطر ۱۹۔ خصائص نسائی ص۱۳۳ سطر آخر۔ ص۱۲۴ سطر ۲ - ۹۔ میزان الاعتدال جلد ۳ ص۱۳۳ سطر ۸۔ جامع الصغیر جلد ۱ ص۱۵۱ سطر ۳۔ کنوز الحقائق ص۶۱ جلد ۱ سطر آخر۔ ص۱۴۸ سطر ۱ خصائص کبریٰ جلد ۲ ص۲۶۵ سطر ۱۸۔ تاریخ الخلفاء ص۱۳۲ سطر ۴۔ تاریخ بغداد جلد ۱۱ ص۹۰ سطر ۱۵ شرح حدیدی جلد ۱ ص۱ سطر ۸۔ تیسیر الوصول جلد ۲ ص۱۵۴ سطر ۳۔ مجمع الزوائد جلد ۹ ص۱۸۳ سطر ۱ اصابہ جلد ۱ ص۳۲۹ سطر ۸۔ مقتل خوارزمی ص۹۲ سطر ۱۹۔ الدرر المنثرہ ص۱۴۴ سطر ۵۔ ذخائر العقبیٰ ص۱۲۹ سطر ۱۰۔ الشرف المؤبد ص۷۱ سطر ۵۔ الفصول المہمہ ص۱۳۰ سطر ۱۷

حضرت ام سلمہ۔ حضرت انس اور حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسین علیہ السلام کی پیدائش کے وقت ہی بتا دیا تھا کہ میرا بیٹا حسینؑ کربلا کے میدان میں دس محرم کو نہایت بے دردی سے شہید کیا جائے گا۔

کنز العمال جلد ۴ ص۳۹۸۔ ذخائر العقبیٰ ص۱۴۷۔ کنز العمال جلد ۶ ص۲۲۳ حدیث ۳۹۴۰، ۳۹۳۸ مقتل خوارزمی ص۱۵۸۔ خصائص کبریٰ جلد ۲ ص۱۲۵، منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۱۱۱، صواعق محرقہ ص۱۹۳ سطر آخر، تاریخ اسلام ذہبی جلد ۳ ص۱۰۔ سیر اعلام النبلاء جلد ۳ ص۱۹۴۔ میزان الاعتدال جلد ۱ ص۸ سطر ۱۰، العقد الفرید ص۲۱۹ جلد ۲۔ الفصول المہمہ ص۱۵۴۔ تہذیب التہذیب جلد ۲ ص۳۴۷ سطر ۸ مجمع الزوائد جلد ۹ ص۱۸۹ سطر ۵۔ کفایۃ الطالب ص۲۷۹۔ طرح التثریب جلد ۱ ص۴۱۔ النہایہ جلد ۲ ص۲۱۲۔ غنیۃ الطالبین ص۵۲ جلد ۲۔ لسان العرب جلد ۱۱ ص۳۴۹ کالم ۲ سطر ۲۳۔ البدایہ جلد ۶ ص۲۳۰ اسد الغابہ ص۲۲ جلد ۲۔ تاریخ کامل جلد ۳ ص۳۰۳۔ تاریخ خمیس جلد ۲ ص۳۰۰۔ اصابہ جلد ۱ ص۳۳۴ مسند احمد بن حنبل جلد ۱ ص۲۸۳۔ جلد ۱ ص۲۴۲۔

امام بیہقی عبداللہ بن بسر سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ یعیش ھذا الغلام قرنا وکان فی وجھہ ثولول قال لایموت ھذا حتی یذھب۔ یہ لڑکا ایک قرن زندگی پائے گا، ان کے چہرے پر ثولول تھے۔ حضور نے فرمایا ان کے مرنے سے پہلے دور ہو جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جامع الصفات ص۱۴۴۔ حجۃ اللہ ص۵۰

بخاری، محمد بن اسماعیل - صحیح باب خشوع الصلوٰۃ ص۹۵ مطبوعہ مصر

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ بالتحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے جو میں اپنے آگے وہ جو میں دیکھتا ہوں خدا کی قسم تمہارے رکوع وخشوع مجھ پر مخفی نہیں اور میں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

عن ابی ھریرۃ انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ھل ترون قبلتی ھھنا واللہ ما یخفی علی رکوعکم ولا خشوعکم وانی لاراکم وراء ظھری

اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور انس بن مالک کی متعدد روایات ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ حضور اکرم نے کئی بار اپنے اصحاب سے فرمایا: کہ تم نماز میں رکوع وسجود ٹھیک ٹھیک کیا کرو کیونکہ میں تمہیں پیچھے سے اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح آگے سے۔ بعد کے حالات غائب سے تعلق رکھتے ہیں اور حضور اکرم سے بعد کے حالات مخفی نہیں ہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ آپ عالم الغیب ہیں۔

تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ شریف ص۵۸۳ سطر ۱۸ کراچی

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اُمت میں مجھ سے زیادہ محبّت رکھنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد پیدا ہوں گے اور اس امر کی آرزو کریں گے کہ اگر مجھ کو دیکھ لیں تو اپنے اہل وعیال کو مجھ پر فدا کر دیں۔

عن ابی ھریرۃ انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من امتی اشد حبّاً ناس یکونون بعدی یود احدھم لو رانی باھلہ

اس حدیث میں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد کے آنے والے لوگوں کی خبر دی جو کہ غیب سے تعلق رکھتی ہے۔

اہل سنت کی معتبر کتب میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد خلافت تیس سال رہے گی۔

ترمذی شریف جلد ۲ ص۱۱۴۔ صواعق محرقہ ص۱۳۱ سنن ابوداؤد جلد ۴ ص۲۱۱۔ نصائح کافیہ ص۱۵۳۔ تاریخ الخلفاء ص۱۹۹۔ اسد الغابہ جلد ۲ ص۴۱۱۔ تیسیر الوصول جلد ۲ ص۳۲

اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم الغیب تھے اسی لئے تو آپ نے مدت خلافت بتادی۔

Marfat.com

عن سهل بن سعد انّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم قال یوم خیبر لاعطین
ھذہ الرایۃ عذا رجلا یفتح اللّٰہ علی یدیہ یحب اللّٰہ ورسولہ ویحبّہ اللّٰہ
ورسولہ فلمّا اصبح الناس غدوا علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کلّھم یرجون
ان یعطاھا فقال این علی بن ابی طالب فقالوا ھو یارسول اللّٰہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ
فاتی بہ فبصق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم فی عینیہ فبرأ حتّٰی کان لم یکن بہ
وجع فاعطاہ الرایۃ فقال علیّ یارسول اللّٰہ اقاتلھم حتّٰی یکونوا مثلنا قال انفذ
علی رسلک حتّٰی تنزل بساحتھم ثمّ ادعھم الی الاسلام واخبرھم بمایجب علیھم
من حقّ اللّٰہ فیہ فواللّٰہ لاذن تھدی اللّٰہ بک رجلا واحدا خیر لّک من ان
تکون لک حمر النعم

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے خیبر کے دن فرمایا: میں یہ جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں سے خداوند تعالیٰ قلعہ خیبر کو فتح کرائے گا اور وہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت رکھے گا اور اللہ تعالیٰ اور اللہ کا رسول اس سے محبت کرے گا۔ جب صبح ہوئی تو تمام لوگ حضور صلعم کی خدمت میں یہ امید لے کر حاضر ہوئے کہ وہ جھنڈا انہیں کو ملے گا (جب سب لوگ جمع ہو گئے تو) آپ نے پوچھا علیؓ بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ان کی آنکھیں دُکھتی ہیں۔ آپ نے فرمایا: کوئی جاکر ان کو بلا لائے۔ چنانچہ ان کو بلا کر لایا گیا۔ رسول اللہؐ نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا اور وہ اچھی ہو گئیں گویا دُکھتی ہی نہ تھیں پھر آپ نے ان کو جھنڈا عطا فرمایا۔ علی نے عرض کیا یارسول اللہ! میں ان لوگوں سے اس وقت تک لڑوں گا جب تک وہ ہماری مانند نہ ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا۔ جاؤ! اور اپنی فطری نرمی و آہستگی سے کام لو۔ جب تم میدان جنگ میں پہنچ جاؤ تو پہلے دشمنوں کو اسلام کی دعوت دو اور پھر بتلاؤ کہ اسلام قبول کرنے کے بعد ان پر خدا کا کیا حق ہے۔ خدا کی قسم! اگر تمہاری تحریک و تبلیغ سے خداوند تعالیٰ نے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دی تو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہت بہتر ہوگا۔

صحیح بخاری جلد ۲ ص ۱۹۴ سطر ۱۷، فتح الباری جلد ۷ ص ۶۰ سطر ۱۵۔ جلد ۷، ص ۵۷ سطر ۳۔ عمدۃ القاری ص ۲۱۴ جلد ۱۶ سطر ۲۴، ارشاد الساری جلد ۶ ص ۹۳ سطر ۶ — ۲۰، صحیح مسلم جلد ۲ ص ۲۸۷ سطر ۳، جلد ۲ ص ۲۸۷ سطر ۸، ص ۲۸۷ سطر ۱۳، ترمذی ص ۵۳۴ سطر ۱۶، تحفۃ الاحوذی جلد ۴ ص ۳۳۰ سطر ۱۱، سنن ابن ماجہ ص ۱۲ سطر ۴۔ ۱۶، مشکوٰۃ ص ۵۶۳ سطر ۲۴۔ المرقاۃ ص ۳۴۰ جلد ۱۱ سطر ۹

Marfat.com

ص ۳۳۸ سطر ۸ ۔ المستدرک جلد ۳ ص ۱۲۵ سطر ۱۵، تلخیص المستدرک جلد ۳ ص ۱۲۵ سطر ۵ ۔ اسد الغابہ جلد ۴ ص ۲۸ سطر ۸، جامع الاصول جلد ۹ ص ۴۷۱ حدیث ۶۴۸۳ ۔ ص ۴۷۲ حدیث ۶۴۸۴، ۶۴۸۵ تاریخ الخلفاء ص ۱۱۹ سطر ۴ ۔ تیسیر الوصول جلد ۲ ص ۱۵۱ سطر ۱۸ ۔ مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۳۴ سطر ۱ حلیۃ اولیاء جلد ۱ ص ۶۲ سطر ۷ ۔ اصابہ جلد ۴ ص ۵۰۲ سطر ۷ ۔ استیعاب جلد ۲ ص ۴۷۳ سطر ۲۳، ص ۲۷۰ سطر ۵ کنز العمال جلد ۶ ص ۳۹۳ حدیث ۶۰۱۴، اربعین رازی ص ۴۶۹ سطر ۶ ۔ ذخائر العقبیٰ ص ۷۲ سطر آخر ۔ مطالب السئول ص ۵۱ سطر ۱۶ ۔ الشرف المؤبد ص ۵۷ سطر ۱۳، تذکرۃ الخواص ص ۲۲ سطر ۸ ۔ الفصول المہمہ ص ۲۰ سطر ۸ خصائص نسائی ص ۵۴ سطر ۸، ص ۵۲ سطر ۴، ص ۵۶ سطر ۱، ص ۵۷ سطر ۱، ص ۵۸ سطر ۱، ص ۵۹ سطر ۱، ص ۶۰ سطر ۱ ۔ مقتل خوارزمی ص ۱۱۶ سطر ۱۱۹ ۔ وفاء الوفا جلد ۱ ص ۳۳۷ سطر ۹ ۔ البدایہ جلد ۷ ص ۳۳۷ سطر ۷-۱۶ المختصر جلد ۲ ص ۴۴ سطر ۱ ۔ تاریخ طبری جلد ۳ ص ۹۳ سطر ۱۹ ۔ روضۃ الصفا جلد ۲ ص ۳۷۴ سطر ۱۱ سیرت حلبیہ جلد ۳ ص ۴۱ سطر ۲۰ ۔ شرح حدیدی جلد ۳ ص ۲۴۴ سطر ۱۶ ۔ جلد ۴ ص ۲۲۱ سطر ۴ ۔ تاریخ بغداد جلد ۸ ص ۵ سطر ۱۶ ۔ صفۃ الصفوۃ جلد ۱ ص ۱۲۰ سطر ۶ ۔ مبارک الازہار جلد ۲ ص ۲۹۲ سطر ۷، نور الابصار ص ۷۲ سطر ۱۲ ۔ اسعاف الراغبین ص ۱۱۹ سطر ۳۲ ۔ صواعق محرقہ ص ۱۲۱ سطر ۱۷، تاریخ کامل جلد ۲ ص ۱۴۹ سطر ۶ ۔ ازالۃ الخفاء جلد ۲ ص ۲۹ سطر ۱۷ ۔ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۴۵ سطر ۵ ۔ مشارق الانوار ص ۴۹۵ حدیث ۱۵۶۱ مظاہر حق جلد ۴ ص ۶۹۳ سطر ۶ ۔ الریاض جلد ۲ ص ۱۸۴ سطر ۱۶ ۔ مفتاح کنوز السنہ ص ۲۵۳ کالم ۲ سطر ۲۳، ص ۳۵۵ کالم ۱ سطر ۲۱ ۔ وفاء الوفا جلد ۱ ص ۳۳۷ سطر ۹، جلد ۴ ص ۵۲ سطر ۱۳ ۔ مسند احمد بن حنبل جلد ۵ ص ۳۳۳ سطر ۱۱، مناقب ابن مغازلی ص ۱۷۷ سطر آخر ۔ ص ۱۸۰ سطر ۶ ۔ مسند دمشق ص ۴۴۱ سطر ۸ ۔ مودت القربیٰ ص ۵۱ سطر ۱۵ ۔ ارجح المطالب ص ۵۹۸ ۔ ینابیع المودت ص ۴۰ سطر ۱۲ کوکب دری ص ۲۱۹ سطر ۵ ۔ الدر المنتشرہ ص ۲۳۹ سطر ۴۱ ۔

زندگی رہی تو براھین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب کے سلسلے کی جلد ۳۲ میں حدیث خیبر کے بیسیوں اسناد اور ہزاروں حوالہ جات تحریر کئے جائیں گے ۔ انشاء اللہ

بہر حال حدیث خیبر سے واضح ہوا کہ حضور اکرمؐ نے آنے والے کل کے سارے حالات اور علم کے اہل مرد کے سارے اوصاف بیان کر دیئے اور یہ بھی واضح فرما دیا کہ یقیناً فتح اس مرد کے قدم چومے گی ۔

حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں تمہارے

عن زید بن ارقم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم ما

درمیان دو چیزیں چھوڑتا ہوں کہ اگر تم اس کو مضبوط پکڑے رہے اور اس پر عامل رہے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے اور یہ دو چیزیں جن میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے یعنی خدا کی کتاب مانند ایک رسّی کے ہے جو آسمان سے زمین تک پھیلائی گئی ہے اور دوسری چیز میری عترت ہے میرے اہل بیت میں سے اور خدا کی کتاب اور میری عترت قیامت کے دن ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ حوض پر آئیں گی۔ پس تم دیکھو کہ میرے بعد تم دونوں چیزوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو۔

ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الاخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی ولن یتفرقا حتّٰی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما۔

صحیح مسلم جلد ۲ ص۲۸۷ سطر ۲۰ ۔ ترمذی ص۵۴۱ سطر ۱۵ ۔ مشکوٰۃ ص۵۶۸ سطر ۱۸ ۔ تحفۃ الاحوذی ص۳۴۲ جلد ۲ سطر ۲۱ ۔ المرقاۃ جلد ۱۱ ص۳۷۶ سطر ۸ ۔ المستدرک جلد ۳ ص۱۰۹ سطر ۱۱ ۔ جلد ۳ ص۱۱۰ سطر ۱ ۔ ص۱۴۸ سطر ۱۵ ۔ تلخیص جلد ۳ ص۱۰۹ سطر ۶ ۔ المعجم الصغیر ص۷۳ سطر ۱۲ ۔ مجمع الزوائد ص۱۶۲ ص۱۶۲ جلد ۹ سطر آخر مسند احمد بن حنبل جلد ۴ ص۳۶۷ سطر ۳ ۔ تفسیر خازن جلد ص۱۲۲ سطر ۳ ۔ معالم التنزیل جلد ۶ ص۱۲۱ سطر ۳۰ ۔ درمنثور جلد ۲ ص۶۰ سطر ۲۰ ۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۴ ص۱۱۳ سطر ۳۰ ۔ تفسیر مظہری جلد ۸ ص۳۱۹ سطر ۱۶ ۔ تیسیر الوصول جلد ۲ ص۱۶۵ سطر ۱۱ ۔ ذخائر العقبیٰ ص۱۶ سطر ۴ ۔ مطالب السئول ص۱۱ سطر ۲۰ ۔ عقد الفرید جلد ۲ ص۱۳۰ سطر ۲۱ ۔ خصائص نسائی ص۹۳ سطر ۱۱ ۔ سیرت حلبیہ جلد ۳ ص۳۰۸ سطر ۱۳ ۔ منصب امامت ص۸۴ سطر ۹ ۔ ص۷۳ سطر ۲ ۔ خصائص الکبریٰ سیوطی ص۲۶۶ جلد ۲ سطر ۵ ۔ اسعاف الراغبین ص۸۵ سطر ۴۱ ۔ ص۸۶ سطر ۱۱ ۔ صواعق ص۱۴۹ سطر ۲۰ ۔ ص۱۵ سطر ۱ ۔ ص۲۲۸ سطر ۱۷ ۔ جامع الصغیر ص۱۰۳ جلد ۱ سطر آخر ۔ ص۴ سطر ۵ ۔ الفصول المہمہ ص۲۳ سطر ۱۴ ۔ نور الابصار ص۱۰۲ سطر آخر ۔ تفسیر نیشاپوری جلد ۲۵ ص۲۲ سطر ۱ ۔ کنز العمال جلد ۶ ص۲۱۵ حدیث ۳۷۶۵ ۔ روح المعانی جلد ۲۵ ص۳۲ سطر ۱ ۔ تاریخ بغداد جلد ۱۲ ص۹۱ سطر ۱۱ ۔ مناقب ابن مغازلی ص۱۸ سطر ۱ ۔ ص۲۳۴ سطر ۹ ۔ مودت القربیٰ ص۳۱ سطر ۱۴ ۔ تقویۃ الایمان ص۱۶۵ سطر ۵ ۔ ارجح المطالب ص۴۰۶ سطر ۱۴ ۔ ینابیع المودت ص۱۸ ۔ ص۲۵ ۔ کوکب دری ص۱۷۱

اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضور اکرم کو یقین تھا کہ کتاب و عترت قیامت تک اکٹھے رہیں گے اور حوض کوثر پر ایک ساتھ آئیں گے۔

اس حدیث سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ حضور اکرم کو یقین تھا کہ میری اُمت قرآن و اھل بیت دونوں پر ظلم کرے گی۔ اسی لئے حضور نے حجت تمام کرتے ہوئے اپنی اُمت سے بار بار فرمایا کہ تم ان سے

Marfat.com

تمسک کرنا، ان سے محبت کرنا۔ ان سے جنگ نہ کرنا، ان سے نفرت نہ کرنا۔ ان سے بغض نہ رکھنا۔

براھین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب کی جلد ۳۷ میں حدیث ثقلین کی سینکڑوں روایات اور ہزاروں حوالہ جات تحریر کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

جناب ام المومنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے جناب سرور کائنات صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے جب تک کہ حوض پر دونوں نہ وارد ہوں۔

عن ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول على مع القرآن والقرآن مع على لا يتفرقان حتى يردا علىّ الحوض

المستدرک جلد ۳ ص۱۲۴ سطر ۱۴۔ تلخیص المستدرک ص۱۲۴ سطر ۷۔ مجمع الزوائد جلد ۹ ص۱۳۴ سطر ۲۲۔ کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۳۔ حدیث ۲۵۳۰۔ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۳۰ سطر ۳۵۔ المعجم الصغیر ص۱۴۹ سطر ۸۔ جامع الصغیر جلد ۲ ص۶۵ سطر ۷۔ تاریخ الخلفاء ص۱۲۲ سطر ۱۔ تفریح الاحباب ص۳۵۳ سطر ۱۔ منصب امامت ص۸۴ سطر ۶۔ نور الابصار ص۷۷ سطر ۲۲۔ اسعاف الراغبین ص۱۲۶ سطر ۲۱ صواعق محرقہ ص۱۲۴ سطر ۱۔ ص۱۲۶ سطر ۱۴۔ ارجح المطالب ص۱۳۹ سطر ۹۔ ینابیع المودت ص۷۴ سطر ۱۲

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ حضور اکرم کو یقین تھا کہ حضرت علیؑ اور قرآن دونوں حوض کوثر کی منزل تک ایک ساتھ رہیں گے۔

براھین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب کی جلد ۱۱ میں معقولات و منقولات کے ساتھ اس اہم موضوع پر روشنی ڈالی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

حضور اکرم نے فرمایا کہ آل ابوسفیان پر خلافت حرام ہے کیونکہ یہ طلقاء ہیں اور طلقاء کی اولاد ہیں پس جب تم معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو تو اس کا پیٹ پھاڑ دینا۔

الخلافة محرمة على آل ابى سفيان الطلقاء و ابناء الطلقاء۔ فاذا رايتم معاوية على منبرى فابقروا بطنه۔

تاریخ اسلام ذہبی جلد ۲ ص۳۲۔ تاریخ طبری حالات ۲۶۴ھ۔ تاریخ بغداد جلد ۱۲ ص۱۸۱۔ تہذیب التہذیب جلد ۵ ص۱۱۔ البدایہ جلد ۸ ص۱۳۳۔ مقتل الحسین ص۱۸۵۔ کنوز الحقائق ص۱۸ لفظ اذا نظہیر الجنان مع صواعق ص۶۲۔ نصائح کافیہ ص۳۵

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معاویہ کے برسر اقتدار

آنے کا پہلے سے علم تھا اور حضور اکرم حضرت معاویہ کے کردار سے پہلے سے واقف تھے اور جو اس نے مستقبل میں کرنا تھا اس سے آپ پہلے ہی سے آگاہ تھے۔

عمران بن حصین کہتے ہیں کہ جب حضور اکرم صلعم کا انتقال ہوا تو وہ تین قبائل سے نفرت رکھتے تھے۔ ثقیف، بنو حنیفہ اور بنو امیہ

عن عمران بن حصین قال مات النبی وھو یکرہ ثلاثة احیاء ثقیفا وبنی حنیفة وبنی امیّہ

ترمذی شریف جلد ۲ ص۲۳۵۔ مشکوٰۃ شریف جلد ۲ ص۲۴۰۔ المستدرک جلد ۴ ص۴۸۰۔ شرح حدیدی جلد ۱ ص۵۸۷۔ حلیۃ الاولیاء جلد ۶ ص۲۹۳۔ الاصابہ جلد ۱ ص۳۵۲۔ نصائح کافیہ ص۱۶۰۔ کنز العمال جلد ۶ ص۴۰ سیرت حلبیہ جلد ۱ ص۵۱۰ ینابیع المودت جلد ۱ ص۱۸۱ تطہیر الجنان ص۶۲۔ اسعاف الراغبین ص۱۹۰۔ تفسیر طبری جلد ۱۳ ص۴۶۔ تفسیر خازن جلد ۴ ص۳۷۰ تفسیر قرطبی ص۳۶۴۰۔ تفسیر فتح القدیر ص۱۰۴۔ درمنثور جلد ۴ ص۸۴ تفسیر مراغی جلد ۱۳ ص۱۵۲۔ روح المعانی جلد ۱۳ ص۲۱۶۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۲ ص۵۳۸۔ بیضاوی جلد ۲ ص۱۶۰

عمران بن حصین کی اس روایت سے واضح ہوا کہ حضور اکرم ان تینوں قبائل کے مستقبل سے اچھی طرح واقف تھے اسی لئے ان سے نفرت کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئے۔

تو امام حسن نے ایک شخص سے کہا کہ تم خفا نہ ہو کہ حضور اکرمؐ کو خواب میں دکھایا گیا تھا کہ بنو اُمیّہ ان کے منبر پر بندروں کی طرح ناچ رہے ہیں اور حضور اکرم کو یہ دیکھ کر افسوس ہوا تھا پس اس کے بعد سورۂ کوثر اور سورۂ انا انزلناہ نازل ہوا جس میں بتایا گیا کہ اے ہمارے رسول تمہارے بعد بنو اُمیّہ والے ہزار مہینہ حکومت کریں گے فضل کا کہنا ہے کہ ہم نے بنو اُمیّہ کی حکومت کا حساب کیا تو وہ پوری ہزار مہینے نکلی نہ اس میں ایک دن کم ہوا نہ زیادہ۔

فقال حسن بن علی لاتؤ بنتی فان النبی اری بنی أمیة علی منبرہ فساءہ ذلک فنزلت انا انزلناہ فی لیلة القدر۔ لیلة القدر خیر من الف شھر۔ یملکھا بعدک بنو اُمیّہ یا محمد قال الفضل فعددنا فاذا ھی الف شھر لا تزید یوما ولا تنقص۔

ترمذی جلد ۲ ص۱۶۹۔ اسد الغابہ ص۱۴ جلد ۲۔ تاریخ بغداد جلد ۹ ص۴۴۔ المستدرک جلد ۴ ص۴۸۰ اشعۃ اللمعات جلد ۴ ص۶۲۳ مقتل الحسین ص۱۳۵۔ شواھد النبوۃ ص۱۷۲ کنز العمال جلد ۶ ص۴۰۔ تفسیر درمنثور جلد ۶ ص۳۷۱ تفسیر کبیر جلد ۵ ص۴۱۳۔ جلد ۸ ص۴۹۰ روح المعانی سورۂ قدر۔ خازن جلد ۴ ص۱۳۶۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۴ ص۵۳۰ تفسیر طبری جلد ۳ ص۱۶۷ تفسیر قرطبی جلد ۳۰ ص۱۳۳ تاریخ کامل جلد ۳ ص۲۰۷۔ تاریخ ابو الفدا جلد ۱ ص۱۸۴ تاریخ الخلفاء ص۱۳ البدایہ جلد ۸ ص۱۸ ازالۃ الخلفاء جلد ۲ ص۲۰۳ تطہیر الجنان ص۱۴۷

مذکورہ روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول خدا نے باعلام وحی خدا فرمایا کہ بنو اُمیّہ ایک ہزار مہینے حکومت کریں گے اور جب ان کی حکومت ختم ہوئی تو حضور اکرم صلعم کی خبر سولہ آنے صحیح ثابت ہوئی۔

بخاری ۔ صحیح کتاب الفتن باب قول النبی ھلاک اُمتی علی یدی اغیلمۃ سفھاء

موسیٰ بن اسماعیل ، عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید اپنے دادا کے متعلق روایت کرتے ہیں ۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت ابوہریرہ کے پاس نبی صلعم کی مسجد میں مدینہ میں بیٹھا ہوا تھا اور ہمارے ہمراہ مروان بھی تھا حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ میں نے صادق و مصدوق کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری اُمت کی ہلاکت قریش کے نوعمر لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی مروان نے کہا کہ ان لڑکوں پر اللہ کی لعنت ہو، حضرت ابوھریرہ نے کہا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میں تبلا دوں کہ وہ نبی فلاں اور نبی فلاں ہیں تو میں تبلا دیتا ہوں اپنے دادا کے ہمراہ بنی مروان کے پاس جاتا تھا جب کہ وہ شام میں حکومت کرتے تھے ۔ جب ان نوعمر لڑکوں کو دیکھا تو ہم سے کہا کہ شاید یہ لڑکے انہیں میں سے ہوں، ہم نے کہا کہ آپ زیادہ جانتے ہیں۔

حدثنا موسیٰ بن اسماعیل حدثنا عمرو بن یحییٰ بن سعید قال اخبرنی جدی قال کنت جالسا مع ابی ھریرۃ فی مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلّم بالمدینۃ ومعنا مروان قال ابوھریرۃ سمعت الصادق المصدوق یقول ھلکۃ امتی علی یدی غلمۃ من قریش فقال مروان : لعنۃ اللہ علیھم غلمۃ فقال ابوھریرۃ : لو شئت ان اقول بنی فلان و بنی فلان لفعلت ، فکنت اخرج مع جدی الی بنی مروان حین ملکوا بالشام فاذا راٰھم غلمانا احداثا قال لنا عسیٰ ھولاء ان یکونوا منھم ؟ قلنا انت اعلم

فتح الباری جلد ۱۳ ص ۱۰ ۔ عمدۃ القاری جلد ۱۱ ص ۳۳۴ ۔ ارشادی الساری جلد ۱۰ ص ۱۷۹ ۔ صحیح مسلم جلد ۲ ص ۳۹۶ ۔ المستدرک جلد ۴ ص ۴۷ ۔ مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۱۹۹ ۔ مرقات جلد ۱۱ ص ۱۲ ۔ اشعۃ اللمعات جلد ۴ ص ۲۸۲ ۔ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۳۲۷ ۔ تہذیب التہذیب جلد ۱۰ ص ۱۸ ۔ تیسیر الوصول جلد ۳ ص ۳۲ ۔ جامع الصغیر جلد ۲ ص ۱۹۴ ۔ نصائح کافیہ ص ۱۰۹ ۔ تطہیر الجنان ص ۱۱۵ ۔ شذرات الذہب جلد ۱ ص ۶۸ دمشقی، ابن کثیر البدایہ والنہایہ جلد ۸ ص ۲۳۱

حضور اکرم صلعم نے فرمایا : کہ میری اُمت کا امر عدل کے ساتھ قائم رہے گا حتیٰ کہ پہلا وہ

لا یزال امر ھذہ الامۃ قائما بالقسط حتیٰ یکون اوّل من یثلمہ رجل من

Marfat.com

شخص جو دین کو برباد کرے گا وہ بنی اُمیّہ سے یزید نامی ہوگا۔ — بنی امیة یقال له یزید

حضرت علی نے زبیر سے کہا کہ اے زبیر کیا تجھے یاد ہے کہ ایک موقعے پر رسول اکرمؐ نے تم سے فرمایا تھا کہ اے زبیر تو علی سے جنگ کرے گا اور تو ظالم ہوگا۔ — اما سمعت رسول الله یقول لك انك تقاتلنی وانت ظالم لی۔

تاریخ کامل ص۱۲۰۔ البدایہ جلد ۷ ص۲۴۱۔ تاریخ ابوالفدا جلد ۱ ص۱۷۳۔ تطہیر الجنان ص۱۰۹۔ شذرات الذہب جلد ۱ ص۴۳۔ الفصول المہمہ ص۸۰۔ اخبار الطوال ص۱۴۰۔ عقد الفرید ص۲۲۹ جلد ۲۔ المواہب اللدنیہ ص۴۸۵۔ تاریخ یعقوبی جلد ۲ ص۱۷۱۔ کنز العمال جلد ۶ ص۸۵۔ مناقب خوارزمی ص۱۱۳۔ ینابیع المودت ص۲۸۰۔ الامامت والسیاست ص۶۷۔ تذکرۃ الخواص ص۴۱۔ مطالب السئول ص۱۱۷۔ نور الابصار ص۲۹۔

اس عبارت سے بھی واضح ہوا کہ حضور اکرم نے اپنے بعد کے ہونے والے واقعے کی پہلے سے خبر دے دی۔

تو زبیر نے کہا اللہ کی قسم یہ مقام حواب نہیں اور طلحہ نے بھی آکر قسم کھائی کہ یہ حواب نہیں ہے اور طلحہ کے پچاس ساتھیوں نے بھی قسم کھائی کہ یہ مقام حواب نہیں اور اسلام میں یہ پہلی جھوٹی گواہی ہے جو کہ اصحاب نبی نے قائم کی۔ — فقال الزبیر ما هذا الحواب و لقد غلط بما اخبرك وكان طلحة فی ساتیة الناس فلحقها فاقسم ان ذلك لیس حواب وشهد معها خمسون رجلا ممن كان معهم فكان ذلك اوّل شهادة زور اقیمت فی الاسلام

البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص۲۲۱۔ تاریخ ابوالفدا جلد ۱ ص۱۷۲۔ تاریخ طبری جلد ۳ ص۱۲۰۔ تذکرۃ الخواص ص۳۶۔ الامامت والسیاسۃ ص۵۹۔ تاریخ کامل جلد ۳ ص۱۰۴۔ معجم البلدان جلد ۵ ص۳۱۴

اہل سنت کی مذکورہ اور دیگر کتب معتبرہ میں ہے کہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج سے فرمایا کہ تم میں سے ایک کو مقام حوأب کے کتے بھونکیں گے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر حضور نے مجھے فرمایا کہ اے حمیرا تو بچ کر رہنا کہیں تو ہی نہ ہو۔ محمد بن طلحہ نے کہا کہ اب ان باتوں کو جانے دیں اور آگے چلیں اور عبداللہ بن زبیر آیا اور خدا کی قسم کھائی کہ حوأب کو تو رات کے پہلے حصے میں پیچھے چھوڑ آئی ہے۔ اور پھر عبداللہ کچھ اعراب کو لے کر حضرت عائشہ کے پاس آئے انہوں نے بھی قسم کھائی کہ یہ جگہ حوأب نہیں ہے اور عالم اسلام کا کہنا ہے کہ مقام حوأب

Marfat.com

میں یہ اسلام میں پہلی جھوٹی گواہی ہے۔

اس عبارت سے بھی واضح ہوا کہ حضور اکرمؐ حوأب کے مقام پر ہونے والے سارے واقعے کو بہت پہلے دیکھ رہے تھے اور وہاں پر ہونے والی کارروائی کو بہت پہلے بیان فرما رہے تھے۔

تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ شریف صـ۴۶۹ سطر ۱۶ باب اشراط الساعۃ۔ اصح المطابع، کراچی

حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آخری زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو لوگوں میں خوب تقسیم کرے گا۔ اور جمع کر کے اپنے پاس نہ رکھے گا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میری اُمت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو ہاتھوں میں بھر بھر کر مال لٹائے گا۔ اور اس کو شمار نہ کرے گا۔

عن جابر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہ وفی روایۃ قال: یکون فی اخر امتی خلیفۃ یحثی المال حثیا ولا یعدہ عدا

درمنثور جلد ۶ صـ۵۸ سطر ۲ نورالابصار صـ۱۵۱ سطر ۳۸۔ اسعاف الراغبین صـ۱۰۵ سطر ۲۹۔ ضواعق صـ۱۶۴ سطر ۵

تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ شریف صـ۴۷۰ سطر ۱۹ باب اشراط الساعۃ

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ دنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی جب تک عرب پر ایک شخص قبضہ نہ کرے گا۔ یہ شخص میرے خاندان سے ہوگا اور اس کا نام میرے نام پر ہوگا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ حضور صلعم نے فرمایا اگر دنیا کے فنا ہونے میں صرف ایک دن ہی باقی رہ جائے گا۔ تو خداوند تعالیٰ اس دن کو دراز کر دے گا یہاں تک کہ اللہ بزرگ و برتر میرے خاندان میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا وہ زمین کو عدل و انصاف سے معمور کر دے گا جس طرح کہ

عن عبداللہ بن مسعود قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتذھب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اھل بیتی یواطئ اسمہ اسمی رواہ الترمذی و ابوداؤد وفی روایۃ لہ قال لولم یبق من الدنیا الا یوم لطول اللہ ذلک الیوم حتی یبعث اللہ فیہ رجلا منی او من اھل بیتی یواطئ اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا

Marfat.com

وہ اس وقت سے پہلے ظلم وستم سے معمور تھی۔

منتخب کنز العمال جلد ۶ ص۱۴ سطر۔ الحاوی للفتاوی جلد ۲ ص۵۸ سطر ۴۔ نور الابصار ص۱۵۱ سطر ۱۵ اسعاف الراغبین ص۱۰۴ سطر ۳۱۔ ص۱۰۵ سطر ۱۔ صواعق محرقہ ص۱۶۳ سطر ۱۶۔ ص۱۶۴ سطر ۲۳۔ ص۱۶۷ سطر ۵ درمنثور جلد ۶ ص۵۸ سطر ۱۶۔ الحاوی للفتاوی جلد ۲ ص۵۸ سطر ۹۔ اسعاف الراغبین۔ مودۃ القربی ص۹۳ سطر ۹ تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص۳۱ سطر ۱۲۔ تفسیر روح المعانی جلد ۱۸ ص۱۸۶ سطر ۱۳۔

عن ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: المھدی من عترتی من اولاد فاطمہ۔

مشکوٰۃ ص۴۷۰ سطر ۲۴، تاریخ کبیر امام بخاری جلد ۲ قسم ۱ ص۳۱۶۔ جلد ۴ قسم ۲ ص۲۰۶ سنن ابوداؤد ص۱۵۱ جلد ۴۔ سنن ابن ماجہ ص۵۱۹ جلد ۲۔ تاریخ الرقہ ص۔ المستدرک جلد ۴ ص۵۵۷۔ نہایۃ اللغۃ جلد ۱ ص۳۷۔ تذکرہ قرطبی ص۶۱۶۔ فقہ اکبر حسن زمان جلد ۲ ص۶۵ الفصول المہمہ ص۲۷۶۔ میزان الاعتدال جلد ۱ ص۳۵۵ جلد ۲ ص۲۴۔ صواعق محرقہ ص۹۷۔ مصابیح السنہ ص۱۳۴ جلد ۳۔ مطالب السئول ص۸۹۔ البیان گنجی ص۳۱۱ منتخب کنز العمال جلد ۶ ص۳۰۔ تذکرہ الحفاظ ص۴۶۳۔ مقاصد حسنہ ص۴۳۵۔ الفتاوی الحدیثیۃ ص۲۹ اشعۃ اللمعات جلد ۴ ص۳۳۷۔ البدایہ والنہایہ جلد ۱ ص۴۰۔ الجامع الصغیر ص۵۷۹ جلد ۲۔ الحاوی للفتاوی ص۵۷ جلد ۲۔ منہاج السنہ ص۲۱۱ جلد ۴۔ کنوز الحقائق ص۱۶۴۔ العرائس الواضحۃ ص۲۰۸۔ تمیز الطیب ص۲۲۰ تیسیر الوصول ص۲۳۷ جلد ۲ ذخائر المواریث ص۲۹۲ جلد ۴۔ سیرت حلبیہ جلد ۱ ص۱۹۳۔ راموز الاحادیث ص۲۳۶۔ الفتح الکبیر ص۲۵۹۔ السراج المنیر شرح الجامع الصغیر ص۴۰۹

عن الحسین بن علی علیہما السلام قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ: ابشری یا فاطمۃ فان المھدی منک

حضرت امام حسین سے روایت ہے کہ میرے نانا نے میری ماں سے کہا کہ اے فاطمہ تیرے لئے خوشی کا مقام ہے کہ مہدی تیری اولاد سے ہوگا۔

منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۹۶۔ کنز العمال جلد ۷ ص۲۵۹ ذخائر العقبیٰ ص۱۳۶ مشارق الانوار ص۱۵۲۔ الحاوی للفتاوی ص۶۶۔ الفتح الکبیر جلد ۱ ص۱۷۔ کنوز الحقائق ص۳۔ الفقہ الاکبر حسن زمان جلد ۲ ص۷۔ القول الفصل ص۵۶۔ البیان گنجی ص۳۱۔ ینابیع المودۃ ص۴۳۴

عن حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول اللہ ذلک الیوم حتی یبعث رجلا من ولدی اسمہ کاسمی فقال سلمان: من ای ولدک یا رسول اللہ

قال: من ولدی هذا وضرب بیده علی الحسنین۔

ذخائر العقبیٰ ص۱۳۶۔ البیان ص۹۰۔ تذکرۂ قرطبی ص۶۱۵ میزان الاعتدال۔ ص۱۸ جلد ۲ ینابیع المودۃ ص۲۲۴۔ الفصول المہمہ ص۲۷۷۔ الحرائس الواضحۃ ص۲۰۸۔ نور الابصار ص۱۵۸۔ ارجح المطالب ص۴۷۲ سطر ۶۔

عن علی بن الهلالی المکی قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لفاطمة۔ یا فاطمة اوالذی بعثنی بالحق ان منهما مهدی هذه الامة اذا اصارت الدنیا هرجا وفرجا وتظاهرت الفتن وتقطعت السبل واغار بعضهم علی بعض فلا کبیر یرحم صغیراً ولا صغیر یوقر کبیراً فیبعث الله عند ذلك منهما من یفتح حصون الضلالة وقلوبا غلفا یقوم بالدین فی آخر الزمان کما قمت به فی آخر الزمان ویملأ الارض عدلا کما ملئت جوراً۔

حضرت علی بن ھلالی نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہؑ سے فرمایا: اے فاطمہؑ کہ خدا کی قسم ہے کہ جس نے مجھے سچائی کے ساتھ بھیجا ہے کہ اس امت کا مہدی بھی ان دونوں (حسنین) سے ہوگا۔ جبکہ دنیا میں جھگڑے بکھیڑے پیدا اور فتنے نمودار ہو جائیں گے آمد و رفت کے راستے رک جائیں گے۔ ایک دوسرے کو لوگ لوٹنے لگیں گے نہ بڑا چھوٹے پر رحم کھائے گا اور نہ چھوٹا بڑے کی توقیر کرے گا۔ پس ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ اس کو برانگیختہ کرے گا اور وہ گمراہی کے تمام مضبوط قلعوں کو فتح کرے گا۔ اور پردہ جہالت میں لپٹے ہوئے دلوں کو کھولے گا جیسے کہ میں نے ابتداء امر میں دین کو قائم کیا ہے اور وہ آخر زمانہ میں اس کو قائم کرے گا جس طرح کہ دنیا ظلم سے بھری ہوئی ہوگی وہ عدل سے بھر دے گا۔

مجمع الزوائد ص۱۶۵ جلد ۹ سطر ۵۔ صواعق محرقہ ص۱۶۵ سطر ۱۹۔ اسد الغابہ ص۴۲ جلد ۴۔ ذخائر العقبیٰ ص۱۳۵۔ ذیل اللآلی ص۵۶۔ المعجم الکبیر طبرانی ص۱۳۵۔ ینابیع المودۃ ص۲۲۳۔ ارجح المطالب ص۴۷۹ سطر ۳۔ البیان ص۳۰۵۔ الحاوی للفتاویٰ ص۶۶۔ منتخب کنز العمال جلد ۶ ص۳۰۔

عن علی قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولم یبق من الدنیا الا یوم لبعث الله فیه رجلا من عترتی یملأها عدلا کما ملئت جورا۔

جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ اگر دنیا میں سے ایک دن کے سوا بھی باقی نہیں رہے گا۔ تو خدا تعالیٰ اسی ایک دن میں تیری عترت میں سے ایک آدمی کو پیدا کریگا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا جس طرح سے کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی۔

Marfat.com

مسند احمد بن حنبل ص۸۴ جلد ۱۔ سنن ابن ماجہ ص۵۱۹ جلد ۲۔ تاریخ کبیر بخاری ص۳۱۷ جلد ۱۔ حلیۃ الاولیاء جلد ۳ ص۱۷۷۔ الحاوی للفتاوی ص۵۸ جلد ۲۔ البیان ص۳۱۱۔ منتخب کنز العمال جلد ۶ ص۳۰۔ الجامع الصغیر جلد ۲ ص۵۷۹۔ صواعق محرقہ ص۲۳۵۔ تذکرۂ قرطبی ص۱۳۔ المقاصد الحسنہ ص۴۳۵۔ تمیز الطیب ص۲۲۰ کنوز الحقائق ص۱۶۴۔ ذخائر المواریث جلد ۳ ص۲۴۔ رموز الاحادیث ص۲۳۷ تعلیق تاریخ رقۃ ص۷۱ ینابیع المودۃ ص۱۸۱۔ الفتح الکبیر ص۲۵۹ جلد ۳۔ وسیلۃ النجاۃ ص۴۲۱۔ ارجح المطالب ص۴۷۴ سطر ۷

عن ابی ھریرۃ قال حدثنی خلیلی ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتقوم الساعۃ حتی یخرج علیھم رجل من اھل بیتی فیضربھم حتی یرجعون الی الحق قلت و کم یملک قال: خمسا واثنتین۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ مجھے میرے دوست جناب ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہاں تک قیامت نہیں ہوگی جب تک کہ لوگوں پر ایک آدمی میرے اہل بیت کا نہیں برآمد ہوگا۔ پس وہ ان کو مارے گا۔ یہاں تک کہ وہ پھر حق کی طرف رجوع کریں گے میں نے کہا وہ کتنے روز بادشاہی کرے گا۔ آپ نے فرمایا پانچ دن دو برس۔

الحاوی للفتاوی ص۶۲۔ مجمع الزوائد ص۳۱۵ جلد ۷۔ ارجح المطالب ص۴۸۱ سطر ۴

عن ابن عباس قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملک الارض اربعۃ مومنان وکافران فالمؤمنان ذوالقرنین وسلیمان والکافران نمرود وبخت نصر وسیملکھا خامس من اھل بیتی۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین پر چار بادشاہ ہوں گے۔ دو مومن اور دو کافر۔ پس مومن تو ذوالقرنین اور سلیمان ہیں اور کافر نمرود و بخت نصر ہیں۔ اور پانچواں ہم اہلبیت میں سے تمام روئے زمین کا مالک ہوگا۔

الحاوی للفتاوی ص۸۱۔ الفتاوی الحدیثیہ ص۲۸۔ تذکرۂ قرطبی ص۱۳۔ ارجح المطالب ص۴۷۸ سطر ۱

عن علی قال قلت یارسول اللہ امنا المھدی ام من غیرنا یارسول اللہ قال بل منا یختم اللہ بہ کما بنا فتح۔

حضرت علی سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ کیا مہدی ہم میں سے ہوگا یا کہ ہمارے غیر میں سے؟ حضرت نے فرمایا بلکہ ہم میں سے ہوگا اللہ اس پر خاتمہ کرے گا جیسے کہ ہم سے آغاز کیا ہے۔

Marfat.com

مجمع الزوائد ص۳۱۶ جلد ۷ البیان ص۸۶ ۔ الحاوی للفتاوی ص۶۱ ۔ کنز العمال جلد ۷ ۔ تمییز الطیب ص۲۲۰ ۔ المقاصد الحسنہ ص۴۳۵ ۔ کنوز الحقائق ص۱۴۶ ۔ اسعاف ص۱۴۸ ۔ جالیۃ الکدر ص۲۰۸ ۔ آئمۃ الھدی ص۱۴ ۔ القول المستحسن جلد ۱ ص۳۱۶ ۔ مشارق الانوار ص۱۵۱ ۔ نور الابصار ص۱۵۸

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اکرم نے فرمایا کہ مہدی مجھ سے ہے چمکتی ہوئی پیشانی اور اونچی ناک والا وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم اور جور سے بھر گئی ہو گی۔

عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المھدی منی اجلی الجبھۃ اقنی الانف یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجوراً

مشکوٰۃ شریف ص۴۷ سطر آخر ۔ سنن ابو داؤد جلد ۴ ص۱۵۲ ۔ المستدرک جلد ۴ ص۵۵۷ ۔ مصابیح السنۃ جلد ۲ ص۱۳۴ ۔ البیان ص۷۹ ۔ منتخب کنز العمال جلد ۶ ص۳۰ ۔ تلخیص المستدرک جلد ۴ ص۵۵۷ ۔ مطالب السئول ص۸۹ ۔ نور الابصار ص۲۲۹ ۔ الفصول المہمہ ص۲۷۴ ۔ العرائس الواضحۃ ص۲۸ ۔ الحاوی للفتاوی ص۵۷ جلد ۲ ۔ الجامع الصغیر جلد ۲ ص۵۷۹ ۔ جالیۃ الکدر ص۲۰۸ ۔ ینابیع المودۃ ص۴۳۔ ص۱۸۸ ۔ فیض القدیر ص۱۵۱ جلد ۲ ۔ البدایہ جلد ۱ ص۳۸ ۔ تذکرہ قرطبی ص۱۳۱ ۔ الفتح الکبیر ص۲۵۹ جلد ۳ ۔ مظاہر حق ص۳۳۸ جلد ۴

عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تمتلئ الارض ظلما وعدوانا قال: ثم یخرج رجل من عترتی او من اھل بیتی یملأھا قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وعدوانا

مسند احمد بن حنبل ص۳۶ جلد ۳ ۔ المستدرک جلد ۴ ص۵۵۷ ۔ تلخیص المستدرک ص۵۵۷ جلد ۴ ینابیع المودۃ ص۸۹ جلد ۳ ۔ مجمع الزوائد ص۳۱۷ جلد ۷ ۔ الحاوی للفتاوی ص۶۲ ۔

عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: تملأ الارض ظلما وجوراً ثم یخرج رجل من عترتی یملک سبعا او تسعا فیملاء الارض قسطا وعدلا ۔

مسند احمد بن حنبل ص۱۷-۲۸ جلد ۳ ۔ المستدرک جلد ۴ ص۵۵۸ ۔ تلخیص المستدرک ص۵۵۸ جلد ۴ الحاوی للفتاوی ص۶۳ ۔ راموز الاحادیث ص۴۷۷ مجمع الزوائد ص۳۱۷ جلد ۷

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتملأن الارض ظلماً وعدواناً ثم لیخرجن رجل من اھل بیتی حتی یملأھا قسطا وعدلا کما ملئت جوراً وعدواناً

الحاوی للفتاوی ص۶۳ ۔ الجامع الصغیر ص۲۲۹ جلد۲ ۔ ینابیع المودۃ ص۱۸۶ جلد۳ ص۳۷ البیان ص۸۴ صواعق ص۹۹ ۔ مجمع الزوائد ص۳۱۲ جلد۷ ، الفصول المہمہ ص۲۷۹ ۔ میزان الاعتدال ص۲۱۰ جلد۲ ۔ الفتاوی الحدیثیہ ص۲۹ ۔ ینابیع المودۃ ص۴۸۷ ۔ نور الابصار ص۲۳۰ ۔ اسعاف الراغبین ص۱۵۱ ۔ راموز الاحادیث ص۷ ۔ الفتح الکبیر ص۱۶ جلد۱

عن ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاء یصیب ھذہ الامۃ حتی لا یجد الرجل ملجاء یلجاء الیہ من الظلم فیبعث اللہ رجلا من عترتی واھل بیتی فیملأ بہ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یرضی عنہ ساکن السماء ساکن الارض لا تدع السماء من قطرھا شیئا الا صبتہ مدرارا ولا تدع الارض من نباتھا شیاء الا اخرجتہ حتی یتمنی الاحیاء الاموات یعیش فی ذلک سبع سنین او ثمان سنین او تسع سنین رواہ۔

مشکوٰۃ ص۴۷۱ سطر ۷ مصابیح السنہ جلد۲ ص۱۳۴ ۔ تذکرہ قرطبی ص۶۱۵ تذکرۃ الحفاظ جلد۳ ص۸۳۸ ۔ صواعق محرقہ ص۹۷ ۔ الحاوی للفتاوی ص۶۵ البیان ص۳۱۶ مشارق الانوار ص۱۵۲ ۔ اسعاف الراغبین ص۱۴۸ ۔ ینابیع المودت ص۴۳۱

عن قیس بن جابر عن ابیہ ، عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستکون بعدی خلفاء ومن بعد الخلفاء امراء ومن بعد الامراء ملوک جبابرۃ ثم یخرج رجل من اھل بیتی یملاء الارض عدلا کما ملئت جورا۔

اسد الغابہ جلد۱ ص۲۵۹ ۔ ۵ ص۱۵۵ ۔ منتخب کنز العمال جلد۶ ص۳۰ ۔ البیان ص۹۸ ۔ صواعق محرقہ ص۹۹ ۔ الحاوی للفتاوی ص۶۴ ۔ الجامع الصغیر ص۳۳ جلد۲ ۔ الفصول المہمہ ص۲۸۰ ۔ الاصابہ ص۳۱ جلد۴ ۔ مجمع الزوائد ص۱۹ جلد۵ ۔ القرب فی محبۃ العرب ص۱۳۴ ۔ نور الابصار ص۲۳۱ ۔ الفتح الکبیر ص۱۶۴ جلد۲

حذیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ مہدی ایک آدمی ہوگا میری اولاد میں سے اس کا چہرہ مثل چودہویں رات کے چاند کی چمکتا ہوگا ۔ اس کا رنگ عرب کے لوگوں کی مانند اور جسم اسرائیلی قوم کے مشابہ ہوگا ۔ اس کے داہنے رخسارے پر ایک خال چمکتا ہوا آسمان کے ستارہ کی

عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المھدی رجل ولدی وجھہ کالقمر الدری واللون لون عربی والجسم جسم اسرائیلی علی خدہ الایمن خال کانہ کوکب دری یملأ الارض عدلا کما ملئت جورا یرضی بخلافتہ

Marfat.com

طرح سے ہوگا زمین کو عدل سے بھر دے گا جس اھل السماء والارض والطیر فی الجو
طرح کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی اس کی خلافت سے آسمان اور زمین کے باشندے اور ہوا کے پرندے
خوش ہو جائیں گے۔

تاریخ اسلام ذہبی جلد ا ص۱۵۶ صواعق ص۱۶۴ سطر ۲۰۔ الفصول المہمہ ص۲۷۵۔ الحاوی للفتاوی ص۶۶
الجامع الصغیر جلد ۲ ص۵۷۹ ذخائر العقبیٰ ص۱۳۶ لسان المیزان جلد ۵ ص۲۳ الفتاوی الحدیثیۃ ص۲۸ البیان
ص۸۰ ص۹۴ مشارق الانوار ص۱۵۲۔ ینابیع المودۃ ص۴۳۳ اسعاف الراغبین ص۱۰۵ سطر ۳۷۔ العرائس
الواضحہ ص۲۸۰ بجالیۃ الکدر ص۲۰۸۔ نور الابصار ص۱۵۱ سطر ۲۱ الفتح الکبیر ص۲۵۹ جلد ۳۔ ارجح المطالب
ص۴۷۳ سطر ۶۔

عن عبد اللہ بن عمر قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المھدی وعلی
راسہ غمامۃ ینادی منا وھذا المھدی خلیفۃ اللہ فاتبعوہ۔

عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ مہدی پیدا ہوگا اور اس کے سر پر بدلی سایہ کی ہوگی غیب سے ندا کرے گا کہ یہ مہدی خدا کا
خلیفہ ہے اس کا اتباع کرو۔

تذکرۃ الخواص ص۲۰۴ منہاج السنہ ص۲۱۱ جلد ۴۔ الفصول المہمہ ص۲۷۴۔ الحاوی للفتاوی ص۶۲
الفتاوی الحدیثیۃ ص۲۷

عن قرۃ المزنی انہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لتملأن الارض جوراً
وظلما فاذا ملئت جوراً وظلما بعث اللہ رجلا منی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم
ابی فیملأھا عدلا وقسطاً کما ملئت جورا وظلما فلا تمنع السماء شیاء من قطرھا
ولا الارض شیاً من نباتھا یمکث فیکم سبعا او ثمانیا فان اکثر فتسعاً

الجامع الصغیر ص۳۴۵ جلد ۲۔ الحاوی للفتاوی ص۶۰ مجمع الزوائد ص۳۱۴ جلد ۷ ینابیع المودۃ
ص۱۸۶ سطر آخر رموز الاحادیث ص۳۴۶ منتخب کنز العمال ص۳۰ جلد ۶۔

جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ اگر دنیا میں سے ایک دن کے سوا بھی باقی نہیں رہے گا تو خدا تعالیٰ اسی دن میں تیری عترت میں سے

عن علیؑ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو لم یبق من الدنیا الا یوم لبعث اللہ فیہ رجلا من عترتی یملأھا عدلا کما ملئت جورا

ایک آدمی کو پیدا کرے گا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا جس طرح سے کہ وہ ظلم سے بھری ہو گی۔
مسند احمد بن حنبل جلد ۱ ص۹۹ ۔ سنن ابو داؤد جلد ۱ ص۱۵۱ ۔ البدء والتاریخ ص۱۸۰ جلد ۲ الاعتقاد بیہقی ص۱۰۵ الحاوی للفتاوی ص۵۹ الجامع الصغیر ص۳۷۷ جلد ۲ ۔ البدایہ جلد ۱ ص۳۷ ۔ الفصول المہمہ ص۲۷۵ مشارق الانوار ص۱۲۵ ذخائر المواریث ص۱۹۳ جلد ۲ اسعاف الراغبین ص۱۴۸ ۔ الفتح الکبیر جلد ۳ ص۴۹ مطالب السئول ص۸۹ تذکرۃ الخواص ص۳۷۷ ۔ السراج المنیر ص۲۲۱ ۔ البیان ص۳۰۸ ۔ جالیۃ الکدر ص۲۰۸ العرائس الواضحۃ ص۲۰۸ ائمۃ الھدی ص۱۴۰ ۔ نور الابصار ص۲۲۹

عن عبد الرحمٰن بن عوف قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیبعثن اللہ من عترتی رجلا افرق الثنایا اجلی الجبھۃ یملأ قسطا وعدلا۔

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ بہ تحقیق اللہ تعالیٰ میری اولاد میں سے ایک ایسے آدمی کو پیدا کرے گا جس کے اگلے دانت کشادہ ہوں گے اور اس کی پیشانی چمکتی ہو گی وہ عدل اور انصاف سے زمین کو بھر دے گا۔
الحاوی ص۶۳ ۔ ینابیع المودت ص۴۳۳ ۔ البیان ص۹۴ ۔ صواعق ص۹۸ مشارق الانوار ص۱۵۲ اسعاف الراغبین ص۱۴۸ الفتاوی الحدیثیۃ ص۲۹ غایۃ المواعظ ص۸۳ جلد ۱

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد فقال اللہ تعالیٰ ذلک الیوم حتی یبعث اللہ فیہ رجلا من اھل بیتی یواطی اسمہ واسم ابیہ اسمی واسم ابی یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما۔

ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ اگر دنیا میں سے ایک دن کے سوا بھی باقی نہیں رہے گا تو خدا تعالیٰ اس دن کو اس قدر بڑھا دے گا کہ اس میں میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو پیدا کرے گا اس کا نام اور اس کے باپ کا نام میرے نام اور میرے باپ کے نام کے مطابق ہو گا۔ وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دے گا جس طرح سے کہ وہ ظلم اور جور سے بھری ہو گی۔
مسند ابوداؤد ص۱۵۱ جلد ۴ ۔ الکنی والاسماء دولابی ص۱۰۷ جلد ۱ المعجم الصغیر ص۲۴۵ ۔ الجامع الصغیر جلد ۲ ص۳۷۷ تاریخ خمیس ص۲۸۸ جلد ۲ ۔ الفصول المہمہ ص۲۷۳ ۔ منہاج السنہ جلد ۴ ص۲۱۱ ۔ منتخب کنز العمال جلد ۶ ص۳۰ مطالب السئول ص۸۹ ۔ مشکوٰۃ ص۴۷۹ سطر ۹ الحاوی للفتاوی ص۶۳ مشارق الانوار ص۱۵۲ ۔ اسعاف الراغبین ص۱۴۸ راموز الاحادیث ص۳۵۹ ۔ ینابیع المودۃ ص۴۳۰ سطر ۲۱ ۔ تیسیر الوصول

Marfat.com

ص۲۳۷ جلد۲۔ الفتح الکبیر جلد۳ ص۴۸ ۔ اشعۃ اللمعات ص۳۳۷ جلد۴۔ البدایہ ص۳۸ جلد۱ تذکرہ قرطبی ص۶۱۵ ۔ البدء والتاریخ ص۱۸۰ جلد۲۔ البیان ص۳۰۸ ۔ مصابیح السنہ ص۱۳۴ جلد۲ صواعق ص۹۷ منہاج السنہ ص۱۳۳ جلد۲ ۔ مرقات جلد۱۰ ص۱۷۳۔ السراج المنیر ص۲۲۱ وسیلۃ النجاۃ ص۴۲۱ ۔ سنن ابن ماجہ ص۵۱۷۔ ذخائر العقبیٰ ص۱۷ ۔ میزان الاعتدال جلد۲ ص۳۵

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم نے فرمایا کہ اس وقت تمہارا حال کیا ہوگا جس وقت حضرت عیسیٰ اور تم میں سے ایک امام تمہارے درمیان نازل ہوں گے۔

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم فاما مکم منکم۔

صحیح مسلم جلد۱ ص۹۴ نور الابصار ص۱۵۱ سطر۳۳۔ مصابیح السنہ جلد۲ ص۱۴۱ مطالب السئول ص۸۹ البیان ص۷۵۔ الفصول المہمہ ص۲۷۴ ینابیع المودۃ ص۴۴۹ سطر۱۱

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اکرم نے فرمایا ہم میں سے وہ ہوگا جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔

عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منا الذی یصلی عیسیٰ بن مریم خلفہ۔

منتخب کنز العمال جلد۶ ص۱۴ سطر۲ ۔ الحاوی للفتاوی ص۷۸ جلد۲ سطر۱۷ ۔ نور الابصار ص۱۵۱ سطر۳۱ ۔ اسعاف الراغبین ص۱۰۶ سطر۱۱ ۔ ص۱۱۰ سطر۷ ۔ صواعق محرقہ ص۱۵۲ سطر۲۶ ۔ ص۱۶۴ سطر۲۳ ص۱۶۷ سطر۵ ۔ الجامع الصغیر جلد۲ ص۴۷۲ ۔ البیان ص۷۹ سنن الھدیٰ ص۵۷۳ ینابیع المودۃ ص۱۸۷ سطر۹

انس رضؓ بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں کہ امت ہرگز ہرگز ہلاک نہ ہوگی۔ میں اس امت کا اول ہوں، اس کا مہدی اس کا درمیانہ ہے اور حضرت عیسیٰ اس کے آخر ہیں۔

عن انس بن مالک: قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: لن تھلک امۃ انا اولھا ومھدیھا وسطھا والمسیح بن مریم اٰخرھا۔

البیان ص۸۸۔ صواعق ص۹۹ ۔ منتخب کنز العمال جلد۶ ص۳۰ ۔ مشارق الانوار حمزاوی ص۱۲۵ ۔ الحاوی للفتاوی ص۱۵۶ ۔ اسعاف الراغبین ص۱۵۱ ۔ ینابیع المودۃ ص۴۴۹ ۔ الفتح الکبیر جلد۳ ص۳۶ ۔ رموز الاحادیث ص۲۴۴

عن ابی ھریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان عیسیٰ بن مریم لیس بینی وبینہ نبی الا خلیفتی فی امتی من بعدی یقتل الدجال ویکسر الصلیب و

یضع الجزیۃ وتضع الحرب اوزارھا الا من ادرکہ فلیقرأ علیہ السلام۔

تحفۃ الاحوذی جلد ۳ ص ۲۳۲ المعجم الصغیر ص ۱۵۰

عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال: سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین الی یوم القیامۃ قال: فینزل عیسیٰ بن مریم فیقول امیرھم: تعال صل لنا فیقول: لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمہ اللہ ھذہ الامۃ

صحیح مسلم جلد ۱ ص ۹۵ مصر مصابیح السنہ جلد ۲ ص ۱۴۱۔ البیان ص ۷۶۔ صواعق ص ۹۸۔ الفصول المہمہ ص ۲۷۷۔ الحاوی للفتاوی ص ۶۴۔ اسعاف الراغبین ص ۱۵۰ تیسیر الوصول جلد ۲ ص ۲۳۷۔ نور الابصار ص ۱۲۳

بہر حال ان سب احادیث سے واضح ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کے آنے کی خبر دی۔ اور چونکہ ان کا ظہور ان کے ہزاروں سال بعد میں ہوگا اور بعد میں ہونے والے واقعے کی خبر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت پہلے دے دی لہٰذا حضور اکرمؐ عالم الغیب ہیں۔

ظہور امام مہدی کی تفصیل انشاء اللہ جلد ۱۱ میں آئے گی وہاں سینکڑوں احادیث اور ہزاروں حوالہ جات تحریر کئے جائیں گے۔

علم غیب اور اقوال علماء کرام

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت کے بارے میں علماء اسلام تحریر فرماتے ہیں کہ:

اس حدیث میں اس پر دلالت ہے کہ نبی کریم صلعم نے ایک ہی نشست میں تمام مخلوقات کے سارے حالات کی ابتدا سے انتہا تک خبر دے دی۔

فیہ دلالۃ علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتداءھا الی انتھاءھا۔

عمدۃ القاری جلد ۱۵ ص ۱۱ فتح الباری جلد ۶ ص ۲۸۶ ارشاد الساری جلد ۵ ص ۲۵۰ مرقات جلد ۱۱ ص ۴ اشعۃ اللمعات جلد ۴ ص ۴۴۴

اس سے ثابت ہوا کہ حضور اکرمؐ کے سامنے مستقبل کے تمام حالات تھے اسی لئے ایک

Marfat.com

نشست میں بتا دیئے۔

ملا علی قاری مرقات شرح مشکواہ کے صـ۴۶۳ جلد ا پر مشکواۃ کی اس حدیث (فعلمت مافی السموات والارض) کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:

اس فیض کے پہنچنے کے سبب سے ہم نے وہ تمام چیزیں جان لیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں یعنی آسمان و زمین میں وہ چیزیں جو خدا نے بتائیں ملائکہ اور اشجار وغیرہ۔ یہ آپ کے اس وسیع علم کا بیان ہے جو خدائے ذوالجلال نے آپ پر ظاہر فرمایا۔ ابن حجر نے کہا کہ جان لی وہ تمام مخلوقات جو آسمانوں بلکہ جو اس کے اوپر ہے جیسا کہ معراج کی حدیث سے مستفید ہوتا ہے اور زمین میں ہے اور وہ تمام چیزیں جو ساتوں زمینوں بلکہ جو اس سے نیچے ہیں جیسا کہ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے جن میں حضور اکرم نے گائے اور مچھلی کی خبر دی ہے جن پر زمینیں قائم ہیں

فعلمت بسبب وصول ذلک الفیض ممّا فیھما من الملٰئکۃ والاشجار وغیرھا وھو عبارۃ عن سعۃ علمہ الّذی فتح اللہ وقال ابن حجر ای جمیع الکائنات الّتی فی السموات بل ومافوقھا کما یستفاد من قصۃ المعراج والارض ھی بمعنی الجنس وجمیع ما فی الارضین السبع بل وما تحتھا کما افادہ اخبارہ علیہ السلام عن الثور والحوت الّذی علیھما الارضون

مذکورہ عبارت سے واضح ہوا کہ جو خدا نے حضور پر فیض خاص فرمایا اس سے دوسری مخلوق محروم ہے اور یہ کہ حضور اکرم زمین و آسمان کی تمام مخلوق کے تمام حالات سے آگاہ ہو گئے جن سے دوسری مخلوق عاری ہے۔

دہلوی، شیخ عبدالحق۔ اشعۃ اللمعات جلد ا صـ۲۶۹ انڈیا

پس ظاہر شد و روشن شد مرا ہر چیز از علوم و شناختم ہمہ را۔ پس مجھ پر ہر قسم کا علم ظاہر ہو گیا اور میں نے سب کو پہچان لیا۔ اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ حضور اکرم صلعم پر تمام علوم ظاہر ہو گئے۔

ابن حجر عسقلانی فتح الباری کی جلد ۶ کے صـ۲۰۲ طبع بیروت پر تحریر فرماتے ہیں۔

اس حدیث میں دلالت ہے کہ حضور اکرمؐ نے ایک ہی مجلس میں ساری مخلوقات کے تمام احوال کی ابتدا سے انتہا تک خبر دیدی۔

ودل ذلک علی انّہ اخبر فی المجلس الواحد لجمیع احوال المخلوقات منذ ابتدئت الی ان تفنی الی ان تبعث

Marfat.com

عمدۃ القاری جلد ۷ صـ۲۱۴ ارشاد الساری صـ۲۵۰ مرقات جلد ۱۱ صـ۴

علامہ صاوی متوفی ۱۲۴۱ھ آیہ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔

ان باتوں کو کوئی اپنے آپ نہیں جانتا لیکن کسی بندے کا اللہ کے بتانے سے جاننا اس سے کوئی مانع نہیں۔ جیسے انبیاء اور بعض اولیاء اللہ نے فرمایا کہ یہ لوگ خدا کے علم کو نہیں گھیر سکتے مگر جس قدر رب چاہے اور فرمایا کہ اپنے غیب پر کسی کو ظاہر نہیں فرماتا سوائے برگزیدہ رسولوں کے پس اگر خدا تعالیٰ اپنے بعض نیک بندوں کو بعض غیبوں پر مطلع فرمادے تو کوئی مانع نہیں۔ پس یہ علم نبی کا معجزہ اور ولی کی کرامت ہوگا۔ اسی لئے علماء نے فرمایا کہ حق یہ ہے کہ حضور علیہ السلام دنیا سے تشریف نہیں لے گئے یہاں تک کہ ان کو ان پانچوں علوم پر اللہ تعالیٰ نے مطلع فرمادیا لیکن ان کے چھپانے کا حکم ہوا۔ (تفسیر صاوی علی الجلالین جلد ۳ صـ۲۴۴)

اے من حیث ذاتها و اما باعلام الله منه للعبد فلا مانع كالانبياء وبعض الاولياء قال تعالىٰ ولا يحيطون بشئ من علمه الا بما شاء قال تعالىٰ فلا يظهر على غيبه احداً الا من ارتضىٰ من رسول فلا مانع من كون الله يطلع بعض عباده الصالحين على بعض المغيبات فتكون معجزة للنبي فكرامة للولي ولذلك قال العلماء الحق لم يخرج نبينا من الدنيا حتىٰ اطلعه على تلك الخمس ولكنه امر بكتمها۔

حضرت ملا جیون آیۂ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ کے متعلق فرماتے ہیں کہ۔

تو یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ ان پانچوں علوم کو اگرچہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا لیکن یہ جائز ہے کہ اللہ اپنے محبوبوں اور ولیوں میں سے جس کو چاہے سکھادے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے قرینہ سے کہ اللہ جاننے والا اور خبر دینے والا ہے اور خبیر بمعنی مخبر ہے۔

ان تقول ان علم هذه الخمسة ان لا يعلمها احد الا الله لكن تجوز ان يعلمها من يشاء من محبيه واوليائه بقرينة قوله تعالىٰ ان الله عليم خبير على ان يكون الخبير بمعنى المخبر۔

علامہ زرقانی شرح مواھب اور قسطلانی مواھب لدنیہ میں فرماتے ہیں، جلد ۷ صـ۲۵۵

قد اشتهر وانتشر امره عليه الصلوٰة والسلام بين اصحابه باطلاع على الغيوب۔

بلاشبہ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام میں یہ مشہور و معروف تھا کہ

Marfat.com

آپ کو غیبوں پر اطلاع ہے۔ اس سے واضح ہوا کہ تمام اصحاب حضور اکرمؐ کو عالم الغیب مانتے تھے

● صاوی، احمد بن محمد مالکی تفسیر صاوی جلد ۲ صفحہ ۱۰۴ مصر

جس پر ایمان لانا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ دنیا سے منتقل نہ ہوئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جمیع غیوب جو دنیا و آخرت میں ثابت ہونے والے تھے سکھا دیئے۔ آپ ان کو اس طرح جانتے ہیں جس طرح کہ وہ ہیں یہ عین الیقین

والذین یجب الایمان بہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم ینتقل من الدنیا حتی اعلمہ اللہ بجمیع المغیبات التی تحصل فی الدنیا والاخرۃ فھو یعلمھا کما ھی عین یقین.

اس سے واضح ہوا کہ خدا نے حضور اکرمؐ کو دنیا و آخرت کے تمام غیوب کی تعلیم دیدی

امام شرف الدین بوصیری قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں۔

ومن علومک علم اللوح والقلم۔ لوح محفوظ اور قلم کا علم آپ کے علوم میں سے ایک علم ہے۔

حلیہ شریف

ماکان تاں ماسیکون دیکھو قدرت گوناگوں

علّم القرآن بھی آیا علّمک رب آپ سکھایا

کل ذی علم ہے راہ نمونوں صلی اللہ علیہ وسلم

ھو الاول ھو الاخر شانوں ودھایا صلی اللہ علیہ وسلم

● ملا علی قاری۔ مرقات کی جلد ۵ میں حضرت ابوھریرہ کی حدیث ذئب کے ذیل میں لکھتے ہیں:

نبی کریم گذشتہ، آئندہ، تم سے پہلوں اور تمہارے بعد میں آنے والوں کی دنیا اور عقبیٰ کے جمیع احوال کی خبر دیتے ہیں۔

یخبرکم بما مضی الی بما سبق من خبر الاولین من قبلکم وما ھو کائن بعدکم ای من نبأ الاخرین فی الدنیا ومن احوال الاجمعین فی العقبیٰ۔

شیخ عبدالحق دہلوی عبداللہ بن عمر کی دو کتب والی حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں۔

نبی کریم صلعم پر اس معاملے (دو کتابوں کا دستِ اقدس میں ہونا) کی حقیقت کھول دی گئی اور اس پر آپ اس طرح باخبر ہو گئے کہ کسی طرح کا شبہ و خفا باقی نہ رہا اور اصحاب کشف و ارباب

کشف کردہ شد بر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت ایں امر و مطلع شد بر آں چنانکہ شبہ و خفائے نماند شد و خفائے و نوشتہ نرو اہل باطن و ارباب مکاشفہ گویند کہ وجود کتاب

Marfat.com

کہتے ہیں کہ سید عالم صلعم کے دست اقدس میں کتاب کا پایا جانا بالکل صحیح ہے اور ایسی حقیقت پر محمول ہے جو مجاز و تاویل کے شائبہ سے بالاتر ہے۔ اشعۃ اللمعات ص۱۰۰

حق است و محمول بر حقیقت بے شائبہ مجاز و تاویل

علامہ زرقانی مواھب لدنیہ کی ابن عمر کی روایت کی شرح میں لکھتے ہیں۔

بے شک خدائے ذوالجلال نے میرے لئے دنیا ظاہر فرمادی اسی لیے میں نے دنیا کی ہر شئے کا احاطہ کر لیا۔ پس میں دنیا کی طرف اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کی طرف اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کی طرف یہ اشارہ اس طرف ہے کہ (حدیث میں) نظر سے حقیقۃً دیکھنا مراد ہے یہ نہیں کہ نظر سے مراد صرف اس کے معنی مجازی ہوں۔ یعنی محض جاننا۔ شرح مواھب لدنیہ جلد ۷ ص۲۳۴

قد رفع ای اظھر وکشف لی الدنیا بحیث احطت بجمیع ما فیھا فانا انظر الیھا الی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ اشارۃ الی انہ نظر حقیقۃ دفع بہ انہ اراد بالنظر العلم۔

● شیخ عبدالحق دہلوی اشعۃ اللمعات کی جلد ۴ کے ص۴۶۳ پر مشکوٰۃ کی عبدالرحمان بن عایش کی روایت کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں۔

فعلمت ما فی السموات والارض پس دانستم ہر چہ در آسمانھا و ہر چہ در زمین بود عبارت از حصول تمام علوم جزوی و کلی و احاطہ آں و قلاوخواند آں حضرت مناسب ایں حال و بقصد استشہاد بر امکان آں ایں آیت را کہ وکذلک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض و بمچنیں نمودیم ابراہیم خلیل اللہ علیہ والصلوٰۃ والسلام را ملک عظیم نماید آسمانھا را و زمین را لیکون من الموقنین تا آنکہ گردد ابراہیم از یقین کنندگان بوجود ذات و صفات و توحید و اہل تحقیق گفتہ اند کہ تفاوت ست درمیان ایں دو رویت زیرا کہ خلیل علیہ السلام ملک آسمان و زمین را دید و حبیب ہر چہ در آسمان و زمین بود حالی از قوات و صفات و ظواھر و بواطن ہمہ را دید و خلیل حاصل شد مرا اور ایقین بوجوب ذاتی و حدت حق بعد از دیدن ملکوت آسمان و زمین چناں کہ حال اہل استدلال و ارباب سلوک و محبان و طالبان می باشد و حبیب حاصل شد مرا اور الیقین و وصول الی اللہ اوّل پس ازاں دانست عالم را و حقایق آنرا چنانکہ شان مجذوبان و محبوبان و مطلوبان اوست اول موافق است بقول ما رایت شیأ الا رایت اللہ قبلہ و شتان ما بینھما۔

Marfat.com

پس میں نے جانا جو کچھ ارض وسماء میں ہے۔ یہ عبارت تمام جزوی وکلّی کے حاصل ہونے اور ان کا احاطہ کرنے سے ہے۔ اور نبی کریم صلعم نے اس حال کے مناسب بقصد استشہاد یہ آیت تلاوت فرمائی وکذلک نری ابراھیم الخ یعنی اور ایسے ہی ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو تمام ارض وسماء کا ملک عظیم دکھایا تاکہ وہ ذات وصفات وتوحید کے ساتھ یقین کرنے والوں میں سے ہوں۔ اہل تحقیق نے فرمایا کہ ان دونوں روایتوں کے درمیان فرق ہے اس لئے کہ خلیل علیہ السلام نے آسمان وزمین کا ملک دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ زمین وآسمان میں تھا ذوات صفات ظواہر وباطن سب دیکھا اور خلیل کو وجوب ذاتی ووحدت حق کا یقین ملکوت آسمان وزمین دیکھنے کے بعد حاصل ہوا جیسا کہ اہل استدلال اور ارباب سلوک اور محبوں اور طالبوں کی حالت ہے اور حبیب کو وصول الی اللہ اور یقین اوّل حاصل ہوا پھر عالم اور اس کے حقائق کو جانا جیسا کہ محبوبوں مطلوبوں مجذوبوں کی شان ہے۔

اشعۃ اللمعات کی اس عبارت سے واضح ہوا کہ حضور اکرمؐ ارض وسما کی تمام مخفی ومستور اشیا کو جانتے تھے۔

ملّا علی قاری شرح فقہ اکبر کے صـ۶۹ کی سطر ۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

تحقیق اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کو مطلع کر دیا ان تمام حالات سے جو آپ کی اُمت میں ہونے تھے اور جو آپ کے بعد ان کے خلاف اعمال ہونے تھے اور جو انہیں مصیبت پہنچنی تھی۔ ابوسلیمان درّانی کا کہنا ہے کہ فراست نفس کے مکاشفے اور غیب کے معائنے کو کہا جاتا ہے اور یہی مقالات ایمان سے ہے۔

ان اللہ اطلع نبیہ صلی اللہ علیہ وسلّم علی ما یکون فی امتہ من بعدہ من الخلاف ومایصیبھم قال ابوسلیمان الدرانی فی الفراسۃ مکاشفۃ النفس ومعاینۃ الغیب وھی من مقالات الایمان

ملّا علی قاری کی مذکورہ عبارت سے واضح ہوگیا کہ خدا نے اپنے پیارے نبی کو مستقبل کے تمام غیوب سے آگاہ کر دیا۔ اور ابوسلیمان درّانی کے جملے سے عیاں ہو گیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب فراست تھے اور فراست میں غیب کا معائنہ ضروری ہے۔ لہٰذا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم الغیب تھے۔

ملّا علی قاری شرح شفا کی جلد ۲ کے صـ۲۷ پر تحریر فرماتے ہیں۔

نبی کریم کے روشن معجزات اور ظاہر آیات (ومن معجزاتہ الباھرۃ) ای آیتہ الظاھرۃ

Marfat.com

میں سے وہ ہے جو خدائے ذوالجلال نے آپ کے لئے عطا فرمایا معارف جزئیہ، علوم کلیہ، مدرکات ظنیہ اور اسرار باطنیہ اور انوار ظاہرہ پر۔

ماجمعہ اللہ لہ من المعارف ای الجزئیۃ (والعلوم) ای الکلیۃ والمدرکات الظنیۃ الیقینۃ والاسرار الباطنیۃ والانوار الظاھرۃ

ملا علی قاری نے حضور اکرم کے ان علوم سے آگاہ ہونے کو معجزہ قرار دیا ہے۔ شرح شفا ملا علی قاری جلد ا ص ۱۷۷

تحقیق نبی کریم صلعم کو امور غیبیہ حال و استقبال پر مطلع فرمادیا ہے۔

ما اطلع علیہ من الغیوب ای الامور الغیبیۃ فی الحال (ومایکون) ای سیکون فی الاستقبال۔

رشید احمد گنگوھی۔ لطائف رشیدیہ ص ۲۷

انبیاء علیہم السلام کو ہر دم مشاھدہ امور غیبیہ حضور حق تعالیٰ کا رہتا ہے کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا۔

اشرف علی تھانوی تکمیل الیقین ص ۱۳۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

ان رسل و اولیاء میں سے جسے چاہے اسے غیب یا آئندہ کی خبر دے دی۔ الخ پس ان کو جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ خدا کے بتانے سے معلوم ہوتا ہے۔

وہابیوں کے پیشوا حکیم محمد صادق سیالکوٹی شان رب العالمین کے ص ۵۷ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

ہاں اللہ جتنا چاہے علم غیب اپنے پیغمبر کو بتا دیتا ہے۔ ص ۵۸ خدا اپنے رسولوں میں جس کو جتنا چاہے غیب دیتا ہے۔

مکتوبات[1] امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی جلد ا مکتوب ۹۹

تنام عینی ولاینام قلبی کہ تحریر یافتہ بود اشارت بدوام آگاہی نیست بلکہ اخبار است از عدم غفلت از جریان احوال خویش و امت خویش لہٰذا نوم در حق آں علیہ الصلوٰۃ والسلام ناقض طہارت نگشت وچوں نبی در رنگ شبان است در محافظت امت خود غفلت شایان منصب نبوت او نباشد۔

نبی کریم فرماتے ہیں کہ میری آنکھیں سو جاتی ہیں۔ لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ جو لکھی ہوئی تھی اس میں دوام آگاہی کی طرف اشارہ نہیں ہے بلکہ اس حدیث میں اس امر کی خبر دی گئی ہے کہ آپ

[1] اس باب میں چند عبارات علم خیر الانام سے لی گئی ہیں۔

Marfat.com

اپنے اور اُمت کے حالات سے کسی وقت بھی غافل نہیں ہیں۔ اسی وجہ سے نیند آپ کے لئے طہارت کو توڑنے والی نہ تھی۔ چونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کی نگہداشت اور محافظت میں شبان (بکریوں کے ریوڑ کے رکھوالے) کی مانند ہیں اسی لئے ادنیٰ سی غفلت بھی آپ کے منصب نبوت کے شایان نہیں ہے۔

شاہ عبدالحق دہلوی مدارج النبوت کی جلد ۱ کے ص۱۶۵ کی سطر ۷ پر تحریر فرماتے ہیں۔

ہرچہ در دنیاست از زمان آدم تا نفخہ اولیٰ بروئے صلی اللہ علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال اورا ازل تا آخر معلوم گردید دیاران خود را نیز بعضے ازاں احوال خبر دادہ

یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے نفخۂ اولیٰ تک جو کچھ دنیا میں ہے سب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر منکشف فرما دیا تھا۔ یہاں تک کہ تمام احوال اوّل سے آخر تک کا نبی کریمؐ کو معلوم ہوا اور آپ نے اپنے اصحاب میں سے بعض کو خبر دی۔

ایک دوسرے مقام پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

وودے صلی اللہ علیہ وسلم داناست بہمہ چیز از شیونات و احکام الٰہی وصفات حق واسماء و افعال و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن و اوّل و آخر احاطہ نمودہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام چیزوں کے جاننے والے ہیں اور آپ نے خدائے ذوالجلال کی شانیں اور اس کے احکام حق تعالیٰ کے صفات و افعال اور تمام ظاہری و باطنی، اوّل و آخر کے علوم کا احاطہ فرما لیا ہے۔

مدارج النبوت جلد ۱ ص۴۲ سطر ۱۹ مطبوعہ دہلی۔

ہر کہ مطالعہ کند احوال شریف اورا از ابتدا تا انتہا و بہ بیند کہ چہ تعلیم کردہ است اورا پروردگار و افاضہ کردہ است بروی از علوم و اسرار مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ بہ ضرورت حاصل شود اورا علم بہ نبوّت او بے شوب وشکوک وظنون قولہ تعالیٰ عَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ

خدائے ذوالجلال نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام احوال ابتداء و انتہا کی تعلیم فرمائی اور آپ کو علوم اسرار مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ جو ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے سب پر مطلع فرما دیا جیسا کہ قول تعالیٰ ہے کہ عَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ

● زرقانی شرح مواہب لدنیہ

اس پر احادیث متواتر ہیں اور ان کے ... وقد تواترت الاخبار واتفقت معانیھا

معانی اس پر متفق ہیں کہ نبی کریم صلعم کو غیب پر اطلاع ہے اور یہ مسئلہ ان آیات کے خلاف نہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ خدا کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا کیونکہ جس غیب کی نفی ہے وہ علم بغیر واسطہ ہے لیکن نبی کریم کا غیب پر مطلع ہونا اللہ کے بتانے سے وہ ثابت ہے۔ خدا کے اس قول سے کہ سوائے پسندیدہ رسول کے۔

قاضی عیاض شفا

خدائے ذوالجلال نے نبی اکرم کو خاص فرمایا تمام دینی و دنیوی مصلحتوں پر مطلع فرما کر اور اپنی امت کے مصلحت اور گذشتہ امتوں کے واقعات اور اپنی اُمت کے ادنیٰ سے ادنیٰ واقعے پر خبردار اور تمام معرفت کے فنون پر مطلع فرما دیا۔ جیسے دل کے حالات، فرائض عبادت اور علم حساب۔

قاضی عیاض شفا ص ۴۶

آپ کی عقل ہی کے مطابق آپ کے وہ علوم ہیں جن پر خدائے ذوالجلال نے آپ کو مطلع فرمایا اور سکھایا یعنی ابتدائے عالم سے اب تک جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ قیامت تک ہوگا قدرت خداوندی کے عجائبات اور عالم ملکوت کی بڑی بڑی نشانیاں، سب کا علم خداوند عالم نے آپ کو عطا فرمایا۔ کیونکہ خدائے ذوالجلال نے فرمایا کہ اے محبوب! آپ جو کچھ نہیں جانتے تھے وہ سب کچھ خدا نے آپ کو سکھا دیا اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا بہت ہی بڑا فضل ہے۔ تمام دنیا کی عقلیں آپ کے فضل و کمال کا اندازہ کرنے سے حیران ہیں اور آپ کے پورے کمالات کو بیان کرنے سے

على اطلاعه عليه السلام على الغيب ولا ينافي الاية الدالة على انه لا يعلم الغيب الا الله لان المنفي علمه عليه السلام من غير واسطة اما اطلاعه عليه باعلام الله فحق بقوله تعالى الا من ارتضى من رسول۔

خصّ الله تعالى به عليه السلام بالاطلاع على جميع مصالح الدنيا والدين ومصالح امته وكان في الامم وما سيكون في امته من النقير والقطمير وعلى جميع فنون المعارف كاحوال القلب والفرائض والعبادة والحساب

وبحسب عقله كانت معارفه عليه السلام الى سائر ما اعلمه الله واطلعه عليه من علم ما كان وما يكون وعجائب قدرته وعظيم ملكوته قال الله تعالى وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما حارت العقول في تقدير فضله عليه و خرست الالسن ران وصف يحيط بذلك او ينتهي اليه

Marfat.com

تمام جہان کی زبانیں گونگی ہیں، یعنی قاصر ہیں۔

قصیدۂ بردہ میں ہے

فانّ من جودك الدنیا وضرّتها ومن علومك علم اللّوح والقلم

دنیا و آخرت جناب کے ہی کرم سے ہے اور لوح و قلم کا علم آپ کے علوم کا بعض حصہ ہے

اس شعر کی شرح میں ابراہیم بیجوری شرح قصیدہ بردہ میں رقمطراز ہیں ص۲۷ مصر

اگر یہ کہا جائے کہ جب لوح و قلم کا علم حضور کے علوم کا بعض ہوا تو دوسرے بعض کون سے علوم ہیں جواب دیا جاوے گا کہ وہ بعض آخرت کے حالات کا علم ہے جس کی خدائے ذوالجلال نے نبی کریم کو خبر دی کیونکہ قلم نے تو لوح میں وہ ہی لکھا ہے جو قیامت تک ہونے والا ہے۔

فان قیل اذا کان علم اللوح والقلم بعض علومه علیه السلام فما البعض الاخر اجیب بانّ البعض الاخر هو ما اخبره الله تعالیٰ من احوال الاخرة لانّ القلم انّما کتب فی اللّوح ما هو کائن الی یوم القیمة۔

ملا علی قاری المرقات کی جلد ۱ کے ص۵۴ پر رقمطراز ہیں

انّ للغیب مبادی ولواحق فمبادیا لا یطلع علیه ملك مقرّب ولا نبی مرسل واما للواحق فهو ما ظهره الله تعالیٰ علی بعض احبابه لوحة علم وخرج بذلك عن الغیب المطلق وصار غیبا اضافیا وذلك اذا قنورت الروح القدسیة واذا زاد نورانیتها واشراقها بالاعراض عن ظلمة عالم الحس وبتجلیة القلب عن مداء البطیعة المواظبة علی العلم والعمل وفیضان الانوار الالهیة حتی یقری النور وینبسط فی فضاء قلبه وتنعکس فیه النقوش المرتسمة فی اللّوح المحفوظ ویطلع علی المغیبات وتیصرف فی عالم السفلی بل یتجلی حینئذ ن الفیاض الاقدس وبمعرفة التی هی اشرف العطایا فکیف بغیر۔

یہ ہے کہ غیب کے مبادی پر کوئی ملک مقرب و نبی و مرسل مطلع نہیں۔ البتہ غیب کے لواحق پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض احباب کو مطلع فرمایا ہے جس کے علوم میں سے ایک لوح کا علم بھی ہے اور غیب اضافی ہے اور یہ جب ہے کہ جب روح قدسیہ منور ہوتی ہے اور عالم جس کی ظلمت اور تاریکی سے اعراض کرنے دل صاف ہونے علم و عمل پر مواظبت کرنے اور انوار الٰہیہ کے فیضان کے باعث ان کی نورانیت اور اشراق زیادہ ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل میں نور

Marfat.com

قوی منسبط ہو جاتا ہے اور لوح محفوظ کے نقوش اس میں منعکس ہو جاتے ہیں۔ اور یہ مغیبات پر مطلع ہو جاتا ہے اور عالم سفلی میں تصرف کرتا ہے بلکہ اس وقت خود فیاض اقدس جل شانہٗ اپنی معرفت کے ساتھ تجلی فرماتا ہے اور یہی بڑا عطیہ ہے۔ جب یہی حاصل ہوا تو اور کیا رہ گیا۔

ایک دوسرے مقام پر تحریر فرماتے ہیں:

وکون علمها من علومه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم ان علومه تتنوّع الی الکلیات والجزئیات وحقائق وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات علمها انما یکون سطرا من سطور علمه ونهرا من بحور علمه ثم مع هذا هو من برکته ووجوده صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم۔

ان کا علم علوم محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک پارہ ہوتا ہے اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں۔ علوم کلیہ، علوم جزئیہ، علوم حقائق اشیاء و علوم اسرار خفیہ اور وہ علوم اور معرفتیں کی ذات و صفات حضرت حق سبحانہٗ سے متعلق ہیں اور لوح و قلم کے جملہ علوم محمدیہ کی سطروں میں سے ایک سطر اور ان دریاؤں میں سے نہریں ہیں۔ پھر بعینہٖ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی برکت وجود سے تو ہیں۔

امام بوصیری قصیدہ ام القرط میں فرماتے ہیں۔

وسع العالمین علما وحلما فهو بحر تسمو تعیها الاعیاء

نبی کریم نے اپنے علم و اخلاق سے جہانوں کو گھیر لیا۔ پس آپ ایسے سمندر ہیں کہ اس کو گھیرنے والے نہ گھیر سکے۔

شیخ سلیمان جمل فتوحات احمدیہ میں اس شعر کی شرح میں لکھتے ہیں

ای وسع علمه علوم الدین الانس والجن والملئکة لانّ اللہ تعالیٰ اطلعه علی العالم کلّه فعلّم علم الاوّلین والاخرین وما کان ومایکون وحسبک علمه علم القرآن وقد قال اللہ تعالیٰ مافرّطنا فی الکتب من شئی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام جہانوں یعنی انس و جن اور ملائکہ کے علم کو گھیرے ہوئے ہے کیونکہ خدائے ذوالجلال نے آپ کو تمام عالم پر خبردار فرمایا پس اگلے پچھلوں کا علم سکھایا اور ماکان ومایکون بتایا اور نبی کریم کے علم کے لئے قرآن کا علم کافی ہے کہ رب ذوالجلال فرماتا ہے ہم نے اس کتاب میں کوئی چیز اٹھا نہ رکھی۔

Marfat.com

امام ابن حجر مکی افضل القویٰ میں اس شعر کی شرح میں لکھتے ہیں۔

لان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی العالم فعلم الاوّلین والاخرین وما کان ومایکون۔

کیونکہ خدائے ذوالجلال نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہان پر خبردار فرمایا پس آپ نے اوّلین و آخرین کو اور جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہوگا۔ اس کو جان لیا۔

امام بوصیری قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں۔

وکلّھم من رسول اللہ ملتمس غرفا من البحر او رشفا من الدّیم

تمام انبیاء رسول اللہ سے ہی لینے والے ہیں۔ سمندر سے ایک چلو یا تیز بارش سے چھینٹا

مولانا خیر پوتی شرح قصیدہ بردہ میں اس شعر کی شرح میں لکھتے ہیں۔

انّ جمیع الانبیاء کل واحد منھم طلبوا واخذوا العلم من علمہ علیہ السلام الّذی کالبحر فی السّعۃ والکرم من کرمہ علیہ السلام الذی ھو کالدّیم لانّہ علیہ السلام مفیض وھم مستفاضون لانہ تعالیٰ خلق ابتداء روحہ علیہ السلام وضع علوم الانبیاء وعلم ماکان ومایکون ثم خلقھم فاخذوا علومھم منہ علیہ السلام۔

تمام نبیوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس علم سے مانگا اور لیا جو وسعت میں سمندر کی طرح ہے اور سب نے کرم نبی کریم کے اس کرم سے حاصل کیا جو تیز بارش کی طرح ہے کیونکہ نبی کریمؐ فیض دینے والے اور تمام نبی فیض لینے والے۔ کیونکہ خدائے ذوالجلال نے اوّلاً حضور علیہ السلام کی روح پیدا فرمائی پھر اس روح میں نبیوں کے اور وما کان ومایکون کے علم لکھے پھر ان رسولوں کو پیدا فرمایا پس ان سب نے اپنے علوم نبی کریمؐ سے لیئے۔

حافظ سلیمان ابریر شریف کے صـ۲۵۸ لکھتے ہیں۔

نبی اکرم صلعم عرش سے لے کر فرش تک کو جانتے ہیں اور جو کچھ ان میں ہے اس کی خبر رکھتے ہیں اور یہ تمام علوم نبی کریم کی نسبت سے ایسے ہیں جیسے الف ۶۰ جزو کی نسبت سے جو قرآن کریم ہیں۔

یعلم علیہ السلام من العرش الی الفرش ویطلع علی جمیع مافیھا وھذا العلوم بالنسبۃ الیہ علیہ السلام کالف من ستین جزء الّتی ھی القرآن العزیز۔

قسطلانی مواھب لدنیہ جلد ۲ صـ۱۹۲

اس میں شک نہیں کہ خدائے ذوالجلال لاشک انّ اللہ تعالیٰ قد اطلعہ علی

Marfat.com

نے نبی کریم صلعم کو اس سے بھی زیادہ پر اطلاع دی اور آپ پر اگلوں پچھلوں کا علم پیش کر دیا۔

ازید من ذلک والقی علیه علم الاولین والاخرین

عبد الحی لکھنوی خطبہ حواشی میرزاھد رسالہ

نبی کریم کو خدائے ذوالجلال نے وہ علوم سکھائے جن پر علم اعلیٰ بھی مشتمل نہیں اور جس کے گھیرے پر لوح محفوظ قادر نہیں نہ تو آپ کی مثل زمانے میں پیدا ہوا ازل سے اور نہ ابد تک ہوا اور آسمانوں و زمین میں کوئی آپ کا ہمسر نہیں۔

علمه علوما ما احتوی علیه العلم الاعلیٰ وما استطاع علی احاطتها اللوح الاوفی لم یلد الدهر مثله من الازل ولم یولد ای الابد فلیس له من فی السموات والارض کفوا احد۔

شنوائی جمع النھایہ

یہ وارد ہو چکا ہے کہ خدائے ذوالجلال نے حضور اکرم صلعم کو دنیا سے نہ نکالا یہاں تک کہ آپ کو ہر چیز پر مطلع فرما دیا۔

قد وارد ان الله تعالیٰ لم یخرج النبی علیه السلام حتیٰ اطلعه علی کل شئ

شرح عقائد نسفی ص۱۷۵

خلاصہ کلام یہ ہے کہ غیب جاننا ایک ایسی بات ہے جو خدا سے خاص ہے بندوں کو اس تک کوئی راہ نہیں بغیر خدا کے بتائے یا الہام فرمائے معجزے یا کرامت کے طریقے پر۔

بالجملة العلم بالغیب امر تفرد به الله تعالیٰ لا سبیل الیه للعباد الا باعلام منه او الهاما بطریق المعجزة او الکرامة

درمختار۔ کتاب الحج

حج فرض کیا گیا ۹ھ میں اور نبی کریمؐ نے اس کو ۱۰ھ تک مؤخر فرمایا کسی عذر کی وجہ سے اور نبی کریم کو اپنی زندگی کے باقی رہنے کا علم بھی تھا تاکہ تبلیغ پوری ہو جائے۔

فرض الحج سنة تسع وانما اخره علیه السلام لعذر مع علمه ببقاء حیاته لیکمل التبلیغ

موت کا علم علوم خمسہ سے ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یقین تھا کہ انہیں ۱۰ھ تک موت نہیں آئیگی۔

حاجی امداد اللہ شمائم امدادیہ ص۱۱۰

لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا، میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں۔ دریافت و ادراک مغیبات کا ان کو ہوتا ہے۔ اصل میں یہ علم حق ہے۔ آنحضرت علیہ السلام کو حدیبیہ اور حضرت عائشہ کے معاملات کی خبر نہ تھی۔ اس کو دلیل اپنے دعوے کی سمجھتے ہیں۔ یہ غلط ہے کیونکہ علم کے واسطے توجہ ضروری ہے۔ (جاء الحق)

محمد قاسم نانوتوی تحذیر الناس ص۴

علوم اولین مثلاً اور ہیں اور علوم آخرین اور لیکن وہ سب علم رسول اللہ میں مجتمع ہیں۔ اسی طرح سے عالم حقیقی رسول اللہ ہیں اور انبیاء باقی اور اولیاء بالعرض ہیں۔

ازالۂ شبہات

آیات قرآن کریم، احادیث رسول اکرمؐ، فرامین اصحاب نبیؐ اور اقوال علماء اسلام سے جب ثابت کر دیا گیا کہ معصومین علیہم السلام اور خصوصاً سید المرسلین جناب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم الغیب ہیں تو اب ضروری ہے کہ ان شبہات کا ازالہ بھی کر دیا جائے جو اس بارے میں پیدا کئے جاتے ہیں۔

شبہہ ۱: بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے پارہ ۷ رکوع ۱۱ سورۂ الانعام کی آیت ۵۰ میں ہے کہ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ۔

اے رسول ان سے کہہ دو کہ میں تم سے تو یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں۔

قرآن مجید کی اس آیۂ کریمہ سے روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہو گیا کہ رسول اکرم غیب نہیں جانتے تھے۔

ازالۂ شبہہ:

اس سلسلے میں پہلے علماء اسلام کے اقوال پیش کئے جاتے ہیں:

رازی، فخر الدین ۶۰۶ھ تفسیر کبیر جلد ۱۲ ص۲۳۱ سطر ۱۰ المطبعۃ البھیۃ المصریہ ۱۳۵۷ھ

اے مشرکین میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میں علم خدا سے موصوف ہوں اور ان دونوں کلاموں کے

ای لا ادعی کونی موصوفا بعلم اللہ و بمجموع ھذین الکلامین حصل انہ لایدعی

Marfat.com

مجموعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم معبود ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے۔ الالٰہیۃ۔

● نیشاپوری، نظام الدین تفسیر غرائب القرآن جلد ۷ ص ۱۴۸ سطر ۴ برحاشیہ تفسیر طبری مصر

وھھنا قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولم یقل لیس عندی خزائن اللہ لیعلم ان خزائن اللہ وھی العلم بحقائق الاشیاء وماھیاتھا باراءتھم سنریھا ایاتنا فی الافاق وفی انفسھم وباستجابۃ دعائہ فی قولہ علیہ السلام ارنا الاشیاء کما ھی ولکنہ یکلم الناس علی قدر عقولھم ولا اعلم الغیب ای لا اقول لکم ھذا مع انہ یخبرھم عما مضی و عما سیکون باعلام الحق وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم فی قصۃ لیلۃ المعراج قطرۃ علمت ما کان و مایکون۔

یہاں پر قرآن میں قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ہے لیس عندی خزائن اللہ نہیں ہے کیونکہ خزائن اللہ سے یہاں مراد اشیاء کے حقائق اور ان کی ماہیات ہیں جیسا کہ خدائے ذوالجلال نے بھی وعدہ فرمایا تھا کہ ہم عنقریب انہیں اپنی تمام آیات قدرت کا معائنہ کرائیں گے خواہ وہ نفوس کے اندر ہوں یا آفاق کے اور نبی کریم نے بھی دعا فرمائی تھی جو کہ قبول ہوئی کہ اے اللہ ہمیں تمام اشیاء کی کماحقہٗ حقیقتوں پر مطلع فرما۔ لیکن یہ اسرار دوسروں کو نہیں بتلائے بلکہ ہر شخص کے ساتھ اس کی عقل وسمجھ کے مطابق نبی کریم صلعم کلام فرمایا کرتے تھے۔ اس لئے فرمایا: میں نے کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ میں غیب نہیں جانتا حالانکہ آپ گذشتہ واقعات ابتدائے آفرینش سے لے کر اپنے ظہور تک اور آئندہ ہونے والے واقعات قیامت تک کی خبر باعلام خدائے ذوالجلال انہیں بتایا کرتے تھے۔ اس لئے کہ حضور اکرم صلعم نے فرمایا معراج کی رات میرے حلق میں ایک قطرہ ٹپکایا گیا اور میں عالم ما کان ومایکون ہوگیا۔

● حقی، شیخ اسماعیل تفسیر روح البیان جلد ۳ ص ۳۳ مطبعہ عثمانیہ مصر۔

یہ عطف ہے عندی خزائن اللہ پر اور یہاں لا زائدہ ہے اور نفی کو یاد دلانے کے لئے لایا گیا ہے یعنی میں دعویٰ نہیں کرتا کہ اللہ کے افعال میں غیب جانتا ہوں اس بنا پر کہ خزائن اللہ میرے پاس تو ہیں مگر میں یہ کہتا نہیں

عطف علی عندی خزائن اللہ ولا مذکرۃ للنفی ای ولا ادعی انی اعلم الغیب من افعالہ تعالیٰ علی انھا عندی ولکن لا اقول لکم فمن قال ان نبی اللہ لا یعلم الغیب فقد اخطأ فیما اصاب

Marfat.com

توجو یہ کہے کہ حضور اکرم غیب نہیں جانتے تھے اسی نے غلطی کی اس آیت میں جس میں یہ مصیبت تھا۔

● خازن، علاؤالدین ۷۲۵ھ لباب التاویل جلد ۲ ص۱۷ سطر ۲۱ مطبعہ عامرہ مصر شرقیہ

نبی کریم نے خدا کی بارگاہ میں تواضع کا اظہار کرتے ہوئے اپنی ذات شریف سے ان اشیاء کی نفی فرمائی ہے۔ یعنی اس سے میں کچھ نہیں کہتا کسی چیز کا دعویٰ نہیں کرتا

انما نفی عن نفسه الشریفة هذه الاشیاء تواضعاً لله تعالیٰ او اعترافاً له بالعبودیه فلست اقول شیئاً من ذلك ولا ادعیه

● رازی، فخرالدین م ۶۰۶ھ تفسیر کبیر جلد ۱۲ ص۲۳۱ المطبعة البهیه مصر

نبی کریم کا یہ قول لا اعلم الغیب نبی کریمؐ کے اس اقرار پر دلالت کرتا ہے کہ آپ تمام معلومات کو نہیں جانتے تھے۔

قوله لا اعلم الغیب یدل علی اعترافه بانه غیر عالم بکل المعلومات

● ابن روزبہان عرائس البیان ص۲۰۸ سطر ۱۵ مطبع عالی معربی نولکشور

حضور اکرمؐ نے یہ جملے عاجزی کے اظہار کے لئے کہے اور اپنے آپ کو انسانیت کی جگہ پر قائم فرمایا ورنہ آپ تو خدا کی ساری مخلوق میں عرش علیٰ سے تحت الثریٰ تک اور کروبیین اور روحانیین سے زیادہ طاہر ہیں۔ حضور اکرمؐ نے خدائے ذوالجلال کی جبروتیت کے سامنے عاجزی کے لئے اور اس کی سطوت کے سامنے پستی کے لئے ایسا فرمایا۔

وتواضع حین اقام نفسه مقام الانسانیة بعد ان کان اشرف خلق الله من العرش الی الثریٰ واطهر من الکروبیین والروحانیین خضوعاً لجبروته وخشوعاً لملکوته۔

● بیضاوی، عبداللہ بن عمر انوار التنزیل جلد ۱ ص۲۵۸ سطر ۷ نولکشور لکھنؤ۔

جب تک اللہ کی طرف سے مجھ پر وحی نہ کی جاوے یا جب تک اس پر کوئی دلیل قائم نہ ہو میں غیب کو نہیں جانتا۔

لا اعلم الغیب ما لم یوح الیّ او لم ینصب علیه دلیل۔

● نسفی، عبداللہ بن احمد مدارک التنزیل جلد ۲ ص۱۳ سطر ۵ عیسی البابی مصر

اس آیت میں الغیبَ کا اعراب بالنصب ہے اور یہ زبر عِندِی خزائنُ اللہ کے محل پر عطف کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ یہ بھی کہی

ومحل لا اعلم الغیب النصب عطفاً علی محل عندی خزائن الله لانه من جملة المقول کانه قال لا اقول لکم هذا القول

Marfat.com

ہوئی بات میں سے ہے۔ گویا حضورؐ نے ولا اھذا القول ولا اعلم الغیب۔
ایسے فرمایا کہ میں تم سے نہ یہ کہتا ہوں اور نہ یہ۔

قارئین آپ نے مذکورہ آیۂ کریمہ کے ذیل میں علماء اسلام کے ارشادات ملاحظہ فرمالیئے اور یہ حقیقت آپ پر واضح ہوگئی کہ حضور اکرم صلعم نے قول کی نفی کی ہے اور قول کی نفی علم کی نفی کو مستلزم نہیں ہوا کرتی۔

دراصل اس آیہ کریمہ میں دیکھنا پڑے گا کہ رسول اکرم نے ایسا کیسے ماحول میں فرمایا اور آپ کے مخاطب کون تھے آپ کی اُمت یا مشرکین مکّہ۔ آپ اگر تفسیر خازن کی عبارت ملاحظہ فرمائیں تو آپ بخوبی جان جائیں گے کہ لکمؐ کے مخاطب آپ کے کلمہ پڑھنے والے نہیں ہیں بلکہ مشرکین اور لفظ قُل سے خدا کا حضور کو حکم ہو رہا ہے کہ اے نبی تم ان مشرکین مکّہ کو تینوں سوالوں کا جواب دے دو کہ تم مجھ سے خزانے تقسیم کرنے، مستقبل کی اخبار سے آگاہ کرنے اور بشری لباس میں آنے کے متعلق پوچھتے ہو تو میں آپ سے واضح طور پر کہہ دیتا ہوں کہ قُل لَا اَقُولُ لکم عِندِی خزائن اللہ الخ تو آیۂ کریمہ کے پس منظر سے واضح ہوا کہ حضور کا خطاب مشرکین سے ہے نہ کہ اپنے کلمہ پڑھنے والوں سے۔

علامہ نیشاپوری کی عبارت سے واضح ہوا کہ حضور نے لا اقول فرمایا ہے لیس عندی نہیں فرمایا اور یہاں خزائن سے مراد ہیرے جواہرات نہیں بلکہ اسرار و حقائق اشیاء ہیں اور یہ ہر ایک کو نہیں بتائے جاتے بلکہ جو اس کے اہل ہوں صرف انہی کو بتائے جاتے ہیں۔

حقّی نے بھی روح البیان میں صرف دعوے کی نفی کا ذکر فرمایا ہے۔

خازن کے نزدیک حضور نے صرف ایسا عاجزی کے لئے فرمایا ہے

رازی کے نزدیک کلیت کا انکار ہے نہ کہ بعضیت کا

ابن روزبہان کے مطابق حضور اکرم نے ایسا صرف عاجزی کے لئے فرمایا ورنہ آپ سے عرش و فرش کی کونسی چیز مخفی تھی۔

نسفی کے نزدیک حضور اکرم نے کسی چیز کا انکار نہیں کیا اور نہ کسی کی نفی کی ہے۔

محققین نے مفسرین کی عبارات کو مدّنظر رکھتے ہوئے اس آیت کی توجیہیں سپرد قلم فرمائی ہیں

(۱) حضور اکرمؐ نے صرف علم ذاتی کی نفی فرمائی ہے کیونکہ علم ذاتی صرف خدا کی ذات کا ہے۔

(۲) حضور اکرمؐ نے کلیت کا انکار کیا ہے بعضیت کا نہیں (جیسا کہ امام رازی نے تحریر فرمایا ہے)

Marfat.com

کیونکہ علم کل صرف خدا کے پاس ہے۔

(۳) حضور اکرمؐ نے ایسا صرف عاجزی اور انکساری کے لئے فرمایا ہے (جیسا کہ ابن روزبہان اور خازن نے تحریر کیا ہے) اور عاجزی میں مدعی ان کمالات کا بھی انکار کر دیتا ہے جو کہ بدرجہ اتم اس میں موجود ہوتے ہیں مثلاً بسا اوقات علامہ اور فہامہ بھی اپنے آپ کو جاہل کہہ دیتا ہے تو ان کے اپنے آپ کو جاہل کہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ واقعی وہ جاہل ہے بلکہ جہالت کے دعوے سے اس کے علامہ ہونے کی مزید تصدیق ہو گئی۔

(۴) حضور اکرمؐ نے صرف دعویٰ علم غیب کی نفی کی ہے (جیسا کہ حقی، رازی اور نیشاپوری نے تحریر کیا ہے) اور دعویٰ کی نفی علم کی نفی کو مستلزم نہیں ہوا کرتی۔

(۵) حضور اکرمؐ کے مخاطب چونکہ مشرک تھے لہٰذا آپ نے ایسا فرمایا ورنہ آپ نے کئی بار اپنے کلمہ پڑھنے والوں کے سامنے فرمایا کہ میرے پاس خزانے ہیں۔

امام بخاری نے اپنی صحیح کی جلد ۲ کے صـ۱۸۵ طبع مصر پر عقبہ بن عامر کی ایک طویل روایت تحریر فرمائی ہے جس کا ایک جملہ یہ بھی ہے کہ وانی قد اعطیت مفاتح خزائن الارض کہ مجھے تمام روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں۔

ولی محمد تبریزی مشکوٰۃ شریف کے صـ۵۱۲ پر تحریر کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا اتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی۔ کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

بخاری اور مشکوٰۃ کی احادیث سے واضح ہوا کہ خدا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا فرمائیں۔

مشکوٰۃ شریف کے صـ۸۴ پر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ربیعہ بن کعب سے فرمایا سل کہ اے ربیعہ مجھ سے مانگ۔ حضور اکرم نے مطلق مانگنے کا حکم فرمایا جس سے واضح ہوتا ہے کہ ربیعہ جو کچھ بھی مانگتے حضور اکرمؐ وہ سب کچھ دینے کی طاقت رکھتے تھے۔

جناب شاہ عبدالحق صاحب اس حدیث کی شرح میں اشعۃ اللمعات کی جلد ۱ کے صـ۳۹۶ پر تحریر کرتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ سل سے کسی چیز کو مخصوص نہیں کیا کہ فلاں چیز نہ

از اطلاق سوال کہ فرمودہ سل بخواہ و تخصیص نکرد بمطلوبے خاص معلوم مے شود کہ کار ہمہ

Marfat.com

مانگو۔ حضور کے اس فرمان سے واضح ہوا کہ خدا کے کارخانے کی باگ ڈور نبی اکرم کے دست اقدس میں ہے۔ آپ جسے چاہیں جو چاہیں اللہ کے اذن سے عطا کرتے ہیں۔

بدست ہمت و کرامت اوست صلی اللہ علیہ وسلم ہر چہ خواہد دہر کرا خواہد باذن پروردگار خود بدہد۔

اسی حدیث کے ذیل میں عینی المرقات میں تحریر فرماتے ہیں۔

حضور اکرم کے لفظ سَل کے حکم سے واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم کو عام قدرت بخشی ہے کہ اللہ کے خزانوں سے جو کچھ چاہیں عطا فرما دیں۔

یؤخذ من اطلاقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الامر بالسئوال انّ اللہ تعالیٰ مکّنہ من اعطاءِ کلّ ما اراد من خزائن الحق۔

شبہہ ۲ منکرین فضائل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں ہے:

وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَا اسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ

اگر میں غیب کو جانتا تو بہت جمع کر لیتا بھلائی اور نہ چھوتی مجھے کوئی برائی پ۹ رکوع ۱۲۔ الاعراف ۱۸۸

ازالۂ شبہہ:

● خازن، علاؤالدین م ۷۲۵ھ لباب التاویل جلد ۲ ص ۱۶۵ سطر ۲ مطبع عامرہ شرفیہ مصر

فان قلت قد اخبر النبی علیہ السلام عن المغیبات قد جاءت احادیث فی الصحیح بذلک وھو من اعظم معجزاتہ فکیف الجمع بینہ وبین قولہ لوکنت اعلم الغیب قلت یحتمل ان یکون قالہ تواضعاً وادباء والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ علیہ ویقدرہ لی ویحتمل ان یکون قال ذلک قبل ان یطلعہ اللہ علی الغیب فلمّا اطلعہ اللہ اخبر بہ

پس اگر تو کہے کہ نبی کریم نے بہت سے غیبوں کی خبر دی ہے اور اس بارے میں بڑی کثرت سے صحیح احادیث آئی ہیں اور غیب کا علم تو نبی کریم کا بڑا معجزہ ہے تو ان باتوں اور قرآن کی اس آیت لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ میں مطابقت کیسے ہوگی۔ تو میرا جواب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ حضور اکرم نے یہ کلام تواضع کے لئے فرمایا ہو۔ اور اس سے مراد یہ ہو کہ میں خدا کے بتائے بغیر غیب نہیں جانتا۔ اور

Marfat.com

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ کلام غیب پر مطلع ہونے سے پہلے کا ہو۔ جب خدائے ذوالجلال نے نبی کریم کو غیب پر مطلع فرما دیا تو خبریں دیں۔

صاوی، شیخ احمد تفسیر صاوی جلد ۲ صـ۹۷ سطر آخر عیسی البابی مصر

بالتحقیق نبی کریم کا غیب کو جاننا نہ جاننے کی طرح ہو کیونکہ نبی کریم کو اس کے تغیر و تبدل پر طاقت نہیں جو اللہ نے مقدر فرما دیں تو اس صورت میں اس کے معنی یہ ہوئے کہ اگر مجھے علم حقیقی ہوتا اس طرح کہ میں اپنی مراد کے واقع کرنے پر قادر ہوتا۔ تو خیر بہت سی جمع کر لیتا۔

اوانّ علمه بالمغیب کلاّ علم من حیث انّه لاقدرة له علی تغییر ماقدّر الله فیکون المعنی حینئذ لوکان لی علم حقیقی باتّ اقدر علی ما ارید وقوعه لاستکثرت من الخیر

● خفاجی نسیم الریاض آیہ ھذا

اور اس آیت ولو کنت اعلم الغیب میں علم بغیر واسطہ کی نفی ہے۔ لیکن نبی کریم کا غیب پر مطلع ہونا خدا کے بتانے سے یہ امر واقع ہے جیسا کہ رب تعالیٰ کا قول ہے فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ۔

ولوکنت اعلم الغیب فان المنفی علمه من غیر واسطة واتّا اطلاعه علیه السلام باعلام الله تعالیٰ فامر متحقق بقوله تعالیٰ فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول۔

● سید شریف شرح مواقف

جمیع مغیبات پر اطلاع ہونا نبی کے لئے واجب نہیں اسی لئے نبی کریم نے فرمایا وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ تمام غیب غیر متناہی ہیں۔

الاطلاع علی جمیع المغیبات لایجب للنبی ولذا قال علیه السلام لوکنت اعلم الغیب وجمیع مغیبات غیر متناهیة

● شیخ احمد صاوی تفسیر صاوی جلد ۲ صـ۹۷ سطر آخر عیسی البابی مصر

اگر تو یہ اعتراض کرے کہ یہ آیت سابقہ کلام کے خلاف ہے کہ نبی کریم کو تمام دینی و دنیوی غیبوں پر مطلع کر دیا گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کلام حضور نے عجز و انکسار کے لئے فرمایا ہے۔

ان قلت ان هذا یشکل مع تقدّم من انه اطّلع علی جمیع مغیبات الدنیا والاخرة فالجواب انه قال ذلك تواضعا

Marfat.com

شیخ سلیمان جمل ۔ تفسیر جمل جلد ۲ ص ۲۵۸ مطبع مرتضوی بھارت

یعنی کہہ دو کہ میں غیب کو نہیں جانتا۔ اس آیت میں اس پر دلالت ہے کہ غیب بالاستقلال اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا

ص ۲۵۸ سطر ۱۳ پر ہے۔

فان قلت قد خبر صلی اللہ علیہ وسلم عن المغیبات وقد جاءت احادیث فی الصحیح بذلک وھو من اعظم معجزاتہ صلعم فکیف الجمع بینہ وبین قولہ و لوکنت اعلم الغیب الخ

قلت یحتمل ان یکون قالہ علی سبیل التواضع والادب۔ المعنی لا اعلم الغیب ان یطلعنی اللہ علیہ ویقدرہ لی ویحتمل ان یکون قال ذلک قبل ان یطلعہ اللہ عزوجل علی علم الغیب فلما اطلعہ للہ اخبر بہ کما قال فلا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول

ای قل لا اعلم الغیب فیکون فیہ دلالۃ علی ان الغیب بالاستقلال لا یعلم الا اللہ

تفسیر خازن کی عبارت سے واضح ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف تواضع کیلئے فرمایا صاوی کے نزدیک حضور نے ایسا اس لئے فرمایا کہ وہ عالم مع القدرت نہیں تھے۔ مثلاً رسول اکرم نے فرمایا کہ کل یہ مصیبت آئے گی لیکن آپ کو اسے دور کرنے کی طاقت نہیں تو یہ علم مع القدرت نہیں۔ تو علامہ صاوی کے نزدیک یہاں جس علم غیب کی نفی کی گئی ہے وہ علم وہ ہے جو قدرت حقیقی کے ساتھ ہو اور ایسا عالم صرف خدا کی ذات ہے اور کوئی نہیں۔

علامہ خفاجی کے نزدیک یہاں علم بغیر واسطہ کی نفی ہے۔ جبکہ حضور اکرم کا علم غیب ذاتی نہیں بلکہ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ کے مطابق عطیہ خداوندی ہے۔

سید شریف کے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمیع علوم کے عالم ہونے کی نفی فرمائی ہے کیونکہ حضور اکرم تمام غیوب کے نہیں بلکہ بعض غیوب کے عالم تھے۔

علامہ جمل کے نزدیک حضور نے غیب بالاستقلال کی نفی فرمائی کیونکہ اسے صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ ان تفسیری روایات سے واضح ہوا کہ:۔

(۱) حضور اکرمؐ نے ایا صرف تواضع کے لئے فرمایا۔

Marfat.com

(۲) حضور اکرمؐ نے تمام غیوب کو جاننے کی نفی فرمائی نہ کہ بعض کی۔
(۳) حضور اکرمؐ نے علم ذاتی کی نفی فرمائی نہ کہ عطائی کی۔

جناب مولانا محمد عبدالسلام صاحب فرماتے ہیں کہ اس آیت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم عطائی کی نفی کے لئے سند بنانا بالکل باطل ہے کیونکہ اس میں نفی ہے تو علم ذاتی کی نہ کہ عطائی کی آیت میں لفظ لو کی شرط اور جزاء وما عطف فیھا اگر مثبت ہوں تو منتفی ہو جاتے ہیں۔

بناءً علیہ مخالفین کے نزدیک اس آیت کا معنیٰ اس طرح ہو جائے گا کہ میں غیب بالکل نہیں جانتا۔ اور بھلائی قطعاً مجھ میں کوئی نہیں اور برائی موجود ہے۔

اب بتائیے یاایھا الظالمون کہ حضور رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں اس سے بڑھ کر اور کون سی سب وشتم ہو سکتی ہے کہ انبیاء علیہم السلام جو تمام اوصاف کمال کا مجموعہ ہوتے ہیں ان میں بھلائی بالکل نہ ہو اور برائی موجود ہو۔ جس شخص میں برائی موجود ہو تو وہ لازماً برا ہوتا ہے۔ ورنہ لازم آئے گا کہ علم ہو اور عالم نہ ہو۔ یسیا ہی ہو اور سیاہ نہ ہو۔

اب وہی آیت ملاحظہ فرمائیے:۔

وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۔لقوم یومنون

اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت جمع کر لیتا بھلائی اور نہ پہنچتی مجھے کوئی برائی میں تو ڈرانے والا ہوں اور خوشخبری سنانے والا ہوں ایماندار قوم کے لئے۔

اس آیت میں توجہ فرمائیے کہ الخیر اسم جنس معرف باللام ہے اور لام عہد خارجی کا ہے ھو الاصل جس سے اشارہ ہوگا نبوت کی طرف، جو خیر کا فرد کامل۔ اور السوء سے جنونی کی طرف اشارہ ہوگا۔ جو سوء کا فرد کامل ہے اور یہ امر امور معلومہ ثابتہ میں ہے کہ کفار اور منافقین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی تسلیم نہیں کرتے تھے۔

اب قانون نحویہ مذکورہ کو مدنظر رکھیے اور قیاس استثنائی منطقی بنائیے۔ کفار سائلین کے قول کے مطابق کلام جاری کیجیے اور رفع تالی سے رفع مقدم کا نتیجہ اخذ کیجیے۔ کیسے عمدہ معنی ہوں گے جو اوصاف کمال پر دال ہوگا اگر میں غیب جانتا تمہارے نزدیک اے کفار اور منافقو! تو البتہ میں جمع کر لیتا نبوت کو اور مجھے جنون ہرگز نہ چھوتا تمہارے نزدیک لیکن لازم باطل ہے تو صاف معنی یہ ہوئے کہ میں خدا کا رسول ہوں اور مجھے جنون نہیں۔ لہٰذا میں غیب کا علم باعلام خداوندی جانتا ہوں میں تو ایمان

Marfat.com

والوں کے لئے ڈرانے والا اور خوشی سنانے والا ہوں۔

یہاں تک تو تھا اس سوال کا پہلا جواب جس سے یہ ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں اور آپ کو جنون نہیں ہے جبکہ آپ نبی و رسول ہیں اور مجنون نہیں۔ تو معنی یہ ہوں گے کہ میں غیب جانتا ہوں۔

اب اس سوال کا دوسرا جواب بھی ملاحظہ فرمائیے۔

مذکورہ آیت میں لفظ لَو آیا ہے اور لَو تین امور پر دلالت کرتا ہے۔

(۱) شرط کو سبب بناتا ہے (۲) دونوں کا تحقیق زمانۂ ماضی میں ہوتا ہے۔

(۳) سبب ممتنع ہوتا ہے۔

اس لئے آیت وَلَو كُنتُ اَعْلَمُ الغَيب میں آنکھیں کھول کر غور کیجئے کہ اگر یہاں علم غیب سے مراد علمِ ذاتی جو قدرت کو مستلزم ہے نہ لیا جائے تو یہ سبب نہیں بن سکتا کیونکہ صرف علم سے خیر کثیر جمع کر لینے اور ضرر کو دور کرنے کا سبب نہیں ہوا کرتا کیونکہ کسی تکلیف کے وقوع کا علم قبل از وقت ہو جاتا ہے لیکن انسان اس سے بچ نہیں سکتا۔

مثلاً کسی شخص کو اگر عدالتِ عالیہ سے پھانسی کا حکم ہو جائے تو وہ یہ جانتے ہوئے کہ اسے پھانسی دے دی جائے گی اپنے آپ کو بچا نہیں سکتا۔ اس لئے حصول خیر اور دفع ضرر کا سبب علم ذاتی ہی ہو سکتا ہے جو قدرت ذاتی کو مستلزم ہے تب ہی تو شرط اور جزاء میں سببیت کا علاقہ پیدا کر سکتا ہے جو اس کا پہلا خاصہ ہے۔

دوسرا خاصہ: کلام کو زمانۂ ماضی کے ساتھ مخصوص کرنا ہے اور زمانۂ ماضی میں کسی چیز کی نفی اس امر کو مستلزم نہیں کہ آئندہ بھی نہ پایا جائے۔

تیسرا خاصہ: وہ سبب کے ممتنع ہونے پر دلالت کرتا ہے اور علم غیب جس کا حصول ممتنع ہے وہ علم ذاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بتلانے سے کسی غیب کو جان لینا کسی کے نزدیک بھی ممتنع نہیں بلکہ سب اس کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سکھلا دینے سے علم غیب حاصل ہو جاتا ہے۔

اب لفظ لَو سے جس علم غیب کو نفی کی جا رہی ہے وہ وہ ہے جس کا حصول ممتنع ہے وہ علم غیب ذاتی ہے اس لئے یہاں عطائی کی نفی نہیں ہوتی۔

مذکورہ بالا تحقیق سے آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ آیہ وَلَو كُنتُ سے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب عطائی کا ثبوت ہے اور ذاتی علم غیب کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کریمہ سے

نفی فرمادی کیونکہ جو ذاتی قدرت اور ذاتی صفت رکھتا ہو اس کا علم بھی ذاتی ہے ۔ اگر مجھے غیب کا علم ذاتی ہوتا تو قدرت بھی ذاتی ہوتی۔

شبہ ۳

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ ۔ الانعام ۵۹ پ ۷ رکوع ۱۳

اور اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اس آیت سے بھی واضح ہوا کہ غیب صرف اللہ جانتا ہے۔

ازالہ شبہہ:

● رازی، فخر الدین متوفی ۶۰۶ھ تفسیر کبیر جلد ۱۳ ص ۹ سطر ۴ المکتبۃ البہیۃ مصر

خدائے ذوالجلال تمام معلومات کو جانتا ہے تو ان معانی کو ایسے بیان کیا اور دوسری صورت پر اس سے مراد تمام ممکنات پر قادر ہونا ہے

فکذلک ھھنا لمّا کان عالما بجمیع المعلومات عبّر ھذا المعنی بالعبارۃ المذکورۃ وعلی التقدیر الثانی المراد منہ القدرۃ علی کل الممکنات

● خازن، علاؤالدین ۷۲۵ھ لباب التاویل جلد ۲ ص ۲۱ سطر ۲۷ مطبعہ عامرہ شرفیہ مصر

کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جب تمام معلومات کا عالم ہے تو اس کے معنی کو اس عبارت سے بیان کیا اور دوسری طرح سے اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اس کے نزدیک غیب کے خزانے ہیں اور اس سے مراد ہے ہر ممکن چیز پر قدرت کاملہ۔

لانّ اللہ تعالیٰ لمّا کان عٰلما بجمیع المعلومات عبّر ھذا المعنی بھٰذا العبارۃ وعلی التفسیر الثانی یکون المعنی وعندہ خزائن الغیب المراد منہ القدرۃ الکاملۃ علی کل الممکنات

● حقی، شیخ اسماعیل روح البیان جلد ۳ ص ۲۳ سطر ۲۴ المکتبۃ العثمانیہ مصر ۱۳۳۰ھ

ان چیزوں کے نقش باندھنے کا قلم جو ایسی کنجی ہے جس سے ان چیزوں کے ہونے کا دروازہ کھولا جاتا ہے وہی ملکوت ہے پس ہر چیز کے ملکوت کے قلم سے ہر چیز کی ہستی ہوتی ہے اور ملکوت

وقلم تصویرھا الذی ھو مفتاح یفتح بہ باب علم تکوینھا علی صورتھا وکونھا ھو الملکوت فبقلم ملکوت کل شیئ یکون کل شئ وقلم الملکوت

Marfat.com

کا قلم اللہ کے ہاتھ میں ہے اس لئے کہ غیب سے مراد پیدا کرنے کا جاننا ہے۔

بید اللہ لان الغیب ھو علم التکوین۔

ابن روزبہان عرائس البیان ص۲۱۴ سطر ۱۸ نولکشور لکھنؤ

حریری نے کہا کہ اسے کوئی نہیں جانتا مگر اللہ اور وہ شخص جسے وہ اس پر مطلع فرمائے صفی میں سے، خلیل میں سے، حبیب میں سے اور ولی میں سے۔ یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ خدائے ذوالجلال کے ظاہر کرنے سے پہلے کوئی نہیں جان سکتا۔

قال الحریری لایعلمھا الاّ ھو ومن یطلعہ علیھا من خلیل وحبیب ای لایعلمھا الاّ ولون والاخرون قبل اظھارہ تعالیٰ ذلک لھم

شاہ اسماعیل شہید تقویۃ الایمان ص۲۴

غیب کے خزانہ کی کنجی اللہ ہی کے پاس ہے اس نے کسی کے ہاتھ میں نہیں دی اور کوئی اس کا خزانچی نہیں۔ مگر اپنے ہی ہاتھ سے قفل کھول کر اس میں سے جتنا چاہے جس کو بخشش دے اس کا ہاتھ کوئی نہیں پکڑ سکتا۔

اس آیت میں بھی علم ذاتی کا ذکر ہے جو کہ صرف خدا کے پاس ہے نہ کہ علم عطائی کا وہ تو ہر اس کے پاس ہے جسے خدائے ذوالجلال نے عطا فرمایا ہے۔ جناب ابن روزبہان نے اپنی تفسیر عرائس البیان میں اسی نکتے کو تحریر فرمایا ہے۔

آپ کے نزدیک علم غیب کی چابیاں خدا کے پاس ہیں تو کیا خدا یہ چابیاں اپنے کسی محبوب کو دے سکتا ہے یا نہیں۔ اگر آپ فرمائیں نہیں تو آپ کیسے توحید کے ٹھیکے دار ہیں جو کہ خدا کو محبوب سمجھتے ہیں اور اگر خدا یہ چابیاں اپنے پیاروں کو دے سکتا ہے تو حضور اکرم سے پیارا کون ہے لہٰذا قرآن مجید کی متعدد آیات اور مختلف احادیث سے ثابت ہے کہ خدا نے انبیاء کو علم غیب عطا فرمایا اور ان کا علم عطائی ہے۔ اور خدا کا علم ذاتی اور حقیقی ہے لہٰذا جہاں غیر خدا کے عالم الغیب ہونے کی تردید کی گئی ہے وہاں یہی علم حقیقی و ذاتی ہے۔

تفسیر کبیر کی عبارت سے واضح ہوا کہ سارے علوم کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ نیز یہ کہ سارے ممکنات پر خدا کے سوا کوئی قادر نہیں (یعنی نبی اور رسول بعض علوم کو جانتے ہیں جبکہ خدا سب کو)

علامہ حقی کے نزدیک غیب کا معنی پیدا کرنے کا علم ہے اور یہ علم صرف خدا کے پاس ہے۔

علامہ خازن نے امام رازی کی عبارت کو دہرایا ہے۔

Marfat.com

ابن روز یہاں کے نزدیک غیوب کو اللہ اور جن کو اللہ نے ان پر اطلاع دی ہے ان کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اور اگر اِلّا ھُوَ کے ساتھ نجدیوں کا ترجمہ وتفسیر تسلیم کریں تو یہ بات ان کے بھی خلاف جاتی ہے کہ اس آیت میں مطلق نفی کا ذکر ہے جبکہ بعض غیوب کے جاننے کے وہ بھی معترف ہیں۔

قرآن مجید میں ایک مقام پر ہے لَہٗ مَقَالِیدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اس آیت میں ہے عِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ اور عربی لغت کے مطابق مقالید اور مفاتح دونوں کنجیوں کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں اور اگر مقالید کے لفظ پر غور کیا جائے تو اوّل میں م اور آخر میں ح ہے جو کہ لفظ محمد کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور خدا قرآن میں اس کا اشارہ فرما رہا ہے کہ زمین و آسمان کے تمام غیوب کی چابی محمد کی ذات ہے۔

پہلے آیہ قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰہِ کے ذیل میں بخاری شریف طبع مصر کی جلد ۲ کے صفحہ ۱۸۵ کی حدیث تحریر کر دی گئی ہے کہ جس میں خود حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ مجھے ارض وسما کے خزائن کی چابیاں دی گئی ہیں۔ تو جب خدا نے خود حضور اکرم کو چابیاں دے دی ہیں تو اب اعتراض کیسا۔

شبہہ ۴

قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ

کہہ دیجئے کہ آپ نہیں جانتے جو کچھ ارض وسما میں ہے غیب مگر اللہ تعالیٰ (پ ۲۰ النمل ۶۵ رکوع ۱)

اس آیت سے بھی واضح ہوا کہ غیب صرف اللہ جانتا ہے۔

ازالۂ شبہہ:

خازن، علاؤالدین تفسیر جلد ۴ صفحہ ۴۱ سطر ۱۶ مطبعہ عامرہ شرفیہ مصر

یہ آیت مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی جس وقت کہ انہوں نے نبی کریم ــــ سے قیامت کا وقت دریافت کیا۔

نزلت فی المشرکین حین سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن وقت الساعۃ۔

Marfat.com

● نیشاپوری، نظام الدین غرائب القرآن جلد ۷، صـ۱۴۸ سطر ۶ برحاشیہ تفسیر طبری مصر

میں غیب کو نہیں جانتا اس میں دلالت ہے اس علم پر جو کہ بالاستقلال ہے جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

لا اعلم الغیب حکون فیہ دلالۃ علی ان الغیب بالاستقلال لا یعلمہ الّا اللہ

● ابن حجر مکی فتاوی حدیثیہ

اور جو کچھ اس آیت کے بارے میں ہم نے ذکر کیا ہے اس کی تصریح نووی نے اپنے فتاوی میں کی ہے اور انہوں نے اس سلسلے میں کہا ہے کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ مستقل طور پر اسے کوئی نہیں جانتا اور ان معلومات کا احاطہ اللہ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔

وما ذکرنا فی الایۃ صرح بہ النووی رحمۃ اللہ تعالیٰ فی فتاواہ فقال معناھا لا یعلم ذلک استقلالا وعلم احاط بکل المعلومات اللہ تعالیٰ

● خفاجی نسیم الریاض

یہ ان آیات کے منافی نہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ غیب کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کیونکہ نفی اس علم کی کیگئی ہے جو کہ بغیر واسطے کے ہو اور اگر کوئی اللہ کے اعلام کے ساتھ غیب سے مطلع ہوگیا ہے تو یہ امر ثابت ہے۔ کیونکہ اس کا ذکر تو خود خدا نے قرآن میں فرمایا ہے کہ فلا یظھر علی غیبہ احداً الخ

ھذا لا ینافی الایات الدالۃ علی انہ لا یعلم الغیب الّا اللہ تعالیٰ فالمنفی علمہ من غیر واسطۃ واما اطلاعہ علیہ باعلام اللہ تعالیٰ فامر متحقق بکل فلا یظھر علی غیبہ احداً الخ

● تفسیر المودع

اس آیت کا معنی یہ ہے کہ غیب کو بغیر دلیل کے اور بغیر تعلیم کے اور جمیع غیب کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

معناہ لا یعلم الغیب بلا دلیل الّا اللہ او بلا تعلیم او جمیع الغیب

مفسرین کے اقوال سے واضح ہوا کہ اس آیت میں علم ذاتی اور کلی کی نفی ہے نہ کہ علم عطائی کی۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر کئی الفاظ کو خدا کے لئے مختص کیا گیا ہے اور پھر وہ لفظ مخلوق کے لئے بھی استعمال ہوئے ہیں مثلاً قرآن میں ہے اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰہِ کہ حکم صرف اللہ کا ہے تو کیا اولاد کے لئے باپ شاگردوں کے لئے استاد، غلام کے لئے آقا اور رعایا کے لئے بادشاہ حاکم نہیں ہے وکفیٰ

باللہ شَھِیْدًا اور کافی ہے اللہ شہادت کے لحاظ سے تو کیا ہم مقدمات میں گواہ پیش نہیں کرتے اسی طرح اور ہزاروں آیات ہیں کہ جن میں ایک ہی لفظ خدا کے لئے مختص کیا گیا ہے اور پھر وہی لفظ مخلوق کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ خدا کے لئے یہ لفظ حقیقی اور ذاتی طور پر استعمال ہوتا ہے اور مخلوق کے لئے مجازی اور عطائی طور پر استعمال ہوتا ہے۔

شبہہ ۵

یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَاذَا اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَاعِلْمَ لَنَا اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْب

جس دن رب ذوالجلال سب رسولوں کو جمع کرے گا تو ان سے فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا تو کہیں گے ہمیں کچھ علم نہیں تو ہی غیبوں کا جاننے والا ہے۔ (پ ۷ رکوع ۴ المائدہ ۱۰۹)

اس آیت میں بھی انبیاء نے اپنی جہالت اور خدا کے عالم الغیب ہونے کا اقرار کیا۔

ازالۂ شبہہ:

● رازی، فخرالدین تفسیر کبیر جلد ۱۲ ص ۱۲۳ سطر آخر المکتبۃ البھیہ مصر

تحقیق رسولوں نے جب جان لیا کہ اللہ عالم ہے جاہل نہیں حلیم ہے سفیہ نہیں۔ عادل ہے ظالم نہیں تو وہ جان گئے کہ ان کا قول نہ تو اچھائی کا فائدہ دے گا اور نہ شر کو دفع کر سکے گا۔ پس ادب سکوت میں ہے اور معاملہ اللہ کی بارگاہ اور اس کی عدالت میں سونپ دینے میں ہے لہٰذا انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں علم نہیں۔

انّ الرسل علیھم السّلام لمّا علموا انّ اللہ عالم لا یجھل، حکیم لا یسفہ، عادل لا یظلم علموا انّ قولھم لا یفید خیرًا وّ لا یدفع شرًّا فالادب فی السّکوت وتفویض الامر الی اللہ وعدلہ فقالوا لا علم لنا

● خازن، علاؤالدین لباب التاویل جلد ۱ ص ۵۲۶ سطر ۲۶ مطبعہ عامرہ شرفیہ مصر ۱۳۲۸ھ

پس اسی قول کی بناء پر انبیاء نے اپنی ذات سے علم کی نفی کی ہے اگرچہ وہ علم رکھتے تھے کیونکہ

فعلی ھذا القول انما نفوا العلم عن نفسھم وان کانوا علماء لانّ علمھم صار کلا

Marfat.com

ان کا علم اللہ کے علم کے سامنے نہ ہونے کی مثل ہے۔ علم عند علم اللہ

● بیضاوی، عبداللہ بن عمر جلد ۱ ص ۲۴۴ سطر ۲۲ نولکشور

اور کہا گیا ہے کہ اس آیت کا معنیٰ یہ ہے وقیل المعنی لاعلم لنا الی جنب علمك

کہ ہمیں تیرے علم کے مقابلے میں علم نہیں۔

● نسفی، عبداللہ بن احمد مدارك التنزیل جلد ۱ ص ۳۰۸ سطر ۱۵ عیسی البابی مصر

یعنی انبیاء کرام نے ادب کے لحاظ سے قالوا ذلك تادّبا ای علمنا ساقط

ایسا کہا یعنی ہمارا علم تیرے علم کے سامنے ساقط مع علمك فكانه لاعلم لنا۔

ہے گویا کہ ہمیں علم ہی نہیں۔

● حقی، شیخ اسماعیل روح البیان جلد ۲ ص ۴۵۸ سطر ۲۱۔ المکتبۃ العثمانیہ مصر ۱۳۳۰ھ

تحقیق یہ جواب قیامت کے بعض مقامات ان هذا الجواب یكون فی بعض

پر ہوگا اور اس کے بعد ان کی عقول اپنے مقام مواطن القیامة وترجع عقولهم اليهم

پر آئیں گی تو اپنی قوم پر شہادت دیں گے کہ ہم نے فیشهدون علی قومهم انهم بلغوا الرسالة

رسالت کی تبلیغ فرمادی اور ہماری قوم نے کیا جواب دیا۔ وانّ قومهم كيف ردّوا عليهم

ان علماء کرام کے اقوال سے واضح ہوا کہ

(۱) یہ انبیاء نے ایسے کہا ہے جیسے اعلیٰ کے سامنے ادنیٰ عاجزی کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) بسا اوقات نسبتاً کم عالم بڑے عالم کے سامنے اپنی جہالت کا اعتراف کرتا ہے حالانکہ فی الواقع وہ جاہل نہیں ہوتا۔ اسی طرح انبیاء نے بھی خدا کے حضور میں اپنی جہالت کا اقرار کیا حالانکہ وہ جاہل نہیں تھے۔

(۳) یہ کہ قیامت میں ہر ایک کو اپنی پڑی ہوگی اس وقت انبیاء کرام ایسا فرمائیں گے۔

شبہہ ۶

مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ

اور ان میں سے ہم نے بعض کے قصے تمہیں بتا دیئے اور ان میں سے بعض کے قصے آپ کو بیان نہ کئے۔ (پ ۲۴ رکوع ۱۳ غافر ۷۸)

اس آیت سے واضح ہوا کہ خدا نے بعض قصے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں بتائے تھے۔ لہٰذا جو قصے آپ کو نہیں بتائے گئے ان کا علم حضور اکرمؐ کو نہیں۔

Marfat.com

ازالۂ شبہہ:

● شیخ احمد صاوی تفسیر صاوی جلد ۴ ص ۱۴ سطر ۴ عیسی البابی مصر

نبی کریم اس وقت سے دنیا سے گئے نہیں جب تک تمام انبیاء کو بالتفصیل جان نہیں لیا۔ اور یہ عبث کیسے ہو سکتا ہے کہ انبیاء ہوتے بھی آپ سے ہوں اور آپ ان کو نہ جانیں اور وہ شب معراج بیت المقدس کے مقام پر آپ کے مقتدی بھی بنے ہوں۔ لیکن یہ پوشیدہ علم ہے اور سوائے اس کے نہیں کہ بعض انبیاء کے حالات امت کی بھلائی کے لئے چھوڑ دیئے گئے۔ کیونکہ انہیں صرف اسی حد تک تکلیف دی گئی ہے جہاں تک یہ برداشت کر سکتے ہوں۔

انّ النبی علیہ السلام لم یخرج من الدنیا حتی علم جمیع الانبیاء تفصیلًا کیف لا وھم مخلقون منہ وخلّفھم لیلۃ الاسری فی بیت المقدس ولکتہ العلم المکنون وانما ترک بیان قصصھم لامتہ رحمۃ بھم فلم یکلفھم الا بما کانوا یطیقون۔

● قاری، ملا علینی المرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱

یہ کلام آیۂ قرآن منھم من لم نقصص کے خلاف نہیں کیونکہ منفی تفصیل کی ہے اور اثبات اجمال کا ہے یا دوسرے لفظوں میں نفی وحی ظاہری کی ہے اور اثبات وحی خفی کا ہے۔

ھذا لا ینافی قولہ تعالیٰ منھم من لم نقصص علیک لانّ المنفی ھو التفصیل والثابت ھو الاجمال او النفی مقیّد بالوحی الجلی والثبوت متحقق بالوحی الخفی۔

● خازن، علاؤالدین جلد ۴ ص ۷۸ سطر ۱۷ مطبعہ عامرہ شرفیہ مصر ۱۳۲۸ھ

ان میں سے بعض کی خبریں ہم نے آپ کو بیان نہیں کیں یعنی قرآن میں ان کے بعض حالات بیان نہیں کئے۔

منھم من لم نقصص علیک الی خبرہ وحالہ فی القرآن

تفسیر صاوی کی عبارت سے واضح ہوا کہ حضور کو تمام انبیاء کا تمام علم تھا کیونکہ حضور اکرمؐ نے تمام انبیاء کو شب معراج نماز پڑھائی۔ اور ایک حدیث کے مطابق تمام انبیاء حضور اکرمؐ کے نور یا پسینے سے خلق ہوئے ہیں تو جب سارے انبیاء ان سے خلق ہوئے ہیں تو کیا وہ ان کو نہیں جانتے۔

مرقات کی عبارت سے واضح ہوا کہ اس آیت میں علم تفصیل کی نفی ہے اور علم اجمالی کا ثبوت ہے یا وحی ظاہری کی نفی ہے اور وحی خفی کا ثبوت ہے۔ کہ ہو سکتا ہے کہ جو قصص قرآن کے ذریعے نہیں بتائے گئے وہ وحی خفی کے ذریعے سے بتا دیئے گئے ہوں۔

تفسیر خازن کی عبارت سے واضح ہوا کہ نفی صرف ذکر قصص کی ہے نہ کہ علم حالات انبیاء کی۔
اگر اس آیت سے حضور اکرمؐ کے علم کلی کی نفی لازم ہوتی ہے تو پھر آپ قرآن مجید کے متعلق کیا فرمائیں گے جس میں ایک طرف تو متعدد آیات میں تمام علوم کے بیان کا ذکر ہے اور ایک طرف اس آیت کے مطابق بعض قصص کا بیان نہیں۔

اسی جلد میں سابقہ صفحات میں آیہ میثاق کے ذیل میں اس امر کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ حضورؐ اکرم نے انبیاء کی تصدیق فرمائی اور تصدیق اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ معرفت کاملہ نہ ہو۔

بعض احادیث میں حضور اکرمؐ نے انبیاء اور رسولوں کی تعداد بیان فرمائی ہے اگر رسول اکرمؐ تمام انبیاء کو جانتے نہیں تھے تو تعداد کیسے بیان کی۔

شبہ ۷

وَمَا اَدرِی مَا یُفعَلُ بِی وَلَا بِکُم

اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا۔ پ ۲۶ رکوع ۱ الاحقاف ۹
اس آیت سے واضح ہوا کہ حضور کو نہ اپنے انجام کا علم ہے اور نہ امت کے۔

ازالۂ شبہہ:

ولما نزلت هذه الاية فرح المشركون وقالوا واللات والعزى ما امرنا وامر محمد عند الله الا واحد وما له علينا من مزيد وفضل ولولا انه ابتدع ما يقوله من ذات نفسه ولاخيره الذى بعثه بما يفعل به فانزل الله عزّ وجلّ ليغفر الله ما تقدّم من ذنبك وما تاخّر فقالت الصحابة هنيالك يا نبى الله قد علمت ما يفعل بك فماذا يفعل بنا فانزل الله عزّ وجلّ ليدخل المؤمنين والمؤمنات جنّٰت تجرى من تحتها الانهار الاية وانزل وبشر المؤمنين بان لهم فضلا كبيرا بين الله ما يفعل به وبهم وهذا قول انس وقتادة والحسن وعكرمه قالوا انما قبل ان يخبر يغفران ذنبه وانما اخبر يغفران ذنبه عام الحديبية فسخ ذلك

Marfat.com

جب یہ آیت وَمَا اَدرِی مَا یُفعَلُ بِی وَلَا بِکُمُ نازل ہوئی تو مشرک لوگ خوش ہوئے اور کہنے لگے لات وعزیٰ کی قسم کہ ہمارا اور محمد کا معاملہ بالکل برابر ہے۔ انہیں ہم پر کوئی برتری نہیں اگر وہ قرآن کو اپنی طرف سے گھڑ کر نہ کہتے ہوتے تو ان کو بھیجنے والا خدا نہ بتا دیتا کہ ان سے کیا معاملہ کرو گے تو رب نے یہ آیت اتاری لِیَغفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ پس صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کو مبارک ہو آپ نے تو جان لیا جو آپ کے ساتھ ہوگا ہم سے کیا معاملہ کیا جاوے گا تو یہ آیت اتری کہ داخل فرمائے گا۔ اللہ مسلمان مرد اور عورتوں کو جنتوں میں۔ الآیہ۔ اور یہ آیت اتری کہ مسلمانوں کو خوشخبری دیجیئے کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے یہ حضرت انس اور قتادہ عکرمہ کا قول ہے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس آیت سے پہلے کی ہے جبکہ نبی کریم کو ان کی مغفرت کی خبر دی گئی مغفرت کی خبر آپ کو حدیبیہ کے سال دی گئی تو یہ آیت منسوخ ہو گئی۔

● صاوی، شیخ احمد تفسیر صاوی جلد ۴ ص ۶۳ سطر ۳۳ عیسی البابی مصر

حضور اکرم علیہ السلام اس وقت تک دنیا سے تشریف نہیں لے گئے جب تک کہ خدا نے ان کو قرآن میں ان تمام معاملات سے آگاہ نہیں۔

ما خرج علیہ السلام من الدنیا حتّٰی علّمہ اللہ فی القرآن ما یعمل بہ و یالمؤمنین فی الدنیا والاخرۃ اجمالا وتفصیلا

کر دیا جن کا واسطہ دنیا و آخرت میں ان سے اور مومنین سے پڑے گا اور یہ ذکر مفصل بھی ہے اور مجمل بھی

● دمشقی، عبدالرحمان رسالہ "ناسخ و منسوخ

کہ یہ آیت اِنَّا فَتَحنَا لَکَ سے منسوخ ہو گئی ہے۔

اور ابن عباس اور انس بن مالک نے بھی ایسا ہی کہا ہے (کبیر۔ درمنثور)

قارئین! آپ گذشتہ صفحات میں ایسی بیسیوں احادیث ملاحظہ فرما چکے ہیں جن میں حضور اکرم ؐ نے آخرت میں آنے والے حالات سے آگاہ فرمایا۔

تفسیر خازن کی عبارت سے واضح ہوا کہ کلمہ پڑھنے والے وہی کچھ کہہ رہے ہیں جو مشرک کہہ رہے ہیں۔ اس سے واضح ہوا کہ بعض مسلمانوں نے ابھی تک حضور اکرم کی معرفت ہی نہیں کی۔

صاوی کی عبارت سے واضح ہوا کہ خدا نے حضور کو ان کے اور مومنین کے تمام معاملات بتا دیئے۔

دمشقی کے رسالے سے ثابت ہوا کہ یہ آیت اِنَّا فَتَحنَا لَکَ سے منسوخ ہے۔

Marfat.com

شبہہ ۸

لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ إِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ

تم ان کو نہیں جانتے مگر ہم ان کو خوب جانتے ہیں۔ عنقریب ہم ان کی دوہری سزا کریں گے پھر یہ لوگ ایک بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے (پ ۱۱ رکوع ۲ ۔ التوبہ ۱۰۱)

ازالۂ شبہہ:

● جمل، شیخ سلیمان تفسیر جمل جلد ۲ ص ۳۷۲ سطر ۱۳ مطبع مرتضوی انڈیا

اگر تو کہے کہ نبی کریمؐ کے منافقین کا حال جاننے کی نفی کیوں کی گئی حالانکہ آیت وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ میں اس کے جاننے کا ثبوت ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نفی کی آیت ثبوت کی آیت سے پہلے اتری ہے۔

فان قلت كيف نفى عنه علم بحال المنافقين واثبته فى قوله تعالىٰ ولتعرفنهم فى لحن القول۔ فالجواب ان آية النفى نزلت قبل اٰية الاثبات۔

● شربینی، محمد تفسیر سراج المنیر جلد ۱ ص ۶۴۶ سطر ۲۰ منشی نولکشور لکھنؤ

اگر یہ کہا جائے کہ رب ذوالجلال کے اس قول (لا تعلمهم ونحن نعلمهم) کی موجودگی میں یہ کیونکر واقع ہوا تو میں اس کا یہ جواب دونگا کہ رب ذوالجلال نے نبی کریمؐ کو نفی کے بعد منافقوں کی اطلاع دے دی۔

فان قيل كيف هذا مع قوله تعالىٰ تعلمهم ونحن نعلمهم اجيب بانه تعالىٰ اعلمه بهم بعد ذلك۔

● رازی، فخر الدین ۶۰۶ھ تفسیر کبیر جلد ۱۶ ص ۱۷۳ سطر ۲۲ المطبعۃ البھیہ مصر ۱۳۵۷ھ

سدی انس بن مالک سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلعم نے منبر پر یوم جمعہ کو خطبہ فرمایا اور فرمایا اے فلاں نکل جا تو منافق ہے۔ اے فلاں نکل جا تو منافق ہے۔ پس آپ نے منافقوں

عن السدى عن انس بن مالك قام النبى صلى الله عليه وسلم خطيباً يوم الجمعة فقال اخرج يا فلان فانك منافق اخرج يا فلان فانك منافق فاخرج من المسجد

Marfat.com

کو ذلیل و رسوا کر کے مسجد سے باہر نکال دیا۔ ناساً و فضحھم

- قاری، ملا علی عمدۃ القاری جلد ۴ ص ۲۲۱ روایت ابن مسعود
- بغوی، ابو محمود حسین بن مسعود معالم التنزیل ص ۴۱۹ سطر ۲۳ بمبئی عبارت رازی
- سیوطی، جلال الدین درمنثور جلد ۳ ص ۲۷۱ سطر ۲۰ محمد امین بیروت

عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ یوم جمعہ خطبے کے لئے کھڑے ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ اے فلاں اُٹھ تو منافق ہے پھر منافقوں کے نام لے لے کر باہر نکال دیا اور انہیں رسوا کیا۔ حضرت عمر بن خطاب اس جمعے میں کسی وجہ سے حاضر نہیں ہوتے تھے منافقوں نے گمان کیا کہ حضرت ہمارے حال سے آگاہ ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر مسجد میں آئے اور اس وقت منافق مسجد سے نکل رہے تھے۔ حضرت عمر منافقوں سے کترائے۔ کیونکہ آپ حالات سے آگاہ نہیں تھے۔ اس لئے کہ آپ جمعہ سے رہ گئے تھے تو ایک آدمی نے کہا اے عمر خوشخبری ہو کہ آج رب ذوالجلال نے منافقوں کو ذلیل و رسوا کر دیا پس منافقوں کے لئے یہ پہلا عذاب ہے اور دوسرا عذاب قبر میں ہے۔

عن ابن عباس قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ خطبا فقال قم یا فلان فاخرج فانک منافق فاجرھم باسمائھم فضحھم ولم یکن عمر ابن الخطاب شھید تلک الجمعۃ لحاجتہ کانت لہ لقیھم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھم یخرجون من المسجد فاختباء عمر منھم استحیاء انہ یشھد ان الجمعۃ وظن الناس قد انصرفوا فاختبوا ھم من عمر وظنوا انہ علم بامرھم فدخل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ المسجد فاذا الناس لم ینصرفوا فقال الرجل البشر یا عمر فقد فضح اللہ المنافقین الیوم فھذا العذاب الاولیٰ والعذاب الثانی فی القبر۔

ابو الشیخ نے ابی مالک سے بیان کیا۔ یعنی رب ذوالجلال کے اس قول کے مطابق جلد ہی ہم انہیں منافقوں کو دو مرتبہ عذاب دیں گے۔ اس نے کہا کہ ایک عذاب تو حضورؐ نے اپنی زبان پاک سے منبر پر کھڑے ہو کر ان کو

فی قولہ سنعذبھم مرتین فقال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعذب المنافقین یوم الجمعۃ بلسانہ علی المنبر وعذاب القبر۔

دے دیا اور دوسرا عذاب قبر میں ہوگا۔

● قاری، ملا علی شرح شفا قاضی عیاض جلد ۱ ص ۲۴۱ مصر

کہ مردوں میں تین سو منافقین تھے اور عورتوں میں سے ایک سو ستر

كان المنافقون من الرجال ثلثة مائة ومن النساء مائة وسبعين

● عینی، ملا علی قاری عمدۃ القاری جلد ۴ ص ۲۲۱

حضرت عبداللہ بن مسعود قاری قرآن سے روایت ہے۔

رسول اللہ صلعم نے یوم جمعہ کو خطبے میں فرمایا کہ اے فلاں نکل جا کیونکہ تو منافق ہے ان میں سے بہت سے آدمیوں کو رسوا کر کے نکال دیا۔

خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم يوالجمعة فقال اخرج يا فلان فانك منافق فاخرج منهم ناسا ففضحهم

اس سے پہلے علم غیب اور احادیث کے باب میں ایک حدیث تحریر کر دی گئی ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے اصحاب میں بارہ منافق ہیں۔

تفسیر جمل کی عبارت سے واضح ہوا کہ نفی کی آیت ثبوت کی آیت سے پہلے اتری تفسیر کبیر، معالم التنزیل اور درمنثور سے واضح ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقین کو جانتے تھے اسی لئے تو اپنے بھرے دربار سے ان کو نکال دیا اگر حضور اکرم منافقین سے ناواقف ہوتے تو مذکورہ علماء کرام مذکورہ آیت کے ذیل میں منافقوں کو دربار سے نکالنے کی روایت تحریر نہ کرتے

بسا اوقات متکلم شدت غضب سے مخاطب سے کہہ دیتا ہے کہ ان کو تو نہیں جانتا میں جانتا ہوں حالانکہ مخاطب ان کو اچھی طرح جانتا ہوتا ہے۔

بسا اوقات متکلم جانتے ہوئے بھی عدم علم کا اظہار کرتا ہے جیسا کہ خود اللہ نے فرمایا۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ

پ ۲ رکوع ۱۱ البقرہ ۱۴۳

اے محمدؐ جس قبلہ پر تم پہلے تھے ہم نے وہ اس لئے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کہ کون رسولؐ کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔

حالانکہ خدا پہلے بھی انہیں جانتا تھا۔

خود خدا نے قرآن مجید میں حضور اکرمؐ کو فرمایا کہ تم منافقوں کو جانتا ہے مثلاً سورہ مائدہ میں ہے

فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ

اے نبی تم دیکھ رہے ہو ان لوگوں کو جن کے

Marfat.com

يُسَارِعُوْنَ فِيْهِم — دلوں میں مرض ہے جو کہ اس میں بڑھ رہے ہیں۔

اور سورۂ محمد آیت ۳۰ میں فرمایا۔

وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ القَوْلِ ۔ یعنی اے نبی تم منافقوں کو ان کی بات کے اسلوب سے پہچان لوگے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی بھی منافقوں کو جانتے تھے جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ تحقیق ہم منافقین کو ان کے حضرت علی کے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے پہچانتے تھے۔

درمنثور جلد ۶ ص ۶۶ سطر آخر۔ روح المعانی جلد ۲۶ ص ۷ سطر ۲۔ فتح البیان جلد ۹ ص ۲۶ سطر ۱۴۔ فتح القدیر جلد ۴ ص ۳۹ سطر ۱۲۔ جامع الاصول جلد ۹ ص ۴۷۳ حدیث ۶۴۸۶۔ مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۳۲ سطر آخر۔ مناقب ابن مغازلی ص ۳۱۵۔ ترمذی ص ۵۳۳ سطر ۲۷۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۲۰ سطر ۳۔ تحفۃ الاحوذی جلد ۴ ص ۳۲۷ سطر ۱۴۔ المستدرک جلد ۳ ص ۱۲۹ سطر ۴۔ تلخیص المستدرک جلد ۳ ص ۱۲۹ سطر ۱ اسد الغابہ جلد ۴ ص ۳۰ سطر ۲۔ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۳۶ سطر ۲۱۔ مطالب السئول ص ۵۹ سطر ۹۔ الفصول المہمہ ص ۱۰۹ سطر ۲۲۔ تفریح الاحباب ص ۳۵۰ سطر ۲۔ تاریخ بغداد جلد ۱۰ ص ۱۵۳ سطر ۱۲۔ نور الابصار ص ۷۰ سطر ۱۱۔ اسعاف الراغبین ص ۱۲۳ سطر ۱۸۔ صواعق محرقہ ص ۱۲۲ سطر ۱۸۔ ازالۃ الخفاء مقصد ۲ ص ۲۶۲ سطر ۱۵۔ تذکرۃ الخواص ص ۲۸ سطر ۸۔ الریاض جلد ۲ ص ۲۱۴ سطر ۱۱۔ مؤدت القربیٰ ص ۴۱ سطر ۶۔ ارجح المطالب ص ۶۳۷ ینابیع المؤدت ص ۳۹

تو جب حضور اکرمؐ کے صحابی منافقین کی پہچان کر لیتے تھے تو حضور اکرمؐ ان سے ناواقف کیسے تھے۔

شبہہ ۹

قرآن مجید میں ہے: اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

(پ ۲۱ رکوع ۱۳ لقمان ۳۴)

بے شک خدا ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی پانی برساتا ہے اور جو کچھ عورتوں

Marfat.com

کے پیٹ میں ہے جانتا ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ خود کل کیا کرے گا۔ اور کوئی شخص نہیں جانتا ہے کہ وہ کس سرزمین پر مرے گا بے شک خدا آگاہ خبردار ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ قیامت اور بارش کب ہوگی۔ ماں کے پیٹ میں کیا ہے۔ کل اپنے لئے کیا کمائے گا۔ اور کوئی کس زمین پر مرے گا یہ سب کچھ اللہ جانتا ہے اگر رسول اکرمؐ جانتے ہوتے تو خدا ان کا بھی ذکر کرتا اور ان علوم کو صرف اپنی ذات سے مخصوص نہ کرتا۔

ازالۂ شبہہ:

حسب سابق پہلے تفاسیر کی عبارات ملاحظہ کرتے ہیں اور پھر معترضین کے شبہے کا دلائل عقلیہ سے ازالہ کرتے ہیں۔

تفسیرات احمدیہ

اور تمہارے لئے یہ بھی ہے کہ تو کہے کہ ان پانچوں باتوں کو اگرچہ اللہ کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔ لیکن جائز ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے ولیوں اور محبوبوں میں سے جسے چاہے تعلیم دے اس قول کے قرینے سے کہ خدا جاننے والا اور بتانے والا ہے خبیر بمعنی مخبر

ولك ان تقول إن علم هذه الخمسة وان لا يعلمها احد الا الله لكن يجوز ان يعلمها من يشاء من محبيه واوليائه بقرينة قوله تعالىٰ إن الله عليم خبير بمعنى المخبر

دہلوی، شیخ عبدالحق اشعۃ اللمعات جلد ا صـ۴۴ لکھنؤ

اس سے مراد یہ ہے کہ ان امور غیب کو خدا کے بغیر عقل کے اندازے سے کوئی نہیں جان سکتا۔ کیونکہ ان کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ مگر وہ جسے خدا اپنی طرف سے وحی یا الہام سے بتادے۔

مراد آنست کہ بے تعلیم الٰہی بحساب عقل ہیچ کس اینہا نداند آنہا از امور غیب اند کہ جز خدا کسے آنرا نداند مگر آنکہ وے تعالیٰ از نزد خود کسے را بوحی والہام مطلع کند

سیوطی، جلال الدین روض النظیر شرح جامع الصغیر

رسول اکرمؐ نے یہ جو فرمایا ہے کہ ان پانچ غیبوں کو کوئی نہیں جانتا۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ بذات خود اپنی ذات سے انہیں خدا ہی جانتا

امّا قوله صلّى الله تعالىٰ عليه وسلّم الا هو فمستقر جانه لا يعلمها احد بذاته ومن ذاته الا هو لكن قد

Marfat.com

ہے مگر اللہ کے بتانے سے کبھی ان کو بھی ان کا علم ملتا ہے۔

تعلم باعلام اللہ تعالیٰ فان ثمہ من یعلمہا۔

● قاری، ملا علی المرقات شرح مشکوٰۃ۔ کتاب الایمان فصل اوّل

پس جو بھی ان پانچوں میں سے کسی ایک چیز کے علم کا دعویٰ کرے نبی کریمؐ کی طرف بغیر منسوب کئے ہوئے تو وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔

فمن ادعی علم شئی منہا غیر مسند الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان کاذبا فی دعواہ۔

● حقی، شیخ محمد اسماعیل روح البیان جلد ۷، ص۱۰۵ سطر ۱۰ العثمانیہ مصر ۱۳۳۰ھ

اور جو غیب کی خبریں انبیاء اور اولیاء سے مروی ہیں پس یہ خدا کی تعلیم سے ہے یا وحی یا الہام کے طریقے سے۔ اور اسی طرح بعض اولیاء نے بارش آنے کی خبر دی اور بعض نے رحم کے بچہ لڑکے یا لڑکی کی خبر دی تو وہ ہی ہوا جو انہوں نے کہا تھا۔

وما روی عن الانبیاء والاولیاء من الاخبار عن الغیوب فبتعلیم اللہ تعالیٰ امّا بطریق الوحی او بطریق الالہام والکشف وکذا خبر بعض الاولیاء عن نزول المطر واخبر عمّا فی الرحم من ذکر وانثی فوقع کما اخبر

● سید شریف عبد العزیز مسعود تاب الابریز

نبی کریمؐ پر ان پانچ مذکورہ چیزوں میں سے کچھ بھی مخفی نہیں اور نبی کریمؐ پر یہ امور کیونکر پوشیدہ رہ سکتے ہیں۔ حالانکہ آپ کی اُمت شریفہ کے سات قطب ان کو جانتے ہیں پس غوث کا کیا پوچھنا پھر حضور سید الاولین والاخرین کا کیا کہنا جو ہر چیز کے سبب ہیں جن سے ہر چیز ہے۔

ھو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یخفی علیہ شئی من الخمس المذکورۃ فی الایۃ الشریفۃ وکیف یخفی علیہ ذلک والاقطاب السبعۃ من امتہ الشریفۃ یعلمونہا وھم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف لبید الاولین والاخرین الذی ھو السبب کلّ شئی ومنہ کلّ شئی

● سیوطی، جلال الدین خصائص الکبریٰ

نبی کریمؐ پر تمام وہ چیزیں پیش کر دی گئیں جو آپ کی اُمت میں قیامت تک ہونیوالی ہیں۔

عرض علیہ ما ھو کائن فی امتہ حتّٰی تقوم الساعۃ

Marfat.com

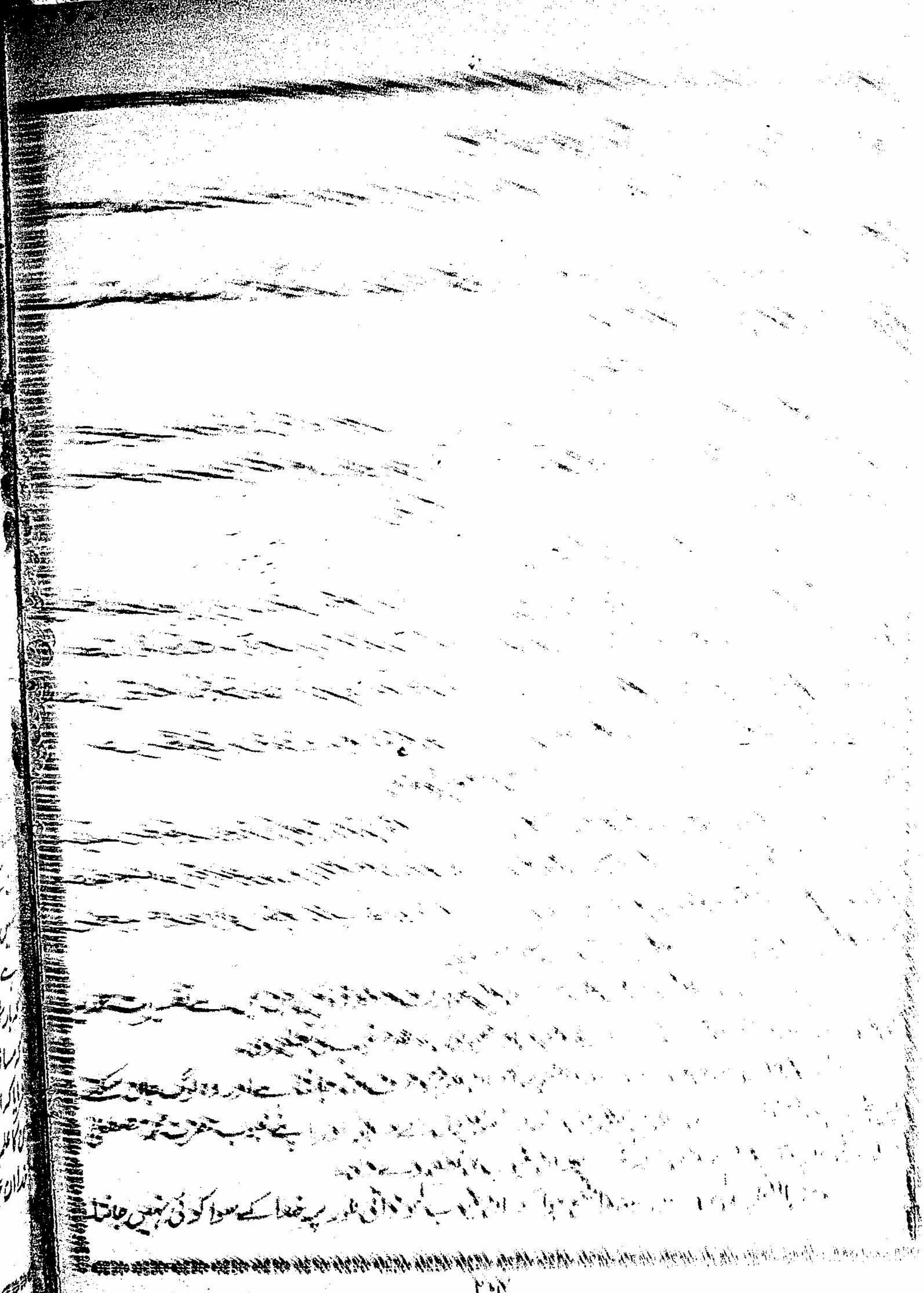

Marfat.com

اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں تو خدا کی تعلیم کی وجہ سے۔

ملا علی قاری نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ حضور اکرمؐ کی اُمت میں سے لوگ ان علوم کو حضور اکرمؐ کے واسطے سے جان سکتے ہیں۔

روح البیان کی عبارت کے مطابق انبیاء اور اولیاء خدا کی تعلیم کی وجہ سے نہ صرف ان علوم کو جانتے ہیں بلکہ جو کچھ انہوں نے فرمایا وہ سولہ آنے صحیح ثابت ہوا۔

کتاب الابریز کی عبارت سے تو یہاں تک ثابت ہے کہ آپ حضور اکرم کے بارے میں کہتے ہیں وہ تو نبیوں اور ولیوں کے سردار ہیں۔ ہمارے نزدیک تو سات قطب اور غوث بھی غیب کو جانتے تھے۔

خصائص الکبریٰ کی عبارت سے واضح ہوا کہ جب حضور کو قیامت اور دیگر واقعات سے خدا نے آگاہ کر دیا تھا تو پھر یہ کہنا کہ فلاں کو نہیں جانتے تھے۔ کچھ زیب نہیں دیتا۔

شرح قصیدۂ بردہ کی عبارت سے بھی واضح ہوا کہ خدا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان علوم خمسہ کی تعلیم فرمائی۔

جمع النہایہ اور فتوحات وہبیہ سے بھی یہی واضح ہے۔

اب ہم ذرا تفاسیر اور دیگر کتب کی عبارات سے ذرا ہٹ کر سوچتے ہیں کہ خدا نے صرف پانچ غیوب کا ذکر کیوں فرمایا حالانکہ خود خدا غیب ہے، برزخ غیب ہے بہشت غیب ہے، دوزخ غیب ہے حساب وکتاب غیب ہے۔ میزان و پل صراط غیب ہے۔ فرشتے غیب ہیں۔ خدا کے لشکر غیب ہیں۔ ان کے علاوہ سینکڑوں ایسے غیب ہیں جن کے ہم نام تک نہیں جانتے لیکن خدا نے ان کا ذکر نہیں فرمایا۔ لہٰذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ آخر کونسی وجہ تھی کہ خدا نے صرف ان پانچ چیزوں کا ذکر کیا ہے۔ دراصل خدا نے عرب کے ماحول کو دیکھا کہ وہ زیادہ تر رمل کے ذریعے معلوم کرتے تھے کہ بارش کب ہوگی اور کہاں ہوگی اور حاملہ سے بچہ ہوگا یا بچی اور تجارت میں نقصان ہوگا کہ فائدہ اور یہ کہ مسافر اپنے گھر واپس آئے گا یا دوران سفر مر جائے گا۔ اسی لئے خدا نے ان کی توجہ ہٹانے کیلئے فرمایا کہ ان چیزوں کا علم نہ رمل کے پاس ہے اور نہ بتوں کے پاس تم میری طرف رجوع کرو کیونکہ ان کا علم میرے پاس ہے۔ اور خدا نے یہ علوم اپنے پیاروں کو بتا دیئے لہٰذا معصومین علیہم السلام بتعلیم خدا ان غیوب کو جانتے ہیں۔

علم قیامت

بندہ نے علم غیب اور احادیث کے عنوان کے ذیل میں بیسیوں ایسی احادیث تحریر کی ہیں جن سے روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہوتا ہے کہ حضور اکرمؐ قیامت اور اس کے حالات کو بخوبی جانتے تھے۔

قرآن مجید کی متعدد آیات سے مخالفین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیامت کے وقت کو نہ جاننے پر استدلال کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک آیت یہ ہے کہ:-

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا پ ۹ رکوع ۱۳ الاعراف ۸۷

اے رسول تم سے لوگ قیامت کے بارے میں پوچھا کرتے ہیں کہ تمہیں اس کا تفصیل بیڑا بھی ہے۔

حسب سابق اس آیت کے متعلق تفاسیر کی عبارات ملاحظہ کرتے ہیں بعد میں مخالفین کے شبہے کا ازالہ کریں گے۔

● صاوی، شیخ احمد۔ تفسیر صاوی جلد ۲ ص ۹۷ عیسیٰ البابی مصر

یہ آیت نبی کریمؐ کو قیامت کے وقت سے آگاہ کرنے سے پہلے نازل ہوئی لہٰذا یہ آیت اس قول کے مخالف نہیں ہے کہ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ نبی کریم اس وقت تک دنیا سے نہیں گئے جب تک کہ خدا نے ان کو دنیا و آخرت کے تمام غیوب کی تعلیم نہ دے دی ہو۔

وھٰذا اقیل اعلامہ بوقتھا فلا ینافی انہ علیہ السلام لم یخرج من الدنیا حتیٰ اعلمہ اللہ بجمیع مغیبات الدنیا والاخرۃ۔

● حقی، شیخ اسماعیل روح البیان جلد ۳ ص ۲۹۰ العثمانیہ مصر

بعض بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ حضور اکرمؐ قیامت کے آنے کے وقت کو جانتے تھے خدا کے جتانے کی وجہ سے۔ اور یہ قول اس آیت کے حصر کے خلاف نہیں۔

قد ذھب بعض المشائخ الی ان النبی علیہ السلام کان یعرف وقت الساعۃ باعلام اللہ وھو لا ینافی الحصر فی الایۃ

● خازن، علاؤ الدین تفسیر جلد ۲ ص ۱۶۳ المکتبۃ الخیریہ مصر

Marfat.com

کہا گیا ہے کہ فیما کفار کے سوال کا انکار ہے۔ یعنی ان کا سوال کس شمار میں ہے پھر فرمایا کہ آپ اے محمد اس قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں۔ کیونکہ آپ آخری نبی ہیں۔ پس ان کو یہ دلیل کافی ہے قیامت قریب ہونے پر۔

وقیل معناہ فیما انکار سوالھم ای فیما ھذا السّوال ثمّ قال انت یا محمّد من ذکراھا ای من علامتھا لانّک اٰخر الرسل فکفاھم ذلک دلیلاً علی دنوّھا

● نسفی، عبداللہ بن احمد مدارک التنزیل

یا رسول اکرم قیامت کا بہت ہی ذکر فرماتے تھے اور اس کے بارے میں سوال کئے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ آیت اتری پس یہ آیت تعجب ہے آپ کے زیادہ ذکر قیامت فرمانے پر

او کان رسول اللہ علیہ السلام لم یزل یذکر السّاعۃ ویسئل عنھا حتّٰی نزلت فھو تعجب من کثرۃ ذکرھا

● نسفی، عبداللہ بن احمد مدارک التنزیل

یا لفظ فیما کفار کے سوال کا انکار ہے یعنی یہ سوال کس شمار میں ہے پھر فرمایا کہ آپ اس قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں۔ کیونکہ آپ آخری نبی ہیں۔ قیامت کی علامت میں سے ایک علامت ہیں اب ان کے قیامت کے پوچھنے کے کوئی معنی ہی نہیں۔

او فیما انکار لسوالھم عنھا ای فیما ھذا السّوال ثمّ قال انت من ذکراھا وانت آخر الانبیاء علامۃ من علاماتھا فلا معنی لسوالھم عنھا

مدارک التنزیل

اور کہا گیا ہے کہ فیما انت سوال سے متصل ہے یعنی کفار آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ قیامت کب ہوگی اور آپ کو اس کا علم کہاں سے حاصل ہوا پھر خدا نے اپنی بات کا آغاز کیا الیٰ ربّک

قل فیما انت من ذکراھا متّصل بالسّوال ای یسئلونک عن السّاعۃ ایّان مرسٰھا ویقولون این انت من ذاکرھا لم استانف فقال الی ربّک

مدارک التنزیل

یعنی آپ اس لئے نہیں بھیجے گئے کہ ان کو

انما انت منذر من یخشاھا ای لم

قیامت کے وقت کی خبر دیں۔ تبعث لتعلمهم لوقت الساعة انما انت الخ

● دہلوی، شیخ عبدالحق مدارج النبوۃ جلد ۲ ص ۴ نولکشور

و بعضے علماء علم ساعۃ نیز مثل ایں معنیٰ گفتہ اند۔ یعنی بعض علماء نے روح کی طرح حضور کو قیامت کا علم بھی مانا۔

تفسیر صاوی کی عبارت سے واضح ہوا کہ نفی علم قیامت کی آیت پہلے نازل ہوئی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کا علم بعد میں دیا گیا۔ لہٰذا نفی علم قیامت کی آیت ان احادیث کے مخالف نہیں ہے جن میں یہ کہا گیا ہے کہ حضور اکرم دنیا سے اس وقت تک تشریف نہیں لے گئے جب تک کہ خدا نے آپ کو دنیا و آخرت کے تمام علوم سے آگاہ نہ کر دیا۔

روح البیان کی عبارت سے واضح ہوا کہ نبی اکرم قیامت کے آنے کے وقت کو جانتے تھے اور یہ علم ان کو خدا نے دے دیا تھا۔

تفسیر مدارک کی عبارت سے واضح ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری نبی ہونا ہی علم قیامت کے لئے کافی ہے۔ لہٰذا ان کا سوال ہی فضول تھا۔

مدارک کی دوسری عبارت سے واضح ہوا کہ رسولؐ خدا نے کفار سے کہا کہ مجھے علم قیامت خدا سے معلوم ہوا۔

مدارک کی آخری عبارت سے واضح ہوا کہ قیامت کب آئے گی یہ بتانا نبوت کے فرائض ہی میں سے نہیں ہے۔

علماء محققین نے تفسیری عبارات ملاحظہ فرمانے کے بعد مذکورہ آیۂ کریمہ کے بارے میں یوں فرمایا ہے۔

(۱) یہ کہ یہ آیت علم قیامت عطا کرنے سے پہلے کی ہے۔

(۲) یہ کہ اس سے مقصود سائلین کو جواب دینے سے روکنا ہے نہ کہ آپ کے علم کی نفی

(۳) یہ کہ اس آیت میں فرمایا گیا۔ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا آپ اس قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہیں۔ آپ کو دیکھ کر ہی جان لینا چاہیئے کہ قیامت قریب ہے۔

(۴) یہ کہ اس میں فرمایا گیا ہے کہ دنیا میں آپ یہ باتیں بتانے نہیں بھیجے گئے۔

مخالفین اپنے دعویٰ کے اثبات کے لئے یہ آیت بھی پیش کرتے ہیں کہ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ۔ تم سے لوگ اس طرح پوچھتے ہیں کہ گویا تم ان

Marfat.com

سے بخوبی واقف ہو تم کہہ دو کہ اس کا علم بس خدا ہی کو ہے (پ ۹ رکوع ۱۳ - الاعراف ۱۸۷)

● صادی، شیخ احمد تفسیر صاوی جلد ۲ ص۹۷ سطر ۲۸ عیسیٰ البابی مصر

والّذی یجب الایمان بہ انّ النبی علیہ السلام لم ینتقل من الدنیا حتّیٰ اعلمہ اللہ بجمیع المغیبات الّتی تحصل فی الدّنیا والاخرۃ فھو یعلمھا کما ھی عین یقین لمّا ورد رفعت لی الدّنیا فانا انظر الی کفی ھذہ و ورد انّہ اطلع لی الجنّۃ وما فیھا والنّار وما فیھما وغیر ذلک مما تواترت الاخبار ولکن امر بکتمان بعضھا۔

جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے ان میں سے یہ بھی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے منتقل نہ ہوئے یہاں تک کہ خدا نے آپ کو تمام وہ غائب چیزیں بتادیں جو دنیا اور آخرت میں تھیں یہ بھی آیا کہ ہمارے سامنے دنیا پیش کی گئی۔ پس ہم اس میں اس طرح نظر کر رہے ہیں جیسے اپنے اس ہاتھ میں یہ بھی آیا ہے کہ ہم کو جنت اور وہاں کی نعمتوں اور دوزخ اور وہاں کے عذابوں پر اطلاع دی گئی۔ علاوہ ازیں اور متواتر خبریں ہیں لیکن بعض کے چھپانے کا حکم دیا گیا۔

● خازن، علاؤالدین جلد ۲ ص۱۶۴ سطر ۱۲ المکتبۃ التجاریہ مصر

یسئلونک عنھا کانّک حفی۔ یعنی یہ لوگ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں گویا آپ ان پر بڑے مہربان ہیں۔ اور آپ ان کو بتا ہی دیں گے حالانکہ یہ اسرار الٰہی میں سے ہے اغیار سے چھپانا ہے۔

● حقی، شیخ اسماعیل روح البیان جلد ۳ ص۲۹۲ العثمانیہ مصر

یہی آیت پارہ ۹ زیر آیت مذکورہ میں بھی ہے اور وہاں یہ بھی ہے کہ دنیا کی کل عمر ۷ ہزار سال ہے۔ یہ روایت صحیحہ سے ثابت ہے۔

ایک اور آیت بھی معترض پیش کرتے ہیں کہ:

یَسْئَلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَۃِ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُھَا عِنْدَ اللّٰہِ

اے رسول لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھا کرتے ہیں تم ان سے کہہ دو کہ اس کا علم تو بس خدا کو ہے۔ (پ ۲۲ رکوع ۵ - الاحزاب ۶۳)

● صاوی، شیخ احمد تفسیر صاوی جلد ۳ ص۲۴۰ سطر ۳ عیسی البابی مصر

یعنی اس قیامت پر کوئی مطلع نہیں اور انّما وقت السّوال والاّ فلم یخرج

Marfat.com

یہ سوال کے وقت تھا ورنہ حضور اکرمؐ اس وقت تک تشریف نہ لے گئے یہاں تک کہ آپ کو اللہ نے تمام غیبوں پر مطلع فرمادیا جن میں سے قیامت بھی ہے۔

نبیّنا علیہ السّلام حتّٰی اطلعہ اللہ علی جمیع المغیبات ومن جملتھا الساعۃ

● حقی، شیخ اسماعیل روح البیان جلد ۷ صـ۲۴۳ سطر ۱۷ العثمانیہ مصر

اور یہ نبی کی شرائط میں سے نہیں ہے کہ خدا کی تعلیم کے بغیر غیب جانے

ولیس من شرط النبی ان یعلم الغیب بغیر تعلیم من اللہ تعالٰی

● صاوی، شیخ احمد تفسیر صاوی

اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ کے سوا اس کا علم کسی کو بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ پس یہ آیت اس کے خلاف نہیں ہے کہ رسول اکرمؐ دنیا سے اس وقت تک تشریف نہ لے گئے جس وقت تک کہ خدا نے ان کو گذشتہ اور آئندہ کے تمام واقعات پر آگاہ نہ فرمادیا۔ ان میں سے قیامت کا علم بھی ہے۔

المعنی لایفید علمہ غیرہ تعالٰی فلا ینافی ان رسول اللہ علیہ السلام لم یخرج من الدنیا حتّٰی اطلع علی ما کان ومایکون وماھو کائن ومن جملتہ علم السّاعۃ

● تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ باب الجمعۃ صـ۱۱۹ سطر ۲۲ اصح المطابع کراچی

لا تقوم السّاعۃ الا فی یوم الجمعۃ قیامت قائم نہ ہوگی مگر جمعہ کے دن

● تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ باب خطبہ یوم الجمعہ صـ۱۲۳ سطر ۲۱ کراچی

بعثت انا والساعۃ کھاتین۔ ہم اور قیامت اس طرح ملے ہوئے بھیجے گئے ہیں۔

● قسطلانی، احمد بن محمد ارشاد الساری کتاب التفسیر سورۂ رعد

کوئی بھی نہیں جانتا کہ قیامت کب ہوگی سوائے خدا اور مرتضٰی رسول کے کیونکہ خدا اسے اپنے غیب پر مطلع کرتا ہے اور ان کا تابع ولی ان سے وہ غیب لیتا ہے۔

لا یعلم متٰی تقوم السّاعۃ الّا اللہ و الّا من ارتضٰی من رسول فانہ یطلعہ علی غیبہ والولی التابع لہ یاخذہ عنہ

تفسیر صاوی کی عبارت سے واضح ہوا کہ خدا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کے علم سے آگاہ فرمایا۔

روح البیان کی عبارت سے واضح ہوا کہ نبی کے لئے ضروری نہیں کہ وہ خدا کے بتائے

بغیر غیب کو جانے۔

مشکوٰۃ کی احادیث سے واضح ہوا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ قیامت جمعے کو ہوگی اگر رسول اکرم کو علم نہیں تھا تو یہ کیسے فرمایا۔

علاوہ ازیں بندۂ حقیر نے علم غیب اور احادیث کے عنوان کے ذیل میں ایسی بیسیوں احادیث تحریر کی ہیں جن میں حضور اکرم نے قیامت اور قرب قیامت کے حالات سے آگاہ فرمایا۔

علمِ غیبت

معترض یہ بھی فرماتے ہیں کہ سورہ لقمان کی آیت ۳۴ سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ کو بارش کے ہونے کا بھی علم نہیں تھا۔

یہ شبہہ بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ خود خدا کے ملائکہ حضرت میکائیل بارش کے ہونے کے متعلق جانتے تھے۔

چنانچہ بغوی معالم التنزیل میں

وَالصّٰفّٰتِ صَفًّا فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا (پ ۲۳ رکوع ۵ الصّٰفّٰت۔۱) کے ذیل میں تحریر کرتے ہیں۔

یعنی فرشتے بادل کو چلاتے اور حضرت میکائیل بارش کے برسانے اور سبزہ اور پھلوں کے اُگانے اور رزق پر متعین ہیں۔

یعنی الملئکة تزجر السحاب وتسوقه الخ
واما میکائیل موکل بالمطر والنبات و الارزاق

اس آیت سے واضح ہوا کہ حضرت میکائیل علیہ السلام جانتے ہیں کہ بارش کب برسانی ہے اور کب نہیں برسانی۔ تو جب فرشتوں کو بارش کا علم ہو سکتا ہے تو مخدوم ملائکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بارش کا علم کیوں نہیں ہو سکتا۔

خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی بار بارش ہونے سے قبل خبر دی۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک عالمگیر مینہ بھیجے گا جس سے کوئی کچا مکان اور خیمہ نہیں بچے گا

ثم یرسل الله مطرا لا یکن منه بیت مدر ولا وبر

مشکوٰۃ ص ۴۷۴ سطر ۱۰ کراچی

● تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ ص ۴۸۱ سطر ۱۸ اصح المطابع کراچی

پھر بارش ہوگی۔ گویا کہ وہ شبنم ہے پس اس مینہ سے آدمیوں کے جسم اگیں گے۔

ثم یرسل اللہ مطرا کانہ الطل فینبت منہ اجساد الناس۔

اس حدیث سے بھی واضح ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارش ہونے کی خبر قبل از وقت سنائی۔

علم ما فی الارحام

معترضین یہ بھی فرماتے ہیں کہ پیٹ کے اندر کے نر اور مادہ کو صرف اللہ جانتا ہے حالانکہ خدا نے یہ علم اپنے رسول کو بھی عطا فرمایا۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیے یہ حدیث:

● ام الفضل بنت حارث سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کہ تو نے جو دیکھا بہتر دیکھا انشاء اللہ میری فاطمہ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری گود میں رہے گا۔ تو پس پیدا ہوئے حضرت فاطمہ کے ہاں حضرت حسین

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت خیراً تلد فاطمۃ ان شاء اللہ غلماً یکون فی حجرک فولدت فاطمۃ الحسین

مشکوٰۃ ص ۵۷۲ سطر ۱۶۔ المستدرک جلد ۳ ص ۱۷۶ سطر ۱۶۔ تلخیص المستدرک سطر آخر۔ طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۲۷۸ سطر ۸۔ تذکرۃ الخواص ص ۲۴۳۔ الفصول المہمہ ص ۱۵۴۔ صواعق محرقہ ص ۱۹۲ سطر ۱۸۔ کنز العمال ص ۱۰۸ سطر ۱۳۔ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۱۱۱۔ البدایہ والنہایہ جلد ۶ ص ۲۳۰۔ خصائص کبریٰ جلد ۲ ص ۱۲۵۔ اخبار الدول ص ۱۰۷۔ نور الابصار ص ۱۱۶۔ مقتل خوارزمی ص ۱۵۸

● نیشاپوری، مسلم بن حجاج صحیح باب فضائل ام سلیم

عن انس قال مات ابن لابی طلحۃ من ام سلیم فقالت لاھلھا لاتحدثوا اباطلحۃ بابنہ حتّٰی اکون انا احدثہ قال فجاء فقربت الیہ عشاء فاکل و شرب قال ثم تصنعت لہ احسن ما کان تصنّع قبل ذلک فوقع بھا فلمّا رات انہ قد شبع و اصاب منھا قالت یا اباطلحۃ ارایت لو ان قوما اعاروا عاریۃ اھل بیت فطلبوا عاریتھم الھم ان یمتنعوا ھما قال لا قالت فاحتسب ابنک قال فغضب فقال ترکتنی حتّٰی تلطخت ثم اخبرتنی بابنی

Marfat.com

فانطلق اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارک اللہ لکما فی غابر لیلتکما قال فحملت

حضرت انس کہتے ہیں کہ ابو طلحہ کا بیٹا جو ام سلیم کے پیٹ سے تھا فوت ہوگیا۔ انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا ابو طلحہ کو خبر نہ کرنا ان کے بیٹے کی۔ جب تک کہ میں خود نہ کہوں۔ آخر ابو طلحہ آئے ام سلیم شام کا کھانا سامنے لائیں انہوں نے کھایا اور پیا۔ پھر ام سلیم نے اچھی طرح بناؤ اور سنگھار کیا۔ ان کے لئے یہاں تک کہ انہوں نے جماع کیا ان سے۔ جب ام سلیم نے دیکھا کہ وہ سیر ہوگئے اور ان کے ساتھ صحبت بھی کر چکے۔ اس وقت انہوں نے کہا اے ابو طلحہ اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی گھر والوں کو مانگنے پر دیویں پھر اپنی چیزیں مانگیں تو کیا گھر والے اس کو روک سکتے ہیں۔ ابو طلحہ نے کہا نہیں روک سکتے۔ ام سلیم نے کہا تو میں تم کو خبر دیتی ہوں تمہارے بیٹے کے فوت ہو جانے کی۔ یہ سن کر ابو طلحہ غصے ہوئے اور کہنے لگے تو نے مجھ کو خبر نہ کی یہاں تک کہ میں آلودہ ہوا اب مجھ کو خبر کی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے تمہاری گزری ہوئی رات میں ام سلیمہ حاملہ ہوگئیں۔

اس حدیث سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ نبی کریم کو میاں اور بیوی کے رات والے واقعہ کا بھی علم تھا اور رحم میں علقمہ ٹھہر جانے کا علم تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا ذکر قرآن مجید میں یوں ہے۔

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا پ۱۶ رکوع ۴ سورہ مریم

فرشتہ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ دوں تجھے ایک پاک لڑکا۔

اگر حمل ہو تو بتانا اور بات ہے لیکن یہاں ابھی تک پیٹ میں کوئی چیز بھی نہیں اور حضرت جبرئیل پہلے بشارت دے رہے ہیں۔ تو جب حضرت جبرئیل جان سکتے ہیں تو ان کے استاد[1] کے استاد کیوں نہیں جان سکتے۔

قرآن مجید میں سورۃ الذاریات کی آیت ۲۷ میں ہے کہ ملائکہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسحٰق علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی۔ چنانچہ

---

[1] بندہ نے اپنی کتاب نورٌ علیٰ نور میں دلائل سے ثابت کیا ہے کہ حضرت علیؑ حضرت جبرئیل کے اُستاد ہیں۔

Marfat.com

ملاحظہ فرمائیے۔

فَالُوا لَا تَخَفْ وَبَشَّرُوهُ بِغُلٰمٍ عَلِيمٍ ۔ ان ملائکہ نے کہا کہ تم خوف نہ کھاؤ اور تمہیں خوشخبری ہو آپ کو علم والے لڑکے کی۔

یہاں بھی حمل سے پہلے ملائکہ نے بتا دیا۔ تو اگر آپ فرمائیں کہ ملائکہ کو تو رحمٰن نے بتا دیا تو ہم کب کہتے ہیں کہ انبیاء کو شیطٰن نے بتا دیا (نعوذ باللہ) ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ کو اللہ نے بتا دیا۔

علم مَافِی غَداً

معترضین آیہ سابقہ کے اس جملے مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا (کسی کو یہ معلوم نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا) سے بھی یہ استدلال کرتے ہیں کہ کل کا علم بھی صرف خدا کے پاس ہے۔

علامہ صاوی اس جملے کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں۔

● صاوی، شیخ احمد تفسیر جلد ۳ ص ۲۱۵ سطر ۱۸ عیسی البابی مصر

ای من حیث ذاتها واما باعلام الله للعبد فلا مانع منه کالانبیاء وبعض الاولیاء قال تعالیٰ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ قال تعالیٰ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ فلا مانع من کون الله یطلع بعض عباده الصالحین علی بعض المغیبات فتکون معجزة للنبی وکرامة للولی ولذلك قال العلماء الحق انه لم یخرج نبینا من الدنیا حتی اطلعه علی تلك الخمس

یعنی ان باتوں کو کوئی خود بخود نہیں جانتا لیکن کسی بندے کا اللہ کے بتانے سے جاننا اس سے کوئی مانع نہیں جیسے انبیاء اور بعض اولیاء۔ اللہ نے فرمایا کہ یہ لوگ اللہ کے علم کو نہیں گھیر سکتے مگر جس قدر خدا چاہے اور دوسرے مقام پر فرمایا کہ اپنے غیب پر کسی کو ظاہر نہیں کرتا سوائے برگزیدہ رسولوں کے پس اگر رب ذوالجلال اپنے بعض نیک بندوں کو بعض غیبوں پر مطلع فرما دے تو کوئی مانع نہیں۔ پس یہ علم نبی کا معجزہ اور ولی کی کرامت ہوگا۔ اسی لئے علماء نے کہا ہے کہ حق یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک دنیا سے تشریف نہیں لے گئے جب تک کہ ان کو ان پانچوں باتوں پر خدا نے مطلع نہ فرما دیا۔

اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ کل کیا ہونا ہے۔ اس جیسے تمام علوم سے خدا نے حضور

Marfat.com

اکرمؐ کو آگاہ فرمادیا۔

● تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ ص۲ کراچی

عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

تحقیق تم میں سے ہر ایک کی پیدائش کی صورت یہ ہے کہ چالیس دن نطفے کو پیٹ کے اندر رکھا جاتا ہے۔ پھر یہ نطفہ جمے ہوئے خون کی شکل میں تبدیل ہو کر چالیس دن تک رہتا ہے پھر چالیس دن گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے اس کے بعد خدائے تعالیٰ اس مضغہ کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجتا ہے جو اس کے

ان یخلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین یوما نطفۃ ثم یکون مضغۃ ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یبعث اللہ الیہ ملکا باربع کلمات فیکتب عملہ واجلہ ورزقہ وشقیّ او سعید ثم ینفخ فیہ الرّوح

اعمال، موت کا وقت اور ذریعہ رزق اور اس کا شقی یعنی بد بخت و سعید ہونا لکھتا ہے پھر اس مضغہ میں روح پھونکی جاتی ہے۔

مشکوٰۃ کی اس حدیث سے واضح ہوا کہ یہ فرشتہ بھی جانتا ہے کہ یہ مولود کب تک زندہ رہے گا اور کیا عمل کرے گا وغیرہ وغیرہ

اب آپ ذرا حدیث خیبر ملاحظہ فرمائیے۔ کہ جس میں حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں کل یہ جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا۔ اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا اور وہ شخص اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ و رسول اس شخص کو دوست رکھتے ہیں۔

حوالہ جات پہلے علم غیب اور حدیث کے عنوان میں حدیث خیبر کے ذیل میں تحریر کر دیئے گئے ہیں۔

بہر حال اس حدیث سے بھی واضح ہوا کہ رسول اکرمؐ کو آئندہ کل اور کل کو جانے والے جوان (علیؓ) کے بارے میں سب کچھ معلوم تھا۔

علم بِاَیِّ اَرضٍ تَمُوتُ

اس حصے سے بھی معترضین استدلال فرماتے ہیں کہ (کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں مرے گا) اس اعتراض کا جواب بھی قرآن مجید میں موجود ہے۔ مثلاً سورہ سجدہ آیت ۱۱ میں ہے۔

Marfat.com

قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ

کہہ دیجئے کہ تمہاری موت کے لئے ملک الموت ہے جو کہ تمہیں مارتا ہے اور تم سب نے اس کی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

اس آیت سے واضح ہوا کہ ملک الموت کو معلوم ہے کہ کس نے کب اور کہاں مرنا ہے تو جس نبیؐ کے سامنے تمام زمین ہتھیلی کی طرح ہو گیا وہ یہ سب کچھ نہیں جان سکتا؟

● تبریزی، ولی الدین مشکوٰۃ ص۵۴۲ کراچی

حضرت عمر بن خطاب نے کہا کہ جنگ بدر سے ایک دن پہلے نبی کریمؐ نے وہ مقامات دکھائے جہاں پر وہ کفار قتل کئے جائیں گے چنانچہ آپ نے فرمایا کل فلاں یہاں پر مریگا۔ انشاء اللہ کل فلاں یہاں پر مرے گا انشاء اللہ کل فلاں یہاں پر مرے گا انشاء اللہ حضرت عمر قسم کھا کر کہتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی

قال عمر انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کان یرینا مصارع اھل بدر بالامس ویقول ھذا مصرع فلان غدا فلان غدا ھذا مصرع فلان غدا ان شاء اللہ قال عمر الّذی بعثہ بالحق ما اخطأ الحدود الّتی حدّ ھا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔

جس نے رسول اللہ کو حق کے ساتھ بھیجا کہ جہاں جہاں حضور اکرمؐ نے کافروں کے مرنے کے نشانات لگائے وہاں پر ہی وہ مرے اور ذرا اس نشان سے متجاوز نہیں ہوئے۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضور اکرم کو پہلے سے معلوم تھا کہ کون کہاں مرے گا۔

شبہہ ۱۰:

مخالفین فرماتے ہیں کہ آیۂ کریمہ (وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا۔ پ۱۵ رکوع ۱۰ بنی اسرائیل ۸۵)

اور اے رسول تم سے لوگ روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں تم ان سے کہہ دو کہ روح میرے پروردگار کے حکم سے ہے اور تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روح کا بھی علم نہیں تھا۔

ازالہ شبہہ: اس سلسلے میں پہلے مفسرین کی آراء معلوم کرتے ہیں چنانچہ ملاحظہ فرمائیے

● خازن، علاؤالدین تفسیر جلد ۳ ص ۱۸۷ المکتبۃ الخیریہ مصر

تحقیق نبی اکرم روح کے معنی کو جانتے تھے لیکن آپ نے اس کی خبر نہ دی کیونکہ اس کا خبر نہ دینا یہ آپ کی نبوت کی دلیل ہے اور سب سے صحیح قول یہ ہے کہ خدا نے خود روح کا علم مخفی رکھا۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علم معنی الروح ولکن لم یخبر بہ لان ترک الاخبار بہ کان علما لنبوتہ والقول الاصح انّ اللہ استاثر بعلم الروح

اور چند سطر آگے تحریر فرماتے ہیں۔

وما اوتیتم الا قلیلا ھو خطاب للیھود۔ اور یہ خطاب کہ تمہیں نہیں دیا گیا مگر تھوڑا علم یہود سے ہے۔

● حقی، شیخ اسماعیل روح البیان جلد ۵ ص ۱۹۸ سطر ۲۳ العثمانیہ مصر

اللہ کے حبیب یعنی حضرت محمد مصطفیٰ کی شان اس سے بہت بلند ہے کہ آپ کو روح کا علم نہ ہو حالانکہ آپ اللہ کو جانتے ہیں خدا نے آپ پر احسان جتایا کہ فرمایا جو کچھ آپ نہ جانتے تھے وہ آپ کو بتا دیا۔

جلّ منصب حبیب اللہ ان یکون جاھلا بالروح مع انّہ عالم باللہ وقد من اللہ علیہ بقولہ وعلّمک مالم تکن تعلم

● نسفی، عبداللہ بن احمد مدارک التنزیل جلد ۲ ص ۳۲۶ سطر ۸ عیسی البابی مصر

یہ بھی کہا گیا ہے کہ سوال یہ تھا کہ آیا روح مخلوق ہے یا نہیں اور خدا کے فرمان من امر ربی سے واضح ہو گیا کہ روح مخلوق ہے پس یہ اس سوال کا جواب ہے۔

وقیل کان السوال عن خلق الروح یعنی مخلوق ام لا لقولہ من امر ربی دلیل خلق الروح فکان جوابا۔

● دہلوی، شیخ عبدالحق مدارج النبوت جلد ۲ ص ۶۵ نولکشور

چہ گونہ جرأت کند مومن عارف کہ نفی علم بحقیقت روح از سید المرسلین وامام العارفین کند و دادہ است اورا حق سبحانہ علم ذات وصفات خود فتح کردہ برائے او فتح مبین از علوم اوّلین وآخرین روح انسانی چہ باشد کہ در جنب جامعیت وے قطرہ ایست از دریا و ذرہ ایست از بید۔

Marfat.com

معرفت رکھنے والا مومن یہ حوصلہ کس طرح کر سکتا ہے کہ نبی اکرمؐ سے حقیقت روح کے علم کی نفی کرے حالانکہ خدا نے ان کو اپنی ذات و صفات کا علم دیا ہے اور ان پر علوم اوّلین و آخرین کھول دیئے۔ نبی اکرمؐ کے علم کے مقابل روح انسانی کی کیا حقیقت ہے وہ تو اس دریا کا ایک قطرہ اور جنگل کا ایک ذرّہ ہے۔

● امام غزالی احیاء العلوم

یعنی گمان نہ کر کہ نبی اکرمؐ کو یہ ظاہر نہ تھا اس لئے کہ جو شخص روح کو نہیں جانتا۔ وہ اپنے نفس کو نہیں پہچانتا وہ خدا کو کیونکر پہچان سکتا ہے اور بعید نہیں کہ بعض اولیاء اور علماء کو بھی اس کا علم ہو۔

ولا تظنّ انّ ذلك لم يكن مكشوفا الرسول الله صلى الله عليه وسلم فانّ من لم يعرف الروح فكانّه لم يعرف نفسه ومن لم يعرف نفسه فكيف يعرف الله سبحانه ولا يبعد ان يكون ذلك مكشوفا لبعض الاولياء والعلماء

تفسیر خازن کی عبارت سے واضح ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روح کی حقیقت معلوم تھی لیکن اس کی خبر نہ دی۔

روح البیان کی عبارت سے واضح ہوا کہ جب آپ خدا کو جانتے تھے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ آپ روح سے ناواقف ہوں۔

تفسیر نسفی سے واضح ہوتا ہے کہ بحث علم روح کی نہیں تھی بلکہ خلقت روح کی تھی۔ تو جب خدا نے اسے اپنا امر کہہ دیا تو معترضین کو جواب مل گیا۔

مدارج النبوت کی عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ جب حضور اکرمؐ پر خدا نے تمام علوم واضح فرما دیئے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ آپ کو روح کا علم نہ دیا ہو۔

امام غزالی کے نزدیک یہ گمان کرنا بھی غلط ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر روح ظاہر نہ تھی۔ کیونکہ جو شخص اپنے نفس کی معرفت نہیں کرتا وہ خدا کی معرفت نہیں کر سکتا۔ تو جو اپنی روح کی معرفت نہیں کر سکتا وہ خدا کی معرفت کس طرح کر سکتا ہے۔

علماء محققین اس آیت کی تفسیری روایات کی روشنی میں معترضین کے جواب میں فرماتے ہیں کہ:۔

(۱) اس آیت میں یہ کہاں ہے کہ حضور اکرمؐ کو روح کا علم نہیں تھا۔

Marfat.com

(۲) اس آیت میں یہ کب ہے کہ حضور اکرم نے خود کہا کہ مجھے روح کا علم نہیں۔
(۳) اس آیت میں حضور اکرمؐ کے علم یا عدم علم کی تو بات ہی نہیں بلکہ اس میں تو پوچھنے والے کافروں سے فرمایا گیا ہے کہ تم کو تو بہت تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔ تم کو تو روح کی حقیقت کا علم ہی نہیں۔

جناب پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑھ شریف سیف چشتیائی میں اس عربی سے نقل فرماتے ہیں کہ قُلِ الرُّوحُ مِن اَمرِ رَبّی۔ فرمادو کہ روح امر رب سے ہے یعنی عالم بہت سے ہیں عالم عناصر عالم ارواح، عالم امر، عالم امکان وغیرہ تو روح عالم امر کی چیز ہے اور تم لوگ عالم عناصر سے تم اس کی حقیقت کو نہیں جان سکتے کیونکہ اے کافرو! تمہیں تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

شبہہ ۱۱ : نبی اکرمؐ کو تو کل زبانوں کا علم نہیں۔

ازالۂ شبہہ: میرے خیال میں آپ نے سورہ ابراہیم کی آیت ۴ پ ۱۳ نہیں پڑھی خدائے ذوالجلال فرماتا ہے۔ وَمَا اَرسَلنَا مِن رَّسُولٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَومِہٖ لِیُبَیِّنَ لَھُم۔ ہم نے ہر رسولؑ کو اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا کہ وہ ان سے کھول کر بیان کر دیں۔ پ ۱۳ رکوع ۱۲ ابراہیم ۳

اس آیہ کریمہ سے واضح ہوا کہ خدا نے ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان میں مبعوث فرمایا اور ہمارے رسول عالمین کے لئے حجت ہیں۔ لہٰذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہمارے رسول عالمین کی زبانیں جانتے ہیں۔

● شیخ سلیمان تفسیر جمل جلد ۲ صـ ۵۱۲ مطبع مرتضوی بھارت

نبی کریم ہر قوم سے ان کی زبان میں خطاب فرمایا کرتے تھے۔

وھو صلی اللہ علیہ وسلم کان یخاطب کلّ قوم بلغتھم

● خفاجی نسیم الریاض جلد ۲ صـ ۳۸۷ مصر

چونکہ رسول اکرم تمام لوگوں کی ہدایت کے لئے آئے لہٰذا اسی لئے آپ کو تمام زبانوں کا علم دیا گیا۔

انہ صلی اللہ علیہ وسلم لجمیع الناس علمہ جمیع اللغات

ان دونوں عبارات سے واضح ہوا کہ رسول اکرم تمام اقوام کی زبانوں کو جانتے تھے۔

Marfat.com

شبہہ ۱۲

خدا فرماتا ہے کہ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ

اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک اللہ و رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے۔ (پ۱۰ رکوع ۱۶ التوبہ ۸۴)

اس آیت میں رسول اکرم صلعم کو منافقوں کی نماز جنازہ پڑھانے سے منع فرمایا گیا ہے۔ پھر بھی حضور اکرمؐ نے عبداللہ بن ابی منافق کی نماز پڑھادی۔

ازالۂ شبہہ:

یہ آیۂ کریمہ عبداللہ بن ابی کے جنازے کے بعد نازل ہوئی۔

● بغوی، ابو محمود حسین بن مسعود معالم التنزیل ص۴۱۷ سطر ۳ مطبع حیدر بمبئی

عن عمر بن الخطاب قال لما مات عبد الله بن ابی سلول دعی له رسول الله صلی الله علیه وسلم وثبت علیه فقلت یا رسول الله اتصلی علی ابن ابی بن سلول وقد قال کذا وکذا اعدد علیه فتبسم رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال اخر عنی یا عمر فلما اکثرت علیه قال انی خیرت فاخترت لو اعلم انی زدت علی السبعین یغفر له لزدت علیها قال فصلی علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی نزلت الایتان من برأة ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره الی قوله وهم فسقون۔

حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول فوت ہوئے تو اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے نبی کریمؐ کو بلایا گیا۔ جس وقت نبی کریمؐ نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو میں نے کہا کہ کیا آپ اس کی نماز جنازہ پڑھاتے ہیں جس نے آپ کو کئی بار ایسے ایسے کہا۔ کئی چیزیں حضرت عمر نے گنی۔ یہ سن کر حضور اکرمؐ مسکرائے اور حضرت عمر سے فرمایا جانے دو۔ جب میں نے اصرار کیا تو اس پر تو آپ نے فرمایا میں اختیار دیا گیا ہوں یعنی کسی کے لئے مغفرت کی دعا مانگوں یا نہ۔ اگر میرے علم میں ہوتا کہ ستر مرتبہ سے زیادہ مغفرت طلب کرنے سے اس کی بخشش ہو گی۔ تو میں ضرور کرتا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ آپ نے نماز پڑھائی ہی تھی کہ دو آیتیں نازل ہوئیں ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره الی قوله وهم فسقون

اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضور اکرمؐ نے نماز آیت نازل ہونے سے پہلے پڑھائی تھی۔

Marfat.com

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی جب مر گیا تو آئے اس کے بیٹے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ! مجھے اپنی قمیص عنایت فرمایئے۔ تاکہ میں اسے کفن میں رکھوں اور آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں اور بخشش کے لئے دعا فرمائیں۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت فرمادی اپنی قمیض مبارک۔ پس کہا اس نے کہ مجھے اذن فرمایئے کہ نماز پڑھوں۔ پس اسے اذن دے دیا جب ارادہ فرمایا آپ نے اس پر نماز پڑھانے کا تو کھینچا حضرت عمرؓ نے اور کہا کیا نہیں منع کیا اللہ نے منافقین پر نماز پڑھنے سے۔ تو فرمایا رسول اللہؐ نے کہ مجھے دو اختیار دیئے گئے ہیں کہ استغفر لھم اولا تستغفر لھم ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم پس نماز پڑھی آپ نے اس پر تو نازل ہوئی یہ آیت ولا تصل علی احد منھم مات ابداً (پ ۱۰ رکوع ۱۶ التوبہ ۸۰)

اس حدیث سے واضح ہوا کہ عبداللہ ابن ابی کے صالح بیٹے نے قمیض رسولؐ اس لئے مانگی کہ متوفی عذاب قبر وغیرہ سے محفوظ ہو جائے۔ حضور اکرمؐ نے نہ صرف قمیص دی بلکہ جنازے میں شریک بھی ہوئے اور ممانعت کی آیت بعد میں نازل ہوئی۔

حضرت عمر بن خطاب کو خلیفہ راشد ماننے والے ذرا ان کے عمل کو بغور مطالعہ فرمائیں اور یہ فیصلہ فرمائیں کہ کیا ایک اُمتی کو اپنے رسول کے ساتھ یہ طریقہ اختیار کرنا چاہیئے تھا؟

معالم التنزیل جلد ۳ کے ص ۱۳۳ مصر پر تحریر ہے کہ صرف حضور اکرم کے قمیض دینے کے عمل سے متاثر ہو کر ایک ہزار کافر مسلمان ہو گئے۔

حضرت علیؑ بھی عالم الغیب ہیں

گذشتہ صفحات میں آیات قرآن، احادیث رسول اکرمؐ، اقوال اصحاب اور ارشادات علماء سے حضور اکرمؐ کا عالم الغیب ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

آئندہ صفحات میں دلائل ساطعہ اور براہین قاطعہ سے حضور اکرمؐ کے نور کے شریک اور ان کے وصی و جانشین حضرت علی علیہ السلام کا عالم الغیب ہونا ثابت کیا جائے گا۔

آپ جانتے ہی ہیں کہ بندہ نے براہین الطالبین فی مناقب علیؑ بن ابی طالب کے عنوان سے مناقب حضرت علی علیہ السلام پر چالیس جلدوں کا ایک تحقیقی سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اس

Marfat.com

سلسلے کی جلد ۲۸ میں حضرت علی علیہ السلام کے علم و حکمت پر بڑی علمی اور تحقیقی بحث کی گئی ہے۔

کتاب ھذا میں در مدینۂ علم اور باب شہر حکمت کا مختصر ترین علمی تعارف اور ان کا عالم الغیب ہونا ثابت کیا جا رہا ہے تاکہ النائب کالمنیب کی مثال صحیح و سچی ثابت ہو جائے۔

قرآن مجید میں ہے۔ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ اور جتنے غیب ہیں آسمانوں میں اور زمین میں سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں۔

اس آیت سے واضح ہوا کہ تمام ارضی و سماوی غیوب کا علم قرآن میں ہے اور اُمت محمدیہ میں قرآن کے جتنے عالم حضرت علیؑ ہیں کوئی اور نہیں۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک رات جناب علیؑ باء بسم اللہ کے نقطے کی شرح فرماتے لگے صبح ہو گئی مگر وہ تفسیر پوری نہ ہوئی مجھے اپنی جان ان کے پاس مثل ایک فوارے کے معلوم ہوتی تھی بحر زخار کے مقابلے میں۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال یشرح لنا علی نقطۃ الباء من بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لیلۃ فانفلق عمود صبح فرایت نفسی فی جنبہ کالفوارۃ فی جنب البحر المنفجرا

- تاج العروس جلد ۳ ص ۴۸۷ لسان العرب جلد ۴ ص ۱۰۳ مجمع بحار الانوار جلد ۳ ص ۱۳۱ ۔ النہایہ جلد ۱ ص ۱۵۲ شرح حدیدی جلد ۱ ص ۶ سطر ۱۲ ۔ ارجح المطالب ص ۱۴۳ سطر ۷۔ ینابیع المودت ص ۵۷ سطر آخر۔ مزید مسئلۂ تحریف القرآن ص ۱۹۹

جو مفسر قرآن صرف ایک حرف کی اتنی تفسیر کرے کہ صبح ہو جائے اور ایک لفظ کی تفسیر مکمل نہ ہو تو اگر وہ قرآن کے تمام حروف کی تفسیر کرے تو بتایئے کتنے برس صرف ہوں گے۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ ایک رات جناب علیؑ باء بسم اللہ کے نقطے کی شرح فرمانے لگے صبح ہو گئی مگر وہ تفسیر مکمل نہ ہوئی۔

عن ابن عباس قال لیشرح لنا علی نقطۃ الباء من بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لیلۃ فانفلق عمود صبح۔

- تاج العروس جلد ۳ ص ۴۸۷ ۔ لسان العرب جلد ۴ ص ۱۰۳ ۔ مجمع بحار الانوار جلد ۳ ص ۱۳۱ ۔ النہایہ جلد ۱ ص ۱۵۲ ۔ شرح حدیدی جلد ۱ ص ۶ سطر ۱۲ ۔ ارجح المطالب ص ۱۴۳ سطر ۷ ینابیع المودت ص ۵۷ سطر آخر

بقایا دیکھئے بندہ کی تحقیقی کتاب براہین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب جلد ۲۸

Marfat.com

تمام آسمانی کتب کے راز قرآن مجید میں موجود ہیں اور تمام قرآن کا علم سورہ فاتحہ میں موجود ہے تمام فاتحہ کا علم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہے۔ تمام بسم اللہ کا علم بسم اللہ کے باء میں موجود ہے اور تمام باء بسم اللہ کا علم باء کے نقطے میں موجود ہے امام علیؑ نے فرمایا میں وہ نقطہ ہوں جو بسم اللہ کی باء کے نیچے موجود ہے۔

ان جمیع اسرار الکتب السماویۃ فی القران وجمیع مافی القران فی الفاتحۃ وجمیع مافی الفاتحۃ فی البسملۃ وجمیع مافی البسملۃ فی باء البسملۃ وجمیع مافی باء البسملۃ فی النقطۃ التی ھی تحت الباء قال الامام علی کرم اللہ وجھہ انا النقطۃ التی تحت الباء

ینابیع المودت ص۵۷ سطر ۲۔ الدر المعظم مع ینابیع المودت ص۳۴۳ سطر ۱۳ جلاء العینین ص۷۰ سارے قرآن مجید کا انحصار باء بسم اللہ کے نقطے پر ہے اور وہ حضرت علی ہیں لہٰذا قرآن کے مرکز حضرت علی ہیں۔

قال علیؑ لو شئت لاوقرت لکم ثمانین بعیراً من معنی الباء۔ اگر میں چاہتا تو تمہارے لئے صرف باء کے معنی کی تفسیر کے اسی اونٹ لاد دیتا۔

لطائف المنن جلد ۱ ص۱۷۱۔ کوکب دری ص۳۵ سطر ۱۹۔

حضرت ابن عباس نے کہا کہ ایک چاندنی رات کو حضرت علی نماز عشاء کے بعد میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے بقیع کی طرف لے گئے فرمایا اے عبداللہ پڑھو میں نے تسمیہ کی تلاوت کی آپ مجھے صبح کے طلوع ہونے تک باء بسم اللہ کے رموز سے آگاہ کرتے رہے۔

عن ابن عباس قال اخذ بیدی الامام علی لیلۃ مقمرۃ فخرج الی البقیع بعد العشاء وقال اقرء یا عبد اللہ فقرأت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فتکلم لی فی اسرار الباء الی نزوع الفجر۔

ینابیع المودت ص۵۷ سطر ۷ اردو ص۱۱۳ سطر آخر الدر المعظم مع ینابیع المودت ص۳۴۳ سطر ۱

قال علی لو شئت لاوقرت بباء بسم اللہ سبعین بعیراً

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں چاہتا تو باء بسم اللہ کی تفسیر سے ستر اونٹ لاد دیتا

مطالب السئول ص۸۹ کوکب دری ص۲۹۷ سطر ۱۲

عن علیؑ قال لو شئت لاوقرت من تفسیر الفاتحۃ سبعین بعیرا

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: کہ اگر میں چاہوں تو سورۃ الحمد کی تفسیر اس قدر بیان کروں

Marfat.com

جس سے ستر اونٹوں کا بار ہو جائے۔

ینابیع المودت ص۵۴ سطر ۱۔ الدر المعظم مع ینابیع المودت ص۳۴۲ سطر ۹۔ الروض الازہر ص۳۳۔ جالیۃ الکدر ص۴۰۔ تاریخ آل محمد ص۱۵۔ کوکب دری ص۲۹۷ سطر ۱۲

ذرا آپ دھیان سے دیکھیں حضرت علی کے اس قول کو جس میں جناب نے فرمایا ہے کہ اگر میں خواہش کروں تو ستر اونٹوں کا بار سورہ فاتحہ کی تفسیر سے بھر دوں اس کا مطلب یہ ہے کہ جناب کو اتنا لکھنے کی طاقت ہے کیونکہ معرفت اتنی حاصل ہے نہ یہ کہ بالفعل اس کا تحریر کرنا ممکن ہے کیونکہ وقت اور زمانے میں اتنی وسعت نہیں ہے اور جب کہ یہ معنی درست ہو گیا اور حقیقت ایسی ہی ہے اس لئے کہ حضرت علی نے ایسا نہیں کیا جب تک کہ ان کی نظر میں سورہ حمد میں اتنے ہی مطالب نہ تھے جو اس حد تک پہنچ جائیں اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ الحمد میں اتنے مطلب موجود ہیں کہ ستر اونٹوں کا بوجھ لکھا جا سکتا ہے اور ممکن ہے کہ اس میں اس سے زیادہ مطالب ہوں کہ اگر وقت میں گنجائش ہوتی تو آپ اس کے علاوہ اور ستر اونٹوں کا بار لکھ دیتے۔

(فاتحہ میں اتنے مطالب ضرور ہیں لیکن علم بھی ہر ایک شخص کے پاس نہیں ہے)

وانظر الی ماروی عن علی بن ابی طالب انه قال لوشئت لاوقرت حمل سبعین بعیرا من تفسیر فاتحة الکتاب فهو بالقوة فی معرفته لا بالفعل اذلایساعده الوقت واذا صح کذالك وهو صحیح اذلایقول کذالك الا ومعه من تفسیرها مایبلغ ذالك فلابد وان یکون فی نفسه انه یوقر حمل سبعین بعیرا وانه یمکن ان یکون معانیها مایبلغ اکثر من ذلك ایضاً فاذا ساعده الوقت استطاع ان یوقر سبعین بعیرا اخری

روم کے بادشاہ ہرقل نے ایک قاصد کو حضرت عمر بن خطاب کے پاس اس غرض کیلئے روانہ کیا کہ وہ آپ سے سورہ فاتحہ کے سواقط اور اسرار کے متعلق دریافت کرے۔ حضرت علیؑ نے اس قاصد کو ان باتوں سے آگاہ کیا امام کا اس کو ان حروف کے رازوں سے واقف ہونے کے باعث قاصد کو حزن و غم ہوا۔ حضرت نے فرمایا

قد ارسل هرقل ملك الروم رسولا الی عمر بن خطاب رضی الله عنه یسئله عن خواص سواقط الفاتحة واسرارها فاخبره بها علی رضی الله فحصل الرسول ملك الروم غم وحزن لمعرفة الامام علی اسرار هذه الحروف وقال الکلمة اسم وفعل وحرف وقال سلونی عن

Marfat.com

کلمہ، اسم، فعل اور حرف ہوتا ہے۔ فرمایا مجھ سے غیب کی باتوں کے متعلق سوال کرو میں انبیاء اور رسُل کے علوم کا وارث ہوں۔

اسرار الغیوب فانی وارث علوم الانبیاء والمرسلین

الدر المعظم مع ینابیع ص۳۴۳ سطر۲ - ینابیع المودت ص۳۴۳ سطر۲

حضرت علی نے خود اعلان فرمادیا کہ ان کے پاس غیب کے اسرار ہیں اور جو بھی ان سے دریافت کرے گا وہ انہیں ضرور بتائیں گے۔

قیصر روم نے حضرت علی کو خط لکھا کہ قرآن میں وہ کون سی سورت ہے جس میں دوزخ کے دروازوں کے شمار کے موافق سات آیتیں ہیں اور سات حروف تہجی سے اس میں نہیں ہیں کیونکہ ہم نے انجیل میں پڑھا ہے کہ جو کوئی اس سورت کو پڑھے دوزخ کے ساتوں دروازے اس پر بلند ہو جاتے ہیں۔ امیر المومنینؑ نے انہیں جواب دیا کہ وہ سورت فاتحہ ہے جسے سبع مثانی کہتے ہیں اور وہ سات حرف ثا، جیم، ذا، شین ظا۔ خا اور فا ہیں جو اس میں نہیں ہیں وہ یہ جواب پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ کوکب دری ص۳۱۳ سطر۷

عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اعلمھم بما انزل اللہ علی بن ابی طالب۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے اسے سب سے زیادہ علیؑ جانتے ہیں۔ مناقب عینی ص۱۶

اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضور اکرمؐ کے بعد وحی خدا کو حضرت علیؑ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔

شعبی کا بیان ہے کہ جو کچھ حضور اکرمؐ پر نازل ہوا اور جو کچھ ان دو دفتیوں کے درمیان ہے اسے ساری امت سے زیادہ حضرت علی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ نظم درر السمطین ص۱۲۸

قال الشعبی ما کان احد من ھذہ الامۃ اعلم بما بین اللوحین وبما انزل علی محمد من علیؑ۔

امام شعبی کے قول کے مطابق حضرت علیؑ سے زیادہ کوئی قرآن کا عالم نہیں۔

جناب عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ حضور اکرم نے حضرت علی کے لئے فرمایا تم سب سے زیادہ آیات خدا کو جاننے والے ہو۔ ارجح المطالب ص۱۳۹ سطر۲۱

عن عمر بن خطاب قال قال رسول اللہؐ لعلیؑ انت اعلمھم بایات اللہ۔

حضرت عمر بن خطاب کی روایت سے بھی یہی ثابت ہوا۔ اگر حضرت عمر کے نزدیک کوئی اور

Marfat.com

حضرت علی سے بڑھ کر قرآن کا عالم ہوتا تو حضور اکرمؐ کے سامنے اس کا نام پیش فرماتے:

حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ حضرت علیؑ کتاب و سنت کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ لاعلم الناس بھما۔

الامامت والسیاسۃ ص۱۰۳ جلد ۱۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ نہ صرف قرآن بلکہ سنت رسول کا عالم بھی حضرت علی علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی اور نہیں۔

عن محمد بن حنفیۃ انہ قال ومن عندہ علم الکتاب علی بن ابی طالب

محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ اس آیت ومن عندہ علم الکتاب سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔

مناقب ابن مغازلی ص۳۱۴ سطر ۵۔ شواھد التنزیل جلد ۱ ص۳۰۷۔ ارجح المطالب ص۱۰۶ سطر ۲۱۔ ینابیع المودت ص۸۵ سطر ۱۰۔ کوکب دری ص۱۳۴ سطر ۴۔

قرآن مجید کی آیت اور محمد بن حنفیہ کی روایت کے مطابق قرآن کا سارا علم حضرت علی علیہ السلام کے پاس ہے۔ مزید دیکھئے براھین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب جلد ۲۸

ابن سعد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی سے سنا کہ قرآن کی کوئی بھی ایسی آیت نہیں جسے میں نہ جانتا ہوں کہ وہ کس معاملے میں نازل ہوئی۔ کہاں نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی کیونکہ خدا نے مجھے دل دانا اور زبان ناطق عطا کی ہے۔

عن ابن سعد سمعت علیا یقول واللہ ما نزلت آیۃ الا وقد علمت فیما نزلت این نزلت وعلی من نزلت وان ربی وھب لی قلبا عقولا ولسانا ناطقا۔

حلیۃ الاولیاء جلد ۱ ص۶۸ سطر ۲۔ طبقات ابن سعد جلد ۲ ص۲۳۸ سطر ۶۔ اسعاف الراغبین ص۱۲۹ سطر ۱۔ صواعق محرقہ ص۱۲ سطر ۱۔ ارجح المطالب ص۱۴۳ سطر ۱۷۔ ینابیع المؤدت ص۵۷ سطر ۱۲۔ کوکب دری ص۲۹۷ سطر ۱۷۔ محاضرۃ الاوائل ص۶۶۔ اخبار الدول ص۱۰۳ مناقب خوارزمی ص۵۴۔ مشارق ص۱۹۔ فتح العلی ص۳۸۔ تاریخ الخلفاء ص۱۲

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے اس دعوے میں دو باتوں کا ذکر فرمایا ایک قرآن دانی کا اور دوسری اس کی علت کا۔

حضرت علیؑ نے یہ دعویٰ کئی بار فرمایا لیکن کسی نے بھی یہ نہ کہا کہ اے علی اتنا قرآن تو میں بھی جانتا ہوں اور نہ ہی کسی نے حضرت علیؑ سے کوئی سوال پوچھ کر ان کو لاجواب کیا۔

حضرت علی نے قلباً عقولاً اس لئے فرمایا کیونکہ قرآن نے فہم و ادراک کا مرکز دل ہی کو بنایا ہے۔

Marfat.com

اور لسانًا ناطقًا اس لئے فرمایا کہ بعض کے پاس معلومات تو خاصی ہوتی ہیں لیکن اس کے اظہار کے لئے ادبی الفاظ نہیں ہوتے۔ یا بعض اوقات معلومات بھی ہوتی ہیں۔ ادبی الفاظ بھی ہوتے ہیں لیکن بیان کے لئے زبان نہیں ہوتی لہٰذا حضرت علیؑ نے فرمایا کہ خدا کے فضل سے میرے پاس سب کچھ ہے۔ مزید دیکھئے براہین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب جلد ۲ ص ۲۸۔

حضرت علی فرماتے ہیں کہ اگر میرے لئے مسند بچھائی جائے اور میں اس پر بیٹھوں تو اہل تورات کے لئے ان کی تورات سے اہل انجیل کے لئے ان کی انجیل سے۔ اہل زبور کے لئے ان کی زبور سے اور اہل قرآن کے لئے ان کے قرآن سے حکم کروں۔

عن علی قال لو ثنیت لی الوسادۃ و جلست علیھا لحکمت بین اھل التوراۃ بتوراتھم وبین اھل الانجیل بانجیلھم وبین اھل الزبور بزبورھم وبین اھل القرآن بقرانھم

اربعین رازی ص ۴۶۷ سطر ۶۔ شرح مقاصد جلد ۲ ص ۲۲۔ مطالب السئول ص ۸۹ سطر ۱۷۔ تذکرۃ الخواص ص ۱۶ سطر ۱۸۔ مقتل حسین خوارزمی ص ۴۴ سطر ۱۶۔ حبیب السیر جلد ۱ ص ۹ سطر ۲۲۔ ارجح المطالب ص ۱۴۰ سطر آخر۔ ینابیع المودت ص ۵۷ سطر آخر۔ الفاضل ص ۳

حضرت علی علیہ السلام نے واضح طور پر فرما دیا کہ میں ایک ہی وقت میں چاروں نبیوں کا نظام پیش کر سکتا ہوں۔ لیکن بعض حضرات کو اپنے ہی نبی کا سارا نظام معلوم نہ تھا۔ مزید دیکھئے بندہ کی کتاب براہین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب جلد ۲ ص ۲۸

حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے یہاں تک کہ یہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہوں گے۔

عن ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ یقول علی مع القرآن والقران مع علی حتی یردا علی الحوض۔

مجمع الزوائد ص ۱۳۴ جلد ۹ سطر ۲۲۔ المستدرک جلد ۳ ص ۱۲۴ سطر ۱۴۔ المعجم الصغیر جلد ۱ ص ۱۴۹ سطر ۸۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۳ ح ۲۵۳۰۔ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۳۰ سطر ۳۵۔ تلخیص المستدرک جلد ۳ ص ۱۲۴ سطر ۷۔ جمع الفوائد جلد ۲ ص ۳۲۸ حدیث ۷۸۰۹۔ صواعق محرقہ ص ۱۲۴ سطر ۱۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۲۲ سطر ۱۔ منصب امامت ص ۸۲ سطر ۶۔ نور الابصار ص ۷۳ سطر ۲۴۔ تفریح الاحباب ص ۳۵۳ سطر ۴۔ الکواکب الدریہ ص ۳۹ جلد ۱۔ اسعاف الراغبین ص ۱۲۶ سطر ۲۱۔ الجامع الصغیر ص ۶۵ جلد ۲ سطر ۱۷۔ ینابیع المودت

Marfat.com

ص۴۷ سطر ۱۱۔ ارجح المطالب ص۲۲۷ سطر ۳۔ مناقب خوارزمی ص۱۰۔ کفایۃ الطالب ص۳۵۳۔ الفتح الکبیر جلد ۲ ص۲۴۲

بقایاد یکھئے براھین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب جلد ۱۱۔

اس حدیث کے دو جملے ہیں پہلے جملے میں لفظ قرآن پہلے ہے اور لفظ علی بعد میں اور دوسرے جملے میں لفظ قرآن بعد میں لفظ علی پہلے۔ یعنی حضور اکرمؐ نے لفظ علی کو قرآن کا مرکز بنایا ہے لہذا جسے بھی قرآن کی معرفت چاہیئے وہ حضرت علی علیہ السلام کے در پر آئے۔ یہاں پر قرآن کا ظاہر بھی ملے گا اور باطن بھی۔

صفین کی لڑائی کے روز جب شام والوں نے قرآن کو حکم بنانے کا ارادہ کیا تو امام علیؑ نے فرمایا میں خود قرآن ناطق ہوں یعنی بولنے والا قرآن ہوں۔

لما اراد اھل الشام ان یجعلوا القرآن حکما بصفین قال الامام علی رضی اللہ عنہ انا القرآن الناطق

ینابیع المودت ص۵۷ سطر ۸۔ اُردو ص۱۱۴ سطر ۲۔ منصب امامت ص۱۲۵ سطر ۱۰

قرآن حکیم قرآن صامت ہے اور حضرت علی قرآن ناطق ہیں قرآن دعویٰ ہے علی دلیل ہے۔ قرآن میراث ہے علی وارث ہے قرآن ملکیت ہے علی مالک ہے قرآن حکم ہے علی تعمیل ہے قرآن لاریب ہے علی بے عیب ہے قرآن تنزیل ہے علی تاویل ہے قرآن محتاج جبریل ہے علی استاد جبریل ہے قرآن مین ایک سو نور ہے علی سراپائے نور ہے۔ قرآن علم ہے علی علیم ہے قرآن فہم ہے علی فہیم ہے۔ قرآن کلام خدا ہے علی لسان خدا ہے قرآن ھدی للمتقین ہے علی امام المتقین ہے۔

روایات صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ جب آپ سواری کرتے وقت گھوڑے کی رکاب میں پاؤں رکھتے تو تلاوت قرآن شروع کرتے اور دوسری رکاب میں پاؤں رکھتے تو ختم کلام مجید کر لیتے۔ دوسری روایت کے مطابق آپ گھوڑے پر پوری طرح بیٹھنے سے پہلے قرآن کریم ختم کر لیتے۔

شواھد النبوۃ ص۲۸ سطر ۲۱ کوکب دری ص۳۵۴ سطر ۱۵

انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ فرماتے تھے کہ یا علی تم میری امت کو میرے بعد بیان کرنے والے ہو جس میں کہ ان کو اختلاف پیش آئے گا۔

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تبین لامتی ما اختلفوا من بعدی

المستدرک جلد ۳ ص۱۲۲ سطر ۱۳۔ تلخیص المستدرک جلد ۳ ص۱۲۲ سطر ۲۵ میزان الاعتدال جلد ۱ ص۴۷۲ سطر ۲۲ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۳۲۔ کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۶ حدیث ۲۶۰۱۔ ارجح المطالب ص۴

سطر آخر۔ مناقب خوارزمی ص۲۳۶ سطر ا۔ مقتل خوارزمی ص۶۶

اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضور اکرم عالم الغیب تھے اور وہ قبل از وقوع اختلافات جانتے تھے کہ ان کے بعد ان کی اُمت اختلافات کا شکار ہو جائے گی اور ان کا حل صرف حضرت علی کے پاس ہوگا۔ اور حضور اکرم نے ان غیبی اختلافات کا علم حضرت علی کے سپرد کر دیا تھا لہٰذا حضرت علی علیہ السلام کا عالم الغیب ہونا ثابت ہوا۔

عن ابی الطفیل قال شهدت علیا یقول سلونی والله لا تسئلونی الا اخبرتکم وسلونی عن کتاب الله فو الله ما من آیة الا وانا اعلم بلیل نزلت بنهار ام فی سهل ام فی جبل۔

ابو الطفیل کہتے ہیں کہ میں جناب علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ فرما رہے تھے کہ مجھ سے پوچھو خدا کی قسم ہے کہ تم مجھ کو کوئی بات نہیں پوچھو گے کہ میں تم کو اس سے خبر نہیں دوں گا۔ مجھ سے کتاب اللہ کی نسبت پوچھو خدا کی قسم ہے کوئی آیت ایسی نہیں کہ میں اس کو جانتا ہوں کہ رات میں نازل ہوئی ہے یا دن میں یا زمین ہموار میں یا پہاڑ پر۔

حلیۃ الاولیاء جلد ا ص۶۸ سطر۲۔ طبقات الکبریٰ ابن سعد جلد ۲ ص۲۳۸ سطر۶۔ کنز العمال جلد ۶ ص۴۰۵ حدیث ۶۱۳۸۔ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۴۸ سطر ۱۱۔ الاستیعاب جلد ۲ ص۴۶۳ سطر۲۔ اصابہ جلد ۴ ص۵۰۳ سطر ا۔ ذخائر العقبیٰ ص۸۳ سطر ۱۲۔ الریاض النضرہ جلد ۲ ص۱۹۸ سطر ۵۔ مطالب السئول ص۵۳ سطر ۱۴۔ فیض القدیر جلد ۳ ص۴۶ سطر ۲۳۔ تذکرۃ الخواص ص۲۸ سطر ا مقتل خوارزمی ص۴۴ سطر ۱۱۔ حبیب السیر جلد ۴ ص۹ سطر ۲۰۔ ازالۃ الخفاء جلد ۲ ص۲۶۸ سطر ۱۲۔ اسعاف الراغبین ص۱۶۰ سطر ۱۴۔ شرح حدیدی جلد ا ص۲۰۸ سطر ۱۵۔ مسند دمشق ص۴۳ سطر ا۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۹ ص۳۰۶۔ الکاف الشاف ص۱۵۹۔ محاضر الاوائل ص۶۶۔ تاریخ الخلفاء ص۷۱۔ صواعق ص۱۲۷ سطر آخر۔ نظم درر السمطین ص۱۲۹ شرح مقاصد جلد ۲ ص۲۲۰۔ المناقب خوارزمی ص۵۶۔ المستدرک جلد ۲ ص۴۶۶۔ تفریح الاحباب ص۳۵۰ سطر ۲۰۔ اسد الغابہ جلد ۴ ص۲۲ سطر ۲۰۔ ارجح المطالب ص۱۴۳ سطر ۱۱ ینابیع المودت ص۵۷ سطر ۱۲۔ مودۃ القربیٰ ص۱۲۰ سطر آخر۔

مزید دیکھئے بندہ کی تحقیقی تالیف مسئلۂ تحریف القرآن ص۲۰۸ و ص۵۰

حضرت علی علیہ السلام کے اس دعوے سے واضح ہوا کہ آپ تمام علوم اور تمام اشیاء کی حقیقت و ماہیت کو جانتے تھے کیونکہ سائل کسی بھی شئی کے متعلق پوچھ سکتا ہے اور لوگوں نے اسی لئے نہیں پوچھا کیونکہ انہیں یقین تھا کہ حضرت علی علیہ السلام تمام اشیاء کے متعلق علوم اور آیات قرآن کے متعلق

Marfat.com

تمام مفاہیم کو جانتے ہیں۔

سعید بن مسیب کا قول ہے کہ حضور اکرم صلعم کے تمام اصحاب میں حضرت علی کے علاوہ کسی نے بھی سلونی کا دعویٰ نہیں کیا۔

عن سعید بن المسیب قال لم یکن احد من اصحاب رسول اللہ یقول سلونی الا علیاً۔

اسد الغابہ جلد ۴ ص۲۳ سطر ۲۰۔ استیعاب جلد ۲ ص۴۷۵ سطر ۲ ذخائر العقبیٰ ص۸۳ سطر ۸ الریاض جلد ۲ ص۱۹۸ سطر ۳ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۴۸ سطر ۱۱۔ تذکرۃ الخواص ص۲۸ سطر آخر کنز العمال جلد ۶ ص۳۹۷ حدیث ۶۰۵۲ تفریح الاحباب ص۳۵ سطر ۲۰ صواعق ص۱۲۷ سطر ۴ فیض القدیر جلد ۴ ص۳۵۷ سطر ۴۔ تاریخ الخلفاء ص۱۲۰ سطر ۱۶۔ ارجح المطالب ص۱۳۵ سطر ۱ ینابیع المودت ص۴۱ سطر ۷ کوکب دری ص۲۹۸ سطر ۱۲۔ کوکب دری ص۲۶۱ سطر ۴۔ طبقات ابن سعد جلد ۲ ص۳۳۸ الشذرات الذہبیہ ص۵۰ جامع بیان العلم ص۵۸ شرح حدیدی ص۱۷۵ جلد ۲ نظم درر السمطین ص۹۶ مناقب خوارزمی ص۵۴ فتح العلی ص۴۰

مزید دیکھئے بندہ کی تالیف مسئلہ تحریف القرآن ص۵۲

حضرت ابن عباس حضور اکرمؐ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں پس تم میں سے جو بھی علم کا ارادہ کرے اسے چاہیئے کہ وہ دروازے کی طرف سے آئے۔

عن ابن عباس، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا مدینۃ العلم وعلی بابھا فمن اراد العلم فلیاتھا من بابھا۔

المستدرک جلد ۳ ص۱۲۶ سطر ۱۲ تاریخ بغداد جلد ۲ ص۳۷۷ جلد ۷ ص۱۷۲ جلد ۱۱ ص۴۸ جلد ۴ ص۳۴۸ جلد ۱۱ ص۴۹ جلد ۱۱ ص۵۰ جلد ۱۱ ص۲۰۴ تاریخ جرجان ص۲۴ انساب سمعانی ص۱۱۸۲ مناقب خوارزمی ص۴۔ اسد الغابہ ص۲۲ جلد ۴ کفایۃ الطالب ص۹۹ میزان الاعتدال جلد ۱ ص۱۹۳ سطر ۲ جلد ۲ ص۲۵ سطر ۲۳ جلد ۱ ص۳۸۸ سطر ۲۶۔ تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ ص۲۸ نظم درر السمطین ص۱۱۳ البدایہ جلد ۷ ص۳۵۸ مجمع الزوائد جلد ۹ ص۱۱۴ سطر ۷۔ لسان المیزان جلد ۱ ص۴۳۲ جلد ۲ ص۱۲۳ سطر ۲ تہذیب التہذیب جلد ۲ ص۳۲۰ سطر ۷ ص۳۳۷ سطر ۱۶۔ المقاصد الحسنہ ص۹۷۔ التعقبات ص۵۰ تمیز الطیب ص۴۱ الفتح الکبیر جلد ۱ ص۲۷۶ مقتل خوارزمی جلد ۱ ص۴۳ استیعاب جلد ۲ ص۴۶۱ الفائق جلد ۱ ص۲۸ مطالب السئول ص۲۲ تذکرۃ الحفاظ ص۲۹ ریاض ص۱۹۲ ذخائر العقبیٰ ص۷۷ بہجۃ النفوس جلد ۲ ص۷۵ جلد ۴ ص۷۸ فیض القدیر جلد ۳ ص۴۷ اسنی المطالب ص۱۴ الفصول المہمہ ص۸۵۵ عمدۃ القاری جلد ۷ ص۶۳۱

Marfat.com

المواھب اللدنیہ جلد ۳ ص ۱۴۳ نزل الابرار ص ۲۷ روح المعانی جلد ۲۷ ص ۳ اشعۃ اللمعات جلد ۴ ص ۲۶۹
روضہ ندیہ ص ۷۹ تفریح الاحباب ص ۳۰۸ کنز العمال جلد ۶ ص ۴۰۱ ح ۶۱۰۰ جلد ۶ ص ۱۵۲ ح ۲۵۰۸ جلد ۶ ص ۱۵۶
ح ۵۲۹۷ ینابیع المودۃ ص ۵۹ سطر ۱۳

روایت حضرت جابر بن عبداللہ انصاری

المستدرک جلد ۳ ص ۱۲۷ سطر ۱۵ تلخیص المستدرک جلد ۳ ص ۱۲۷ سطر آخر۔ الصواعق ص ۱۲۲ سطر ۲۱
التعقیبات ص ۵ اسعاف الراغبین ص ۱۷۴ میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۵ سطر آخر کفایۃ الطالب
ص ۹۸ کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۲ ح ۲۵۰۸ مودۃ القربیٰ ص ۷ سطر ۷ تاریخ بغداد جلد ۲ ص ۲۷۷۔ الدرۃ
الخریدہ جلد ۱ ص ۸۸

روایت حضرت علی علیہ السلام

الفاضل ص ۳ فتح العلی ص ۷ تاریخ آل محمد ص ۵۶ صواعق ص ۱۲۲ سطر ۲۲ تاریخ بغداد ص ۴۸ جلد ۱۱
تمییز الطیب ص ۴۱ سعد الشموس والاقمار ص ۲۱ جامع الاصول ص ۴۷۳ ح ۶۴۸۹ کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۶ ح ۲۵۹۶
تذکرۃ الخواص ص ۵۲ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۳۰ کفایۃ الطالب ص ۹۸ البدایہ جلد ۷ ص ۳۵۸۔ الدر المنثرہ
ص ۴۲۔ اسعاف الراغبین ص ۱۷۴ ینابیع المودۃ ص ۵۹ سطر ۱۶ ص ۱۷۴ سطر ۱۰ میزان الاعتدال ص ۲۸۴ جلد ۳
سطر ۶ علم الکتاب ص ۲۶۶ ذخائر العقبیٰ ص ۷۷ ریاض ص ۱۹۳ جلد ۲۔

مختلف صحابیوں سے

استیعاب جلد ۲ ص ۴۶۱ شرح حدیدی جلد ۲ ص ۲۳۶ ذخائر العقبیٰ ص ۷۷۔ صبح الاعشیٰ جلد ۱ ص ۴۲۵
تہذیب التہذیب ص ۳۳۷ جلد ۷ سطر ۱۶ شرح فقہ اکبر ہروی ص ۶۲۔ الکواکب الدریہ ص ۳۹۔ طبقات
مالکیہ جلد ۲ ص ۷۱ الشرف المؤبد ص ۱۱۱ مفردات ص ۶۴ ریاض جلد ۲ ص ۱۹۳ حیوٰۃ الحیوان ص ۵۵،
روضات الجنات ص ۱۵۸۔ اللؤلؤ المرصوع ص ۲۵ مقاصد الطالب ص ۱۱۔ صواعق ص ۱۲۲ سطر ۲۱۔ ینابیع المودۃ
ص ۵۹ سطر ۲۰ ض ۶ سطر ۴

اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضور اکرم علم کا شہر اور حضرت علیؑ اس کا دروازہ ہیں تو اگر حضور

Marfat.com

اکرمؐ عالم الغیب ہیں تو حضرت علیؑ بھی یقیناً عالم الغیب ہیں۔

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ بتحقیق قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے کوئی حرف اس کا ایسا نہیں ہے جس کے لئے ظاہر و باطن نہ ہو اور بتحقیق علیؑ کے پاس اس کا ظاہر و باطن ہے۔

عن عبد اللہ بن مسعود قال ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف ما منھا حرف الا وله ظاھر و باطن وان علیا بن ابی طالب عندہ علم الظاھر والباطن

حلیۃ الاولیاء جلد ۱ ص۶۵۔ مطالب السئول ص۲۱۔ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۳۲ رموز الاحادیث ص۳۳ کوکب دری ص۳۱۳ مفتاح السعادۃ ص۴۰ جلد ۱ فتح الملک العلی ص۳۳ کواکب دریہ جلد ۱ ص۳۹ میزان الاعتدال جلد ۱ ص۵۸ سطر ۲۰۔ مناقب خوارزمی ص۵۸ سطر آخر ینابیع المودت ص۵۷ سطر ۱۵

قرآن مجید میں علم باطن بھی ہے اور ظاہر بھی اور باطن غائب کو کہتے ہیں لہٰذا باطن کا عالم غیب کا عالم ہے لہٰذا حضرت علی عالم الغیب ہیں۔

حضرت علیؑ نے فرمایا کہ رسول اکرمؐ نے مجھے ہزار باب علم کے تعلیم فرمائے تھے اور پھر ہر ایک باب سے ہزار ہزار باب اور کھل گیا۔

عن علی رضی اللہ قال: علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الف باب من العلم ففتح من کل باب الف باب

نظم درر السمطین ص۱۱۳ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۴۳ کوکب دری ص۲۹۷ کنز العمال جلد ۶ ص۳۹۲ ۶۰۹ فتح الملک العلی ص۱۹ شرح مقاصد ص۲۲۰ جلد ۲ میزان الاعتدال جلد ۲ ص۶۷ سطر ۲۲ البدایہ جلد ۷ ص۳۵۹ سطر ۲ ینابیع المودۃ ص۶۳ سطر آخر ص۵۹ سطر ۵ کنز العمال جلد ۶ ص۴۰۵ ح ۶۱۳۶

حضور اکرمؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو جو علوم سکھائے تھے وہ دو قسم کے تھے بعض علوم ظاہر یہ تھے اور بعض علوم باطنیہ اور زمانے کے لحاظ سے ان میں سے بعض علوم کا تعلق ماضی سے تھا۔ بعض کا تعلق حال سے اور بعض کا تعلق مستقبل سے اور خدا کے فضل سے حضرت علیؑ ماضی کے بھی عالم تھے، حال کے بھی اور مستقبل کے بھی اور مستقبل کا تعلق چونکہ غیب سے ہے لہٰذا اس کا عالم عالم الغیب ہے لہٰذا حضرت علیؑ عالم الغیب ہیں۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ میں علم کی ترازو ہیں۔ اور

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

علیؑ اس کے دو پلڑے ہیں۔ اور حسنین اس کے ڈورے ہیں اور فاطمہ ترازو کا علاقہ اور میری اُمّت کے آئمہ اس کا ستون ہیں اس ترازو میں ہمارے دوستوں اور دشمنوں کے اعمال تولے جائیں گے۔

انا میزان العلم وعلیّ کفتاہ والحسن والحسین خیوطہ وفاطمۃ علاقتہ والائمۃ امّتی عمودہ یوزن فیہ اعمال المحبین لنا والمبغضین لنا

مقتل خوارزمی ص۱۰۷ نزھۃ المجالس جلد۲ ص۲۲۸ شرح حدیدی جلد۲ ص۴۴۸ کوکب دری ص۱۵۸ مصباح الظلام ص۵۶ جلد۲۔ شرح عزیزی جلد۲ ص۴۱۷ کشف التحا جلد۱ ص۲۰۴ ینابیع المودۃ ص۱۹۶ سطر۲ ذیل اللئالی ص۶۰ ارجح المطالب ص۶۰

یہ حدیث حضرت علیؑ بلکہ خمسہ مطہرین کے علم کے متعلق ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ میزان علم کتنی عظمت کی مالک ہے کہ جس میں لوگوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ لوگوں کا علم پانچ حصّوں پر منقسم کیا گیا اور چار حصّے جناب علی کو دیئے گئے اور تمام لوگوں کو ایک حصّہ دیا گیا اور اس میں بھی جناب علی کو شریک کیا گیا پس وہ ان سے اس حصّہ میں بھی زیادہ علم والے تھے۔

عن ابن عباس قسم علم الناس خمسۃ اجزاء فکان لعلیّ منھا اربعۃ اجزاء و لسائر الناس جزء شارکھم علی فیہ فکان اعلمھم بہ

تاریخ کامل ابن اثیر جلد۳ ص۲۰۲۔ ارجح المطالب ص۱۳۲

حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت ہے کہ علم کے دس حصّے ہیں جس میں سے ۹ حصّے حضرت علی علیہ السلام کے پاس ہیں۔

استیعاب جلد۲ ص۴۶۲ ریاض جلد۲ ص۱۹۴ محاضرۃ الاوائل ص۶۲ فتح الملک العلیٰ ص۳۶ مطالب السئول ص۳۰ الشرف المؤبد ص۵۹۔ الشذرات الذھبیہ ص۵۱ اسد الغابہ ص۲۲ جلد۴ ذخائر العقبیٰ ص۷۸

ایک اور روایت میں ہے کہ علم کے چھ حصّے ہیں جس میں سے پانچ حصّے اکیلے حضرت علی کے لئے ہیں اور چھٹا حصّہ تمام لوگوں کے لئے حتیٰ کہ حضرت علی اس چھٹے حصے میں بھی ان کے شریک ہیں۔

مناقب خوارزمی ص۴۸ سطر۱۲۔ مقتل خوارزمی ص۴۴۔ کوکب دری ص۲۹۸ سطر۵ فرائد السمطین باب ۲۲ نظم درر السمطین ص۱۲۸

مذکورہ روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علیؑ کا علم ساری مخلوق سے ۹ گنا زیادہ تھا اور دسویں حصے میں بھی حضرت علی لوگوں کے شریک تھے بلکہ اس حصے میں بھی وہ لوگوں سے زیادہ عالم تھے۔

قال علیؑ: سلونی قبل ان تفقدونی عن علم لا یعرفہ جبریل و میکایل فقال رجل: یا امیر المومنین! ما ھذا العلم الذی لایعلمہ جبرئیل ولا میکائیل قال: ان اللہ تعالیٰ علّم نبیّہ محمد لیلۃ المعراج علوما شتّی فمنھا علم امر اللہ بکتمانہ وعلم امرہ اللہ بتبلیغہ

حضرت علی نے کہا پوچھو مجھ سے میرے غیب ہونے سے پہلے اس علم کے متعلق جسے نہ جبرئیل جانتے ہیں اور نہ میکائیل ایک شخص نے کہا اے امیر المومنین یہ کونسا علم ہے جسے نہ جبرئیل جانتے ہیں اور نہ میکائیل

آپ نے فرمایا کہ خدا نے حضور اکرم کو شب معراج مختلف علوم کی تعلیم دی ان میں سے بعض کے متعلق چھپانے اور بعض کی تبلیغ کا حکم فرمایا۔

نزھتہ المجالس جلد ۲ صـ ۱۴۴ ۔ مطالب السئول صـ ۲۶ ۔ تاریخ آل محمد صـ ۱۵۰ ۔ تلخیص محمد بن یوسف صـ ۱۶

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی کے پاس وہ علوم بھی تھے کہ جن سے خدا کے برگزیدہ ملائکہ بھی آگاہ نہیں تھے۔

● قندوزی، شیخ سلیمان ینابیع المودۃ صـ ۵۸ سطر ۱۰ بمبئی۔

عن ابن عباس قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبرئیل بدرنوک من الجنۃ فجلست علیہ فلما صرت بین یدی ربی کلمنی وناجانی فما علمت شیئاً الا علمتہ علیاً فھو باب علمی ثم دعاہ الیہ فقال یا علی سلمک سلمی وحربک حربی وانت العلم فیما بینی وبین امتی

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس جنت کا ایک قالین لائے اور میں اس پر بیٹھ گیا جب میں اپنے رب کے حضور میں حاضر ہوا تو اللہ نے میرے ساتھ بات چیت فرمائی اور راز کی باتوں سے مجھے آگاہ کیا۔ جو چیز میں نے بارگاہ ایزدی سے حاصل کی وہ سب کی سب علی کو تعلیم کر دی۔ علی میرے علم کا دروازہ ہیں پھر علی کو اپنی طرف بلایا اور فرمایا اے علی تیری صلح میری صلح ہے۔ تیری جنگ میری جنگ ہے۔ تم میرے اور میری امت کے درمیان ایک نشان و علم ہو۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ یہ مخصوص علوم رسول اکرم نے حضرت علی کے علاوہ کسی اور کو

تعلیم نہیں فرماتے۔

حضرت علیؑ سے سوال کیا گیا کہ حضرت عیسیٰ مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے اور سلیمان بن داؤد پرندوں کی بولی سمجھ لیا کرتے تھے کیا جناب کو بھی یہ رتبہ حاصل ہے۔ حضرت امیر نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد ہدہد کے غائب ہونے پر ہدہد پر ناراض ہو گئے تھے۔ کیونکہ ہدہد پانی کو جانتا تھا ہدہد پانی کے لئے رہنمائی کرتا تھا۔ سلیمان کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ پانی ہوا کے نیچے ہے۔ حالانکہ ہوا، چیونٹیاں، انسان جن شیاطین اور مردود مخلوق آپ کے تابع تھی اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے۔ ولو ان قرانا سیرت به الجبال او قطعت به الارض او کلم به الموتیٰ۔ اگر اس قرآن کے ذریعہ پہاڑ چلائے جائیں۔ زمین کی مسافت طے ہو جائے مردہ بولنے لگ جائے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وما من غائبة فی السماء و الارض الا فی کتاب مبین۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا ہم اس قرآن کے وارث ہیں جس

سئل عن علی کرم الله وجهه انّ عیسیٰ بن مریم کان یحي الموتی وسلیمان بن داؤد کان یفهم منطق الطیر هل لکم هذه المنزلة قال ان سلیمان بن داؤد علیهما السلام غضب الهدهد لفقده لانه یعرف الماء ویدل علی الماء ولا یعرف سلیمان الماء تحت الهوی مع ان الریح والنمل والانس والجن والشیاطین والمردة کانوا له طائعین وان الله یقول: فی کتابه ولو ان قرانا سیرت به الجبال او قطعت به الارض او کلم به الموتی ویقول تعالیٰ وما من غائبة فی السماء والارض الا فی کتاب مبین ویقول تعالیٰ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فنحن اورثنا هذا القرآن الذی فیه ما یسیر به الجبال وقطعت به البلدان ویحي به الموتی ولعرف به الماء واورثنا هذا الکتاب فیه تبیان کل شئ۔

کے ذریعہ پہاڑ چلنے لگ جاتے ہیں اور شہروں کی مسافت ختم ہو جاتی ہے اور مردہ بولنے لگ جاتے ہیں۔ ہم اس قرآن کے ذریعہ جانتے ہیں کہ پانی کہاں ہے اور ہم اس کتاب کے وارث ہیں جس میں ہر چیز کا کھلا ہوا بیان موجود ہے۔

ینابیع المودت ص۵۸ سطر ۱۲ ص۸۵ سطر ۱ کوکب دری ص۳۸۵

اس روایت سے واضح ہوا کہ حضرت علی انبیاء کے کمالات کے ان سے زیادہ مالک تھے۔

Marfat.com

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ چونکہ قرآن مجید میں غیب کا علم ہے اور علی قرآن کے عالم ہیں لہٰذا علی عالم الغیب ہیں۔

● قندوزی، شیخ سلیمان ینابیع المودۃ ص۶۴ سطر۳ بمبئی۔

عن جعفر الصادق علیه السلام قال: اوصی موسیٰ الی یوشع بن نون علیهما السلام واوصی یوشع الی ولدهارون وبشر موسیٰ ویوشع بالمسیح ونبینا فلما بعث الله عزوجل المسیح قال: المسیح لامته انه سوف یاتی من بعدی یسمی اسمه احمد من ولد اسماعیل یجیئ بتصدیقی وتصدیقکم وجرت الوصیة من ولدهارون الی المسیح بوسایط ومن بعده فی الحواریین وفی المستحفظین وانما سماهم الله عزوجل المستحفظین لانهم استحفظوا الاسم الاکبر وهو الکتاب الذی یعلم به کل شئ وهو کان مع الانبیاء والاوصیاء علیهم السلام یقول الله عزوجل لقد ارسلنا رسلنا من قبلك وانزلنا معهم الکتاب والمیزان الایة الکتاب الاسم الاکبر فیه کتاب آدم وشیث وادریس ونوح وابراهیم وشعیب وموسیٰ علیهم السلام والمیزان الشرائع والاحکام قال الله عزوجل ان هذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراهیم وموسیٰ وهما الاسم الاکبر فلم تزل الوصیة فی عالم بعد عالم حتیٰ دفعوها الی محمد صلی الله علیه وسلم وبعد بعثته سلم له العقب من المستحفظین فلما استکملت ایام نبوته امره الله تبارك وتعالیٰ اجعل الاسم الاکبر وموریث العلم وآثار علم النبوة عند علی فانی لم اترك الارض الا وفیها عالم تعرف به طاعتی وتعرف به طاعتی وتعرف به ولایتی ویکون حجة لمن یولد بین قبض النبی الی خروج النبی الاخر فاوصی الیه بالف کلمة والف باب یفتح کل کلمة والف باب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ نے یوشع بن نون کی وصیت کی اور یوشع نے اپنے بیٹے ہارون کو وصیت کی حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع نے حضرت مسیح اور ہمارے نبی کی بشارت دی۔ جب اللہ تعالیٰ نے مسیح کو مبعوث کیا تو مسیح نے اپنی امت سے کہا کہ عنقریب میرے بعد ایک نبی آئے گا جس کا نام احمد ہوگا جو اسماعیلؑ کا فرزند ہوگا۔ وہ آکر میری اور تمہاری تصدیق کرے گا۔ اولاد ہارون سے لے کر حضرت مسیح تک وصیت واسطوں کے ذریعہ جاری رہی۔ مسیح کے بعد وصیت حواریوں میں جاری رہی حواریوں

کے بعد مستحفظین میں وصیت کا سلسلہ جاری رہا تھا مستحفظین اسم اکبر کی حفاظت کرتے تھے۔ اور اسم اکبر وہ کتاب ہے جس کے ذریعہ ہر چیز معلوم کی جا سکتی ہے۔ اور یہ کتاب انبیاء اور اوصیاء علیہم السلام کے پاس رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لقد ارسلنا من قبلک رسلا وانزلنا معھم الکتاب والمیزان۔ یہ کتاب اسم اکبر ہے جس میں کتاب شیث، ادریس، نوح، ابراہیم، شعیب اور موسیٰ علیہم السلام میزان شرائع اور احکام شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم وموسیٰ صحف ابراہیم اور موسیٰ اسم اکبر تھے۔ یہ وصیت لگاتار ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف منتقل ہوتی رہی۔ حتیٰ کہ یہ وصیت حضرت محمد صلعم کی خدمت میں سپرد کر دی گئی آپ کی بعثت کے بعد ایک عقب نے جو مستحفظین میں سے تھا وصیت کو آپ کے سپرد کیا۔ جب آپ کی نبوت کے دن مکمل ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ اسم اکبر، میراث العلم اور اثار علم نبوت علی کے سپرد کر دو (اللہ نے فرمایا) کہ زمین میں ایک ایسا عالم ہمیشہ موجود رہے گا جس کے ذریعہ میری اطاعت اور میری ولایت کا علم ہوتا رہے گا۔ تاکہ وہ عالم رسول اللہ کے انتقال سے لے کر دوسرے نبی کے خروج کے وقت تک لوگوں پر حجت رہے گا۔ ایسے عالم کو رسول اللہ نے ہزار کلمات اور ہزار باب کی وصیت کی۔ ہر کلمہ اور ہر باب سے ہزار کلمہ اور ہزار باب اور کھل گیا ہے۔ اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضرت علیؑ علوم انبیاء کے وارث اور حضور اکرمؐ کے بلافصل جانشین ہیں ورنہ کسی اور کی نشاندہی فرمائی جائے جو حضرت علی سے زیادہ قرآن و علوم انبیاء کا عالم ہو۔

● در مکنون مع ینابیع المودۃ ص۴۱۴ سطر ۲۰ طبع اسلامبول

بے شک حضرت علی علیہ السلام اوّلین و آخرین کے علم کے وارث ہوئے۔

قد ورث علی کرم اللہ وجھہ علم الاولین والاخرین

● قندوزی، شیخ سلیمان ینابیع المودۃ ص۶۳ سطر ۱۷ بمبئی

عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ میں امیر المومنینؑ کے ساتھ جا رہا تھا۔ ہم ایک ایسی وادی سے گزرے جو چیونٹیوں سے بھری ہوئی تھی۔ میں نے عرض کیا اے امیر المومنین اللہ کی مخلوق میں آپ ایسے کسی فرد کو جانتے ہیں جو یہ بتا سکے کہ

عن عمار بن یاسر، قال: کنت مع امیر المومنین سائر افمررنا بواد مملوء نملاً فقلت یا امیر المومنین تری احدا من خلق اللہ یعلم عدد ھذا النمل قال: نعم یا عمار! انا اعرف رجلا یعلم کم عدده وکم فیه ذکر

Marfat.com

یہ چیونٹیاں کتنی مقدار میں ہیں حضرت نے فرمایا ہاں اے عمار میں اس شخص کو جانتا ہوں جو صرف ان کی تعداد ہی کو نہیں بتائے گا بلکہ یہ بھی بتائے گا کہ ان میں نر کتنے ہیں اور مادہ کتنی ہیں۔ میں نے عرض کیا وہ شخص کون ہے؟ فرمایا اے عمار تم نے سورۂ یٰسین کو نہیں پڑھا۔ کلّ شئ احصیناہ فی امام مبین میں نے عرض کیا ہاں پڑھا ہے اے میرے آقا فرمایا وہ امام مبین میں ہوں۔

وکم فیہ انثی فقلت من ذلک الرجل فقال: یا عمار! ما قرأت فی سورۃ یٰسین وکل شئ احصیناہ فی امام مبین فقلت بلی یا مولای قال: انا ذلک الامام المبین

● حضرت ابوذر غفاری سے بھی ایسی ہی روایت مروی ہے۔ ینابیع المودۃ ص۶۳ سطر۲۲

اس روایت سے واضح ہوا کہ حضرت علی بشر محض نہیں کیونکہ چیونٹیوں کی تعداد جاننا اور ان میں سے نر و مادہ کی پہچان کرنا بشر محض کے بس کی بات نہیں۔

● امرتسری، عبید اللہ ارجح المطالب ص۸۴۵ سطر۱۶ رضویہ لاہور

حارث سے روایت ہے کہ میں حضرت علیؑ کے ساتھ صفین میں موجود تھا ناگاہ میں نے شامیوں کا ایک اونٹ دیکھا جو اپنے سوار اور بوجھ کو پھینک کر صفین چیرتا ہوا چلا آیا اور حضرت علیؑ کے پاس آکر ٹھہر گیا اور اپنا منہ جناب حضرت علیؑ کے کندھے پر رکھ کر اپنے ہونٹوں کو ہلانے لگا گویا کہ ان سے کچھ خبر بیان کر رہا تھا جناب امیر نے فرمایا واللہ یہ ایک علامت ہے میرے لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

عن الحارث قال: کنت مع علی بصفین فرایت بعیرا من اھل الشام جاء وعلیہ راکبہ وثقلہ فالقی ما علیہ وجعل یتخلل الصفوف حتّٰی انتھی الی علیؑ فوضع راسہ ما بین راس علی و منکبہ وجعل یحوک شفتاہ بظن ان بخیرہ فقال علی انّھا لعلامۃ بینی وبین رسول اللہ۔

مذکورہ مفہوم کی عبارت کتاب شیعہ، احتجاج کے ص۱۰۵ پر بھی تحریر ہے۔

اس روایت سے واضح ہوا کہ حضرت علی علیہ السلام حیوانات کی زبان بھی سمجھتے تھے اور ان کے مشکل کشا بھی تھے۔ اور حیوانات حضرت علی علیہ السلام کو اپنا مشکل کشا تصور کرتے تھے۔

● کشفی، سید محمد صالح کوکب دری ص۱۹۸ سطر۳ امامیہ کتب خانہ لاہور

میں ہوں وہ شخص جس کے پاس گذشتہ اور آئندہ کے موافق کتاب خدا کا علم ہے۔

قال امام العالمین کرم اللہ وجھہ انا الذی عندی علم الکتاب علی ما کان وما یکون

Marfat.com

● کشفی، سید محمد صالح کوکب دری ص۲۹۷ سطر ۲۱

کلام، تفسیر، فقہ، معانی، منطق، نحو صرف وغیرہ تمام علوم ظاہری و باطنی کے عالموں کی سند جناب امیر المومنین سے درست ہوتی ہے اور تمام علوم آپ ہی سے منسوب ہیں۔

● قندوزی، شیخ سلیمان ینابیع المودۃ ص۵۹ سطر ۱ بمبئی

عن الاصبغ بن نباتہ کانت امیر المومنین علی علیہ السلام قال: امرنا مولانا بالمسیر معہ الی المدائن من الکوفۃ فسرنا یوم الاحد فتخلف عمرو بن حریث مع سبعۃ نفر فخرجوا یوم الاحد الی مکان بالحیرۃ یسمی الخورنق فقالوا فتنزہ ھناک ثم نخرج یوم الاربعا فنلحق علیا قبل صلوۃ الجمعۃ فبینا ھم یتغدون اذ خرج علیھم ضب فصادوہ فاخذہ عمرو بن حریث فنصب فی کفہ فقال لھم بایعوا لھذا ھذا امیر المومنین فبایعہ السبعۃ وعمروثا منھم وارتحلوا لیلۃ الاربعاء فقدموا المدائن یوم الجمعۃ وامیر المومنین علیہ السلام یخطب وھم نزلوا عن المسجد فنظر الیھم فقال ایھا الناس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسر الی الف حدیث فی کل حدیث الف باب وفی کل باب الف مفتاح وانی اعلم بھذا العلم

اصبح بن نباتہ سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت علیؑ نے اپنے ساتھ کوفہ سے مدائن چلنے کو فرمایا۔ ہم اتوار کے روز روانہ ہوئے۔ عمر بن حریث سات آدمیوں کے ساتھ پیچھے رہ گیا۔ یہ لوگ بھی اتوار کو چلے لیکن حیرہ کے ایک مکان میں ٹھہر گئے جس کو خورنق کہتے ہیں۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم یہاں سیر و تفریح کریں گے۔ یہاں سے بدھ کے روز چل کر جمعہ کی نماز سے پہلے علی سے مل جائیں گے۔ جب یہ لوگ کھانا کھا رہے تو ایک گوہ نکلی جس کو ان لوگوں نے شکار کیا۔ عمر بن حریث نے گوہ کو لے کر اپنی ہتھیلی پر بٹھا دیا اور ان حضرات سے کہا کہ اس کی بیعت کرو۔ یہ امیر المومنین ہیں۔ ساتوں آدمیوں نے گوہ کی بیعت کی اور عمر بیعت کرنے والوں میں آٹھویں آدمی تھے۔ یہ لوگ مسجد میں داخل ہوئے ان کی طرف دیکھ کر امیر المومنین نے فرمایا اے لوگو رسول اللہ نے مجھے ایک ہزار باتیں تعلیم فرمائی تھیں اور ہر بات میں ایک ہزار دروازے تھے اور ہر دروازے کی ایک ہزار کنجیاں تھیں۔ میں اس علم کو جانتا ہوں۔ نیز میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یوم ندعو کل اناس بامامھم۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ قیامت کے روز آٹھ آدمی اپنے امام کے ساتھ اٹھائے جائیں گے اور ان کا امام گوہ ہوگی۔

Marfat.com

اس روایت سے واضح ہوا کہ حضرت علی عالم الغیب تھے کیونکہ انہوں نے ایسی خفیہ بات بتا دی کہ جس کا علم مذکورہ اشخاص کے علاوہ کسی کو نہ تھا۔

● کوکب دری ص۱۹۶ سطر ۱۵

میں وہ شخص ہوں کہ میرے پاس غیب کی کنجیاں ہیں کہ ان کو محمد مصطفیٰ کے بعد میرے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

قال امیر المومنین کرم اللہ وجھہ انا الذی عندی مفاتیح الغیب لایعلمھا بعد محمد غیری

حضرت علی علیہ السلام کے اس دعوے سے ثابت ہوا کہ ان کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں اور دوسری ساری مخلوق ان کنجیوں سے محروم ہے لہٰذا حضور اکرم کے بعد ان کے معصومین جانشین عالم الغیب ہیں۔

● شیخ سلیمان ینابیع المودۃ ص۵۷ سطر ۶ کوکب دری ص۳۹۴

حضرت علی نے فرمایا کہ مجھ سے غیب کے راز مجھ سے پوچھو میں انبیاء اور رسولوں کے علوم کا وارث ہوں۔

قال علی سلونی عن اسرار الغیوب فانی وارث علوم الانبیاء والمرسلین

حضرت علی علیہ السلام نے خود یہ دعویٰ فرما دیا کہ مجھ سے غیب کے متعلق پوچھو۔ اگر کوئی اور عالم الغیب ہوتا تو وہ بھی ایسا دعویٰ کرتا۔

● قندوزی، شیخ سلیمان ینابیع المودۃ ص۵۳ سطر آخر بمبئی۔

لقد حزت علم الاولین و انی
وکاشف اسرار العلوم باسرھا
وانی لقیوم علی کل قیم

ظنین بعلم الآخرین کتوم
وعندی حدیث حارث وقدیم
محیط بکل العالمین علیم

میں اولین کے علم سے بہرہ یاب ہوں۔ آخرین کے علم کی پوشیدہ کمین ہوں میں تمام پوشیدہ بھیدوں کو ظاہر کرنے والا ہوں۔ میرے پاس نئی اور پرانی بات ہے میں ہر تھامنے والے سے زیادہ تھامنے والا ہوں۔ تمام عالمین پر محیط اور علیم ہوں

● مکی، ابن حجر مکی صواعق محرقہ ص۹۰ مصر

حضور اکرم نے قرآن و عترت کا نام ثقلین اس لئے رکھا کہ ثقل کہتے ہیں ہر نفیس گراں بہا،

سمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القرآن وعترتہ الثقلین لان الثقل کل نفیس

Marfat.com

محفوظ چیز کو اور یہ دونوں ایسے ہی ہیں ان میں سے ہر ایک علم لدنی کا معدن ہے اور ہر ایک اسرار و حکم عالیہ کا مخزن ہے۔

خطیر مصیون وھذان کذلك اذکل منھما معدن للعلوم اللدنیۃ الاسرار والحکم العلیۃ

● شیخ شہاب الدین احمد الحفظی العجیلی الشافعی اپنی کتاب ذخیرۃ المال میں تحریر کرتے ہیں۔

حضور اکرمؐ کے انتقال کے بعد حضرت علیؑ قطب کی حیثیت رکھتے ہیں جس کے گرد اہل عالم غیب و علوم باطن گردش کرتے ہیں۔

ان القطب النبی یدور علیہ اھل عالم الغیب وعلوم الباطن ھو علی رضی اللہ عنہ بعد وفات المؤمنین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

● ابن خلدون مقدمہ ۳۶۴

اور کشف و کرامات کا ظہور اہل بیت سے بہت ہوا ہے کیونکہ یہ حضرات درجہ ولایت پر فائز تھے اور جب کہ اس قسم کی چیزیں اور اولیاء کے نسل و اعقاب میں بھی ہیں اور حضرت پیغمبرؐ نے ارشاد فرمایا ہے تم میں سے کچھ لوگ رجال غیب ہیں جو فرشتوں سے ہم کلام ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس رتبۂ شریفہ و کرامات موہوبہ کے لئے اور لوگوں کے مقابلہ میں یہ زیادہ بہتر اور انسب ہیں۔

مصر

ووقع من اھل البیت کثیر الکشف بما کانوا علیہ من الولایۃ واذا کان مثلہ لا ینکر من غیرھم من الاولیاء فی ذویھم واعقابھم وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم ان فیکم محدثین فھم اولی الناس بھذا الرتب الشریفۃ والکرامات المرھویۃ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح آپ کے شاگرد حضرت علی علیہ السلام نے بھی غیب کی خبریں دیں۔

● حضرت ابو طفیل سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: کہ کوفے سے بارہ ہزار افراد آئیں گے جب لوگ آئے تو گنتی کرنے پر معلوم ہوا کہ پورے بارہ ہزار افراد تھے نہ کم نہ زیادہ

تاریخ طبری ص ۵۱۳ کامل جلد ۳ ص ۱۱۸ کوکب دری ص ۳۳۸ ص ۳۰۳

● نہروانیوں کے دس بچیں گے اور ہمارے دس شہید ہوں گے چنانچہ ایسے ہی ہوا۔

ینابیع المؤدت ص ۵۴ سطر ۶ ارجح المطالب ص ۸۴۴ کوکب دری ص ۳۰۱ ص ۳۱۸

● حضرت علی علیہ السلام نے جنگ نہروان میں فرمایا کہ حق ان کی زبان پر ہے لیکن حلق سے نیچے نہیں اترتا ان میں ایک سیاہ صورت کا آدمی ہے اس کا ایک پستان بکری کے پستان کے مشابہ ہے جب جنگ ختم ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اب اس نہتی کو تلاش کرو لوگ اس کو تلاش کرنے لگے

بعض شخصوں نے آکر عرض کیا وہ تو ان میں نہیں ملتا۔ بلکہ بعض یہ بھی کہنے لگے کہ وہ ان میں نہیں ہے آپ نے فرمایا واللہ وہ انہیں میں ہے۔ قسم ہے خدا کی نہ میں نے جھوٹ بولا ہے اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے اتنے میں ایک شخص نے آکر مژدہ سنایا کہ یا امیر المومنین ہم نے اسے ڈھونڈھ نکالا ہے۔ بعض راویوں کا یہ بیان ہے کہ قبل اس کے کوئی آکر اس کے دستیاب ہونے کا مژدہ سناتا۔ حضرت خود بدولت اس کی تلاش کو نکلے آپ کے ساتھ سلیم بن تمامہ حنفی اور ریان بن صبرہ بھی سرگرم تلاش ہوئے ناگہاں نہر کے کنارے ایک گڑھے میں پچاس لاشوں کے نیچے سے برآمد ہوا سب لوگوں نے اس کو دیکھا کہ اس کا ایک ہاتھ مع بازو کے نہیں ہے اور بجائے ہاتھ کے بازو پر عورت کے پستان کی صورت کا ایک لوتھڑا گوشت کا لگا ہوا ہے اور اس پر پستان کا سا سر بھی بنا ہوا ہے اور اس پر کالے کالے بال جمے ہوئے ہیں۔ جب اس کو کھینچا جاتا تھا تو وہ بڑھ کر پورے ہاتھ کے برابر لانبا ہو جاتا تھا اور جب چھوڑ دیا جاتا تو پھر سمٹ کر پستان کی سی شکل بن جاتا تھا جب جناب امیر نے اس کو دیکھا تو تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا واللہ میں نے جھوٹ نہیں بولا تھا۔

تاریخ بغداد جلد ۱۴ ص ۳۶۴ المحاسن والمساوی ص ۳۸۵ مناقب خوارزمی ص ۱۷۷ کامل ابن اثیر ص ۱۷۴ جلد ۳۔ البدء والتاریخ ص ۲۲۴ جلد ۵ شرح حدیدی جلد ۱ ص ۲۰۳ الفصول المہمہ ص ۹۲ نور الابصار ص ۹۴ رغبۃ الآمل جلد ۷ ص ۱۰۸ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۴۳ تاریخ فخری ص ۷۹ مروج الذہب جلد ۲ ص ۲۷ سنن بیہقی جلد ۸ ص ۱۷۱ البدایہ جلد ۷ ص ۲۹۱ مجمع الزوائد جلد ۶ ص ۲۳۶ سطر ۱ جامع الاصول جلد ۱۰ ص ۴۳۴ حدیث ۷۵۲۸ منتخب الصحیحین ص ۲۶۰ نظم درر السمطین ص ۱۱۵ کنز العمال جلد ۱۱ ص ۲۸۶ مسند حنبل جلد ۱ ص ۸۸ البریقۃ المحمودیۃ ص ۲۱۱ جلد ۱۔ المواقف جلد ۱ ص ۲۱۵ رسم المصحف ص ۲۶ السیر الکبیر ص ۱۴۹ جلد ۱ المخصص ص ۱۳ جلد ۲ شرح حدیدی جلد ۱ ص ۲۰۵ المغنی جلد ۱۶ ص ۴۲۲ لسان العرب جلد ۱۳ ص ۷۸ کالم ۱ سطر ۹ الفرق المفترقہ ص ۱۱ ارجح المطالب ص ۷۸۷۔ کوکب ۴۹۱

● ایک عورت نے بدتمیزی کی تو آپ نے فرمایا یہ دیکھنے کو تو عورت ہے لیکن اسے حیض وغیرہ نہیں آتا جب لوگوں نے اس عورت سے پوچھا تو اس نے کہا کہ صحیح کہتے ہیں۔ شرح حدیدی جلد ۱ ص ۲۰۸

● کوکب دری ص ۳۰۷ سطر ۵

حضور اکرمؐ کی وفات کے بعد ایک شخص نے آکر حضرت ابوبکر سے پوچھا کہ تمہارے رسولؐ کا وصی کون ہے تو حضرت ابوبکرؓ نے حضرت علیؑ کی طرف اشارہ کیا تو حضرت علیؑ نے سلام کا جواب کہتے ہوئے فرمایا علیک السلام یا مضروصاحب البشیر وہ حیران رہ گیا کہ میرا نام انہیں کس نے بتا دیا حضرت علیؑ

Marfat.com

نے فرمایا حیران نہ ہو میں وہ بھی علیؑ کچھ جانتا ہوں جو تو نے اب تک کیا ہے۔

● کوکب دری ص۳۵۳ سطر ۱

طلحہ اور زبیر کے مظالم کے بعد حضرت علیؑ نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا ہے جو اس مصحف کو اس باغی گروہ کے پاس لے جائے اور ان کو دعوت قرآن دے سلم نامی شخص نے حامی بھری تو آپ نے فرمایا۔ اے سلم یہ تجھ کو قتل کر دیں گے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اس سے بھی ہمارا مطلب واضح ہے کہ حضرت علی عالم الغیب ہیں۔

● ابن ملجم کو دیکھ کر یہ فرمایا۔

ارید حیاتہ ویرید قتلی غدیرک من خلیک من مراد

مناقب خوارزمی ص۲۸۲ سطر کواکب دریہ ص۴۴ جلد ۱ لسان العرب جلد ۴ ص۵۴۸ کالم ۲ سطر ۲ صواعق ص۱۳۵ سطر ۷ نور الابصار ص۹۹ الفصول المہمہ ص۱۲۰۔ اغانی ص۲۹ جلد ۱۴ مقاتل الطالبین ص۲۱ البدء والتاریخ جلد ۵ ص۲۳۲ طبقات ابن سعد جلد ۳ ص۳۴ کنز العمال جلد ۶ ص۴۱۲ ح۶۲۰۵ عمدہ ابو الحسن جلد ۱ ص۸۳ تاریخ فخری ص۷۳ تاج العروس ص۳۸۶

● آپ نے فرمایا کہ زبیر میرا قاتل نہیں شرح حدیدی جلد ۱ ص۷۸

● میں ایک دو رات میں شہید ہو جاؤں گا

اسد الغابہ جلد ۴ ص۳۵ کامل جلد ۳ ص۱۹۵ نظم درر السمطین ص۱۳۶ الفصول المہمہ ص۱۲۱ مناقب خوارزمی ص۲۷۲۔ کنز العمال منتخب جلد ۵ ص۶۱ نہایۃ الارب جلد ۳ ص۲۸۶ فخری ص۸۲ مطالب السئول ص۴۷ ارجح المطالب ص۸۰۲ سطر ۴

● بطحوں کو چھوڑ دو یہ نوحہ کر رہی ہیں۔

اسد الغابہ جلد ۴ ص۳۶، الفصول المہمہ ص۱۲۱ منتخب کنز العمال ص۶۲ جلد ۵ ذخائر العقبیٰ ص۱۱۲ البدایہ جلد ۸ ص۱۳ ارجح المطالب ص۸۰۲

● آپ جنگ صفین کی طرف جاتے ہوئے میدان کربلا سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ میرا بیٹا حسین یہاں شہید ہوگا۔

کتاب الصفین ابن مزاحم ص۱۵۸ شرح حدیدی ص۵۰۸ جلد ۲ کوکب دری ص۳۰۲ دلائل النبوۃ ص۹۰ الفصول المہمہ ص۱۵۴ ریاض ص۲۹۵ جلد ۲ نور الابصار ص۱۱۷ ینابیع المودۃ ص۱۷۸ سطر آخر اسد الغابہ ص۱۶۹ جلد ۱ اخبار الطوال ص۱۰۷ کفایۃ الطالب ص۲۸۰ مجمع الزوائد جلد ۹ ص۱۹۱ سطر ۶ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۱۱۲ البدایہ

Marfat.com

جلد ۸ ص ۱۶۹ تاریخ اسلام ذہبی جلد ۳ ص ۱ تاریخ آل محمد ص ۱۷۱

● اے کوفیو! یہاں رسول کے اہل بیت نازل ہوں گے اور وہ تم سے نصرت طلب کریں گے لیکن تم نہیں کرو گے۔ فیض القدیر جلد ۱ ص ۱۷

● اے کوفے والو! عنقریب تم میں سے سات آدمی جو کہ نہایت برگزیدہ ہیں قتل کئے جائیں گے۔ ان کی مثل بعینہٖ گڑھے کے شہیدوں کی سی ہے۔ ان میں سے حجر بن عدی بھی ہیں۔ پس امیر معاویہ نے ان کو دمشق میں شہید کیا وہ سب کوفے میں سے تھے۔

البدایہ جلد ۶ ص ۲۲۵ خصائص کبریٰ ص ۱۴۱ جلد ۲ تاریخ دمشق جلد ۴ ص ۸۶ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۵۵ کنز العمال جلد ۶ ص ۴۰۸ ح ۶۱۶۵

● کمیل بن زیاد کو حجاج شہید کروائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔
اصابہ ص ۳۰۰ جلد ۳ کوکب دری ص ۳۰۲ ارجح المطالب ص ۸۴۳

● مزرع کو شرافتین کے درمیان سولی چڑھائی جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔
شرح حدیدی جلد ۱ ص ۴۱۱

● رشید ہجری کو شہید کر دیا جائے گا۔
شرح حدیدی جلد ۱ ص ۲۱۱ میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۳۲۹ سطر آخر کوکب دری ص ۳۷۱

● جویریہ کو شہید کر دیا جائے گا۔ شرح حدیدی ص ۲۰۹ جلد ۱

● حجاج نے قنبر سے پوچھا کہ تمہیں کس طرح قتل کیا جائے تو قنبر نے کہا کہ مجھے حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تیری موت نہیں ہوگی مگر بلاوجہ ازروی ظلم ذبح کئے جانے سے۔ حجاج نے ان کو ذبح کر ڈالا۔
ارجح المطالب ص ۸۴۳ سطر ۱ کوکب دری ص ۳۰۲

● عمرو بن حمق کو شہید کیا جائے گا۔ شرح حدیدی جلد ۱ ص ۲۰۹

● نبید کو شہید کیا جائے گا۔ شرح حدیدی جلد ۲ ص ۱۷۵
لسان العرب جلد ۸ ص ۲۰۷ کالم ۱ سطر ۳ تاج العروس جلد ۵ ص ۴۱۸ تلخیص المستدرک جلد ۱ ص ۴۴۸ الفائق جلد ۲ ص ۲۴۱ البدر والتاریخ جلد ۲ ص ۲۱

● حجاج نے کہا میرا آج کسی محب علی کو قتل کرنے کا دل چاہتا ہے لوگوں نے قنبر کو حاضر کیا حجاج نے کہا کہ تو علی کے دین اور مذہب سے بیزاری ظاہر کر ورنہ میں تجھے قتل کر دوں گا۔ قنبر نے کہا تجھے اختیار ہے جس طرح تو آج مجھے قتل کرے گا اسی طرح میں بروز قیامت تجھے قتل کروں گا کیونکہ مخبر صادق (علیؑ) نے مجھے خبر

Marfat.com

دی تھی کہ حجاج تجھے ظلم سے قتل کرے گا۔

"تاریخ اسلام ذہبی جلد ۳ ص۳۵۲ تاریخ دمشق جلد ۴ ص۷۳ الفائق جلد ۲ ص۲۷۰ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۴۵۴ لسان المیزان جلد ۱ ص۴۸۵ سطر ۱۰ لسان العرب جلد ۶ ص۲۴۴ جلد ۲ ص۶۳۲ کالم ۲ سطر ۲۔ البدایہ جلد ۶ ص۲۳۷ کوکب دری ص۳۰۲ سطر ۱۴

● حجر بن عدی نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے حجر اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم کو حکم دیا جائے گا کہ مجھ پر لعنت کرو میں نے عرض کیا امیر المومنین کیا ایسا بھی ہوگا فرمایا ضرور۔ یہ سن کر میں نے عرض کیا پھر اس وقت مجھے کیا کرنا چاہیئے فرمایا زبان سے تو لعنت کر دینا لیکن مجھ سے بیزاری نہ اختیار کرنا۔ حجر کہتے ہیں کہ مدت ہائے دراز کے بعد ایسا ہی ہوا کہ حجاج کا بھائی محمد بن یوسف جو عبدالملک بن مروان کی طرف سے یمن کا گورنر تھا۔ اس نے مجھے حکم دیا کہ میں حضرت علی علیہ السلام پر لعنت کروں، میں نے تعمیل حکم میں یوں کہا کہ امیر نے مجھ کو علی پر لعنت کرنے کا حکم دیا ہے پس اس پر لعنت ہو۔ خدا اس پر لعنت کرے۔ میرے انداز کلام سے کوئی نہ سمجھ سکا سوائے ایک شخص کے جو یہ سمجھ گیا کہ دراصل میں نے امیر پر لعنت کی ہے۔

صواعق ص۱۲۸ سطر ۲۰۔ کنز العمال جلد ۶ ص۴۰۸ ح۶۱۶۵۔ لسان المیزان جلد ۴ ص۱۲۲ سطر ۷

ابن حجر مکی صواعق محرقہ کے ص۱۲۸ کی سطر آخر پر تحریر فرماتے ہیں کہ فھذہ من کرامات علی واخبارہ بالغیب کہ یہ واقعہ حضرت علیؑ کی کرامات میں سے ہے اور ان خبروں میں سے ہے جن میں حضرت علی علیہ السلام نے غیب کی خبر دی۔

● کشفی، سید محمد صالح کوکب دری ص۳۵۱ سطر ۶ امامیہ کتبخانہ، لاہور

حضرت علی نے فرمایا کہ شہر بلخ ایک دفعہ تباہ ہو چکا ہے اور دوسری دفعہ ایسا ویران ہوگا کہ پھر آباد نہ ہوگا۔ بخارا میں کچھ مرد ہوں گے جو کثرت ریاضت سے اپنے قالب عنصری کو چمڑے کی طرح ملیں گے۔ اہل سمرقند آخری زمانہ میں ترکوں کے ہاتھوں ہلاک ہوں گے۔ جب میرا فرزند ظاہر ہوگا تو اہل طالقان ان کے ساتھی ہوں گے۔ اہل ترمذ کی ہلاکت طاعون سے ہوگی۔ اہل ختان سے خارجی ہوں گے۔

● کشفی کوکب دری ص۳۹۷ سطر ۷ امامیہ لاہور

نصیر جب دریائے فرات کے پاس آیا تو دل میں خیال کیا کہ اب اسے کیسے عبور کروں حضرت علیؑ نے اس کے دل کی بات بوجھ لی اور فرمایا کہ جا اور جمجمہ ابن کرہ بن مرہ سے راہ پوچھ جب نصیر نے پکارا تو اس نے جواب دیا کہ جو میرے باپ دادا کو جانتا ہے کیا وہ دریا کا راستہ نہیں جانتا؟ جاؤ امی علیؑ سے پوچھو الخ

Marfat.com

● کشفی کوکب دری ص۳۰۶ سطر۲ امامیہ لاہور

امیر المومنینؑ نے جنگ صفین کے روز بلند آواز سے پکارا ۔یا ابا مسلمہ ! یعنی ابو مسلم کہاں ہے محمد حنفیہ نے عرض کی کہ وہ تو آخری صف میں ہے ۔فرمایا اے فرزند میری غرض ابو مسلم خولانی سے نہیں۔بلکہ ابو مسلم صاحب جیش میرا مطلوب و مقصود ہے جو مشرق کی طرف سے سیاہ علموں کے ساتھ ظاہر ہوگا اور اس قدر جنگ کریگا کہ حق تعالیٰ اس کے سبب سے حق کو اپنے مرکز پر قائم کرے گا۔

● کشفی کوکب دری ص۳۰۲ سطر۲۰

حضرت علی نے براء بن عازب صحابی رسول سے فرمایا تھا۔کہ جب میرے نور دیدہ حسین کو مخالفان دین شہید کریں گے تو تو اس کی مدد نہیں کرے گا۔چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ واقعہ کربلا کے وقت زندہ تھا اور اس نے امام حسینؑ کی مدد نہ کی ۔

● کوکب دری ص۳۴۰ سطر۱۳

حضرت علیؑ نے یوم جمل فرمایا کہ کل اس راستے سے ہمارے لشکر کے تین جتھے نمودار ہوں گے ہر جتھے میں پانچ ہزار چھ سو پینسٹھ سپاہی ہوں گے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ہم نے دوسرے دن دیکھا کہ تینوں جتھے آئے اور ان کی تعداد میں ایک نفر کی بھی کمی و زیادتی نہیں تھی ۔

● کوکب دری ص۳۴۱ ص۱۴

ایک دشمن حضرت علیؑ طلحہ و زبیر کا خط لے کر حضرت علیؑ کے پاس حاضر ہوا۔حضرت علیؑ نے خط کو کھولنے سے پہلے خط کی عبارت اور جو اسے زبانی کہا گیا تھا۔سب کچھ بتا دیا وہ دشمن علیؑ محب علیؑ بن گیا

● کشفی، سید محمد صالح کوکب دری ص۳۳۷ سطر۶

جیش بن جنادہ سے منقول ہے کہ جب لوگ حضرت ابوبکر کی بیعت کر رہے تھے تو میں اس وقت امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوا۔فرمایا اے جیش! تجھے معلوم ہے کہ یہ مرد حبش کی لوگ آج بیعت کر رہے ہیں۔کتنی مدت دنیا میں رہے گا۔اس کے بعد آپ نے اصحاب ثلاثہ کی اموات اور ان کی مدت اقتدار کا ذکر فرمایا۔

● کوکب دری ص۳۳۷ سطر آخر۔

ابراہیم بن محمد اشعری سے منقول ہے کہ امیر المومنین کچھ مال بصرے میں بھیجنا چاہتے تھے ایک شخص نے آکر عرض کی اے وصی سید المرسلین جو مال آپ بصرے میں بھیجنا چاہتے ہیں میرے حوالے کیجئے۔حضرت علی اس کے دل کی بات سمجھ گئے اور فرمانے لگے ۔ہاں میں مال تجھے دے دوں تاکہ تو یہ مال اپنے گھر مکہ سے لے

Marfat.com

جائے وہ خاصہ شرمندہ ہوا۔

● کوکب دری ص۳۶۱ سطر آخر

امیر المومنین نے فرمایا کہ اس شخص کے سر اور دماغ سے دھواں نکلے گا اور مر جائے گا۔ پانچ روز کے بعد ایسا ہی ہوا۔ اس کے بعد حضرت علی نے اسے دوبارہ زندہ کیا اور اس نے گواہی دی کہ جس نے حضرت علیؑ کے حکم کو رد کیا اس نے خدا کے حکم کو رد کیا۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اس شخص کو آج آنکھوں کے سامنے دیکھ رہا ہوں جو کعبے کو گرا دے گا۔

لسان العرب جلد ۸ ص۲۰۷ کالم ۱ سطر ۳۔ الفائق ص۲۴ جلد ۲۔ تاج العروس جلد ۵ ص۴۱۸۔ البدء و التاریخ جلد ۲ ص۲۱۔ تلخیص المستدرک جلد ۱ ص۴۴۸

— حضرت علیؑ نے فرمایا کہ طبرستان سے ناصر و داعی جیسے بادشاہ ہوں گے۔ شرح حدیدی جلد ۲ ص۱۷۵

— حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ سنان بن انس میرے بیٹے حسینؑ کو قتل کرے گا۔ شرح حدیدی جلد ۱ ص۲۰۸

— حضرت علیؑ نے فرمایا کہ خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے۔ شرح حدیدی جلد ۲ ص۱۷۵

— حضرت علی علیہ السلام نے ایک دن مملکت بنو امیہ کی بڑھتی ہوئی حدود اور ان کو آنے والی مصیبتوں کا ذکر فرمایا۔ منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۴۵۴۔ لسان العرب جلد ۱۰ ص۲۸۶ کالم ۲ سطر آخر۔ تاج العروس ص۷۵ جلد ۷ شرح حدیدی جلد ۲ ص۱۷۸۔ نہایت اللغۃ جلد ۴ ص۱۴۲۔ الفائق ص۵۷۶ جلد ۱۔

ایک دن امیر معاویہ نے خیال کیا کہ علیؑ سے پوچھا جائے کہ پہلے وہ مریں گے یا میں چنانچہ اس نے تین افراد کو حضرت علی کے پاس بھیجا اور انہوں نے یکے بعد دیگرے بتایا کہ معاویہ مر گیا ان تینوں کے بیانات میں کسی چیز کا بھی فرق نہ تھا تو حضرت علی نے فرمایا کہ اے لوگو تم معاویہ کے مکر و فریب اور اس کی چالوں سے غافل اور بے خبر ہو خدا کی قسم وہ نہ مرے گا جب تک کہ علی کی داڑھی خون سے رنگین نہ ہو اور ہندہ جگر خوار کا بیٹا اس پر ہنسی مذاق نہ کرے۔ کوکب دری ص۳۰۴ سطر ۱۸۔ ارجح المطالب ص۸۳۹ سطر ۱ مفتاح الفلاح ص۶۴ جلد ۱

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: عنقریب میرے بعد تم پر ایسا شخص مسلط ہو جائے گا۔ جو بہت کھانے والا پیٹو ہوگا۔ جو کچھ پائے گا اس کو کھا جائے گا جو نہ پائے گا اس کو تلاش کرے گا۔ تم اس کو قتل کر دینا۔ لیکن تم اس کو ہرگز قتل نہ کر سکو گے تمہیں یقین ہونا چاہیئے کہ وہ تمہیں مجھ سے سب کرنے اور بیزاری ظاہر کرنے کا حکم دے گا۔ جب مجھ پر سب کرنے کو کہے تو مجھ پر سب کرنا (بامر مجبوری) کیونکہ اس میں میری زکوٰۃ ہے اور تمہارے لئے نجات کا باعث ہے۔ جب مجھ سے برأت کا حکم دے تو مجھ سے برأت نہ کرنا۔

Marfat.com

النہایہ جلد۲ ص۱۵۔ شرح حمیدی جلد۱ ص۳۵۶ تاج العروس ص۲۰۶ جلد۸ ینابیع المودت ص۵۴ سطر۳
حضرت علی علیہ السلام کا عمرو بن حمق کی شہادت سے خبر دینا۔ شرح حمیدی جلد۱ ص۲۰۹
حضرت علیؑ نے ایک دن میثم تیمار سے کہا کہ ایک دن معاویہ تمہیں بلا کر مجھ سے تبرا کرنے کو کہے گا بتا تو اس وقت کیا کرے گا۔ جواب دیا کہ میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ وہ تمہیں قتل کرنے اور سولی چڑھانے کا حکم دے گا۔ میثم نے کہا میں قبول کروں گا۔
شرح حمیدی ص۲۱۰ جلد۱۔ کوکب دری ص۳۲۸ سطر۱۰
- امراء بنو امیہ کی طرف سے ہونے والے مظالم کو یاد کر کے اظہار افسوس کرنا۔
منتخب کنز العمال جلد۵ ص۴۵۴۔ شرح حمیدی ص۱۷۸ جلد۲۔ تاج العروس ص۳۵ جلد۷۔ الفائق ص۵۷۶ جلد۱۔ نہایۃ اللغۃ ص۱۴۲ جلد۴ لسان العرب جلد۱۰ ص۲۸۶ کالم ۲ سطر آخر
حضرت علیؑ نے ایک خطبہ میں بغداد کے قتل عام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ بنی عباس میں سے ایک شخص کو شتر قربانی کی طرح کر رہے ہیں۔ وائے ہو اس پر وہ اپنی قوم میں کس قدر ذلیل و خوار ہوا ہے۔ حضرت علی نے مستقبل کے واقعے کو ماضی کی طرح بیان فرمایا۔
کامل جلد۱ ص۳۶۷ منتخب کنز العمال جلد۵ ص۴۲۵۔ البدء والتاریخ جلد۶ ص۵۶ کوکب دری ص۳۰۵ سطر۲۱
- سوید بن علقمہ نے امیر المومنین کے پاس آ کر کہا کہ میرا گذر وادی قریٰ سے ہوا میں نے دیکھا کہ خالد بن عرفطہ نے وفات پائی۔ آپ اس کے لئے استغفار فرمائیں۔ فرمایا وہ نہ مرے گا۔ جب تک کہ لشکر ضلالت اثر کا ہراول نہ بنے اور حبیب بن حماد اس کا علم دار نہ ہو۔ حبیب اس وقت وہاں موجود تھا کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا امیر المومنین میں تو آپ کا شیعہ ہوں۔ میں ہرگز ہرگز مخالفوں کا علمدار نہ بنوں گا۔ فرمایا آج تو ایسا کہہ رہا ہے لیکن تو ضرور ان کا علم اٹھائے گا۔
- اے بصریو! اہل شام تمہارے بصرے کو تباہ کر دیں گے۔
الکنیٰ والاسماء جلد۲ ص۱۰۴۔ لسان العرب جلد۱ ص۴۲ کالم ۱ سطر۱۴ معجم ما استعجم جلد۲ ص۶۹۹ معجم البلدان جلد۱ ص۴۳۶ شرح حمیدی جلد۲ ص۱۰۴

Marfat.com

روایات کتب خاصہ

مذکورہ صفحات میں آپنے اہل سنت والجماعت کی کتب کی ایسی عبارات ملاحظہ فرمائیں جو کہ حضور اکرم اور حضرت علی علیہ السلام کے عالم الغیب ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ اب ذیل میں کتب خاصہ سے چند عبارات سپرد قلم کی جاتی ہیں۔ تفصیل تو انشاء اللہ جلد ۲۸ میں آئے گی۔

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنَاهُ فِيْ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ (یٰسین ۱۲ پ ۲۲)

اس کی تفسیر میں علماء خاصہ نے کافی روایات تحریر فرمائی ہیں کہ اس آیت میں امام مبین سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

سید نعمت اللہ جزائری اپنی معرفت بھری کتاب انوار نعمانیہ کے ص۱۴ پر تحریر فرماتے ہیں کہ اہلسنت والجماعت اور اہل تشیع کی احادیث سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ مذکورہ آیۂ مجیدہ میں لفظ امام مبین سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

جناب محمد باقر مجلسی متوفی ۱۱۰۹ھ نے بحار الانوار کی جلد ۹ کے ص۸۲ پر حضرت علی علیہ السلام کے امام مبین ہونے پر ایک مستقل باب تحریر فرمایا ہے اور اس امر کا اظہار فرمایا ہے کہ احادیث معصومین علیہم السلام سے واضح ہوتا ہے کہ یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ نیز علامہ مجلسی نے حیاۃ القلوب کی جلد ۳ کے ص۱۹۹ اور بحار الانوار کی جلد ۴ کے ص۸۸ پر بھی ایسی ہی عبارات تحریر فرمائی ہیں۔

علی بن ابراہیم قمی تفسیر قمی کے ص۵۴۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کی قسم امام مبین میں علی ہوں۔

ابن شہر آشوب نے مناقب کی جلد ۳ کے ص۱۳۲۔ شیخ صدوق معانی الاخبار کے ص۳۳ بحرانی البرھان کے ص۸۸۶ اور غایۃ المرام کے ص۵۱۶ پر تحریر فرمایا ہے کہ امام مبین سے حضرت علی علیہ السلام مراد ہیں۔

بحرانی مدینۃ المعاجز کے ص۱۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام ہی وہ امام ہیں جن میں خدائے ذوالجلال نے ہر شے کے علم کو جمع کر دیا ہے۔

شیخ طوسی متوفی ۴۶۰ھ مصباح الانوار میں رقمطراز ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے حضرت عمار بن یاسر سے فرمایا: اے عمار! کیا تو نے سورۂ یٰسین میں یہ آیت نہیں پڑھی؟ حضرت عمارؓ نے جواب دیا کہ جی پڑھی ہے۔ آپ نے فرمایا جس کو امام مبین اس آیت میں کہا گیا ہے وہ میں ہوں (غایۃ المرام ص۵۱۶)

حافظ رجب بن علی البرسی متوفی ۸۰۰ھ مشارق الانوار میں حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت نقل

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص میں اللہ نے ہر چیز کے علم کو جمع کر دیا ہے وہ میں ہوں ۔ (البرھان ص۸۸۷)

علم بن سیف نجفی متوفی ۹۳۷ھ کنز الفوائد میں صالح بن سہل کی روایت تحریر کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے (بحار الانوار جلد ۷، ص۱۲۳)

علامہ طبرسی احتجاج کے ص۳۷ پر تحریر فرمایا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے لوگو! خدا نے ہر علم کو میرے اندر رکھ دیا ہے اور میں نے تمام علم کو امام المتقین میں جمع کر دیا ہے اور اپنا تمام علم اپنے بھائی علی کو دے دیا ہے۔ اور وہی امام مبین ہیں طبرسی کے علاوہ یہ جملہ بحرانی نے البرھان کے ص۲۶۸ اور کاشانی نے تفسیر صافی کے ص۴۲۱ پر تحریر فرمایا ہے۔

علامہ سید محمد مہدی تنکابنی نے طوالع الانوار کے ص۷۷ پر متعدد روایات تحریر فرمائی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

علامہ ابوالقاسم واعظ اصفہانی نفائس الاخبار کے ص۴۲ جلد ۱۔ شاذان قمی کتاب الروضہ کے ص۲ پر، مرزا ابوالحسن الشریف مراۃ الانوار کے ص۵۷۔ محدث حلی المختصر کے ص۱۱۴ پر، علامہ علی اکبر نہاوندی، انوار المواہب کی جلد ۱ کے ص۸۴ پر سید اسماعیل نوری کفایۃ الموحدین کی جلد ۲ کے ص۵۲۱ پر متعدد روایات تحریر فرمائی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت علیؑ امام مبین ہیں۔

علامہ نوری کفایۃ الموحدین کی جلد ۲ کے ص۵۲۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام اور آئمہ معصومین علیہم السلام کا علم بشری طاقت سے بہت بلند ہے۔ بلکہ انبیاء ماسلف کے علم سے بھی مافوق ہے جیسا کہ قرآن مجید کی آیت کل شئ احصیناہ فی امام مبین سے ثابت ہے چونکہ آیۂ مذکورہ آپ ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

علماء خاصہ نے یہ روایت بھی تحریر فرمائی ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول کیا امام مبین سے مراد تورات ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ کیا قرآن ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ اتنے میں حضرت علی علیہ السلام تشریف لے آئے تو آپ نے فرمایا۔ دیکھو وہ امام یہ ہیں جس میں خدا نے تمام اشیاء کا علم بند کر دیا ہے۔

تفسیر صافی ص۳۸۲ تفسیر برھان جلد ۴ ص۶ معانی الاخبار ص۳۷

تفسیر برھان کی جلد ۴ کے ص۷ پر حضرت عمار بن یاسر کی روایت تحریر ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے وادی النمل سے گذرتے ہوئے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ کتنی چیونٹیاں ہیں اور ان میں نر کتنے ہیں اور

Marfat.com

مادہ کہتے ہیں پھر آپ نے حضرت عمار سے فرمایا کہ کیا تو نے کل شئی احصیناہ فی امام مبین کی آیت نہیں پڑھی اس آیت میں امام مبین سے مراد میں علی ہوں۔

تفسیر برھان کی جلد ۴ کے صـ پر مذکورہ متن کی روایت حضرت ابوذر غفاری سے بھی مروی ہے۔

ابن شہر آشوب مناقب کی جلد ۴ کے صـ۲۷ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ سدیر صیرفی بیان فرماتے ہیں کہ میرے پاس کچھ مال جمع ہو گیا تھا۔ میں نے خواہش کی کہ اسے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں پیش کروں۔ میں نے جان بوجھ کر ان میں سے ایک درہم اپنے پاس رکھ لیا۔ تاکہ حضرت صادق آل محمدؐ کے علم کے بارے میں جو لوگ باتیں کرتے ہیں اس کی حقیقت کو پالوں چنانچہ وہ مال لاکر میں نے حضرت صادق آل محمد علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اے سدیر! تم نے ہمارے مال میں خیانت کیوں کی؟ اور میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ آپ نے ایک درہم کیوں رکھا۔ اسی لئے کہ تاکہ آپ ہمارے علم کے بارے میں لوگوں کے اقوال کی حقیقت جان سکیں۔ میں نے عرض کی حضور آپ صحیح فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اے سدیر صیرفی ہم ہر چیز کا علم رکھتے ہیں۔ کیا تو نے قرآن مجید کی یہ آیت کل شئیٍ احصیناہ فی امام مبین نہیں پڑھی اس آیت میں امام مبین سے مراد ہم آئمہ ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ میں اللہ کے رسولؐ کا فرزند ہوں اور کتاب الٰہی کا عالم ہوں۔ اور خدا کی اس کتاب میں مخلوق کی ابتداء سے قیامت تک کے ہونے والے سب حالات موجود ہیں۔ کتاب الٰہی میں آسمان کی خبریں بھی ہیں اور زمین کی بھی۔ جنت کی بھی خبریں ہیں اور جہنم کی بھی۔ اور جو کچھ گزر چکا ہے اس کا بھی ذکر ہے اور جو کچھ آئندہ ہونے والا ہے اس کا بھی بیان ہے۔ میں ان تینوں چیزوں کو ایسے جانتا ہوں جیسے میں اپنی ہتھیلی کو دیکھوں۔ اصول کافی جلد ۱ صـ۳۵

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ ارض و سماء میں اور جنت و جہنم میں ہے۔ اور جو کچھ ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے میں سب کو جانتا ہوں۔

اصول کافی صـ۲۶۱ جلد ۱ بصائر الدرجات صـ۲۳۰ و صـ۱۲۸

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم کسبی نہ تھا۔ پارہ عنکبوت کی آیت ۴۸ وما کنت تتلوا من قبلہ من کتب ولا تخطہ بیمینک اذاً لارتاب المبطلون کے ذیل میں میرزا محمد تقی ممقانی صحیفۃ الابرار کے صـ۲۴۸ جلد ۱ پر مختلف کتب کے حوالہ جات سے تحریر فرماتے ہیں، کہ اس آیۂ کریمہ سے مراد یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ کسی بشر سے کسب فیض کیا اور نہ ہی کسی اُستاد کے پاس گئے۔

● حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم حضرت جبرئیل علیہ السلام کے نزول کا محتاج نہ تھا چنانچہ مقتل الحسین مقرم کے صـ۳۶ پر ہے۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علوم ماکان و مایکون میں حضرت جبرئیل کے تشریف لانے کے محتاج نہ تھے۔ کیونکہ خدائے ذوالجلال نے آپ کو پیدائش حضرت جبرئیل سے کئی ہزار سال پہلے اپنی عطائے خاص سے تمام حقائق پر آگاہ کر دیا تھا۔

طوالع الانوار کے صـ۲۴۵ پر ہے کہ حضور اکرم اور حضرت علی علیہما السلام کا علم خدا کی طرف سے لدنی اور عطائی ہے۔ جسے انہوں نے کسی بشر یا فرشتے سے نہیں پڑھا۔ بلکہ خدائے ذوالجلال نے انہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بغیر پڑھایا۔ یہ حضرات علم کے حصول میں حضرت جبرئیل کے محتاج نہیں بلکہ براہ راست خدا کے محتاج ہیں۔

طوالع الانوار کے صـ۱۲۵ پر ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے حضرت سلمان فارسی سے فرمایا: کہ اے سلمان ہمارے پاس خدا کی طرف سے نازل ہونے والی ہزار کتب کا علم ہے جو حضرت شیث بن آدم پر نازل ہوتے والے پچاس صحیفوں۔ ادریس پر نازل ہونے والے تیس صحیفوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہونے والے بیس صحیفوں۔ تورات، زبور، انجیل اور قرآن پر مشتمل ہے۔

● مجلسی بحار الانوار کی جلد ۳۵ کے صـ۲۲ طبع لبنان پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ مجھے قسم ہے اپنے رب کی جس کے قبضۂ قدرت میں مجھ محمد کی جان ہے۔ جب میرے بھائی علیؑ دنیا میں آئے اور میرے ہاتھوں پر آئے تو انہوں نے حضرت ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحیفے جن کے وارث حضرت شیث ہوئے پڑھ کر سنائے۔ حتیٰ اگر آج وہ موجود ہوتے تو ضرور یہ اقرار کرتے کہ میرے بھائی علی ان صحیفوں کے اس سے زیادہ حافظ ہیں۔ پھر میرے بھائی علیؑ نے حضرت نوح علیہ السلام و حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحائف کی تلاوت کی۔ پھر علیؑ نے تورات کی تلاوت کی۔ اگر آج حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود ہوتے تو گواہی دیتے کہ علی مجھ سے زیادہ تورات کے حافظ ہیں۔ پھر آپ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی زبور کی تلاوت کی۔ اگر حضرت داؤد آج موجود ہوتے تو بتلاتے کہ علی مجھ سے زیادہ حافظ ہیں۔ پھر علی نے حضرت عیسیٰ پر نازل ہونے والی انجیل کی تلاوت کی۔ اگر آج حضرت عیسیٰ موجود ہوتے تو اس بات کا اقرار کرتے کہ علی انجیل کے مجھ سے زیادہ حافظ ہیں۔ پھر آپ نے قرآن کو اوّل تا آخر پڑھا چنانچہ میں نے دیکھا کہ قرآن بھی آپ کو اسی طرح یاد ہے جس طرح اب مجھے یاد ہے۔ علی سے لے کر میرے آخری جانشین مہدی ہادی تک ہر امام بچپن میں صحفِ آسمانی اور کتب ربانی کا عالم ہوتا ہے۔

النجم الثاقب کے ص۳۱ اور مشارق الانوار کے ص۱۵۲ پر تحریر ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے ایک دن کے فرزند (الحجۃ القائمؑ) سے ارشاد فرمایا: کہ اے فرزند جو کچھ خدائے ذوالجلال نے اپنے نبیوں پر نازل فرمایا وہ سناؤ۔ آپ نے سریانی زبان میں نازل ہونے والے حضرت آدم، حضرت نوح۔ حضرت ہود، حضرت صالح اور حضرت ابراہیم علیہم السلام پر نازل ہونے والے صحائف اور تورات، انجیل، زبور اور قرآن مجید کی تلاوت کی۔

علامہ طبرسی، احتجاج کے ص۱۹۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ

قرآن مجید کی دو آیتوں کی تفسیر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کہ لوگ اولوالعزم پیغمبروں اور حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ کے بیٹے! کہ لوگ اولوالعزم پیغمبروں پر کسی کو فضیلت نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا کہ خداوند عالم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا ہے۔ کہ ہم نے حضرت موسیٰ کے لئے ہر چیز میں سے کچھ حصہ اُن کے الواح میں لکھ دیا تھا مگر یہ نہیں فرمایا کہ کل چیزوں کا علم ان کو عطا کیا تھا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے فرمایا کہ خدا نے بعض اختلافی چیزوں کا علم ان کو دیا۔ مگر کل چیزوں کا علم نہیں دیا۔ اور تمہارے مولا و آقا حضرت علی علیہ السلام کے لئے فرمایا: کہ کہہ دے اے رسول کہ میری گواہی کے لئے میرے اور تمہارے درمیان ایک خدا کافی ہے اور دوسرا وہ کہ جس کو کل کتاب کا علم حاصل ہے۔ اور خدا نے اس کتاب میں ہر خشک و تر کا علم جمع کر دیا ہے اور اس کتاب کا علم تمہارے مولا کے پاس موجود ہے۔

بحرانی تفسیر البرھان کے ص۷۶۶ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک سائل کے جواب میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: کہ جتنے بھی نبی خداوند ذوالجلال نے بھیجے ان سب سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم میں افضل و اعلیٰ ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے اذن سے مردے زندہ کرتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک درست ہے اور حضرت سلیمان بن داؤد پرندوں کی زبانیں سمجھتے تھے کیا رسول اللہ کو بھی یہ مراتب حاصل تھے؟ حضرت نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد نے ہُدہُد کے بارے میں کہا۔ جبکہ اس کو نہ پایا اور اس کے معاملے میں تردد ہوا کہ کیا بات ہے کہ مجھے ہُدہُد نظر نہیں آرہا ہے کیا کہیں غائب ہو گیا ہے؟ اور اس پر غضب ناک ہوئے اور فرمایا کہ میں اس کو سزا دوں گا یا اس کو ذبح کر دوں گا، یا پھر وہ میرے سامنے کوئی مکمل ثبوت پیش کرے کہ کیوں غائب ہوا ہے؟ اور یہ غضب اس لئے تھا کہ وہ پانی کی نشاندہی کرتا تھا۔ یہ تو نبی تھے اور وہ پرندہ تھا۔ اس کو خدائے ذوالجلال نے وہ طاقتِ نظر عطا کی تھی جو حضرت سلیمان کو عطا نہیں ہوئی تھی۔ حالانکہ حضرت سلیمان کے

Marfat.com

قبضے میں ہوا چیونٹیاں، انسان، جنات اور شیاطین سرکش تک مگر انہیں یہ طاقت حاصل نہیں تھی جو پرندے کو عطا ہوئی تھی کہ وہ پانی کو زیر ہوا پہچان لیتا تھا جس کو حضرت سلیمان نہیں پہچانتے تھے۔ اور بالتحقیق خداوند عالم اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے۔ کہ اگر اس قرآن کے ذریعے پہاڑوں کو چلا دیا جائے، یا زمین کی مسافت طے کر لی جائے، یا مردوں سے باتیں کر لی جائیں تو یہ کمال قرآن میں موجود ہے اور ہم اس قرآن کے بالتحقیق وارث ہیں کہ جس کے ذریعے سے پہاڑ چلائے جا سکتے ہیں۔ اور شہروں کی آمد و رفت چشم زدن میں کی جا سکتی ہے اور مردے زندہ کئے جا سکتے ہیں۔ اور ہم زیر ہوا پانی کو بھی جانتے ہیں اور اللہ کی کتاب میں ایسی آیات موجود ہیں کہ جس کام کا بھی ارادہ کیا جائے وہ باذن خدا ہو جاتا ہے۔ اور ایسے کام باذن خدا ہو بھی چکے ہیں جن کو گذشتہ حضرات ضبط تحریر میں لا چکے ہیں اور وہ سب کام خدا نے ہمیں اس ام الکتاب میں عطا کر دیئے ہیں۔ بالتحقیق خدا فرماتا ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں انتہائی غیب ہے وہ سب اس قرآن مبین میں موجود ہے۔ پھر اس نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ ہم نے اس کتاب کا وارث اپنے بندوں کو بنا دیا ہے جن کو ہم نے منتخب کر لیا ہے۔ وہ خدا کے منتخب بندے ہم ہیں۔ ہمیں خدا نے برگزیدہ بنایا ہے۔ اور ہمیں ایسی کتاب کا وارث بنا دیا ہے کہ جس میں کل شئی کی وضاحت موجود ہے۔

علماء خاصہ نے اپنی معتبر کتب میں حضرت سیف تمار کی یہ روایت بھی تحریر فرمائی ہے کہ صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا۔ قسم ہے کعبے کے رب کی اگر میں حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے زمانے میں ہوتا تو انہیں بتلاتا کہ میں ان دونوں سے اعلم ہوں اور ان دونوں کو اس سے آگاہ کرتا جو وہ نہیں جانتے تھے جو کچھ ہو چکا ہے آئندہ کا علم اور قیامت کے ہونے والے واقعات کا علم انہیں نہیں دیا گیا تھا اور یہ علم ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وراثتاً ملا ہے

اصول کافی جلد ۱ ص ۲۶۱۔ تفسیر صافی ص ۲۷۵۔ بصائر الدرجات ص ۲۳۰۔ بحار الانوار جلد ۷ ص ۴۴۶۔ الخرائج والجرائح ص ۳۰۴

یہ حضرات بچپن میں بھی عام بشر کے مقابلے میں زیادہ علم رکھتے تھے چنانچہ اصول کافی کی جلد ۱ کے ص ۴۹۶ پر تحریر ہے کہ

ایک دفعہ دسویں امام حضرت محمد تقی علیہ السلام سے آپ کے شیعوں نے ملاقات کی اجازت چاہی۔ چنانچہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے ان کی درخواست منظور فرمالی۔ انہوں نے ایک ہی نشست میں تیس ہزار سوال کئے۔ حضرت نے ان کے سب سوالات کے اسی وقت جوابات بیان فرما دیئے حالانکہ اس وقت آپ کی عمر صرف دس سال تھی۔

Marfat.com

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی پردہ پوشی کے بعد جب عمر بن فرج مرنجی حج کے لئے آیا تو اس نے مدینے میں اہل بیت علیہم السلام کے مخالفین کو جمع کر کے کہا کہ مجھے ایک ایسے شخص کی تلاش ہے جو محب اہل بیت نہ ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب علم و فضل ہو تاکہ محمد تقی کے بیٹے علی نقی کو حصولِ علم کے لئے اس کے سپرد کیا جائے۔ کافی نگاہ دوڑائی آخر کار مطلوبہ اوصاف والا ایک شخص مل گیا جو صاحب علم و فضل ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں بغض اہل بیت کوٹ کوٹ کر بھرا گیا تھا۔ اس کا نام جنیدی اور اس کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ عمر بن فرج نے اسے اپنے پاس بلایا اور بادشاہ کی طرف سے تحفے اور ہدیہ اسے دے کر سمجھایا کہ اس بچے کی تعلیم و تربیت تیرے ذمے ہے۔ چنانچہ ابو عبداللہ جنیدی نے علی نقی علیہ السلام کو اپنے پاس محل میں رکھا۔ آپ کو محل میں بند رکھا گیا اور نگرانی کا یہ عالم تھا کہ محل کے تمام دروازے ہر وقت مقفل ہوتے تھے۔ اس طرح کافی مدت گذر گئی جس کی وجہ سے آپ کے شیعوں کا آپ سے بظاہر کوئی رابطہ نہ تھا۔ جعفر بن محمد کا کہنا ہے کہ میں ایک دن ابو عبداللہ جنیدی کے پاس گیا اور اس سے دریافت کیا کہ ہاشمی بچے علی نقی کا کیا حال ہے؟ جس کی آپ تربیت فرما رہے۔ میرے منہ سے بچے کا لفظ نکلنا تھا کہ وہ غصے میں آ گیا اور کہنے لگا کہ تو اسے بچہ کہتا ہے۔ اسے بچہ ہرگز نہ کہو بلکہ وہ تو بزرگ ہے۔ پھر اس نے مخاطب ہو کر کہا جعفر! بخدا بتاؤ کہ کیا اس وقت مدینے میں کوئی مجھ سے بڑھ کر عالم ہے میں نے جواب دیا کہ نہیں۔ تو اس نے کہا کہ پھر اچھی طرح سن لے میں نے اس ہاشمی بچے کو اپنی طرف سے کافی علم پڑھایا لیکن یہاں تو معاملہ ہی کچھ الٹا نکلا۔ کہ یہ بچہ مجھ سے پڑھنے کی بجائے مجھے وہ چیز لکھواتا تھا جس کی ان دنوں مجھے سخت ضرورت تھی لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ میں اسے پڑھا رہا ہوں خدا کی قسم۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ میں اس سے پڑھ رہا ہوں۔

اثباۃ الوصیۃ مسعودی ص ۲۲۳

● دسویں امام حضرت محمد تقی علیہ السلام کے بچپنے کا واقعہ شیعہ اور سنی دونوں مذاہب کی کتب میں موجود ہے کہ ایک دفعہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اپنے بچپنے میں بچوں کے ساتھ کھڑے تھے کہ ماموں کی سواری آئی اسے دیکھ کر باقی سارے بچے بھاگ گئے لیکن آپ وہیں کھڑے رہے۔ ماموں نے پوچھا کہ اے بچے باقی تو سارے بچے بھاگ گئے لیکن تو کیوں نہیں بھاگا؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارا کوئی جرم تو نہیں کیا جو خوف کے مارے بھاگ جاتا۔ اور نہ ہی راستہ اتنا تنگ تھا کہ آپ کو گذرنے کے لئے میرا راستہ چھوڑنا ضروری تھا۔ ماموں نے پوچھا تو کون ہے۔ آپ نے فرمایا میں محمد بن علی رضا ہوں۔ ماموں نے کہا کیا تیرے پاس کچھ علم بھی ہے؟ آپ نے فرمایا: بے شک مجھ سے زمین تو زمین آسمانوں کی خبریں پوچھ میں بتانے کے لئے تیار ہوں۔ ماموں رشید جو ہاتھ میں باز اٹھائے ہوئے شکار کے لئے جا رہا تھا۔ جب شکارگاہ

Marfat.com

پہنچا تو باز کو ہاتھوں سے چھوڑ دیا بازدائیں بائیں اڑا لیکن اسے کوئی چیز نہ ملی۔ ناچار ایک چھوٹی سی مچھلی پکڑ لایا۔ ماموں رشید نے واپسی پر امام کو وہاں بچوں میں پھر موجود پایا۔ بچے ایک دفعہ پھر بھاگ گئے لیکن آپ بدستور کھڑے رہے۔ بادشاہ وقت نے اس مچھلی کو مٹھی میں بند کیا اور محمد تقی سے پوچھا اے امام کے بیٹے بتاؤ اس مٹھی میں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: خدائے ذوالجلال نے آسمان و فضا کے درمیان ایک متلاطم سمندر پیدا کیا ہے۔ بادشاہ اپنے بازوں کے ذریعے وہاں سے شکار کر کے علماء کا امتحان لیتے ہیں۔ یہ سن کر ماموں نے کہا تو بھی سچا اور تیرے آباؤ اجداد بھی سچے۔

مناقب ابن شہر آشوب جلد ۵ ص۱۱۰ بحار الانوار جلد ۵۰ ص۵۹ صواعق محرقہ ص۲۰۶ مطالب السئول ص۸۸

● حضرت آصف بن برخیا کے پاس صرف ایک حرف تھا اس کی برکت کی وجہ سے ان کے اور تخت بلقیس کے درمیان زمین سمٹ گئی۔ حتیٰ کہ انہوں نے تخت بلقیس کو اپنے ہاتھوں پر اٹھا لیا اور زمین جیسے تھی ویسے ہو گئی۔ جبکہ معصومین علیہم السلام کے فرمان کے مطابق معصومین علیہم السلام کے پاس اسماء الٰہی کے بہتر حروف ہیں۔ ایسے مفہوم کی روایات سے کتب خاصہ بھرپور ہیں۔

اصول کافی جلد ۱ ص۲۳۰۔ بصائر الدرجات ص۲۰۸۔ طوالع الانوار ص۱۰۱ منتخب البصائر ص۵۴

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک حدیث کے مطابق حضرت آدم کے پاس پچیس، حضرت نوح علیہ السلام کے پاس پندرہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آٹھ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چار، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس صرف دو اسم اعظم کے حروف تھے۔ جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بہتر ۷۲ حروف اسماء اعظم میں سے تھے۔

● صادق آل محمد علیہ السلام نے حمران بن اعین سے فرمایا کہ امام کے نزدیک دنیا اور تمام ارض و سما ایسے ہے جیسے یہ ہتھیلی ہے۔ امام زمین اور آسمان کے ظاہر اور باطن، داخل و خارج اور اس کے خشک و تر کو جانتا ہے۔ بحار الانوار جلد ۷، ص۳۷۸۔ بحار الانوار جلد ۷، ص۲۷۱ مناقب ابن شہر آشوب جلد ۵ ص۳۹ اصول کافی جلد ۱ ص۲۲۱۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنا اور میں خدا کی کتاب کو جانتا ہوں۔ جس میں خلق کی ابتدا کا ذکر اور ہونے والے تمام واقعات کا بیان ہے۔ اور جو کچھ زمین و آسمان، جنت اور جہنم اور قیامت تک کے ہونے والے واقعات کا ذکر اس میں ہے اور ان کو میں ایسے جانتا ہوں جیسے میں یہ ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ بصائر الدرجات ص۵۳ البرھان ص۵۷۹

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میں مشرق و مغرب اور سمندر میں موجود تمام اشیاء کو

Marfat.com

جانتا ہوں۔ بحار الانوار جلد ۱۴ صـ۶۳۳ مدینۃ المعاجز صـ۳۹۵

● حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: کہ میں وہ علی ہوں جس نے عالم کی ہر شئی کو باعتبار عدد شمار کیا ہے اور یہ میں نے خدا کے عطا کردہ علم سے جانا ہے۔ اور اس راز کی وجہ سے جو خدا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا ہے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ علم مجھے عطا فرمایا ہے۔ میں وہ علی ہوں جسے رب ذوالجلال نے اپنا نام اور اپنا کلمہ اور اپنا علم وحکمت عطا فرمایا ہے۔

بحار الانوار جلد ۱۳ صـ۲۱۲ مختصر البصائر صـ۳۴ البرھان صـ۴۴۷ طوالع الانوار صـ۹۹۔ حق الیقین صـ۳۸۹

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: کہ آئمہ معصومین علیہم السلام کے علم کے مقابلے میں انبیاء کا علم، ان کے معجزوں کے مقابلے میں اوصیاء کے راز کی عزت کے مقابلے میں اولیاء کی عزت ایسے ہے جیسے سمندر میں ایک قطرہ اور صحرا میں ایک ذرہ

بحار الانوار جلد ۷، صـ۲۲۳

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک مشہور و معروف صحابی مفضل بیان کرتے ہیں۔ کہ میں ایک دن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اے مفضل کیا تم نے حضرات محمد و علی و حسن و حسین علیہم السلام کو ایسے پہچانا جیسے کہ ان کے پہچاننے کا حق ہے؟ میں نے عرض کی! اے مولا! ان کے پہچاننے کا کیا حق ہے؟ صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ جو اُن کی جس طرح پہچاننے کا حق ہے اس طرح پہچانے گا وہ اعلیٰ درجے کا مومن ہوگا۔ میں نے عرض کی! کہ اے امام حق! پھر ذرا مجھ کو سمجھا دیں امام نے فرمایا۔ تم یہ جان لو کہ وہ اللہ کی تمام مخلوق کو جانتے ہیں اور تقویٰ کے کلمہ ہیں اور زمینوں اور آسمانوں، پہاڑوں، ریتوں، سمندروں، نہروں اور چشموں کے خازن ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ آسمان میں کتنے ستارے اور کتنے فرشتے ہیں؟ اور پہاڑوں کا وزن اور نہروں، سمندروں، چشموں کے پانیوں کا وزن جانتے ہیں اور کوئی پتہ نہیں گرتا جس کو وہ نہ جانتے ہوں اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ اور کوئی خشک و تر نہیں ہے جو کہ کتاب مبین میں نہ ہو اور یہ سب ان کے علم میں ہے۔

بحار الانوار جلد ۷، صـ۳۰۳۔ البرھان صـ۸۸۳ مدینۃ المعاجز صـ۱۱۵ طوالع الانوار صـ۲۶۴ صـ۱۰۸ حقائق الاسرار صـ۲۹۔ غایۃ المرام صـ۵۱۶

● صادق آل محمد علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ جناب حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: کہ اللہ کے دو شہر ہیں۔ ایک مشرق میں واقع ہے تو دوسرا مغرب میں۔ ان دونوں شہروں کے ارد گرد لوہے کی مضبوط شہر پناہ ہے اور ان دونوں شہروں میں ہزار ہزار دروازے ہیں اور اُن میں ستر ستر ہزار زبانیں بولی جاتی ہیں اور ہر زبان ایک دوسرے سے مختلف ہے اور میں ان سب زبانوں کو جانتا ہوں۔ اصول کافی صـ۴۶۲ جلد ۱

● صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو کہ خدائے ذوالجلال اپنے اولیاء کی اطاعت تو بندوں پر فرض کر دے لیکن زمین و آسمان کے علوم اس سے مخفی رکھے اور انہیں وہ علوم عطا نہ فرمائے جس پر دین کی بقا ہے۔ بحار الانوار

● ابو حمزہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اکثر دیکھا کہ گیارہویں امام جناب حسن عسکری علیہ السلام ترکیوں رومیوں اور صقلابی لوگوں سے اُن اُن کی زبانوں میں باتیں کرتے۔ میں بڑا حیران ہوتا۔ کہ امام علیہ السلام پیدا بھی مدینے میں ہوئے اور اپنے والد بزرگوار کے وصال کے بعد گھر سے کہیں باہر نہیں گئے اور نہ ہی کوئی ایسا آدمی ہے کہ ان زبانوں کی آپ کو تعلیم دے۔ تو پھر یہ اتنی زبانیں انہوں نے کہاں سے سیکھیں؟ ایک دن امام پاک میرے پاک میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے ابو حمزہ! خدائے ذوالجلال نے تمام مخلوقات پر اپنی حجت کو ظاہر فرمایا اور اسے علم لغات و انساب اور آجال و حوادث عطا فرمایا اگر خدا ایسا نہ کرتا تو حجت خدا اور عام لوگوں میں کیا فرق رہے گا۔ اصول کافی جلد ۱ ص ۵۰۹

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہم نے زمین و آسمان میں سونے اور چاندی کے نہیں بلکہ علوم رب ذوالجلال کے خزینہ دار ہیں۔ آپ کے ایک صحابی جناب سدیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تمہارا مقام کیا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم علوم رب ذوالجلال کے خازن ہیں۔ اور خدا کی وحی اور ارض و سما کے اوپر کے اور نیچے کی تمام مخلوق پر حجت کامل ہیں۔

بصائر الدرجات جلد ۲ ص ۱۰۴ اصول کافی جلد ۱ ص ۱۹۲

صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ہمارا علم غائب ہے مزبور ہے اور کانوں میں سنا ہوا اور دلوں میں ڈالا ہوا ہے۔ غائب وہ ہے جس کا تعلق ہمارے گذشتہ علم سے ہے اور مزبور وہ ہے جس کا تعلق آنے والے حالات سے ہے۔ الہام ہمارے دل میں اور فرشتے کی آواز کان میں آتی ہے اصول کافی ص ۲۶۴ جلد ۱

ابن جریر طبری دلائل الامامۃ کے ص ۱۲۸ اور بحرانی مدینۃ المعاجز کے ص ۳۹۶ پر تحریر فرماتے ہیں کہ یزید بن عبد الملک روایت کرتا ہے۔ کہ میرا ایک دوست تھا اور وہ اکثر لوگوں کی مخالفت کرتا تھا جو کہ آئمہ معصومین علیہم السلام کے عالم الغیب ہونے کا اقرار کرتے تھے میں نے جا کر صادق آل محمد علیہ السلام کو عرض کیا۔ کہ فلاں آدمی ایسا کرتا ہے۔ تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جا کر اسے کہو کہ میں تو یہ بھی جانتا ہوں کہ آسمانوں اور زمین کے اندر کیا کیا چیزیں ہیں۔ یا ان کے علاوہ میں ہر چیز کو جانتا ہوں۔

Marfat.com

● ابن شہر آشوب مناقب کی جلد ۱ کے صـ۱۸۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تمام خبریں حضرت علی علیہ السلام کو بتلادیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا نے اس آیت کے تحت بتلادیں۔ عَالِمُ الغَیبِ فَلَا یُظهِرُ عَلٰی غَیبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارتَضٰی مِن رَّسُولٍ پ ۲۹ الجن ۲۶

کتب خاصہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ فرمان بھی موجود ہے کہ ہمیں اولین و آخرین کا علم دیا گیا ہے۔ کسی نے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ غیب کو بھی جانتے ہیں تو آپ نے فرمایا: کہ میں مردوں کی اصلاب اور امہات کے ارحام تک کو جانتا ہوں کہ ان میں کیا ہے۔ افسوس ہو تم پر۔ خدا کے لئے اپنے سینوں کو کشادہ کرو اور اپنے دلوں سے تنگی دور کرو۔ یاد رکھو ہم خدا کی حجت ہیں۔ وہ مومن ہی ہمارے فضائل برداشت کر سکتا ہے جس کا دل کوہ تہامہ جیسے مضبوط ہو۔ مناقب ابن شہر آشوب جلد ۵ صـ۳۹ طوالع الانوار صـ۱۸۶۔ بحار الانوار جلد ۷، صـ۲۸۱

اس حدیث سے واضح ہوا کہ معصومین علیہم السلام ارحام کا علم بھی رکھتے ہیں۔

حضرت عمار ابن یاسر فرماتے ہیں کہ ۱۷ صفر کا دن تھا اور مولا علی مسجد کوفہ میں اس چبوترے پر تشریف فرما تھے جہاں آپ فیصلے فرماتے کہ اتنے میں دروازے پر ایک عورت کو دیکھا جو اونٹ پر سوار تھی اور یہ فریاد کر رہی تھی۔ کہ اے فریادیوں کے فریاد رس، طلب گاروں کی امید گاہ، چاہنے والوں کے لئے کان، زبردست طاقت والے یتیم کو کھانا کھلانے والے۔ مفلس کو روزی دینے والے، بوسیدہ ہڈی کو زندہ کرنے والے، اس کے مددگار جس کا کوئی مددگار نہ ہو، اس کے سہارا جس کا کوئی سہارا نہ ہو، اس کے خزانہ جس کا کوئی خزانہ نہ ہو۔ تمہاری خدمت میں حاضر ہوں۔ آپ کا وسیلہ ڈھونڈا ہے۔ مجھے سرخرو کرو۔ میری مصیبت کو دور کرو۔ یہ میرے والد کھڑے ہیں جو اپنے خاندان کے امیر ہیں۔ یہ سات ہزار شاہسوار ہیں جو کہ یہ کہتے ہیں کہ میں کنواری ہونے کے ساتھ ساتھ حاملہ کیوں ہوں حالانکہ میں نے آج تک کسی انسان کے ساتھ محبت نہیں کی۔ حضرت علی علیہ السلام نے ایک دایہ کو منگوایا جس نے پردہ کرا کر دیکھ بھال اور کہا کہ یہ عورت حاملہ ہے۔ آپ نے اعجاز امامت کے ذریعے شام سے برف منگوائی جو کہ اس عورت کے پاس رکھی گئی۔ تھوڑی دیر گذرنے نہ پائی تھی کہ اس عورت کے پیٹ سے ایک جونک نکلی۔ مولا نے اس بچی کے والد سے کہا کہ خدا کی قسم تیری بیٹی زانیہ نہیں۔ بلکہ جس وقت اس کی عمر دس سال تھی۔ اس کے اندر ایک جونک داخل ہو گئی۔ جو کہ آج تک اس کے پیٹ میں بڑھتی رہی۔ جس کی وجہ سے اس بچی کا پیٹ بڑھتا رہا یہاں تک کہ اس پر حاملہ ہونے

Marfat.com

کا شبہہ ہونے لگا۔ یہ سن کر اس سائلہ کے باپ نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ جو کچھ ارحام میں ہے۔ یا ضمائر میں ہے آپ سب کچھ جانتے ہیں۔

تلخیص عبارت عیون المعجزات طبع ملتان ص۲۹ سطر۹ ۔ طوالع الانوار ص۱۹۵

اس واقعے سے ثابت ہوا کہ حضرت علی علیہ السلام ارحام میں مخفی چیزوں کو جانتے تھے۔

کلینی اصول کافی کی جلد ا کے ص۴۶۳ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ حضرت امام حسن علیہ السلام پیادہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو آپ کے پاؤں پیدل چلنے سے متورم ہو گئے۔ آپ کے غلام نے عرض کی کہ مولا اگر آپ سوار ہو جاتے تو اس ورم سے آپ کو سکون مل جاتا۔ فرمایا نہیں۔ اے میرے غلام جب اگلی منزل آئے گی تو تجھے ایک حبشی ملے گا۔ جس کے پاس تیل ہو گا۔ تم اس سے وہ تیل خرید لینا اور قیمت دینے میں تاخیر نہ کرنا۔ اس نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اس علاقے میں اور ایسا تیل بیچنے والا ہے یہاں تو کبھی بھی ایسا دوا فروش دیکھا نہیں گیا۔ آپ نے فرمایا تم صحیح کہتے ہو لیکن آج تم میری بات پر عمل کرو۔ آج وہ تمہیں ضرور ملے گا۔ پس امام پاک کا غلام اور امام ایک میل بھی نہ بڑھنے پائے تھے۔ دیکھا وہ حبشی بالکل سامنے تھا حضرت نے غلام سے کہا کہ جاؤ اس سے تیل خرید لاؤ اور قیمت دے دو۔ چنانچہ وہ گیا۔ حبشی نے کہا اے غلام یہ تیل کسے چاہیئے۔ اُس نے کہا کہ امام حسن علیہ السلام کو۔ وہ حبشی بولا مجھے ان کے پاس لے چلو۔ وہ اسے امام حسن علیہ السلام کی خدمت میں لے آیا۔ حبشی بولا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ تیل آپ کو چاہیے۔ میں اب اس کی قیمت نہ لوں گا۔ آپ میرے لئے دُعا فرمائیں کہ میں اپنی بیوی کو دردِ زہ میں چھوڑ کر آیا ہوں۔ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے اولاد نرینہ عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا۔ جلدی اپنے گھر جاؤ۔ خدا نے تمہیں لائق فرزند عطا فرمایا ہے۔

● مامون رشید نے ایک دن عبداللہ بن محمد ہاشمی سے کہا کہ ایک دن میں نے حضرت امام علی بن موسیٰ رضا علیہما السلام کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ کے بزرگوار علوم ماکان و مایکون کے عالم تھے آپ ان کے علوم کے وارث ہیں میری ایک مشکل حل فرمائیے۔ کہ میری ایک لونڈی کا ہر بار حمل ساقط ہو جاتا ہے۔ اب وہ پھر حاملہ ہے۔ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں اب کی بار اس کا پھر حمل نہ ساقط ہو جائے۔ تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اب کی بار تم فکر نہ کرو۔ اس دفعہ اس لونڈھی کے بطن سے ایک بچہ پیدا ہو گا جو بالکل اپنی ماں کی طرح ہو گا۔ اس کے دائیں ہاتھ میں ایک انگلی زیادہ ہو گی اور اسی طرح اس کے بائیں پاؤں کی انگلی بھی زیادہ ہو گی۔ مامون نے عبداللہ بن محمد ہاشمی سے کہا۔ کہ ابھی چند ہی دن گذرے تھے کہ اس لونڈی سے بچہ پیدا ہوا جو امام کی خبر کے مطابق ہر لحاظ سے ماں کے مشابہ تھا۔

Marfat.com

بحار جلد ۹ ص ۳۰ ، عیون اخبار رضا جلد ۲ ص ۲۴۵ ۔ مناقب ابن شہر آشوب ص ۸۰ جلد ۵

● امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک دفعہ اپنے خطبے میں فرمایا: کہ اے لوگو! خدا نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت کو اپنی کرامت کے ساتھ مشرف فرمایا۔ اور ان کو اپنی ہدایت کا اعزاز عطا فرمایا۔ اور اپنے دین کے ساتھ مخصوص فرمایا اور اپنے علم کے ساتھ فضیلت عطا فرمائی اور ان کے اندر علم غیب ودیعت فرمایا اور اس پر ان کو محافظ فرمایا۔ (بحار الانوار جلد ۷ ص ۳۳۵ سطر آخر)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: کہ میرے خدا نے مجھے علم اور کامیابی کے ساتھ برگزیدہ فرمایا اور میں بارہ مرتبہ اپنے خدا کی طرف گیا ہوں۔ اس خدا نے مجھے معرفت دلی اور علم غیب کی کنجیاں عطا فرمائیں۔ (بحار الانوار جلد ۹ ص ۴۲۵ ۔ ومعدن ساکبہ ص ۹۴)

● حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے ام الفضل بنت مامون کو اس چیز کی خبر دی جو کہ عادۃً عورتوں کو عارض ہوتی ہے۔ تو اس نے کہا کہ آپ کو یہ کیسے علم ہو گیا۔ غیب تو صرف اللہ جانتا ہے۔ تو امام علیہ السلام نے فرمایا: کہ میں غیب کو اللہ کی تعلیم کی وجہ سے جانتا ہوں۔ بحار الانوار جلد ۱۲ ص ۱۲۵

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: کہ رب ذوالجلال نے اپنی مخلوقات کو اپنے اولیاء اور اپنے سفراء اور اصفیاء علیہم السلام کی اس صفت کے ساتھ تعارف کرایا ہے۔ کہ ان حضرات کو علم غیب پر اقتدار حاصل ہے جو ان کے لئے رب ذوالجلال کا خاص عطیہ ہے۔ خدا کے قول سے ثابت ہے کہ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ (احتجاج طبرسی ص ۱۲۷)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آیۂ قرآن عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی الخ سے مراد حضرت علی ہیں کہ جنہیں خدا نے پسند فرمایا ہے اور وہ اس لئے مرتضیٰ ہیں کہ وہ رسول سے ہیں نہ اور رب ذوالجلال نے ان کے دل میں علم پرو دیا ہے اور اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ان کو علم بھرا دیا ہے جو بھرا دینے کا حق ہے۔ رب ذوالجلال کی طرف سے بھی علم بطور الہام حاصل ہے اور نبی کریمؐ نے بھی ان کو تمام علوم ودیعت فرما دیئے ہیں۔

تفسیر صافی میں ہے کہ امام علی بن موسیٰ رضا علیہما السلام نے فرمایا: کہ خدا جسے پسند فرما لیتا ہے اسے علم غیب عطا فرما دیتا ہے۔ اور چونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسندیدہ ہیں لہٰذا انہیں علم غیب عطا فرمایا گیا ہے۔ اور ہم ان کے وارث ہیں۔ لہٰذا ہم بھی علم غیب رکھتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے علم غیب سے جو چاہتا تھا عطا کر دیا ہے۔ پس ہم قیامت تک کے ماکان ومایکون کے عالم ہیں۔ کیونکہ خدا جسے پسند فرما لیتا ہے اس کے آگے اور پیچھے بھی رصد علم پرو دیتا ہے

Marfat.com

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہشام بن عبد الملک نے ہمارے والد جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ علی غیب کے عالم ہونے کا دعویٰ کرتے تھے۔ حالانکہ خدائے ذوالجلال نے غیب کے علم پر کسی کو بھی مطلع نہیں فرمایا۔ لیکن حضرت علی نے یہ دعویٰ کیوں کیا؟ امام محمد باقر علیہ السلام نے جواب دیا کہ خدائے ذوالجلال نے اپنے نبی پر قرآن نازل کیا جس میں قیامت تک کے ہونے والے واقعات کی وضاحت کر دی گئی ہے جس پر خدا کا یہ فرمان دلالت کرتا ہے وانزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ اور یہ بھی خدا کا قول ہے وکل شئ احصیناہ فی امام مبین وفی قولہ وما فرطنا فی الکتاب من شئ پس خدا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی کی۔ کہ اپنے علم غیب، راز اور پوشیدہ علم میں سے کچھ باقی نہ رکھیں اور سب کچھ علی علیہ السلام کو بتلا دیں

بحار الانوار جلد ۱۱ ص۸۸ جلد ۱۵ ص۲۵، جلاء العیون جلد ۲ ص۵۹۴، مدینۃ المعاجز ص۳۳۴۔ دمعۂ ساکبہ ص۴۱۸۔ کفایۃ الموحدین جلد ۲ ص۶۰

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ چار فضائل اور خصائل ایسے ہیں جو کہ مجھ سے پہلے کسی کو بھی نہیں دیئے گئے۔ مجھے مصیبتوں، موتوں، انساب اور قضایا کے فیصلے کرنے کا علم دیا گیا ہے۔ جو مجھ سے پہلے ہو چکا ہے وہ غائب نہیں۔ اور جو مجھ سے مخفی ہے وہ دور نہیں۔ میں خدائے ذوالجلال کے اذن سے لوگوں کو بشارت دیتا ہوں اور یہ سب کچھ مجھے خدا کی طرف سے عطا فرمایا گیا ہے اور اس خدا نے مجھے اپنے علم میں قدرت دی ہے۔ امام فرماتے ہیں کہ ایک علم میرے سینے میں ایسا مخفی ہے۔ اگر اسے ظاہر کر دوں تو تم اس طرح پیچ و خم کھائے لگو جس طرح گہرے کنوئیں میں رسیاں لرزتی ہیں۔ نہج البلاغہ شرح فیض الاسلام جلد ۱ ص۵۸

حسن بن ظریف بیان فرماتے ہیں۔ کہ میرے دل میں ایک دو مسئلے پیدا ہو رہے تھے۔ میرے خیال میں آیا کہ میں خط لکھ کر امام زمانہ سے دریافت کروں۔ ایک دن میں اپنے زمانے کے امام جناب حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت اقدس میں ایک عریضہ لکھا۔ جس میں یہ عریضہ لکھنا بھول گیا۔ کہ بخار بیماری کا علاج کیا ہے۔ جناب امام حسن عسکری علیہ السلام نے سب سوالوں کے جوابات تحریر فرما کر آخر میں یہ تحریر فرمایا۔ کہ تمہارے دل میں تو یہ سوال (کہ بخار کا علاج کیا ہے) بھی کھٹک رہا تھا۔ سو ایک پرچے پر یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم کی آیت لکھ کر تعویز بنا کر گلے میں ڈالو انشاء اللہ شفا ہو جائے گی۔ حسن بن ظریف کہتا ہے

Marfat.com

کہ میں نے امامؑ کے حکم کے مطابق کیا۔ مجھے شفا مل گئی۔ اصول کافی جلد ۱ صـ۵۰۹

داؤد بن قاسم جعفری بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میرے پاس کسی کے تین خط تھے جن کے شروع میں ان کا نام تحریر نہ تھا۔ میں شک میں پڑ گیا اور بہت افسردہ ہوا۔ امام پاکؑ نے فرمایا افسوس نہ کرو۔ خط میرے سامنے لاؤ۔ تو حضرتؑ نے ان میں سے ایک کو اٹھا کر فرمایا کہ یہ زیاد بن شبیب کا خط ہے۔ پھر دوسرا خط اٹھا کر فرمایا یہ فلاں کا خط ہے۔ یہ دیکھ کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ اور امام علیہ السلام مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ (اصول کافی جلد ۱ صـ۴۹۵)

داؤد بن قاسم جعفری ہی بیان فرماتے ہیں کہ امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں درخواست کروں کہ وہ اپنے لئے نوکر رکھ لیں۔ میں حضرت کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کہ ان سے اس بارے میں کوئی بات کروں۔ لیکن میں نے دیکھا کہ امام علیہ السلام کھانا تناول فرما رہے ہیں۔ اور آپ کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں شرم کے مارے ان کے سامنے کچھ نہ کہہ سکا۔ مولا میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے ابو ہاشم کھانا کھاؤ۔ چنانچہ میرے سامنے کھانا رکھا گیا۔ آپؑ نے میرے کہے بغیر اپنے غلام سے کہا کہ جاؤ اس غلام کو لے کر اپنے پاس رکھ جسے ابو ہاشم لے کر آئے ہیں۔ اصول کافی جلد ۱ صـ۴۹۵

اعمش ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگ صفین میں حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ تھے جب شامیوں نے لشکر کی دائیں جانب حملہ کر کے شکست دی تو یہ دیکھ کر امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے جنگی جرنیل مالک اشتر نے دفاعی طور پر تابڑ توڑ حملے کئے۔ اس وقت حضرت علی علیہ السلام نے تین مرتبہ فرمایا: یا ابا مسلم خذھم۔ اے ابو مسلم شامیوں کو پکڑو۔ مالک اشتر نے عرض کی اے امیر المومنین لشکر میں ابو مسلم نامی شخص تو کوئی نہیں۔ امام نے فرمایا میری مراد وہ شخص ہے جو مشرق کی جانب سے اٹھ کر اہل شام کو ہلاک اور سلطنت بنی امیہ کو تباہ کر دے گا۔ میری مراد ابو مسلم خراسانی ہے۔

مناقب ابن شہر آشوب جلد ۱ صـ۱۷۷۔ صحیفۃ الابرار جلد ۳ صـ۹۴

ایک دن حسین بن موسیٰ آٹھویں امام جناب علی رضا علیہ السلام کے ساتھ شہر سے باہر ان کی جاگیر کی طرف نکلے۔ مطلع صاف اور دن روشن تھا۔ مولا نے فرمایا کہ کیا تم اپنے ساتھ چھتری لائے ہو۔ میں نے درخواست کی مولا کیوں؟ ہمیں تو کوئی بارش کے آثار نظر نہیں آتے۔ تو آپ نے فرمایا: تم تو نہیں

Marfat.com

لائے دیکھو میں تو ساتھ چھتری لایا ہوں۔ کیونکہ ابھی بارش ہوگی۔ حسین بن موسیٰ کہتے ہیں کہ ہم ا
تھوڑا ہی چلے تھے کہ بادل چھا گئے۔ فضاء ابر آلود ہوگئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے ہم سب لوگ
بارش سے شرابور ہو گئے۔ بحار الانوار جلد ۴۹ مطبوعہ لبنان عیون اخبار رضا ص ۳۳۸

اس سے ثابت ہوا کہ ائمہ بارش کا علم بھی رکھتے تھے۔

امام علی رضا علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا کہ تیری موت بہت قریب ہے ا
ورثاء کو وصیت کر لے چنانچہ وہ تین دن کے بعد فوت ہوگیا۔ عیون اخبار رضا جلد ۲ ص ۲۲۵

قارئین حضرات! بندۂ حقیر پُر تقصیر نے آیات قرآن، احادیث رسول اکرمؐ اور اقوا
اصحابؓ و علماء سے ختمی مرتبت کا عالم الغیب ہونا ثابت کر دیا ہے۔ اور نجدیوں کے
اعتراضات ملے تھے ان کے بھی احسن طریقے سے جوابات تحریر کر دیئے ہیں۔ اُمید وا
ہے کہ کافی حضرات کو اس کتاب سے راہنمائی حاصل ہوگی۔

خدا میری اس حقیر پیشکش کو بطفیل چہاردہ معصومینؑ مقبول و منظور فرمائے۔ اس ک
کے سلسلے میں جناب معراجدین صاحب قبلہ نے پانچ ہزار روپے اور جناب میرزا حسین
صاحب قبلہ نے دو ہزار روپے کی اعانت فرمائی۔ میں ان کے خلوص اور محبت کا کیسے
کروں اور کہاں سے وہ مجموعۂ الفاظ ڈھونڈ کر لاؤں جن کے ذریعے سے اپنے دلی جذ
کا اظہار کر سکوں۔ میری دلی دُعا ہے کہ خدا ان کو ہر میدان میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار فر

آمین ثم آمین

طالب حسین کرپالوی

۱۸۔ ذوالحجہ ۱۴۰۸ھ بروز عید غدیر

جعفریہ دارالتبلیغ

خدائے ذوالجلال کے فضل اور آئمہ علیہم السلام کی نوازش سے یہ ادارہ اب تک سات معلوماتی و تبلیغی چارٹ صدیق اکبرؓ، فاروقِ اعظمؓ، جعفری نماز، اسلامی نماز، کلمہ ولایت، علیؑ ولی اللہ اور القرآن ــــــ مع علی

- بچوں کے لیے نماز اہلِ بیت، جعفری نماز رنگین اور جعفری لیسرنا القرآن
- تعقیبات میں تحفہ ماہِ رمضان اور تحقیقی میدان میں خیر البریہؑ

مسئلہ تحریف القرآن اور عظمتِ حضورؐ اکرم میں عالم الغیب اور

عصرِ حاضر کی تحقیقی پیش کش انسائیکلوپیڈیا حضرت علیؑ (براہین الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب) کی جلد ۱۔ خلقتِ نور النبیؐ جلد ۲ وسیلۃ ابنیا، جلد ۳ نورٌ علیٰ نور، جلد ۴، مسلم اول اور جلد ۵ مومن کامل زیورِ طباعت سے آراستہ کرا کر آپ کی خدمتِ اقدس میں پیش کر چکا ہے جبکہ مناقب علیؑ کی مزید پینتیس ۳۵ جلدیں ابھی طبع ہونا باقی ہیں۔

آپ سے درخواست ہے کہ آپ ان کی طباعت میں ادارہ ھذا کی خصوصی مالی اعانت فرما کر ممنون و محسون فرمائیں۔

طالب حسین | سیونگ اکاؤنٹ نمبر 2697-8 حبیب بنک لمیٹڈ۔ سانده کلاں ○ لاہور

ناظمِ اعلیٰ: جعفریہ دارالتبلیغ افضال روڈ ○ سانده کلاں ○ لاہور

Marfat.com

مولانا طالب حسین کربلوی کی دیگر تالیفات

خلقتِ نورِ انبیہ

اِس کتاب میں آیاتِ قرآن، احادیثِ معصومینؑ اور کتبِ عالمِ اسلام کی سینکڑوں عبارات سے ثابت کیا گیا ہے کہ خدائے ذوالجلال نے ساری مخلوق سے پہلے حضورؐ اکرم اور حضرت علیؑ کے نور کو خلق فرمایا اور اس کتاب میں ابنِ تیمیہ کی منہاج السنہ اور شاہ عبدالعزیز دھلوی کی کتاب تحفہ اثنا عشریہ کا بھی جواب دیا گیا ہے

ھدیہ : ساٹھ روپے

وسیلۂ انبیاؑ

اِس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ تمام انبیاء کرامؑ نے اپنی حاجات میں حضرت علی علیہ السلام کو خدا کی بارگاہ میں وسیلہ بنایا۔ ھدیہ : ساٹھ روپے

نورٌ علیٰ نور

اِس کتاب میں حضرت علیؑ کے نور ہونے پر دلالت کرنے والی تمام آیات مع تفسیری روایات تحریر کی گئی ہیں۔ نیز یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ ان کا ظاہر بشری تھا اور باطن لاہوتی۔

ھدیہ : ساٹھ روپے

وجہ اللہ و ربیت اللہ

اِس کتاب میں عالمِ اسلام کی سینکڑوں معتبر کتب سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت علیؑ خدا کے گھر میں تشریف لاتے اور آپؑ کے سوا یہ اعزاز کسی اور کو حاصل نہ ہوا۔ ھدیہ : ساٹھ روپے

مسلمِ اوّل

اِس کتاب میں عربی، فارسی، انگلش، اردو، پنجابی، سندھی، پشتو اور سرائیکی کی سینکڑوں کتب کی عبارات سے حضرت علیؑ کا مسلم اوّل ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ ھدیہ : ساٹھ روپے

مومنِ کامل

اِس جلد میں حضرت علیؑ کا امیر المومنین اور ایمانِ کل ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

ھدیہ : ساٹھ روپے

عالم الغیب

اِس کتاب میں براھینِ قاطعہ اور دلائلِ ساطعہ کے ساتھ حضورِ اکرمؐ کا عالم الغیب ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ ھدیہ : ۵۰ روپے

مسئلہ تحریف القرآن

اِس کتاب میں آیاتِ قرآن، احادیث معصومینؑ، اِرشاداتِ اصحابِ نبیؐ اور اقوالِ علماء اسلام سے ثابت کیا گیا ہے کہ شیعوں کے نزدیک موجودہ قرآن کمی و بیشی سے مبرّہ و منزّہ ہے اور وہابی، دیوبندی اور بریلوی مناظرین کے سینکڑوں اعتراضات کے تحقیقی جوابات بھی تحریر کیے گئے ہیں۔

ھدیہ : تیس روپے

نوٹ مستقل خریداروں کے لیے خصوصی رعایت ہے اور اگر ڈاک کے ذریعے منگوائیں گے تو ڈاک خرچ آپ کے ذمّے ہوگا۔

ملنے کا پتہ : **جعفریہ دارالتبلیغ** ○ اِمام بارگاہ افضال روڈ ○ سانده کلاں ○ لاہور

عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول

وہ غیب دان ہے اور اپنی غیب کی بات کسی پر ظاہر نہیں کرتا مگر جس
پیغمبر کو پسند فرمائے۔ الجن ۲۷

مصباح المرتضیٰ فی وعظ المصطفیٰ

عالم الغیب

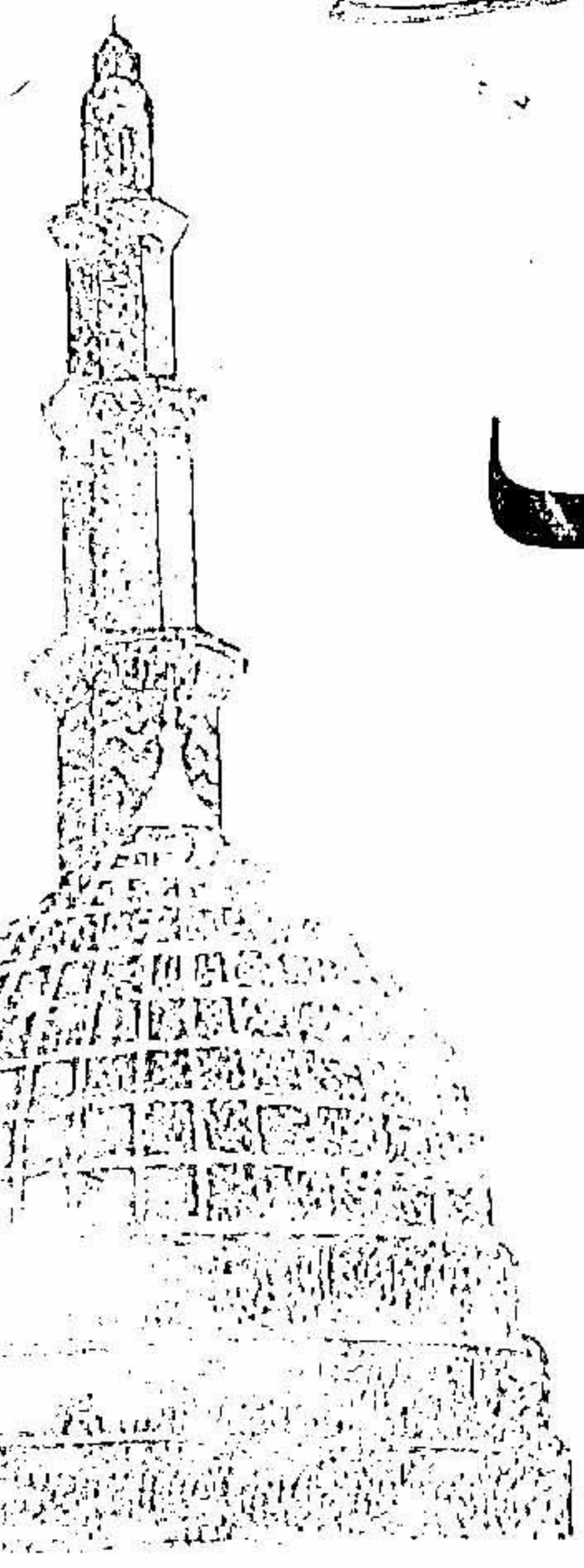

وحدہ لا شریک لہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف: جناب مولانا طالب حسین کرپاوی

الناشر: جعفریہ دار التبلیغ ○ افضال روڈ ○ سانده کلاں ◎ لاہور

Marfat.com